

# روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۲

ISLAM  
INTERNATIONAL  
PUBLICATIONS LTD

## روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام  
(جلد دوازدہم)

### Ruhaani Khazaa'in

(Volume 12)

Collection of the books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian,  
The Promised Messiah and Mahdi (1835-1908), peace be upon him.  
Volumes 1-23

© Islam International Publications Ltd.

First Published in Rabwah, Pakistan in the 1960s

Reprinted in the UK in 1984

Reprinted in 1989

Second edition (with computerized typesetting) published in 2008

Reprinted in the UK in 2009

Published in Qadian, India in 2008 (Vol. 1-10)

Present edition published in the UK in 2021

Published by:

Islam International Publications Ltd

Unit 3, Bourne Mill Business Park,

Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed in Turkey at:

Levent Offset

ISBN: 978-1-84880-134-9 (Set Vol. 1-23)

10 9 8 7 6 5 4 3 2 1



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب  
کے مطالعہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس  
ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

احبابِ جماعت کے نام

پیغام

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء

کی اشاعت کے موقع پر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ  
وَعَلٰی عِبْدِهٖ الْمَسْحُوْمِ الْمَوْعُوْدِ  
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ  
هوالتاصر



لندن

10-8-2008

## پیغام

وہ خزان جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار اللہ تعالیٰ نے وَآخِرِينَ مِنْهُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد دینی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر و اشاعت سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پر لیس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلانے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچانے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپ فرماتے ہیں:

”کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے..... ایسا ہی آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهَا** اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو **مِنْهُمْ** کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا..... اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطالع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سواس وقت حسب منطوق آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهَا** اور حسب منطوق آیت **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعثت کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور آگن بوٹ اور

مطالع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافرانس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے۔“

(تختہ گولڈویہ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتر اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پر نچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ”مضمون بالا رہا“ کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً نوبید عطا ہوئی کہ:

”در کلام تو چیزے است کہ شعراء را در او دخل نیست۔ کلاماً اُفصحَتْ مِنْ لَدُنِّ رَبِّ  
کَرِيمٍ“۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ”تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی

طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔“ (ہقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

”میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل

سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں

تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح

پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی

تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی

بخشتی ہے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

”میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا

ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ

کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں

کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔



چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یفیض المال حتی لا یقبلہ احد (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

”وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کا فور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خزائن

خليفة المسيح الخامس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ”روحانی خزائن“ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیز پر ایڈیشن اول کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اول میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس ڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون ”ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات“ جو پہلے ”تصدیق النبی“ کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ۱ ماہین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر ۲ ماہین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل

ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر ۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ”التبلیغ“ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ ایڈیشن اول میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہو سکی تھی۔ نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کر دی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر ۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹ جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۳۳ تا ۳۴ پر مشتمل ”گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟“ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ”عصمت انبیاء“ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔ اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

والسلام  
سید عبدالحی  
ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اشاعت و تبلیغ اسلام کے جہاد میں صرف کی اور اس مقصد کے لئے آپ نے نہ صرف کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں بلکہ اشتہارات و تقاریر کے ذریعہ بھی خدمت اسلام کے اس فریضہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف کو روحانی خزائن کی تین جلدوں کے سیٹ میں طبع کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح آپ کے پُر معارف کلمات و تقاریر و مجالس علم و عرفان کو ملفوظات کی دس جلدوں میں، جبکہ آپ کے تحریر فرمودہ اشتہارات کو مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں علوم و فیوض روحانی سے لبریز اس لٹریچر (روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات) کے نئے ایڈیشن تیار کئے گئے ہیں جن کی اب سیدنا حضور اقدس کی منظوری سے یہاں انگلستان سے طباعت کی جا رہی ہے تاکہ بیرون ممالک میں قائم جماعتوں کی بھی علمی و روحانی ترقی دور ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ تصانیف منیفہ جو روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع شدہ ہیں، اس کے کمپیوٹر ایڈیشن میں بعض مقامات پر کتابت کے سہو اور اغلاط کی نشاندہی ہوئی تھی۔

امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا ارشاد فرماتے ہوئے بعض درج ذیل ہدایات سے نوازا:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی صحت کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان کو اول ایڈیشن کے عین مطابق اور اسی حال میں برقرار رکھا جائے۔ اگر اول ایڈیشن میں کہیں سہو کتابت ہے تو اس کو بعینہ

قائم رکھا جائے۔ البتہ واضح سہو اور غلطی کی ناشر کی طرف سے حاشیہ میں وضاحت دی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں اس کے ایک سے زیادہ ایڈیشنز شائع ہوئے تھے تو آپ کی زندگی میں مطبوعہ آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا جائے۔

غرضیکہ اول ایڈیشن سے تقابل کر کے اگر مابعد کسی سہو یا کتابت کی غلطی کی درستگی کی گئی ہے تو اسے نظر انداز کر کے اول ایڈیشن کے بالکل مطابق کر دیا جائے اور متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔“

اول ایڈیشن کے وقت اس زمانہ کی طرز کتابت کے مطابق ”ے“ اور ”ی“ کو اکثر و بیشتر ”ی“ لکھا گیا ہے۔ پہلے قارئین خود سمجھ جاتے تھے کہ فقرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہاں یائے معروف ہے یا یائے مجهول۔ لیکن اب اس تفریق کو سمجھنے میں قاری کو دقت اور مشکل درپیش ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقرہ کی مناسبت سے یائے معروف اور یائے مجهول کو ظاہر کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن کے مطابق صفحات نمبر اور عبارات رکھی جائیں۔“ چنانچہ اس ہدایت کی پابندی کی گئی ہے۔ اس لئے ناشر کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ضروری سمجھی گئی تو اس کو بارڈر سے باہر رکھا گیا ہے۔

ایسے انگریزی الفاظ، اسماء وغیرہ جو اردو رسم الخط میں تحریر شدہ ہیں اور جن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا مشکل ہے سہولت کی غرض سے ان کو انگریزی طرز میں بھی حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

الحق مباحثہ دہلی کا ایک حصہ ”مراسلت نمبر ۲“ جو روحانی خزائن کی تدوین کے وقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے وقت یہ مراسلت مل گئی اور اسے جلد ۴ کے آخر پر صفحہ ۴۸۳ پر دے دیا گیا۔ اس ایڈیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے الحق مباحثہ دہلی کے آخر پر مراسلت نمبر ۱ کے بعد شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

محمود کی آئین تو جلد ۱۲ میں آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آئین بھی لکھی تھی۔ یہ نظم ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی جو روحانی خزائن کی کسی جلد میں شامل نہیں۔

اب روحانی خزائن کی نظر ثانی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے اپنے زمانی اعتبار سے روحانی خزائن جلد ۱ میں شامل کیا گیا ہے، مگر جلد کے آخر پر تاکہ صفحات کی ترتیب میں فرق نہ آئے۔

روحانی خزائن میں جو فارسی اشعار، عبارات اور رقوم بیان ہوئی ہیں ان کا ترجمہ اس ایڈیشن میں متن کے اختتام پر دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں سہولت ہو۔ یہاں انگلستان میں متعدد مرتبہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف امور میں راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان ہدایات کی تعمیل کروائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بارہا ان بیش بہا علوم کو پڑھنے اور پھیلانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

خاکسار  
مینیر الدین شمس  
ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری ۲۰۲۱ء





# ترتیب

روحانی خزائن جلد ۱۲

۱	.....	سراج منیر
۱۰۵	.....	استفتاء
۱۳۹	.....	حجۃ اللہ
۲۵۱	.....	تحفہ قیصریہ
۲۸۵	.....	جلسہ احباب
۳۱۷	.....	محمود کی آمین
۳۲۵	.....	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

یہ روحانی خزائن کی بارہویں جلد ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سراج منیر، استفتاء، حجۃ اللہ، تحفہ قیصریہ، محمود کی آئین اور سراج الدین کے چار سوالوں کے جواب پر مشتمل ہے۔

## سراج منیر

سراج منیر مشتمل بر نشانہائے قدریمئی ۱۸۹۷ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کتاب میں ان ۳۷ زبردست پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام و وحی پا کر ان کے وقوع سے کئی سال پہلے شائع فرمادی تھیں۔ اور اس میں آتھم و لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا خاص طور پر تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اور آپ نے اس کتاب کے آخر میں وہ خط و کتابت بھی درج فرمائی ہے جو آپ کے اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کے مابین ہوئی تھی اور حضرت خواجہ صاحب نے اپنے ان خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہایت اخلاص اور ارادت کا اظہار کیا ہے۔

## استفتاء

یہ رسالہ ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء کو لکھا گیا۔ اس کے لکھنے کی غرض آریہ قوم کی اس افترا پر دازی کا جواب دینا تھا کہ لیکھرام نعوذ باللہ آپ کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ اس رسالہ میں پیشگوئی متعلقہ لیکھرام پر مفصل بحث کی

گئی ہے۔ اور اس پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اہل الرائے اور اہل نظر اصحاب سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ الہامات کو پڑھ کر یہ گواہی دیں کہ جو پیشگوئی لیکھرام کی موت کے بارہ میں کی گئی تھی وہ واقعی طور پر پوری ہوئی یا نہیں۔

اس رسالہ کے پڑھنے سے ہر منصف مزاج انسان کو یہ یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور وہ قبل از وقت اپنے خاص بندوں پر غیب کی باتیں ظاہر کیا کرتا ہے۔

## حجة الله

اس کتاب کے لکھنے سے پہلے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک نہایت گندہ اشتہار شائع کیا۔ اور آپ کی عربی دانی پر معترض ہوا۔ اور اپنی قابلیت جتانے کے لئے عربی زبان میں مباحثہ کرنے کی آپ کو دعوت دی۔ اس دعوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرماتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ چونکہ آپ کے نزدیک میں عربی نہیں جانتا اور محض جاہل ہوں۔ اس لئے اگر آپ مقابلہ کے وقت مجھ سے شکست کھا گئے تو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے ایک معجزہ سمجھ کرنی الفور میری بیعت میں داخل ہونا ہوگا لیکن جب مولوی غزنوی نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کا ساتھی شیخ نجفی کچھ بولا۔ تو آپ نے مولوی غزنوی اور شیخ نجفی کو مخاطب کر کے یہ رسالہ فصیح و بلیغ عربی میں ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو لکھنا شروع کیا اور ۲۶ مئی ۱۸۹۷ء کو مکمل کر دیا۔

اس رسالہ میں جو اسرار ربانیہ اور محاسن ادبیہ پر مشتمل ہے آپ نے مکفرین علماء پر حجت قائم کرنے کے لئے نجفی اور غزنوی کے علاوہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی ان الفاظ میں دعوت مقابلہ دی کہ اگر وہ تین چار ماہ تک ایسی کتاب پیش کر دیں تو اس سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے گا بے شک وہ جن ادباء سے مدد لینا چاہیں لے لیں اگر وہ اس رسالہ کی نظیر حجم و ضخامت اور نظم و نثر کے موافق شائع کر دیں اور پروفیسر مولوی عبداللہ یا کوئی اور پروفیسر حلف مؤکد بعد اذاب اٹھا کر ان کے تحریر کردہ رسالہ کو میرے رسالہ کے برابر یا اعلیٰ قرار دیں اور پھر قسم کھانے والا میری دعا کے بعد اکتالیس دن تک عذاب الہی میں ماخوذ نہ ہو تو میں اپنی کتابیں جو اس وقت میرے قبضہ میں ہوں گی جلا کر ان کے ہاتھ پر تو بہ کروں گا۔ اور اس طریق سے روز روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا اور اس کے بعد جو شخص مقابلہ پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہئے کہ وہ جھوٹا ہے۔

آپ نے اس کتاب کے آخر میں تحریر فرمایا کہ یہ کتاب بکنڈیب و استہزاء کرنے والے علماء کے لئے آخری وصیت کی طرح ہے۔ اور اس اتمام حجت کے بعد ہم اُن سے خطاب نہیں کریں گے۔ لیکن نہ تو بٹالوی صاحب مقابلہ کے لئے سامنے آئے اور نہ غزنوی و شیخ نجفی اور نہ مخالف علماء میں سے کسی اور کو اس رسالہ کے مقابلہ میں فصیح و بلیغ عربی رسالہ لکھنے کی جرأت ہوئی۔

## تحفہ قیصریہ

چونکہ آپ کی بعثت کا مقصد اشاعت توحید الہی اور تبلیغ پیغام خداوندی تھا۔ اس لئے آپ نے ملکہ و کٹوریہ کی ڈائننڈ جوہلی کی تقریب پر بھی جو ماہ جون ۱۸۹۷ء میں بڑی دھوم دھام سے منائی جانے والی تھی تبلیغ اسلام کا ایک پہلو نکال لیا۔ اور ”تحفہ قیصریہ“ کے نام سے ایک رسالہ ۲۵ مئی ۱۸۹۷ء کو شائع فرما دیا۔ اس رسالہ میں جوہلی کی تقریب پر مبارکباد کے علاوہ نہایت لطیف پیرایہ اور حکیمانہ انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا اظہار اور ان اصولوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو امن عالم اور اخوت عالمگیر کی بنیاد بن سکتے ہیں اور اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کر کے ملکہ معظمہ کولنڈن میں ایک جلسہ مذاہب منعقد کرانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس سے انگلستان کے باشندوں کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوں گی۔ پھر آپ نے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی کہ مسیح صلیب پر مر کر اُن کے لئے ملعون ہوا اشاعت و قباحت ظاہر کر کے ملکہ معظمہ سے درخواست کی ہے کہ پیلاطوس نے یہودیوں کے رعب سے ایک مجرم قیدی کو تو چھوڑ دیا اور یسوع کو جو بے گناہ تھا نہ چھوڑا مگر اے ملکہ! اس شصت سالہ جوہلی کے وقت جو خوشی کا وقت ہے تو یسوع کو چھوڑنے کے لئے کوشش کرو اور یسوع مسیح کی عزت کو اس لعنت کے داغ سے جو اس پر لگایا جاتا ہے اپنی مردانہ ہمت سے پاک کر کے دکھلا اور آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں ملکہ موصوفہ کو نشان دکھانے کا وعدہ کیا۔ بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد آپ کا پیغام قبول کر لیا جائے۔ اور نشان ظاہر نہ ہونے کی صورت میں اپنا پھانسی دے دیا جانا قبول کر لیا اور فرمایا۔ اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا پر راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں اور یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانے میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔

## جلسہ احباب

۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو قادیان میں بھی ڈائمنڈ جوہلی کی تقریب پر ایک عام جلسہ کیا گیا جس میں شمولیت کے لئے باہر سے بھی احباب تشریف لائے اور گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق مبارکباد کاریز ویلوشن پاس کر کے تار کے ذریعہ سے وائسرائے ہند کو بھیجا گیا اور ”تحفہ قیصریہ“ کی چند کاپیاں نہایت خوبصورت جلد کرا کے اُن میں سے ایک ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کو اور ایک وائسرائے گورنر جنرل کو اور ایک جناب لیفٹنٹ گورنر پنجاب کو بھیجی گئی اور جلسہ عام میں چھ زبانوں میں جو دعا کی گئی اس میں خاص طور پر یہ دعا بھی کی گئی تھی کہ

”اے قادر توانا! ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کر کے ایک اور دعا کے لئے تیری جناب میں جرات کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پر اس کا خاتمہ کر۔“

(جلسہ احباب۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۰)

اس جلسہ احباب کی مکمل روئیداد اس جلد کے صفحہ ۲۸۵-۳۱۴ میں درج ہے۔

## محمود کی آمین

سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب قرآن ختم کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جون ۱۸۹۷ء میں اس خوشی کے موقعہ پر ایک تقریب منعقد کی جس میں باہر کے احباب بھی شامل ہوئے اور تمام حاضرین کو پُر تکلف دعوت دی گئی۔ اس مبارک تقریب کے لئے آپ نے ایک منظوم آمین لکھ کر ۷۷ جون کو چھپوالی جو اس تقریب پر پڑھ کر سنائی گئی۔ اندر خواتین پڑھتی تھیں اور باہر مرد اور بچے پڑھتے تھے۔ یہ آمین نہایت درجہ سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

## سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

مسٹر سراج الدین صاحب پروفیسر ایف۔ سی کالج لاہور پہلے تو مسلمان تھے پھر پادریوں سے میل جول اور ان کے اعتراضات سے متاثر ہو کر عیسائی ہو گئے تھے مگر جب وہ ۱۸۹۷ء میں قادیان پہنچے اور چند روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے اور عیسائیت اور اسلام سے متعلق مختلف مسائل پر آپ سے گفتگو کی تو پھر اسلام کی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ اور نماز بھی پڑھنے لگے لیکن جب لاہور واپس گئے تو دوبارہ پادریوں کے دام میں پھنس گئے اور پھر عیسائیت اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں چار سوالات بغرض جواب ارسال کر دیئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کے جوابات لکھ کر اور ان کا نام ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ رکھ کر انہیں افادۂ عام کے خیال سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا۔

## سال ۱۸۹۷ء کی ایک امتیازی خصوصیت

۱۸۹۷ء کا سال جس میں یہ کتاب ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ لکھی گئی۔ اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے لحاظ سے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۸۹۷ء میں عیسائیت اپنے کمال عروج پر تھی۔ چنانچہ امریکہ کے ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے ۱۸۹۶ء-۱۸۹۷ء میں ہندوستان کے مختلف مقامات پر لیکچر دیئے جو کرکچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈین مدراس نے ۱۸۹۷ء میں کتابی صورت میں شائع کئے۔ ایک لیکچر میں ڈاکٹر مذکور نے عیسائیت کے غلبہ اور استیلاء کا ذکر کرتے ہوئے فخر یہ انداز میں اعلان کیا:

”آسمانی بادشاہت پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم و فضل، صنعت و حرفت اور تمام تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں۔“

(بیروز لیکچر صفحہ ۱۹)

آگے چل کے ایک برطانوی ادیب کے حوالہ سے عیسائیت کے غلبہ و استیلاء کا نقشہ فخر یہ انداز اور تعلیٰ آمیز الفاظ میں کھینچتے ہوئے کہا ہے:

”دنیاے عیسائیت کا عروج آج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ یہ درجہ عروج اُسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ ذرا ہماری ملکہ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تا بعداری سے احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر دوڑاؤ اور دیکھو۔ وہ سیاسی مدبر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اُس کی قسمت کی باگ ڈور ہے جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکا تا ہے۔ دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب وہ خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض سرانجام دیتا تو یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے اور مشرقی انداز پر ماسکو کے شاہانہ ٹھاٹھ پاٹ میں زار روس کو دیکھو۔ تاجپوشی کے وقت ابن آدم کے طشت میں رکھ کر اُسے تاج پیش کیا جاتا ہے۔ یا پھر مغربی جمہوریت (امریکہ) کے ایک صدر کے بعد دوسرے صدر کو دیکھو کہ اُن میں سے ہر ایک عبادت کے نسبتاً سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے خداوند کے ساتھ وفاداری اور تا بعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے۔ امریکی، برطانوی، جرمنی اور روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے وائسرائے ہیں اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی سلطنتوں میں حکمران ہیں۔ کیا ان سب کے زیر نگین علاقے مل کر ایک ایسی وسیع و عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمینہ قدیم کی بڑی سے بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔“

پھر ”عیسائیت کے عالمی اثرات“ کے زیر عنوان اپنے ایک پبلک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے ڈاکٹر بیروز نے یہ اعلان کیا:

”اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجے میں صلیب کی چکار آج ایک طرف لبنان پر ضوء آگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسنورس کا پانی اس کی چکار سے جگمگ



جنگل کر رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباؤ نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چکارا صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ”ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔“ (پیر و زلیکچر، صفحہ ۴۲)

مگر اس کے مقابلہ میں اسی سال (۱۸۹۷ء) میں اسلام کے بطل جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ کاسر الصلیب ہوگا اور اس کے ذریعہ عیسائیت کو شکست اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اپنی کتاب ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ میں عیسائیوں کے متعلق فرمایا کہ ان کو بے قیدی اور اباحت کا آرام تو ملا ہے۔

”لیکن روحانی آرام جو خدا کے وصال سے ملتا ہے اس کے بارے میں تو میں خدا کی دہائی دے کر کہتا ہوں کہ یہ قوم اس سے بالکل بے نصیب ہے ان کی آنکھوں پر پردے اور ان کے دل مردہ اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سچے خدا سے بالکل غافل ہیں اور ایک عاجز انسان کو جو ہستی ازلی کے آگے کچھ بھی نہیں ناحق خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں برکات نہیں ان میں دل کی روشنی نہیں۔ ان کو سچے خدا کی محبت نہیں بلکہ اس سچے خدا کی معرفت بھی نہیں۔ ان میں کوئی بھی نہیں ہاں ایک بھی نہیں جس میں ایمان کی نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ اگر ایمان کوئی واقعی برکت ہے تو بے شک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں مگر کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں؟ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔

دیکھو قرآن کریم نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے۔ ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی

جاتی ہیں۔ ایماندار کے شامل حال آسمانی تائیدیں ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے۔ اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔

**اٹھو عیسائیو!** اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بے شک ذبح کر دو۔ ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۷)

اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ نے ایک خاص اشتہار کے ذریعہ یہ اعلان کیا:

”میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنے سے خون ہوتا جاتا ہے..... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر تو حید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا..... کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ

کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے  
اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے“

(”الاشتهار مستیقناً بو حی اللہ القہار“ مؤرخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

۱۸۹۷ء میں عیسائیت کے تفوق و استیلاء اور اسلام کے زوال و انحطاط اور اس کی غربت و  
بے بسی کو دیکھ کر کوئی ظاہر پرست انسان یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عیسائیت شکست کھا جائے گی اور اسلام کی  
فتح ہوگی اور یسوع مسیح جس کی الوہیت اور جس کی برتری اور فوقیت کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ اس کی معبودانہ  
زندگی پر موت وارد ہوگی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو اعلان فرمایا تھا وہ  
آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ کہاں گئی برطانیہ کی وہ سلطنت جس پر سورج غروب نہیں  
ہوتا تھا۔ آج وہ ایک معمولی سی طاقت رہ گئی ہے۔ کہاں گیا وہ قیصر جرمنی جو یسوع مسیح کے مذہب سے وفاداری  
کا اظہار کرتا تھا۔ کہاں ہے وہ زار روس جسے ابن آدم کے طشت میں رکھ تاج پیش کیا جاتا تھا۔ وہی روس  
آج عیسائیت کا شدتین دشمن ہے اور مذہب کو ایک مضحکہ خیز چیز خیال کرتا ہے۔

اب کہاں ہے یسوع کی وہ روحانی حکومت جس کے آگے ازمنہ قدیم کی بڑی سے بڑی سلطنت  
بھی بے حقیقت نظر آنے لگتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور جاں نثار مرید ہر ملک میں  
پہنچے۔ امریکہ میں پہنچے۔ یورپ میں پہنچے۔ افریقہ میں پہنچے۔ اور ہر جگہ دلائل اور براہین کی رو سے انہوں نے  
عیسائیوں کو شکست دی۔ آج عیسائی خود معترف ہیں کہ عیسائیت ہر جگہ ناکام ہو رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان  
کے چودہ نامور پادریوں کا یہ اعتراف "Has the Church Failed" کتاب میں شائع ہوا ہے۔  
دی آرچ بئشپ آف ایسٹ افریقہ موسٹ ریورنڈ لینرڈ پچرتی نے بھی ٹانگانیکا سٹینڈرڈ مؤرخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۱ء  
میں اس امر کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

”دنیا کی آبادی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ چرچ کو نئے ممبر اب بھی مل  
رہے ہیں۔ تاہم دنیا کی آبادی میں ان کا تناسب برابر گر رہا ہے۔ چرچ کے لئے اس  
حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی  
طرف جا رہی ہے۔“

ایڈوین لوئیس نے جو امریکہ کے ایک مذہبی ادارے کے مسیحی دینیات کے پروفیسر ہیں۔

دری کتاب ”اے میوزل آف کرچین بلیفس“ میں لکھا ہے:-

”میسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں“

بینٹ جوز کالج آکسفورڈ کے پریذیڈنٹ سر سائرل ناروڈ لکھتے ہیں:

”یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا ہے اور شاید یہ کہنا بھی صحیح ہوگا کہ ان کی اکثریت اب ایسی

ہے۔“ ("Has the Church Failed" P.125)

اور مسٹر لنڈن پی ہیرز اپنی کتاب ”اسلام ان ایسٹ افریقہ“ مطبوعہ ۱۹۵۴ء میں لکھتے ہیں:

”موجودہ صدی کی ابتداء میں عیسائی مصنفین اس بات کے دعویدار تھے کہ اسلام بغیر سیاسی اقتدار کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اس وجہ سے افریقہ میں اسلام کا نام مٹ جائے گا۔“

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اب اس دعویٰ کو ماننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ اسلام کا چیلنج بدستور قائم ہے

بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر خطرناک صورت میں۔“

ایک اور عیسائی مصنف ایس۔ جی۔ ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی کالج اپنی کتاب ”کرائسٹ آر محمد“

میں لکھتے ہیں:

”غانا کے شمالی حصے میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اٹلانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ جوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ

ہوگا یا صلیب کا“

ہیگ کے کثیر الاشاعت اخبار "Nicnvoe Mangsoh Couront" نے

۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں زیر عنوان ”مغربی یورپ میں اسلامی ہمہ کا آغاز“ لکھا ہے کہ  
 ”اسلام کسی ایک خاص قوم یا علاقہ کا مذہب نہیں۔ اور موجودہ عالمی مشکلات کا حل  
 اس میں مضمر ہے..... اس میں کوئی شک نہیں کہ گذشتہ گیارہ بارہ سال کے عرصہ  
 میں یورپ نے بہت بڑی تعداد میں اسلام کو عملاً قبول نہیں کیا۔ مگر یہ حقیقت بھی  
 نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے ایک بھاری  
 تعداد اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کی ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ جو بہت ہی خوشگوار  
 اور امید افزا ہے۔“

اسی طرح ہالینڈ کے مختلف شہروں کے پانچ اخبارات نے زیر عنوان ”اسلامی ہلال یورپ کے

افتخ پر“ سوالیہ نشان دے کر لکھا کہ

”یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ کسی  
 بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ  
 میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں اس بہاؤ کو روکنے  
 کے لئے اور اس تبلیغ کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن  
 جماعت احمدیہ ہے ہمیں اُن کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا۔“

پھر موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جارج برنارڈشا لکھتے ہیں:

”مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اس  
 صدی کے اختتام پر قبول کر لے گی۔ میں نے محمدؐ کے دین کو ہمیشہ بڑی وقعت کی نگاہ  
 سے دیکھا ہے۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانہ حیات کے مقابل پر  
 ایسی اہلیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے.....  
 اب یورپ محمدؐ کے مذہب کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ  
 اس بات کو اور زیادہ تسلیم کر لے گا کہ اسلام کے اصول اس کی اُلجھنوں کو حل کر سکتے

ہیں۔..... موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام اختیار کر چکے ہیں اور کہا جاسکتا ہے۔

" The Islamisation of Europe to be said to have begun"  
(on Getting married)

کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے۔“

اللہ اکبر! آج سے ستر سال پہلے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کہی ہوئی بات پوری ہو گئی۔

”کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ

اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔“ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

اور ۱۸۹ء میں کی ہوئی پیشگوئی پوری ہونے کے آثار نمودار ہو گئے ہیں اور مسیح کی الوہیت اور

اس کے آسمان سے نازل ہونے کے عقیدہ سے لوگوں نے بیزاری کا اظہار شروع کر دیا ہے اور حضرت بانی

جماعت احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تذکرۃ الشہادتین کا پورا ہونا یقینی ہو گیا ہے کہ

”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار

کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدنظر ہو کر اس جھوٹے

عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک ختم

ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ ختم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے

گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۶۷)

سچ ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور

ثلثی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اے ہمارے قادر توانا، واحد و یکتا خدا! تو جھوٹے معبودوں کی زندگی پر جلد موت وارد کر اور اسلام

خاکسار

کی کامل فتح کا دن جلد لا۔ آمین۔

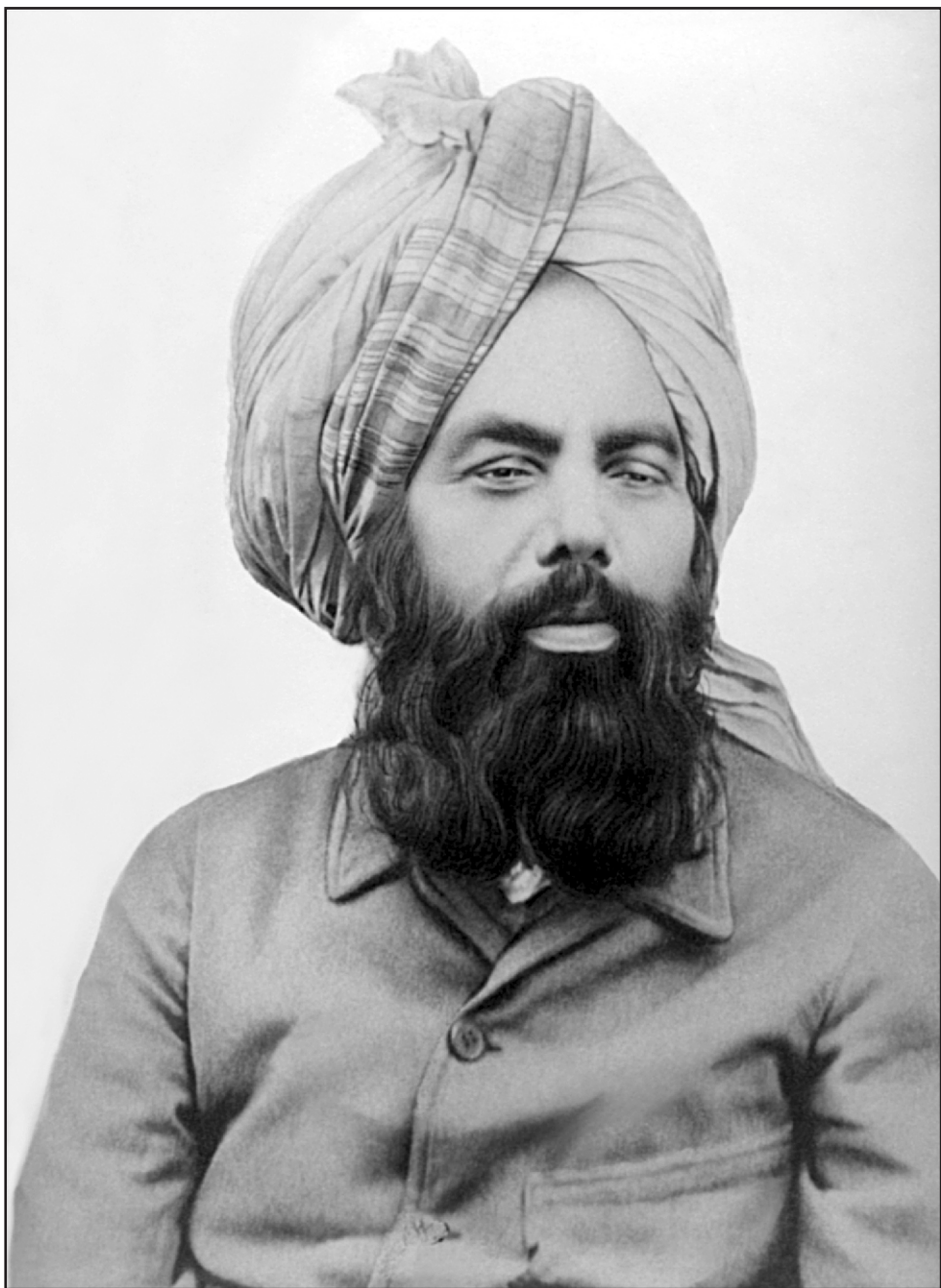
جلال الدین شمس۔ ربوہ



وہ خزانے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے  
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار







حضرت مرزا غلام احمد دایانی  
سیح موعود و مهدی موعود علیہ السلام



ٹائٹل بار اول

مطبوعہ ضیاء الاسلام

# سِرَاجِ مَنِيرٍ

مشمول بر نشا ہنائی و تدبیر

قادیان دارالامن و الامان  
مئی ۱۹۴۷ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

چشم بکشا کہ برچشم نشانے است کبیر  
ورنہ این روئے سیہ ہست بتر از خنزیر  
گر گیر دز غضب پس چہ پینہ ہست و ظہیر  
ہمہ در قبضہ آل یار عزیز اند اسیر  
انبیا را دل و جان خون و الم دامنگیر  
تو چہ چیزی چہ ترا مرتبہ اے کرم حقیر  
توبہ کن توبہ مگر درگذرد از تقصیر  
پس چہ نقصان ز نکوہیدن تو واز تکفیر  
لعنت بد گہران است یکے ہرزہ نفیر  
خاک شو خاک مگر باز کندش اکسیر  
من ازو آدم و با تو گویم چو نذیر

بگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر  
رو بدو آر کہ گر او پذیرد رو تافت  
چون بتابی سرخود زان ملک ارض و سما  
قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب  
قدسیان جملہ بلرزند از ان ہیبت پاک  
جنت و دوزخ سو زندہ ازوے لرزند  
چند این جنگ و جدل ہا بخدا خواہی کرد  
من اگر در نظر یار مقامے دارم  
لعنت آن است کہ از سوئے خدای بارد  
اے برادر رہ دین است رہ بس دشوار  
تو ہلاکی اگر از کبر بتابی سرخویش

آن خدائے کہ ازو خلق و جہان بیخبر اند

برمن او جلوہ نمودست گراہلی پذیر

اما بعد واضح ہو کہ اس وقت میں خدا تعالیٰ کے ایک بھاری نشان کو بیان کروں گا مبارک  
وہ لوگ جو اس کو غور سے پڑھیں اور پھر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یقیناً یاد رکھیں کہ خدا  
کاذب کو وہ عزت نہیں دیتا جو اس کے پاک نبیوں اور برگزیدوں کو دی جاتی ہے۔ مردار خوار  
کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اس کے لئے نشان ظاہر کرے اور زمین اس کے لئے خارق

عادت عجوبے دکھلائے۔ سوائے قوم کے بزرگو! اور دانشمندی! ذرا ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں یا سچوں سے کبھی کسی نے سنا کہ کاذب کے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا کہ کاذب اپنے عجوبوں میں صادقوں پر غالب آسکا۔ کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس برس تک مہلت دی گئی جیسا کہ اس بندہ کو۔ کاذب یوں ملا جاتا ہے جیسے کھٹل اور ایسا نابود کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک بلبند۔ اگر کاذبوں اور مفتریوں کو اتنی مدتوں تک مہلت دی جاتی اور صادقوں کے نشان ان کی تائید کے لئے ظاہر کئے جاتے تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور کارخانہ الوہیت بگڑ جاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شورا اٹھا۔ اور اس کی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی اور بہت آندھیاں چلیں اور طوفان آئے پر اس پر کوئی زوال نہ آیا تو فی الفور سنبھل جاؤ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔

صادق تمہارے ہاتھ سے کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اور راستباز تمہارے منصوبوں سے تباہ نہیں کیا جائے گا۔ تم بد قسمتی سے بات کو دور تک مت پہنچاؤ کہ جس قدر تم سختی کرو گے وہ تمہاری طرف ہی عود کرے گی۔ اور جس قدر اس کی رسوائی چاہو گے وہ الٹ کر تم پر ہی پڑے گی۔ اے بد قسمتیو! کیا تمہیں خدا پر بھی ایمان ہے یا نہیں۔ خدا تمہاری مرادوں کو اپنی مرادوں پر کیوں کر مقدم رکھ لے اور اس سلسلہ کو جس کا قدیم سے اس نے ارادہ کیا ہے کیونکر تمہارے لئے تباہ کر ڈالے تم میں سے کون ہے جو ایک دیوانہ کے کہنے سے اپنے گھر کو مسمار کر دے اور اپنے باغ کو کاٹ ڈالے اور اپنے بچوں کا گلا گھونٹ دے۔ سوائے نادانوں! اور خدا کی حکمتوں سے محرومو! یہ کیوں کر ہو کہ تمہاری احمقانہ دعائیں منظور ہو کر خدا اپنے باغ اور اپنے گھر اور اپنے پروردہ کو نیست و نابود کر ڈالے۔ ہوش کرو اور کان رکھ کر سنو! کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے اور زمین کے وقتوں اور موسموں کو پہچانوتا تمہارا بھلا ہو۔ اور تا تم خشک درخت کی طرح کاٹے نہ جاؤ اور تمہاری زندگی کے دن بہت ہوں۔ بیہودہ اعتراضوں کو چھوڑ دو اور ناحق کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کرو اور فسقانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ کیا تم نے نہیں

﴿۳﴾

پڑھا کہ محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ کیا قراءت ولا محدث کی یاد نہیں رہی۔ پھر یہ کسی بیہودہ نکتہ چینی ہے کہ مرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اے نادانوں! بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اس کو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہیں گے یا اور کچھ کہیں گے مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ و لکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔

ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ کیا تم نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں جن میں رَسُولُ رَسُولِ اللہ آیا ہے۔ عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہو گیا کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن میں سے فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ بھی یاد نہیں رہا۔ انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور میں پوچھے جاؤ تو بتاؤ کہ میرے کا فرٹھہرانے کیلئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں اور جیسے یہ محمول نہیں ایسے ہی وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلکی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے

﴿۳﴾ نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیوں کر اور کیسا ہوا۔ کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائے گی یا کچھ اور۔ کیا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارا فرضی مسیح وحی سے بھکی بے نصیب ہو کر آئے گا؟ تو بہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر کیوں دلیری ہے کہ خواہ مخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔

اے مفتری لوگو! میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ میں نے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہیں کہا۔ پر اگر تم خود نہ سمجھو تو میں کیا کروں۔ تم تو قائل ہو کہ جزئی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ میں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا مگر یہ کفر نہیں یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے۔ تم خدا کے اسرار کو نہیں جانتے اس لئے کفر سمجھتے ہو۔ اس کو کیا کہو گے جو کہہ گیا ہو افضل من بعض الانبیاء اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔ میرے پاس خدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھ کر باتیں ہیں مگر تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خوب یاد رکھو کہ مجھ کو کافر کہنا آسان نہیں۔ تم نے ایک بھاری بوجھ سر پر اٹھایا ہے اور تم سے ان سب باتوں کا جواب پوچھا جائے گا!!

اے بد قسمت لوگو! تم کہاں گرے کونسی چھپی ہوئی بد اعمالیاں تھیں جو تمہیں پیش آ گئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی تو خدا تمہیں ضائع نہ کرتا ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو باز آ جاؤ۔ کیا خدا سے اس بیوقوف کی طرح لڑائی کرو گے جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا یہاں تک کہ مار سے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے اور آخر ہڈیاں چور ہو کر اور مردہ سا بن کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہودیوں نے لڑائی سے کیا لیا اور تم کیا لو گے؟ ہذا و بعد الموت نحن نخاصم۔ بہت کچھ صوفیوں نے بھی انسانی کمالات



﴿۵﴾

کا اقرار کیا تھا کہ کہاں تک انسان پہنچتا ہے آج وہ بھی سو گئے۔ اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانا اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑو۔ بدگمانیوں سے باز آ جاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور درود پوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان! باز آ جا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں!!!

اپنے ظلموں کو دیکھو اور اپنی شوخیوں پر غور کرو کہ خدا نے اول ایک نشان قائم کیا اور آہتم کو دو طور کی موت دی۔ اول یہ کہ وہ اخفائے حق اور دروغ گوئی کا ملزم ٹھہر کر اپنی صفائی کسی طور سے ثابت نہ کر سکا نہ نالاش سے نہ قسم سے نہ کسی اور ثبوت سے۔ دوسرے یہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق اخفاء پر اصرار کرنے کے بعد جلد فوت ہو گیا۔ اب بتلاؤ کہ اس پیشگوئی کی تصدیق میں تمہیں کیا مشکلات پیش آئیں؟ کیا آہتم نہیں ڈرتا رہا؟ کیا آخروہ نہیں مر گیا؟ کیا پیشگوئی میں صاف اور صریح طور پر یہ شرط نہ تھی کہ حق کی طرف رجوع کرنے سے موت میں تاخیر ہوگی۔ پھر کیا تم میں سے کوئی قسم کھا سکتا ہے کہ آہتم پر قرآن عقلیہ کی رو سے یہ الزام قائم نہیں ہوا کہ اس نے اپنے اقوال اور افعال اور بیہودہ عذرات سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ پیشگوئی کے بعد ضرور ڈرتا رہا اور وہ اس بات کا ثبوت نہیں دے سکا کہ کیوں اس ڈر کو جس کا اس کو خود اقرار تھا تعلیم یافتہ سانپ

☆ نوٹ: ایک امام کے ظہور کے لئے جو آسمان وزمین گواہی دے رہے ہیں اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مہدی خونی یا مسیح غازی ظہور کرے گا۔ یہ تمام باتیں ناسمجھی کے خیال ہیں بلکہ ہم مامور ہیں کہ آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ منکروں کو شرمندہ کریں اور خوارق کے ساتھ ایمان کو دلوں میں اتاریں۔ منہ

وغیرہ بے دلیل عذروں کی طرف منسوب کیا جائے حالانکہ اس ثبوت کو دلوں میں جمانے کے لئے قسم اور نالاش دونوں راہیں اس کے لئے کھلی تھیں۔ اب بتلاؤ کیا اس نے قسم کھائی؟ کیا اس نے نالاش کی؟ کیا اس نے اپنے بہتانوں کا کوئی اور ثبوت دیا؟ کچھ تو منہ سے کہو! کچھ تو پھوٹو! کہ اس نے خوف کا اقرار کر کے اور محض بہتان اور افتراء سے سانپ وغیرہ کو اپنے خوف کی بناء قرار دے کر ان خود تراشیدہ عذرات کے ثابت کرنے کے لئے کیا کیا دلائل پیش کئے۔ اے کمبخت متعصبو! کیا تم کبھی نہیں مرو گے؟ کیا وہ دن نہیں آئے گا کہ جب تم رب العالمین کے حضور میں کھڑے کئے جاؤ گے۔ اگر اسی شکل کا کوئی دنیا کا مقدمہ ہوتا اور تم اس کے اسیمر یا منصف مقرر کئے جاتے تو بے شک تم ایسے شخص کو کہ آتھم کی طرح اپنے عذرات کا کچھ ثبوت نہ دے سکتا جھوٹا ٹھہراتے اور انسانی عدالت سے ڈر کر سچے اظہار لکھوادیتے مگر اب تم سمجھتے ہو کہ خدا تم سے دور ہے اور کچھ سنتا نہیں اور مواخذہ کا دن بہت فاصلہ پر ہے!!!

سچ کہو کیا آتھم پا کد امن مر گیا؟ اور اپنے سر پر ہماری طرف سے کوئی الزام نہیں لے گیا؟ تمہیں قسم ہے ذرہ مجھے سناؤ کہ کیا تم نے میرے اشتہاروں میں نہیں پڑھا کہ آتھم اخفاء حق پر اصرار کرنے کے بعد جلد مر جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا اور وہ ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھاسات ماہ کے اندر فوت ہو گیا۔ پس یہ کیسی بے ایمانی ہے جو اس قوم کے خبیث طبع لوگوں نے عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ جاملائے اور آسمانی آواز کی مخالفت کی اور شیطانی آواز کے مصدق ہو گئے۔ پر یہ تو اچھا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پورا کیا۔ کمبخت سعد اللہ نوسلم اور محمد علی واعظ اب تک روئے جاتے ہیں جو پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اے شیاطین کے گروہ تم راستی کو کب تک چھپاؤ گے؟ کیا تمہاری کوششوں سے حق نابود ہو جائے گا۔ خدا سے لڑو جس قدر لڑ سکتے ہو۔ پھر دیکھو کہ فتح کس کی ہے کیونکہ حکم خواتیم پر ہے۔ اے بے حیا قوم! آتھم مقابل پر آنے سے ڈرا مگر تم نہ ڈرے۔ وہ لعنتوں کے ساتھ کچلا گیا مگر مقابل پر نہ آیا۔ اس کو چار ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ اس کو جرأت نہ ہوئی کہ ایک قدم بھی ہماری طرف آوے۔ یہاں تک کہ

قبر میں پہنچ گیا۔ وہ نالش کرنے سے بھی ڈرا۔ اور جب عیسائیوں نے اس پر زور دیا تو اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تو کیا ابھی تک ثابت نہ ہوا کہ وہ اپنے مقابلہ کو خلاف حق جانتا تھا۔ اور دل میں خوف بھرا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی انھارے حق کی وجہ سے خدا نے اس کو نہ چھوڑا اور خدا کے وعدہ کے موافق اور ٹھیک ٹھیک اس کے الہام کے منشاء کے مطابق وہ مر گیا۔ اور مولویوں اور عیسائیوں کا منہ سیاہ کر گیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بجز چند سال کچھ زیادہ نہ تھا۔ سعد اللہ نو مسلم کی بد ذاتی ہے کہ اس کو پیر فرقت قرار دیتا ہے۔ یہ یہودی چاہتا ہے کہ کسی طرح پیشگوئی مخفی ہو جائے۔ سوائے مخالفو! بے حیائی سے جس قدر چاہا ہوا نکار کرو۔ مگر حقیقت کھل گئی اور عقلمندوں نے سمجھ لیا ہے کہ پیشگوئی نہ ایک پہلو سے بلکہ چار پہلو سے پوری ہو گئی۔ ☆

آہتم کو اس رجوع اور خوف کا فائدہ دیا گیا جو اس سے ظہور میں آیا جیسا کہ الہامی شرط تھی اور پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ اور یہ رجوع پیشگوئی کو سنتے ہی اس میں پیدا ہو گیا تھا کیونکہ وہ اسلامی مرتد تھا اور یسوع کی خدائی کے بارے میں خود ہمیشہ کھٹکے میں رہتا تھا اور تاویل میں کیا کرتا تھا اور مجھ پر ابتداء سے اس کو نیک ظن تھا کیونکہ وہ اس ضلع میں رہ کر میرے ابتدائی حالات سے خوب واقف تھا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ مجھے جھوٹا سمجھتا اسی وجہ سے پیشگوئی کے سنانے کے وقت اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور اس کی حالت متغیر ہو گئی تھی۔ اور جب میں نے کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں آخضر صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا ہے یہ اس کی سزا ہے جو تم کو ملے گی۔ تو اس کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور دونوں ہاتھ اس نے اپنے کانوں پر رکھے گویا وہ اس وقت تو بہ کر رہا تھا۔ میرے خیال میں ہے کہ اس وقت ستر آدمی کے قریب اس جلسہ نصاریٰ میں ہوں گے۔ غرض اس کا رجوع نہ دیر کے بعد بلکہ اسی دم سے شروع ہو گیا تھا۔ اور اخیر میعاد تک اس نے دیوانوں کی طرح دنوں کو بسر کیا۔

☆ (۱) ایک پہلو یہ کہ جو الہام میں شرط تھی اس شرط کی پابندی سے آہتم کی موت میں تاخیر ہوئی۔ (۲) دوم یہ کہ آہتم انخفاء شہادت سے موافق الہام جلد فوت ہو گیا۔ (۳) سوم یہ کہ عیسائیوں کے کمر اور مولویوں کی باہمی سازش سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی صفحہ ۲۴۱ پوری ہو گئی۔ (۴) آخضر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے جھگڑے کے بارے میں تھی وہ بھی اس سے پوری ہو گئی۔ منہ

اب اس سے زیادہ بد ذاتی کیا ہوگی کہ باوجود ایسے صاف صاف واقعات کے پھر کہا جاتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لعنة الله على الكاذبين۔ رجوع کا لفظ جو شرط میں داخل ہے ایک دل کا فعل تھا جو اسی وقت سے شروع ہو گیا تھا۔ کھلے کھلے اسلام کا شرط میں کہاں لفظ ہے کیا ایک مشرک ایسی سخت پیشگوئی کے وقت مستقیم رہ سکتا تھا۔ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی اسی دن سے شروع نہیں ہوئی بلکہ براہین احمدیہ میں بارہ برس پہلے اس کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی لیکچر ام کی پیشگوئی کی خبر تھی۔ اگر تم غور سے صفحہ (۲۳۹) اور (۲۴۰) اور (۲۴۱) براہین احمدیہ کا پڑھو تو یہ تمام نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا آثار سابقہ اور احادیث نبویہ میں مہدی آخر زمان کی نسبت یہ لکھا گیا تھا کہ اوائل حال میں اس کو بے دین اور کافر قرار دیا جائے گا۔ اور لوگ اس سے سخت بغض رکھیں گے اور مذمت کے ساتھ اس کو یاد کریں گے اور دجال اور بے ایمان اور کذاب کے نام سے اس کو پکاریں گے اور یہ سب مولوی ہوں گے۔ اور اس دن مولویوں سے بدتر زمین پر اس امت میں سے کوئی نہیں ہوگا سو کچھ مدت ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر خدا آسمانی نشانوں سے اس کی تائید کرے گا۔ اور اس کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔ مگر کیا آسمان بولے گا جیسا انسان بولتا ہے؟ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ہیبت ناک نشان ظاہر ہوں گے جن سے دل اور کلیجے بل جائیں گے۔ تب خدا دلوں کو اس کی محبت کی طرف پھیر دے گا اور اس کی قبولیت زمین میں پھیلا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ کسی جگہ چار آدمی مل کر نہیں بیٹھیں گے جو اس کا ذکر محبت اور ثناء کے ساتھ نہ کرتے ہوں۔ سو براہین کے یہ صفحات مذکورہ بالا انہیں واقعات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ اوّل مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ لوگ تجھ کو گمراہ اور جاہل اور شیطانی خیال کا آدمی خیال کریں گے۔ دکھ دیں گے اور طرح طرح کی باتیں بولیں گے اور ٹھٹھے کریں گے۔ اور پھر فرمایا کہ میں سب ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہوں گا۔ اور پھر فرمایا قل عندی شهادة من اللہ فهل انتم مؤمنون۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ان دنوں میں آسمانی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ پھر بعد اس کے صفحہ ۲۴۱ میں آتھم کی نشانی کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی خبر دے دی کہ اس نشان پر عیسائیوں اور یہودی صفت

مسلمانوں کا بلوہ ہوگا اور وہ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور خدا کے مکر غالب آتے ہیں پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان مکروں کے بعد خدا حق کو ظاہر کر دے گا اور فتح عظیم ہوگی۔ سو لیکھرام کے واقعہ کو خدا نے فتح عظیم کر کے دکھلایا۔ اور بجز خدا کے یہ کسی کے مقدور میں نہ تھا کہ ایسے معرکہ کے انجام کی خبر دیتا اور غلبہ کی بشارت سناتا!

دوسری پیشگوئی لیکھرام کے بارے میں ہے جس کی نسبت براہین کے انہیں الہامات میں اشارہ ہے۔ اور براہین احمدیہ میں عیسائیوں کے مکر کے بعد یہ الہام لکھا ہے الفتنۃ ہلہنا فاصبر کما صبر اولو العزم یعنی جب وہ مکر کریں گے تو ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا اور ملک میں باطل کی حمایت میں شور پڑ جائے گا اور صادق کو کاذب ٹھہرا دیا جائے گا اور کاذبوں کو حق بجا نب سمجھ لیں گے۔ اب اے آنکھوں والو! اس قدر سچائی کا خون کر کے جہنم کی آگ میں مت پڑو۔ دیکھو کس قدر عظمت اس پیشگوئی میں ہے کہ بارہ برس پہلے اس کا نقشہ کھینچ کر دکھلایا گیا ہے۔ اور اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک اثر منقول ہے کہ عیسائیوں سے جھگڑا ہوگا تب زمین سے آواز آئے گی کہ آل عیسیٰ حق پر ہے اور آسمان سے آواز آئے گی کہ آل محمد حق پر ہے۔ اب سچ کہو کہ ابھی تک آواز آئی یا نہیں؟ اگر تم شرارت میں بڑھو گے تو وہ اپنی قدرت نمائی میں بڑھے گا۔ کیا کوئی ہے جو اس کو تھکا سکے؟

اب ہم لیکھرام کی پیشگوئی کو مفصل طور پر معہ اصل عبارات ان کتابوں کے اس جگہ درج کرتے ہیں جن میں یہ پیشگوئی موجود ہے اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ان مقامات کو غور سے پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کیا یہ انسان کا کام ہے یا اس خدا کا جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام طاقتوں کا خداوند ہے۔ یاد رہے کہ جن کتابوں کی ذیل میں عبارتیں لکھی جاتی ہیں وہ تمام عبارتیں اس جگہ بعینہ درج کی گئی ہیں۔ ایک حرف کی زیادتی یا کمی ان میں نہیں یہاں تک کہ پیشگوئی کے سر پر کی وہ غزل جس کی ابتدا میں یہ مصرع ہے۔ عجب نورست درجان محمد۔ اس کے نیچے جو پیشگوئی کے دکھلانے کے لئے ہاتھ بنایا گیا تھا وہ ہاتھ بھی بعینہ اسی موقع پر لگا دیا ہے تا اس رسالہ کے پڑھنے والے بلکھی اس

نقشہ پر مطلع ہو جائیں جو لیکھرام کے مرنے سے چار برس پہلے اس کی موت کے لئے کھینچا گیا تھا اور باایں ہمہ ہریک شہر میں یہ کتابیں مل سکتی ہیں اور کئی برسوں سے پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں جس کا جی چاہے اصل کتابوں میں دیکھ لے۔

اس جگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے لائق ہے اور جو ہماری اس کتاب کی روح اور علت غائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ اور یہی بار بار لکھا گیا تھا اور اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے دعائیں کی گئی تھیں۔ سو اس پیشگوئی کو نرمی ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔ کچھ مدت سے ہندوؤں میں تیزی بڑھ گئی تھی۔ خاص کر کے یہ لیکھرام تو گویا اس بات پر اعتقاد نہیں رکھتا تھا کہ خدا بھی ہے۔ سو خدا نے ان لوگوں کو چمکتا ہوا نمونہ دکھلایا۔ چاہیے کہ ہریک شخص اس سے عبرت پکڑے جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

لیکھرام اپنی موت سے آریوں کو ہمیشہ کی عبرت کا سبق دے گیا ہے۔ چاہیے کہ ان شرارتوں سے دست بردار ہوں جو دیانند نے ملک میں پھیلائیں اور نرمی اور لطف اور سچی محبت اور تعظیم کے ساتھ اسلام سے برتاؤ کریں۔ آئندہ انہیں اختیار ہے۔ بعض احمق جو مسلمان کہلا کر آریوں کی طرف جھکے تھے اب ان کی توبہ کا وقت ہے انہیں دیکھنا چاہیے کہ اسلام کا خدا کیسا غالب ہے؟ آریوں کو اس پیشگوئی کے وقت بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے اطلاع دی گئی تھی کہ اگر تمہارا دین سچا ہے اور اسلام باطل تو اس کی یہی نشانی ہے کہ اس پیشگوئی کے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام کو بچالو اور جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے دعائیں کرو اور دعاؤں کے لئے مہلت بہت تھی لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ لوگ بدل نہ سکے۔ یقیناً سمجھنا چاہیے کہ جو چھری لیکھرام پر چلائی گئی یہ وہی چھری

تھی جو وہ کئی برس تک ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں چلاتا رہا۔ پس وہی زبان کی تیزی چھری کی شکل پر متمثل ہو کر اس کے پیٹ میں گھس گئی۔ جب تک آسمان پر چھری نہ چلے زمین پر ہرگز چل نہیں سکتی۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ لیکھرام اب مارا گیا لیکن میں تو اس وقت سے مقتول سمجھتا تھا جب میرے پاس ایک فرشتہ خونی شکل میں آیا اور اس نے پوچھا کہ ”لیکھرام کہاں ہے“ چنانچہ یہ سب مضمون ان پیشگوئیوں میں پڑھو گے جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

اول (اشہار میں فروری ۱۸۸۶ء میں پنڈت لیکھرام کی نسبت صرف اس قدر صفحہ ۴ میں پیشگوئی ہے) کہ لیکھرام صاحب پشاور کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید وقت و تاریخ کچھ تحریر ہوگا۔ اگر کسی صاحب پر کوئی ایسی پیشگوئی شاق گذرے تو وہ مجاز ہیں کہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سے یا اس تاریخ سے جو کسی اخبار میں پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں تا وہ پیشگوئی جس کے ظہور سے وہ ڈرتے ہیں اندراج رسالہ سے علیحدہ رکھی جائے اور موجب دل آزاری سمجھ کر کسی کو اس پر مطلع نہ کیا جائے۔ اور کسی کو اس کے وقت ظہور سے خبر نہ دی جائے۔ پھر بعد اس کے پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہنچا کہ میں اجازت دیتا ہوں کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کی جائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہیے۔ پھر بعد اس کے مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

دوم۔ الہام مندرجہ رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ ہجری و عدنی ربی واستحباب

دُعائی فی رجل مُفسدٍ عدو اللہ و رسوله المسمی لیکھرام الفشاوری و اخبرنی انه من الہالکین۔ انه کان یسب نبی اللہ و یتکلم فی شانہ بکلمات خبیثہ۔ فدعوت علیہ۔

فبشرنی ربی بموتہ فی ستۃ سنۃ ان فی ذلک لایۃ للطلابین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ یہ ان کے لئے نشان ہے جو

سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔

سوم۔ الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مضمولہ کتاب آئینہ کمالات اسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عجب نوریت در جان محمدؐ	عجب لعلیت در کان محمدؐ	ز ظلمت ہادلے آنگہ شود صاف	کہ گردد از مجاہد محمدؐ
عجب دارم دل آں ناکساں را	کہ رو تابند از خوان محمدؐ	ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	کہ دارد شوکت و شان محمدؐ
خدا زان سینہ بیزاست صدبار	کہ ہست از کینہ داران محمدؐ	خدا خود سوزد آں کرم دنی را	کہ باشد از عدوان محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستی نفس	بیا در ذیل مستان محمدؐ	اگر خواہی کہ حق گوید ثابیت	بشو از دل ثنا خوان محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	محمدؐ ہست برہان محمدؐ	سرے دارم فدائے خاک احمدؐ	دلہم ہر وقت قربان محمدؐ
بکیسویے رسول اللہ کہ ہستم	نثار روئے تابان محمدؐ	دریں رہ گر کشندم و برسوزند	نتابم ز ایوان محمدؐ
بکار دین منترسم از جہانے	کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ	بسے سہل ست از دنیا بریدن	بیاد حسن و احسان محمدؐ
فدا شد در ریش ہر ذرہ من	کہ دیدم حسن پنهان محمدؐ	دگر استاد را نامے ندانم	کہ خواندم در دبستان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم	کہ ہستم کشتیے آن محمدؐ	مرا آں گوشہ چشمے بیاید	نخواہم جز گلستان محمدؐ
دل زارم بہ پہلویم مجویند	کہ بستیش بدامان محمدؐ	من آن خوش مرغ از مرغان قدسم	کہ دارد جا بہ بستان محمدؐ
تو جان ما منور کردی از عشق	فدایت جانم اے جان محمدؐ	دریغاگر دہم صد جان دریں راہ	نباشد نیز شایان محمدؐ
چہ ہیبت ہا بداندن ایں جواں را	کہ ناید کس بمیدان محمدؐ	الا اے دشمن نادان و بے راہ	بترس از تیغ بزبان محمدؐ
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم	بجو در آل و اعوان محمدؐ	الا اے منکر از شان محمدؐ	ہم از نور نمایان محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است ﴿﴾ بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

لیکھرام پشاور کی نسبت ایک پیشگوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل



کیا گیا تھا اندر من مراد آبادی اور لیکھر ام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں سو اس اشتہار کے بعد اندر من نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا لیکن لیکھر ام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

### عَجَلٌ جَسَدٌ لَهُ، خُورًا. لَهُ، نَصَبٌ وَ عَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا سواب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہو جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

☆ اب آریوں کو چاہیے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے۔

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کا نپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے عربی سے ذرہ مس نہیں بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی جس کا یہ جواب ملا اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہوتے۔ اب میں اسی خدائے عز و جل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد لله والصلوة والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ افضل الرسل و خیر الوری سیدنا و سید کل ما فی الارض و السماء۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپورہ (۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

چہارم۔ جواب اعتراض مندرجہ ٹائٹل تیج برکات الدعا معہ خبر مندرجہ حاشیہ صفحہ ۴۲ ٹائٹل تیج۔

﴿۱۲﴾

## نمونہ دعائے مستجاب

### انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء جس میں میری اس پیشگوئی کی نسبت جو لیکچر ام پشاور کے بارے میں نے شائع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجھ کو ملا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اور اخباروں پر بھی یہ کلمہ الحق شاق گذرا ہے۔ اور حقیقت میں میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یوں خود مخالفوں کے ہاتھوں اس کی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے سو میں اس وقت اس نکتہ چینی کے جواب میں صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالیٰ نے چاہا اسی طور سے کیا میرا اس میں دخل نہیں۔ ہاں یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہیں ہوگی اور اس میں شبہات باقی رہ جائیں گے اس اعتراض کی نسبت میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ پیش از وقت ہے۔ میں اس بات کا خود اقراری ہوں اور اب پھر اقرار کرتا ہوں کہ اگر جیسا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا حاصل آخر کار

یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہو یا ہیضہ ہو اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہوگئی تو وہ پیشگوئی متصور نہیں ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا کیونکہ ایسی بیماریوں سے تو کوئی بھی خالی نہیں۔ ہم سب کبھی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ پس اس صورت میں میں بلاشبہ اس سزا کے لائق ٹھہروں گا جس کا ذکر میں نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہوا کہ جس میں قہر الہی کے نشان صاف صاف اور کھلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کی محتاج نہیں۔ اس بارے میں تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے۔ پھر اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دلوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی معدوم ہو جاتی ہیں کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کے ساتھ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ماسوا اس کے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کے تحت میں ہے۔ اگر میری طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ میں نے صرف یا وہ گوئی کے طور پر چند احتمالی بیماریوں کو ذہن میں رکھ کر اور اٹکل سے کام لے کر یہ پیشگوئی شائع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انہیں انکلوں کی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے بلکہ میں راضی ہوں کہ بجائے چھ برس کے جو میں نے اس کے حق میں میعاد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس برس لکھ دے۔ لیکھر ام کی عمر اس وقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے اور اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔ پھر باوجود اس کے مقابلہ میں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون سی بات انسان کی طرف سے ہے اور کون سی بات خدا تعالیٰ کی طرف سے۔

اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیوں کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے

جو اکثر لوگ منہ سے بول دیا کرتے ہیں۔ میری دانست میں تو مضبوط اور کامل صداقتوں کے قبول کرنے کے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شاید اس کی نظیر پہلے زمانوں میں کوئی بھی مل نہ سکے۔ ہاں اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا مگر یہ تو راستبازوں کیلئے اور بھی خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ میں فرق کرنا جانتا ہے وہی سچائی کی دل سے عزت کرتا ہے اور بخوشی اور دوڑ کر سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ اور سچائی میں کچھ ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کر لیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ صد ہا ایسی نئی باتوں کو قبول کرتا جاتا ہے جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہیں کی تھیں۔ اگر زمانہ صداقتوں کا پیا سا نہیں تو پھر کیوں ایک عظیم الشان انقلاب اس میں شروع ہے۔ زمانہ بیشک حقیقی صداقتوں کا دوست ہے نہ دشمن۔ اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے اور سیدھے سادھے لوگوں کا وقت گذر گیا ہے۔ یہ دوسرے لفظوں میں زمانہ کی مذمت ہے۔ گویا یہ زمانہ ایک ایسا بد زمانہ ہے کہ سچائی کو واقعی طور پر سچائی پا کر پھر اس کو قبول نہیں کرتا۔ لیکن میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کرنے والے اور مجھ سے فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جو نو تعلیم یافتہ ہیں جو بعض ان میں سے بی اے اور ایم اے تک پہنچے ہوئے ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ یہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کا گروہ صداقتوں کو بڑے شوق سے قبول کرتا جاتا ہے اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ ایک نو مسلم اور تعلیم یافتہ یوریشین انگریزوں کا گروہ جن کی سکونت مدراس کے احاطہ میں ہے ہماری جماعت میں شامل اور تمام صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

اب میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے وہ تمام باتیں لکھ دی ہیں جو ایک خدا ترس آدمی کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔ آریوں کا اختیار ہے کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جس طرح چاہیں حاشیے چڑھائیں مجھے اس بات پر کچھ بھی نظر نہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ اس وقت اس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں برابر ہیں۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اسی کی طرف سے ہے تو ضرور ہیبت ناک نشان کے ساتھ اس کا وقوع ہوگا اور دلوں کو ہلا دے گا۔ اور اگر اس کی طرف سے نہیں

تو پھر میری ذلت ظاہر ہوگی اور اگر میں اس وقت رکیک تاویل میں کروں گا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا۔ وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا تو بہن سے یاد کیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا میں عزت ظاہر کرے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

## لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر

(مندرجہ حاشیہ ٹائٹل پیج برکات الدعاء)

آج جو ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۲ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائکہ شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ ”لیکھرام کہاں ہے“ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ ایک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد لله علی ذالک۔

لیکھرام کی نسبت آریوں کے خیالات اس کے قتل کئے جانے کے بعد

اخبار عام مطبوعہ چہار شنبہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں میری نسبت اشارہ کر کے یہ لکھا ہے کہ ”ایک عیسائی ڈپٹی صاحب کی نسبت پیشگوئی فوت ہونے کی در عرصہ ایک سال مشہور کی گئی تھی اور اخباروں میں اس کی چرچا تھی۔ اور خدا نخواستہ ان ایام میں اگر ڈپٹی صاحب کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا (یعنی قتل کا واقعہ) جس کا خمیازہ لیکھراج صاحب کو بھگتنا پڑا ہے تب اور صورت تھی“۔ اب ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی اس تقریر کا کیا مطلب ہے۔ بس یہی مطلب ہے کہ اگر ڈپٹی آتھم صاحب قتل ہو جاتے تو ایڈیٹر صاحب کے خیال میں گورنمنٹ کو پیشگوئی کرنے والے کی نسبت فی الفور توجہ پیدا ہوتی اور وہ تفتیش ہوتی جو اب نہیں ہے۔ غالباً اس تقریر سے ایڈیٹر صاحب کی کوئی نیت نیک ہوگی مگر چونکہ وہ ایک سطحی خیال اور خلاف واقعہ سمجھ کا ایک داغ ساتھ رکھتی ہے اس لئے افسوس کی جگہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی تقریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی لیکن ہم مختصر طور پر یاد دلاتے ہیں کہ وہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ آتھم صاحب میرے ایک پرانے ملاقاتی تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ زبانی اور ایک خاص رقعہ کے ذریعہ سے بھی الحاح کیا تھا کہ اگر میری نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ سچی نکلی تو میں کسی قدر اپنی اصلاح کروں گا۔ سو خدا نے ان کی نسبت یہ پیشگوئی ظاہر کی کہ وہ پندرہ مہینے کے عرصہ میں ہاویہ میں گریں گے مگر اس شرط سے کہ اس عرصہ میں حق کی طرف انہوں نے رجوع نہ کیا ہو پس چونکہ خدا کی پیشگوئی میں ایک شرط تھی اور آتھم صاحب خوفناک ہو کر اس شرط کے پابند ہو گئے تھے پس ضرور تھا کہ وہ اس شرط سے فائدہ اٹھاتے کیوں کہ ممکن نہیں کہ خدا کی شرط پر کوئی عمل کر کے پھر اس سے نفع نہ اٹھائے۔ لہذا شرط کی تاثیر سے ان کی موت میں کسی قدر تاخیر ہو گئی۔ اگر کہو کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ دل میں انہوں نے اسلام کی طرف رجوع کر لیا تھا یا ان پر اسلامی پیشگوئی کا خوف غالب آ گیا تھا تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی

﴿۱۸﴾

کہ آتھم نے شرط سے فائدہ اٹھایا ہے اور اس کی موت میں ہم نے کچھ تاخیر ڈال دی تو میں نے آتھم صاحب کو چار ہزار روپیہ کے انعام پر قسم کھانے کے لئے بلایا کہ اگر درپردہ اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا یا اسلامی ہیبت ان کے دل پر طاری نہیں ہوئی تو چاہیے کہ میدان میں آ کر قسم کھائیں یا اگر قسم نہیں تو ناش کر کے اپنے اس خوف کے وجوہ کو جس کا ان کو اقرار ہے پاپا یہ اثبات پہنچاویں مگر انہوں نے نہ قسم کھائی نہ ناش کی باوجودیکہ ان کو صاف اقرار تھا کہ میں میعاد پیشگوئی کے اندر ڈرتا رہا مگر اسلامی ہیبت سے نہیں بلکہ تعلیم یافتہ سانپ اور حملوں وغیرہ سے۔ اور چونکہ وہ خوف کو چھپا نہ سکے اس لئے یہ بہانے بنائے اور ثبوت کچھ نہ دیا اور اسی وجہ سے ان کو قسم کی طرف بلایا گیا تھا تا اگر وہ سچے ہیں تو قسم کھالیں مگر باوجود چار ہزار روپیہ نقد دینے کے قسم نہ کھائی۔ نہ ناش سے اپنے ان بہتانوں کو ثابت کیا یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو گئے۔ میرے الہام میں یہ بھی تھا کہ اگر آتھم سچی گواہی نہیں دے گا اور نہ قسم کھائے گا تب بھی اصرار کے بعد جلد مرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آتھم صاحب میرے آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر مر گئے۔ اور عجیب تر یہ کہ ان کے اس تمام قصہ کی بارہ برس قبل از وقوع براہین احمدیہ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ۔ پھر ایسی صاف اور روشن پیشگوئی کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ پوری نہیں ہوئی کس قدر انصاف کا خون کرنا ہے۔ کیا آتھم صاحب کی اس پیشگوئی میں کوئی شرط نہیں تھی؟ اور اگر تھی تو کیا آتھم صاحب نے اپنے اقوال اور افعال سے اس شرط کا پورا ہونا ثابت نہیں کیا؟ کیا آتھم صاحب میرے اس الزام کو قبر میں ساتھ نہیں لے گئے کہ انہوں نے خوف کا اقرار کر کے پھر یہ ثابت کر کے نہ دکھلایا کہ وہ خوف کسی تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ حملوں کی وجہ سے تھا نہ اسلامی پیشگوئی کے رعب کی وجہ سے۔ وہ ہمیشہ مباحثات کرتے تھے مگر پیشگوئی کے بعد ایسے چپ ہوئے کہ چپ ہونے کی حالت میں ہی گذر گئے۔

پس پیشگوئی تین طور سے پوری ہوئی اول اپنی شرط کی رو سے کہ شرط پر عمل کرنے سے اس کا فائدہ آتھم کو دیا گیا۔ دوم اخفائے شہادت کے بعد جو وعدہ موت تھا اس وعدہ

کے روسے۔ سوم براہین احمدیہ کے اس الہام کے رو سے جو اس واقعہ سے بارہ برس پہلے ہو چکا تھا اب سوچو کہ اس سے بڑھ کر اگر کسی پیشگوئی میں صفائی ہوگی تو اور کیا ہوگی۔ اگر کوئی سچائی کو چھوڑ کر باتیں بناوے تو ہم اس کا منہ بند نہیں کر سکتے لیکن آتھم کی نسبت جو الہام کے الفاظ ہیں وہ ایسے صاف ہیں کہ ایک حق کے طالب کو بجز ان کے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور براہین احمدیہ کا الہام جو آتھم صاحب کی نسبت ہے جو بارہ برس پہلے اس پیشگوئی سے تقریباً تمام اسلامی دنیا میں شائع ہو چکا ہے اس پر غور کرنے والے تو سجدہ میں گریں گے کہ کیسا عالم الغیب خدا ہے جس نے پہلے سے ان تمام آئندہ واقعات اور جھگڑوں کی خبر دے دی۔ ﴿۱۹﴾

چونکہ اکثر اہل دنیا کو آج کل اس برتر ہستی پر ایمان نہیں ہے اس لئے ان کے خیالات بہ نسبت اس کے کہ نیک ظنی کی طرف جائیں بدظنی کی طرف زیادہ جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلطی ہے کہ گورنمنٹ نے لیکھرام کے مقدمہ میں سُستی کی ہے اور آتھم کے مقدمہ میں اگر وہ قتل ہو جاتا تو سُستی نہ کرتی۔ ہم کہتے ہیں کہ بیشک یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کو دونوں آنکھوں کی طرح برابر دیکھے۔ کسی کی رعایت نہ کرے جیسا کہ فی الواقعہ یہ عادل گورنمنٹ ایسا ہی کر رہی ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی گورنمنٹ خدا سے بھی لڑ سکتی ہے۔ بے شک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کسی نابکار خونی کو پکڑے اس کو پھانسی دے اور بدتر سے بدتر سزا کے ساتھ اس کو تنبیہ کرے تا دوسرے عبرت پکڑیں اور ملک میں امن قائم رہے۔ اگر آتھم قتل ہو جاتا تو بے شک وہ شخص پھانسی ملتا جو آتھم کا قاتل ہوتا۔ اسی طرح جب ثابت ہوگا کہ لیکھرام کا فلاں شخص قاتل ہے اور وہ گرفتار ہوگا تو ایسا ہی وہ بھی پھانسی ملے گا۔ گورنمنٹ کا اس میں کیا قصور ہے؟ اور کون سی سُستی؟ کس قاتل کو آریہ صاحب کس ثبوت کے ساتھ گرفتار کرانا چاہتے ہیں جس کے پکڑنے میں گورنمنٹ متاثر ہے؟ لیکن گورنمنٹ خدا کی پیشگوئیوں میں دخل نہیں دے سکتی۔ جس قدر گورنمنٹ اس کی طرف توجہ کرے گی اسی قدر ان پیشگوئیوں کو آسانی اور بے لوث اور پاک پائے گی۔ آخر یہ گورنمنٹ اہل کتاب ہے اور اس خدا سے منکر نہیں ہے جو پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے اور آنے والے زمانہ کی ایسے



طور سے خبر دے سکتا ہے کہ گویا وہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دوسرے دن کا پتہ دینا اور صورت موت بیان کر دینا یہ خدا سے ہونا محال ہے؟ اگر خدا سے محال ہے تو ان قیدوں کے ساتھ انسان کی اپنی پیشگوئی کیوں کر ممکن ہے۔ کیا دور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبریں دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی دنیا میں کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیے کہ اس ملک میں اور اس کے زمانہ بادشاہت میں خدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے کہ جو قصوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہو گیا ہے۔ ورنہ دوسرے ملکوں میں اس کی نظیر نہیں!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہنچے ہیں جن میں بعض آریہ صاحبوں کے جوشوں اور نامناسب منصوبوں کا تذکرہ ہے۔ میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہیں اور اس جگہ کے بعض آریہ کو میں نے وہ خط دکھلا دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے ایک معزز اور رئیس کا مجھ کو پہنچا ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ ”اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے اور دوسو اس کے لئے جو نشان دہی کرے اور خارجاً سا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے☆ اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ (جیسے لاہور، امرتسر، بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شہر طامع کو اس کام کیلئے مامور کریں تا وہ موقعہ پا کر قتل کر دے۔ چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائے گا۔“ پھر بعد اس کے

☆ یہی خبر اجمالاً پیسہ اخبار میں بھی لکھی ہے۔ منہ

برائین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یا عیسیٰ انی متوفیک جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے اس کے اس وقت خوب معنی کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہودان کے مصلوب کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اس جگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس واقعہ نے عیسیٰ کا نام اس عاجز پر کیسے چسپاں کر دیا ہے۔ منہ

صاحب راقم لکھتے ہیں کہ ”اگرچہ آپ حافظ حقیقی کی حمایت میں ہیں تاہم رعایت اسباب ضروری ہے۔ اور میرے نزدیک ایسے وقت میں شریر مسلمانوں سے بھی پرہیز لازم ہے کیوں کہ وہ طامع اور بد باطن ہیں۔ کچھ تعجب نہیں کہ وہ بظاہر بیعت میں داخل ہو کر آریوں کی طمع دہی سے اس کام کے لئے جرات کریں“۔ پھر صاحب راقم لکھتے ہیں کہ ”مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مشورہ قتل کے سرگروہ اس شہر کے بعض وکیل اور چند عہدہ دار سرکاری اور بعض آریہ رئیس و سرکردگان لاہور کے ہیں۔ جس قدر مجھے خبر پہونچی ہے میں نے عرض کر دیا واللہ اعلم“۔ اور اسی کا مصدق ایک خط پنڈت دادنخان سے اور کئی اور جگہ سے پہونچے ہیں اور مضمون قریب قریب ہے۔ یہ سب خط محفوظ ہیں۔ اور جس جوش کو بعض آریہ صاحبوں کے اخبار نے ظاہر کیا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ ایسے جوش کے وقت یہ خیالات بعید نہیں ہیں۔ چنانچہ ضمیمہ اخبار پنجاب سماچار لاہور میں میری نسبت یہ چند سطر لکھی ہیں۔ ”ایک حضرت نے شاید اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔ یہ پیشگوئی اب قریب تھی کیوں کہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء آخری عید چھٹے سال کی تھی۔ علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے اور مزید براں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن میں ایک دردناک حالت میں مرے گا۔ کیا آریہ دھرم کے اس مخالف اور چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو (یعنی اس عاجز کو) اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے؟“ اس اخبار والے نے اور ایسا ہی دوسروں نے اس پیشگوئی سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ ایک منصوبہ تھا جو پیشگوئی کے طور پر مشہور کیا گیا جیسا کہ وہ اسی اخبار کے دوسرے صفحہ میں لکھتا ہے کہ ”یہ قتل کئی ایک اشخاص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے“۔ ہم اس بات کو خود مانتے اور قبول کرتے ہیں کہ پیشگوئی کی تشریح میں بار بار تفہیم الہی سے یہی لکھا گیا تھا کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور میں آئے گی اور نیز یہ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی بلکہ خدا کسی ایسے کو اس پر مسلط کرے گا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا مگر جو پنجاب

سچا پردہم مارچ ۱۸۹۷ء میں الہام کے حوالہ سے عید کا دن لکھا ہے یہ اس کی غلطی ہے الہام کی عبارت یہ ہے ستعرف يوم العيد والعيد اقرب یعنی تو اس نشان کے دن کو جو عید کی مانند ہے پہچان لے گا اور عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یہ خدا نے خبر دی ہے کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال ۱۳۱۲ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرا تم قتل ہو گیا۔

سو اس تمام پیشگوئی کا حاصل یہ ہے کہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ ہوگا جو چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا اور وہ دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا یعنی دوسری شوال کی ہوگی۔

اب سوچو کیا یہ انسان کا کام ہے کہ تاریخ بتلائی گئی، دن بتلایا گیا، سبب موت بتلایا گیا اور اس حادثہ کا وقوع ہیبت ناک طرز سے ظہور میں آنا بتلایا گیا۔ اس کا تمام نقشہ برکات الدعا کے مضمون میں کھینچ کر دکھلایا گیا۔ کیا یہ کسی منصوبہ باز کا کام ہو سکتا ہے کہ چھ برس پہلے ایسے صریح نشانوں کے ساتھ خبر دیدے اور وہ خبر پوری ہو جائے۔ تو ریت گواہی دیتی ہے کہ جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ خدا اس کے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دنیا تباہ نہ ہو جیسا کہ لیکھرا ام نے بھی ایک دنیوی چالاک سے انہیں دنوں میں میری نسبت یہ اشتہار دیا تھا کہ تم تین برس کے عرصہ تک مر جاؤ گے۔ پس کیوں وہ کسی قاتل سے سازش نہ کر سکتا اس کی بات پوری ہوتی۔

ایک اور بات سوچنے کے لائق ہے کہ یہ بدگمانی کہ ان کے کسی مرید نے مار دیا ہوگا یہ شیطانی خیال ہے۔ ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے کہ مریدوں کا مرشد کے ساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے اور اعتقاد کی بنا تقویٰ اور طہارت اور نیکو کاری پر ہوتی ہے۔ لوگ جو کسی کے مرید ہوتے ہیں وہ اسی نیت سے مرید ہوتے ہیں کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شخص باخدا ہے اس کے دل میں کوئی فریب اور فساد کی بات نہیں۔ پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے کہ کسی کی موت کی جھوٹی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے اور پھر جب اس کی میعاد ختم ہونے پر ہوتی ہے تو کسی مرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ اب میری عزت

رکھ لے اور اپنے گلے میں رسہ ڈال اور مجھے سچا کر کے دکھلا۔ اب میں منصفوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے پلید اور لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھ کر اور یہ شیطانی منصوبہ سن کر کوئی مرید اس کا معتقد رہ سکتا ہے کیا وہ مرشد کو ایک بدکار ملعون اور فاسق فاجر خیال نہیں کرے گا؟ اور کیا وہ اس کو یہ نہیں کہے گا کہ اے بدکار ہمارے ایمان کو خراب کرنے والے کیا تیری پیشگوئیوں کی اصلیت یہی تھی۔ کیا تیرا یہ منشاء ہے کہ جھوٹ تو تو بولے اور رسہ دوسرے کے گلے میں پڑے اور اس طرح تیری پیشگوئی پوری ہو۔

جس قدر دنیا میں نبی اور مرسل گذرے ہیں یا آگے مامور اور محدث ہوں کوئی شخص ان کے مریدوں میں اس حالت میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا جبکہ ان کو مکار اور منصوبہ باز سمجھتا ہو۔ یہ رشتہ پیری مریدی نہایت ہی نازک رشتہ ہے۔ ادنیٰ بدظنی سے اس میں فرق آجاتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ اپنے مریدوں کی جماعت میں دیکھا کہ بعض ان میں سے صرف اس وجہ سے میری نسبت شبہ میں پڑ گئے کہ میں نے ایک عذر بیماری سے جس کی انہیں اطلاع نہیں تھی نماز کے قعدہ التحیات میں دہنے پیر کو کھڑا نہیں رکھا تھا۔ اتنی بات میں دو آدمی باتیں بنانے لگے اور شبہات میں پڑ گئے کہ یہ خلاف سنت ہے۔ ایک مرتبہ چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے میں نے پکڑی کیوں کہ میرے دہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی اور کمزور ہے۔ اسی پر بعض نے نکتہ چینی کی کہ خلاف سنت ہے اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ بعض نو مرید ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر اپنی ناہمی سے ابتلا میں پڑ جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ خانگی امور تک نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح تکلیف دیتے تھے کیونکہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے پیرو ہر ایک انسان کے قول و فعل کو راستبازی اور تقویٰ کے پیمانہ سے ناپتے ہیں۔ اور اگر اس کے مخالف پاتے ہیں تو پھر فی الفور اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

سوسو چنا چاہیے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے لوگ اس بدمعاش شخص کے ساتھ وفا کر سکیں جس کا تمام کاروبار مکروں اور منصوبوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو ناحق کے خون کرنے کے لئے مامور کرنا چاہتا ہے تا اس کا ناک نہ کٹے اور پیشگوئی پوری ہو۔ کوئی انسان

عمداً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش میں بفرض محال کوئی مرید شریک ہو تو تمام مریدوں میں یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز داخل ہیں بی اے۔ اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علماء و فضلاء۔ تو کیا یہ تمام لچوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے؟ ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ ہماری جماعت نہایت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مرید جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے نکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب ساچرا مطبوعہ ۱۰ مارچ میں سازش کا الزام جو ہم پر لگایا ہے یہ کس قدر سچائی کا خون ہے۔ میں صاحب اخبار سے پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں بھی بڑے بڑے اوتار گزرے ہیں۔ جیسے راجہ رام چندر صاحب اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ ان کی نسبت یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہوں نے پیشگوئی کر کے پھر اپنی عزت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو کہ کسی اپنے حیلہ کی منت خوشامد کی ہو کہ اس کو اپنی کوشش سے پوری کر کے میری عزت رکھ لے اور پھر ان کے حیلے ان کو اچھا آدمی سمجھتے ہوں۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک بدمعاش ڈاکو کے ساتھ اور چند بدمعاش جمع ہوں اور ایسے کام خفیہ طور پر کریں لیکن اس میرے مریدوں کے سلسلے میں جس کے ساتھ مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی بڑے زور سے ہے یہ حرم زندگی کے کام میلان نہیں کھا سکتے۔ ہر ایک مرید اس بلند دعویٰ کو دیکھ کر نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیوں کر ممکن ہے کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ میں وقت کا عیسیٰ ہوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کو اس طرح پر پورا کرنا چاہے کہ مریدوں کے آگے ہاتھ جوڑے کہ مجھ سے قصور ہو گیا میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مرو اور کسی طرح میری پیشگوئی سچی کرو۔ کیا ایسا مردار ایک پاک جماعت

کا مالک ہو سکتا ہے؟ کہاں ہے تمہارا پاک کانشنس اے مہذب آریو!؟ اور کہاں ہے فطرتی زیرکی اے آریہ کے دانشمند! ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسلام اس قوم کے بدمعاشوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بعض ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچوں کا خون کر دیتے ہیں۔ ایسی وارداتیں اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہیں اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کیلئے میرے پاس جمع ہے وہ اس لئے میرے پاس نہیں آتے کہ ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں اور اپنے ایمان کو برباد کریں میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور باایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔ ہم اس وقت کیونکر اور کن الفاظ سے آریہ صاحبوں کے دلوں کو تسلی دیں کہ بدمعاشی کی چالیں ہمارا طریق نہیں ہیں۔ ایک انسان کی جان جانے سے تو ہم درد مند ہیں اور خدا کی ایک پیشگوئی پوری ہونے سے ہم خوش بھی ہیں۔ کیوں خوش ہیں؟ صرف قوموں کی بھلائی کیلئے۔ کاش وہ سوچیں اور سمجھیں کہ اس اعلیٰ درجہ کی صفائی کے ساتھ کئی برس پہلے خبر دینا یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کیلئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں اس سے کوئی بات انہونی نہیں اور خوشی اس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ آتھم کی پیشگوئی پر بھی اس نے دوبارہ روشنی ڈال دی۔ کاش اب لوگ سوچیں اور سمجھیں

اور قوموں کے درمیان سے بغض اور کینے دور ہو جائیں کیونکہ عداوت اور دشمنی کی زندگی مرنے کے قریب قریب ہے۔

اور اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ ”میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔

پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو بہت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا

﴿۲۵﴾

کے لائق کہ ایک قاتل کیلئے ہونی چاہیے۔ اب اگر کوئی بہادر کلمچہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شہادت سے چھڑادے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔ شاید اس طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ میں نے سچے دل سے یہ لکھا ہے مگر یاد رہے کہ ایسی آزمائش کرنے والا خود قادیان میں آوے اس کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا۔

جانین کی تحریرات چھپ جائیں گی۔ اگر خدا نے اس کو ایسے عذاب سے ہلاک نہ کیا جس میں انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو تو میں کاذب ٹھہروں گا اور تمام دنیا گواہ رہے کہ اس صورت میں میں اسی سزا کے لائق ٹھہروں گا۔ جو مجرم قتل کو دینی چاہیے میں اس جگہ سے

دوسرے مقام نہیں جا سکتا۔ مقابلہ کرنے والے کو آپ آنا چاہیے مگر مقابلہ کرنے والا ایک ایسا شخص ہو جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اس کے سخت بے حیائی ہوگی کہ

کوئی غائبانہ میرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے۔ اگر میں اس کے بعد روگردان ہو جاؤں تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراض کرنے والا بہتانوں

سے باز نہ آوے اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو تو اس پر لعنت۔ اے شتاب کار لوگو جیسا کہ تمہارا گمان ہے مجھے کسی قوم سے عداوت نہیں۔ ہر ایک نوع انسان سے ہمدردی

ہے اور جہاں تک میرے بدن میں طاقت ہے اس ہمدردی کے لئے مشغول ہوں اور میں جیسا کہ قوموں کا ہمدرد ہوں ایسا ہی گورنمنٹ انگریزی کا شکر گزار اور سچے دل سے اس کا خیر خواہ ہوں اور مفسدہ پرداز یوں سے بدل بیزار ہوں۔

ایک اور نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ پنڈت لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس کے وقوع سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی خبر دی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں یہ الہام ہے لن ترضی عنک الیہود ولا النصراری۔ و خرقوا لہ بنین و بنات بغیر علم۔ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ و یمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنة\* ہھنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ قل رب ادخلنی مدخل صدق ولا تینس من روح اللہ الا ان روح اللہ قریب۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عنده۔ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللہ۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا یعنی پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں

﴿۲۶﴾

☆ حاشیہ - براہین احمدیہ میں تین فتون کا ذکر ہے۔ اول بڑا فتنہ عیسائی پادریوں کا جنہوں نے مکاری سے تمام جہان میں شور مچا دیا کہ آتھم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی اور یہودی صفت مولویوں اور ان کے ہم مشرب مسلمانوں کو ساتھ ملا لیا دیکھو صفحہ ۲۴۱۔ دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر ہے محمد حسین بنالوی کا فتنہ ہے جس فتنہ کی نسبت براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں یہ لکھا ہے و اذ یمکربک الذی کفر اوقد لی یاہامان لعلی اطلع الی اللہ موسیٰ۔ و انی لا ظنہ من الکاذبین۔ تب تب یدا ابی لہب و تب ما کان لہ ان یدخل فیہا الا خائفا۔ و ما اصابک فمّن اللہ۔ الفتنة ہھنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ الا انها فتنة من اللہ لیحبّ حبّا جمّا۔ حبّا من اللہ العزیز الا کرم عطاءً ا غیر مجذوذ یعنی وہ زمانہ یاد رکھ کہ جب ایک منکر تجھ سے لکر کرے گا اور اپنے دوست ہامان کو کہے گا کہ فتنہ کی آگ بھڑکا کہ میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پانا چاہتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اس کو نہیں چاہیے تھا کہ تکفیر اور تکذیب کے امر میں دخل دیتا مگر یہ کڈرتا ہوا ان باتوں کو پوچھ لیتا کہ جو اس کو سمجھ نہیں آتی تھیں اور تجھے جو کچھ پہنچے گا وہ خدا کی طرف سے ہے۔

﴿۲۶﴾



ہوں گے۔ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ان کو کہہ دے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کوئی اس کا ہم کفو اور یہ لوگ مکر کریں گے (یہ آتھم کی ظہور پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے) اور خدا بھی مکر کرے گا کہ ان کو ذرہ مہلت دے گا تا اپنے جھوٹے خیالات سے خوش ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ اس وقت پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ یعنی دعا کر کہ پیشگوئی کے

اس جگہ ایک فتنہ ہوگا پس تجھے صبر کرنا چاہیے جیسا کہ اولوالعزم نبی صبر کرتے رہے۔ یاد رکھ کہ وہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے خدا کا پیار جو اللہ عزیز اکرم ہے۔ یہ وہ عطا ہے جو واپس نہیں لی جائے گی۔ اس وقت مجھے یہ سمجھ آیا ہے کہ الہام میں ہامان سے مراد نذیر حسین محدث دہلوی ہے کیونکہ پہلے سب سے محمد حسین اس کی طرف التجا لے گیا۔ اور یہ کہا کہ او قد لی یا ہامان اس کا یہ مطلب ہے کہ تکفیر کی بنیاد ڈال دے تا دوسرے اس کی پیروی کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نذیر حسین کی عاقبت تباہ ہے اگر توبہ کر کے نہ مرے اور ممکن ہے کہ ابو لہب سے مراد بھی نذیر حسین ہی ہو اور محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو اَمَنْتُ اَنْهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ اَمَنْتُ بِهٖ بَنُوۡا السَّرٰٓءِیْلَؕ کیونکہ بعض روایا اس عاجز کی اس تاویل کی مؤید ہیں۔ پس خدا کے فضل سے کچھ تعجب نہیں کہ یہ متواتر تائیدوں کو دیکھ کر آخر توبہ کرے اور ہامان مارا جائے۔ تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے لکھنؤ ام کی موت کا فتنہ ہے یعنی آریوں کی بدگمانیاں اور ضرر رسانی کے لئے پوشیدہ کوششیں جیسا کہ پیسہ اخبار میں بھی ان کے قتل کے ارادوں کا ذکر ہے اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۷ میں اس فتنہ اور اس کے ساتھ کے نشان کی نسبت یہ الہام ہے میں اپنی چکار دکھاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنۃ ہھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم فلما تجلئی ربہ للنجیل جعلہ دکتا یعنی اس جگہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔ یہ براہین احمدیہ کے الہام ہیں مگر اس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

سَلَامَتٌ بَرِّتَوَاۤءِ مَرِّ سَلَامَتٍ

چھپانے میں جو جو پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں نے لوگوں کو دھوکے دیئے ہیں وہ دھوکے دور ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت اس ابتلاء کے دنوں کے بعد جلد آئے گی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئے گی۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ خدا نشان دکھلانے کیلئے اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا یعنی بلا واسطہ نشان دکھائے گا اور نیز وہ لوگ بھی مدد کریں گے جن کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کریں گے یعنی بعض نشان بالواسطہ بھی ہم ظاہر کریں گے۔ مطلب یہ کہ بعض پیشگوئیاں براہ راست ظہور میں آئیں گی اور بعض کے ظہور کیلئے ایسے انسان واسطہ ٹھہرائیں گے جن کے دلوں میں ہم ڈال دیں گے۔ خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلیں گی اور کوئی نہیں جو ان کو روک سکے۔ ہم پادریوں کے مکر کے بعد ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو دیں گے۔

ان الہامات میں خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اوّل پادری لوگ اور یہود صفت مسلمان مکر کے رو سے ایک پیشگوئی کی حقیقت کو چھپائیں گے تا تیری سچائی چھپی رہے اور ظاہر نہ ہو۔ پھر بعد اس کے یوں ہوگا کہ ہم ارادہ فرمائیں گے کہ تیری سچائی ظاہر ہو اور تیری پیشگوئیوں کی حقانیت کھل جائے۔ تب ہم دو قسم کے نشان ظاہر کریں گے۔ ایک وہ جن میں انسانوں کے افعال کا دخل نہیں جیسے مذہبی جلسہ میں پہلے سے ظاہر کیا گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہے گا اور اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں انسانوں کا ذرہ دخل نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ مخالفانہ کوششیں ہوئیں اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرا مضمون غالب رہے۔ آخر پیشگوئی کے مضمون کے موافق ہمارا مضمون غالب ہوا۔ اور دوسرے ان الہامات براہین احمدیہ میں یہ وعدہ تھا کہ ہم وہ نشان ظاہر کریں گے جن میں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا سو اس کے مطابق لیکھرام کی نسبت پیشگوئی ظہور میں آئی کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہوا اور کسی نے لیکھرام کو قتل کر دیا۔ پس ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے ابھارا تا اس کو قتل کرے اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقعہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہنچا وے☆ پس خدا تعالیٰ نے جو فتح عظیم کے

☆ پیسہ اخبار اور سفیر گورنمنٹ میں لکھا ہے کہ لیکھرام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا یعنی وہ اس

ذکر کرنے سے پہلے پیشگوئی کے ظاہر کرنے کے لئے دو مختلف فقروں کو ذکر فرمایا اول یہ کہ  
 ینصروک اللہ من عندہ دوم یہ کہ ینصروک رجال نوحی الیہم من السماء اس  
 تقسیم کی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پادریوں کو شرمندہ کرنے کیلئے فرمایا کہ اگر تم نے ہمارے  
 ایک نشان کو مخفی کرنا چاہا تو کیا حرج ہے ہم اس کے عوض میں دو نشان ظاہر کریں گے۔ ایک وہ  
 نشان جو بلا واسطہ ہمارے ہاتھ سے ہوگا اور دوسرا وہ نشان جو ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ظہور  
 میں آجائے گا جن کے دلوں میں ہم ڈال دیں گے کہ تم ایسا کرو تب فتح عظیم ہوگی۔ اب  
 انصاف سے دیکھو اور ایمان سے نظر کرو کہ یہ دونے نشان یعنی نشان جلسہ مذاہب اور نشان  
 موت لیکھرام ۱۷ برس بعد شائع ہونے براہین احمدیہ کے ظہور میں آئے ہیں کیا یہ انسان کی  
 طاقت ہو سکتی ہے؟

یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ مذاہب سے پہلے جو اشتہار الہامی شائع کئے گئے تھے ان میں  
 صاف طور پر لکھا گیا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہے گا۔  
 چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ۔ اخبار ابزرور۔ مخبر دکن۔ پیسہ اخبار۔  
 سراج الاخبار۔ مشیر ہند۔ وزیر ہندسیا کلوٹ صادق الاخبار بہاولپور۔ پس یہ خدا کا بلا واسطہ فعل  
 تھا کہ ہر ایک دل کی خواہش کے مخالف ان سے اقرار کر لیا کہ وہی مضمون غالب رہا مگر دوسرے  
 نشان میں قاتل کے دل میں قتل کی خواہش ڈال دی اور اس طرح پر دونوں نشان بلا واسطہ اور  
 بالواسطہ خلق اللہ کو دکھلا کر پادریوں اور اسلامی مولویوں اور ہندوؤں کے مکر کو ایک دم میں پاش  
 پاش کر دیا اور ممکن نہ تھا کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجاتے جب تک خدا ایسے کھلے کھلے نشان  
 ظاہر نہ کرتا۔ اسی کی طرف وہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں اشارہ فرماتا ہے اور کہتا ہے

عورت کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔ کسی ذلت کی موت ہے اور اگر اسی کا نام شہادت ہے تو گویا یوں کہنا  
 چاہیے کہ وہ کسی عورت کی نگاہ کی چھری سے شہید ہو چکا تھا آخر وہی چھری قہری صورت پر اس کو لگ گئی۔ اگر قتل کا  
 سبب یہی ہے تو لیکھرام کی پاک زندگی کا خوب ثبوت ہے۔ منہ

لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب و المشرکین منفکین حتی تاتیہم البینة و کان کیدہم عظیمًا یعنی ممکن نہ تھا کہ نصاریٰ اور مخالف مسلمان اور ہندو اپنے انکاروں سے باز آجاتے جب تک ان کو کھلا کھلا نشان نہ ملتا اور ان کا مکر بہت بڑا تھا۔ پھر بعد اس کے اسی صفحہ میں فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پادریوں نے آتھم کی پیشگوئی کو باعث اپنے اخفاء کے لوگوں پر مشتبہ کر دیا تھا پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جس کی شیخیوں نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ رجوع کرنے والا نہیں ایسی ہی مخفی رہ جاتی تو تمام حق خاک میں مل جاتا اور نادان لوگوں کے خیالات سخت ناپاک ہو جاتے اور جاہل قریب قریب دہریوں کے بن جاتے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا فدیہ ہو اور سچے دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بطور بلیدان کے ہو جائے۔ سو وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے مارے جانے کی ہمدردی بجائے خود ہے مگر یہ بات بہت دلوں کو تارکی سے نکالنے والی ہے کہ خدا نے جلسہ مذاہب کے نشان کے بعد یہ ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیے کہ ہریک روح اس ذات کو سجدہ کرے جس نے ایک بندہ کی جان لے کر ہزاروں مردوں کو زندہ کرنے کی بنیاد ڈالی اور پھر اسی پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں یہ الہام اشارہ فرماتا ہے کہ ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مومنہ کی باتیں ہیں۔“ پس جس عظیم الشان نشان کا اس الہام میں وعدہ ہے وہ یہی ہے جس سے مطابق الہام لہذا کے اعلاء کلمہ اسلام ہوا اور صفحہ ۵۵ براہین احمدیہ میں اسی نشان کا ذکر ہے جس کا پہلا فقرہ یہ ہے کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ یعنی ایک جلالی نشان ظاہر کروں گا۔ اور سرمہ چشم آریہ میں ایک کشف ہے جس کو گیارہ برس ہو گئے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے ایک خون کا نشان دکھلایا وہ خون کپڑوں پر پڑا جو اب تک موجود ہے یہ خون کیا تھا وہی لیکھرام کا خون تھا۔ خدا کے آگے جھک جاؤ کہ وہ برتر اور بے نیاز ہے!!!

بعض آریہ اخبار والوں نے یہ تعجب کیا کہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے اور اس کی مدت بتائی گئی۔ دن بتایا گیا۔ موت کا ذریعہ بتایا گیا۔ یہ باتیں کب ہو سکتی ہیں جب تک ایک بھاری سازش اس کی بنیاد نہ ہو۔ چنانچہ پرچہ ضمیمہ سماچار لاہور ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء اور ضمیمہ انیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء نے اس بارے میں بہت زہرا لگا ہے۔ ایڈیٹر انیس ہند اپنے پرچہ کے ۱۳ صفحہ میں یہ بھی لکھتا ہے کہ ”ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھک کا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی بابت پیشین گوئی کی تھی ورنہ ان حضرات کو کیا علم غیب تھا؟“ اب واضح ہو کہ یہ تمام صاحب آپ اس بات کو تنقیح طلب ٹھہراتے ہیں کہ کیا خدا نے اس شخص کو علم غیب دیا تھا؟ اور کیا خدا سے ایسا ہونا ممکن ہے؟ سو اس وقت ہم بطور نمونہ بعض آریہ پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں تا ان نظائر کو دیکھ کر آریہ صاحبوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ یہ ہیں:

﴿۳۰﴾

اول۔ احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت کی پیشگوئی۔ جس کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ تین<sup>۳</sup> برس کی میعاد میں فوت ہو جائے گا۔ اور ضرور ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اور مصیبتیں بھی دیکھے۔ چنانچہ اس نے اس اشتہار کے بعد اپنے پسر کے فوت ہونے کی مصیبت دیکھی۔ اور پھر اس کی ہمشیرہ عزیزہ کی وفات کا ناگہانی واقعہ اس کی نظر کے سامنے وقوع میں آیا۔ اور بعد اس کے وہ تین سال کی میعاد کے اندر خود بمقام ہوشیار پور فوت ہو گیا اب

☆ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اس کے داماد کی نسبت اور پیشگوئی کے بعض الہامات میں جو پہلے سے شائع ہو چکے تھے یہ شرط تھی کہ توبہ اور خوف کے وقت موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی سو انہوں نے کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت اس کی بد قسمتی سے اس نے اور اس کے تمام عزیزوں نے پیشگوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کر دی اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہ پیشگوئی کے وقت نے اپنا منہ دکھلایا اور احمد بیگ ایک محرقہ تپ کے ایک دودن کے حملہ سے ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ تب تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز روزہ میں عورتیں لگ گئیں اور مارے ڈر کے ان کے کلیجے کانپ اٹھے۔ پس ضرور تھا کہ اس درجہ کے خوف کے وقت خدا اپنی شرط کے موافق عمل کرتا۔ سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجودہ کے موافق پوری ہو گئی۔ اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے۔ منہ

بتاؤ کہ اس کی موت میں میری طرف سے کس کے ساتھ سازش ہوئی تھی۔ کیا تپ محرقہ کے ساتھ؟! دوسری پیشگوئی شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کی مصیبت کے بارے میں تھی جو اس پر ناحق کے خون کا الزام لگایا گیا تھا۔ شیخ مذکور ہوشیار پور میں زندہ موجود ہے اس کو پوچھو کہ کیا اس مقدمہ کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے میں نے اپنے خدا سے خبر پا کر کوئی اطلاع اس کو دی ہے یا نہیں؟

تیسری پیشگوئی سردار محمد حیات خان نج کی نسبت اس وقت کی گئی تھی جبکہ سردار مذکور ایک ناحق کے الزام میں ماخوذ ہو گیا تھا۔ اب پوچھنا چاہیے کہ کیا درحقیقت کوئی ایسی پیشگوئی نامبرہ کی مخلصی کے بارے میں پیش از وقت کی گئی تھی یا اب بنائی گئی ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس پیشگوئی کا براہین میں بھی ذکر ہے۔

چوتھی پیشگوئی سید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اشتہار یکم فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی کہ ان کو کوئی سخت صدمہ پہنچنے والا ہے۔ اب سید احمد خان صاحب کو پوچھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے بعد آپ کو کوئی ایسا سخت صدمہ پہنچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم و غم نہ ہو بلکہ وہ امر ہو جو جان کو زبرد بر کرنے والا ہو۔

پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نو سال میں ہے۔☆

☆ بعض جاہل محض جہالت سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب پہلے لڑکے کا اشتہار دیا تھا اس وقت لڑکی کیوں پیدا ہوئی مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں وہ سراسر خیانت کر رہے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ہمیں دکھلائیں کہ پہلے اشتہار میں یہ لکھا تھا کہ پہلے ہی حمل میں بلا واسطہ لڑکا پیدا ہو جائے گا اور اگر پیدا ہونے کے لئے کوئی وقت اس اشتہار میں بتلایا نہیں گیا تھا تو کیا خدا کو اختیار نہیں تھا کہ جس وقت چاہتا اپنے وعدہ کو پورا کرتا۔ ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو! منہ

چھٹی پیشگوئی شریف کے بارے میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کی گئی تھی اور رسالہ نور الحق میں پیش از وقت خوب شائع ہو گئی تھی۔ چنانچہ اس کے موافق لڑکا پیدا ہوا جو اب خدا کے فضل سے چند روز تک دوسرے سال کو ختم کرنے والا ہے۔

ساتویں پیشگوئی ایشہمار ۱۸۸۶ء میں دلیپ سنگھ کے بارے میں تھی جو وہ قصد پنجاب سے ناکام رہے گا۔ اور صد ہا ہندو اور مسلمانوں کو عام جلسوں میں یہ پیشگوئی سنادی گئی تھی۔

آٹھویں پیشگوئی جلسہ مذاہب کے نتیجے کی نسبت تھی کہ اس میں میرا مضمون غالب رہے گا اور یہ ایشہمارات لاہور اور دوسرے مقامات میں پیش از وقت ہزاروں ہندو مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اب سول ملٹری کو پوچھو اور آرزو سے سوال کرو اور مشیر ہند اور وزیر ہند اور پیسہ اخبار اور صادق الاخبار اور سراج الاخبار اور مخبر دکن کو ذرہ غور سے پڑھو تا معلوم ہو کہ کس زور سے الہام الہی نے اپنی سچائی ظاہر کی۔

نویں پیشگوئی قادیان کے ایک ہندو بٹھمر داس نام کے ایک فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی۔

یعنی بٹھمر داس بقید ایک سال مقید ہو گیا تھا۔ اور اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دعا کی التجا کی تھی اور نیز یہ پوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے دعا کی اور کشفی نظر سے میں نے دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔ میں نے اس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا اور پھر مجھے الہام الہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہ جائے گی لیکن بری نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جواب تک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلا دیئے۔ اور جب میں نے بتلایا اور بعینہ وہ باتیں ظہور میں آگئیں تو اس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اس لئے اس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔ پھر میں نے براہین احمدیہ میں یہ تمام الہام

نوٹ: پنڈت لیکھرام کا اس طرز سے مارا جانا آریہ صاحبوں کو ایک سبق دیتا ہے اور وہ یہ کہ آئندہ کسی نو مسلم کے شدہ کرنے کے لئے کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کو ہونے دیں

اور کشف شائع کر دیا۔ یہ شخص شرمیت نہایت متعصب آریہ ہے جس کو میرے خیال میں

آخر شدہ ہونے والے کو دیکھ لیا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا اور دوسرے اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آئندہ یہ خواہشیں نہ کریں کہ کوئی دوسرا لکھنؤ ام یعنی بدزبانوں میں اس کا ثانی تلاش کرنا چاہیے لیکن اگر فی الواقعہ وہ بات صحیح ہے جو پیسہ اخبار اور سفیر میں لکھی گئی ہے یعنی یہ کہ اس کے قتل کا سبب صرف بدکاری ہے اور یہ کام کسی غیرت مند لڑکی کے باپ یا خاوند کا ہے جیسا کہ بقول پیسہ اخبار کثرت رائے اسی طرف ہے تو آئندہ نیک چلن و اعظ تلاش کرنا چاہیے! تعجب کی بات ہے کہ جس حالت میں بموجب بیان پیسہ اخبار کے زیادہ مشہور روایت یہی ہے کہ واردات قتل کا موجب کوئی ناجائز تعلق ہے تو کیوں اس طرف تحقیقات کے لئے توجہ نہیں کی جاتی اور کیوں ایسے ہندوؤں کے اظہار نہیں لئے جاتے جن کے موہبہ سے یہ باتیں نکلیں اور کیا بعید ہے کہ وہی بات ہو کہ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا باغفل میں۔ منہ

نوٹ: بعض صاحب عیسائیوں میں سے اعتراض کرتے ہیں کہ اگرچہ لکھنؤ ام کی نسبت پیشگوئی پوری ہو گئی مگر ہندوؤں نے اس کو مرنے کے بعد ذلت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ ایسا عذر ایک عیسائی کے منہ سے نکلتا نہایت افسوس کی بات ہے۔ بھلا منصف بتلاویں کہ جب ہم نے پیشگوئی کے پورا ہونے کو اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہرایا تھا اور خدا نے لکھنؤ ام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی تو اس حالت میں نہ صرف لکھنؤ ام بلکہ بحیثیت مذہبی اس تمام فرقہ کی عزت میں فرق آ گیا۔ رہی لاش کی عزت تو لاش کا ڈاکٹر کے ہاتھ سے چیرا جانا کیا یہ عزت کی بات ہے اور چال چلن کی عزت کا یہ حال ہے کہ پیسہ اخبار ۱۳ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھا ہے کہ ”اس شخص کے مارے جانے کی مشہور روایت یہ ہے کہ یہ شخص کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا تھا اور یہی عام طور پر کہا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے“ فقط۔ پس اس سے زیادہ ذلت کا اور کیا نمونہ ہوگا کہ جان بھی گئی اور اکثر شہر کے لوگ اس کی وجہ بدکاری ٹھہراتے ہیں۔ منہ

نوٹ: ایک نشان عقلمندوں کے لئے یہ ہے کہ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں دیکھو حاشیہ اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۲ جس کی عبارت یہ ہے۔ اگر نشانے از مادرین مدت یعنی چہل روز بظہور آمد واز ایشاں یعنی از شیخ نجفی چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدق ما و کذب شان خواهد بود سو یکم فروری ۱۸۹۷ء سے ۳۵ دن تک یعنی چالیس روز کے اندر نشان موت پٹت لکھنؤ ام وقوع میں آ گیا۔ نجفی صاحب یہ تو بتلاویں کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے آج تک کتنے دقیقے گزر گئے ہیں۔ افسوس کہ نجفی نے کسی منارہ سے گر کے بھی نہ دکھلایا۔

گر ہمیں لاف و گداز و شنی است شیخ نجفی بہتر از صد نجفی است



آریہ مذہب کی حمایت میں خدا کی بھی کچھ پروا نہیں مگر بہر حال خدا نے اس کو میرا گواہ بنا دیا۔ اگر میں نے اس قصہ میں ایک ذرہ جھوٹ بولا ہے تو وہ قسم کھا کر ایک اشتہار اس مضمون کا شائع کر دے کہ میں پر میشر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے اور اگر جھوٹ نہیں تو میرے پر ایک برس تک سخت عذاب نازل ہو۔<sup>☆</sup> پس اگر اس پر وہ فوق العادت عذاب نازل نہ ہوا کہ خلقت بول اٹھے کہ یہ خدا کا عذاب ہے تو مجھے جس موت سے چاہو ہلاک کرو۔ اس میں میری طرف سے یہ شرط ہے کہ انسان کے ذریعہ سے وہ عذاب نہ ہو محض بلا واسطہ آسمانی عذاب ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ یہ شخص قوم کی رعایت سے یونہی انکار کر دے یا بغیر اس قسم پیش کردہ کے اشتہار بھی دے دے کیونکہ میں نے اس قوم میں خدا کا خوف نہیں پایا مگر ممکن نہیں کہ وہ قسم کھاوے اگرچہ دوسرے آریہ اس کو ہلاک کر دیں لیکن اگر قسم کھالے تو خدا کی غیرت ایک بھاری نشان دکھائے گی۔ ایسا نشان دکھائے گی کہ دنیا میں فیصلہ ہو جائے گا اور زمین آسمانی نور سے بھر جائے گی۔

دسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے پنڈت دیانند کے مرنے سے تین مہینے یا چار مہینے پہلے اس کی موت کی مجھ کو خبر دی اور میں نے اسی آریہ کو جس کا قبل اس سے ذکر ہو چکا ہے خبر دی دی اور نیز اور کئی لوگوں کو اطلاع کی۔ چنانچہ اس الہام کے بعد عرصہ مذکورہ بالا تک پنڈت مذکور کے مرنے کی خبر آگئی یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اگر وہ آریہ منکر ہو تو میرا وہی جواب ہے جو میں پہلے دے چکا ہوں۔

گیا رہو میں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے الہام سے مجھ کو خبر دی تھی کہ تجھے زبان عربی میں ایک اعجازی بلاغت و فصاحت دی گئی ہے اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ اس پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں اشارہ ہے جہاں فرمایا ہے ان ہذا

☆ جو کچھ شریعت آریہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں ایک ذرہ مبالغہ کی آمیزش نہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچ اور صحیح ہے پس جو شخص میرے پر مبالغہ اور بات کو زیادہ کر دینے کی تہمت لگاوے وہ ظلم کرتا ہے اور ظلم کا علاج وہی ہے جو میں نے لکھ دیا ہے۔ منہ

الا قول البشر و اعانه عليه قوم آخرون . قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين .  
 هذا من رحمة ربك يتم نعمته عليك ليكون آية للمؤمنين یعنی مخالف کہیں گے  
 کہ یہ تو انسان کا قول ہے اور اور لوگوں نے اس کی مدد کی ہے۔ کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو یعنی  
 مقابلہ کر کے دکھاؤ بلکہ یہ خدا کی رحمت سے ہے۔ تا وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے اور تا  
 مومنوں کے لئے نشان ہو یعنی تیری سچائی پر یہ ایک نشان ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا☆ اس عرصہ میں  
 بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں زبان عربی میں بالترام محاسن ادب و بلاغت و فصاحت اس عاجز نے لکھیں  
 اور مخالفین کو ان کے مقابلہ کیلئے ترغیب دلائی یہاں تک کہ پانچ ہزار روپیہ تک انعام دینا کیا اگر وہ  
 نظیر بنا سکیں لیکن وہ بمقابل ان کتابوں کے کچھ بھی لکھ نہ سکے سوا اگر یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہ ہوتا تو  
 صد ہا کتابیں مقابلہ پر لکھی جاتیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ جبکہ اپنے صدق و کذب کا مدار انہیں  
 پر رکھا گیا تھا اور صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ اس نشان کو بالمقابل کسی تالیف کے پیش  
 کرنے سے توڑ سکیں تو ہمارا دعویٰ جھوٹا ٹھہرے گا لیکن وہ لوگ مقابلہ سے بالکل عاجز رہے اور ایسا  
 ہی وہ پادری صاحبان جو ادنیٰ ادنیٰ جاہل مرند کا نام مولوی رکھ دیتے ہیں اس مقابلہ اور معارضہ  
 سے ایسے عاجز ہوئے جو اس طرف انہوں نے مونہہ بھی نہیں کیا اور اس پیشگوئی میں کمال یہ ہے کہ  
 یہ ان عربی کتابوں کے وجود سے سولہ سترہ برس پہلے لکھی گئی۔ کیا انسان ایسا کر سکتا ہے؟!!

بارہویں پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ اور ۲۳۹ میں لکھی ہے علم قرآن ہے  
 اس پیشگوئی کا ما حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ کو علم قرآن دیا گیا ہے ایسا علم جو باطل  
 کو نیست کرے گا۔ اور اسی پیشگوئی میں فرمایا کہ دو انسان ہیں جن کو بہت ہی برکت دی گئی۔  
 ایک وہ معلم جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایک یہ متعلم یعنی اس کتاب  
 کا لکھنے والا۔ اور یہ اس آیت کی طرف بھی اشارہ ہے جو قرآن شریف میں اللہ جلّ شانہ

☆ اسی پیشگوئی کا مؤید براہین احمدیہ کا وہ الہام ہے جہاں لکھا ہے یا احمد فاضل الرحمة علی شفیق

یعنی اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے یعنی فصاحت و بلاغت۔ منہ

فرماتا ہے **وَ اٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ**<sup>۱</sup> یعنی اس نبی کے اور شاگرد بھی ہیں جو ہنوز ظاہر نہیں ہوئے اور آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا۔ یہ آیت اسی عاجز کی طرف اشارہ تھا کیونکہ جیسا کہ ابھی الہام میں ذکر ہو چکا ہے یہ عاجز روحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں میں سے ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کی طرف اشارہ فرماتی ہے اسی کی تصدیق کے لئے کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی تھی جس کی طرف کسی مخالف نے رخ نہیں کیا اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار ان کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلّ شانہ کا ایک نشان ہے۔ میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔ اور مولویوں کا یہ کہنا کہ قرآن کے معنی اسی قدر درست ہیں جو احادیث صحیحہ سے نکل سکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر بیان کرنا معصیت ہے چہ جائیکہ موجب کمال سمجھا جائے۔ یہ سراسر خیالات باطلہ ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن اصلاح کامل اور تزکیہ اتم اور اکمل کے لئے آیا ہے اور وہ خود دعویٰ کرتا ہے کہ تمام کامل سچائیاں اس کے اندر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے **فِيْهَا كُنْتُمْ قِيَمَةً**<sup>۲</sup> تو اس صورت میں ضرور ہے کہ جہاں تک سلسلہ معارف اور علوم الہیہ کا ممتد ہو سکے وہاں تک قرآنی تعلیم کا بھی دامن پہنچا ہوا ہو اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا بلکہ قرآن خود اس صفت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنا نام اکمل الکتب رکھتا ہے پس ظاہر ہے کہ اگر معارف الہیہ کے بارے میں کوئی حالت منتظرہ باقی ہوتی جس کا قرآن شریف نے ذکر نہیں کیا تو قرآن شریف کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنا نام اکمل الکتب رکھتا۔ حدیثوں کو ہم اس سے زیادہ درجہ نہیں دے سکتے کہ وہ بعض مقامات میں بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں۔ سخت جاہل اور نااہل وہ اشخاص ہیں کہ جو قرآن شریف کی تعریف اس طور سے نہیں کرتے جو قرآن شریف میں موجود ہے بلکہ اس کو معمولی اور کم درجہ پر لانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے جو جناب الہی کی طرف سے مجھ کو عطا ہوئی جس کا

﴿۳۵﴾

مقابلہ کوئی مخالف نہیں کر سکا اور خدا نے تمام معاندین کو ذلیل کیا۔ قرآن کے اعجازی معارف جو غیر محدود ہیں ان پر ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ظاہر اور معمولی معنی تو ہر ایک مومن اور فاسق اور مسلم اور کافر کو معلوم ہیں اور کوئی وجہ نہیں جو معلوم نہ ہوں تو پھر نبیوں اور عارفوں کو ان پر کیا فوقیت ہوئی اور پھر اس کے کیا معنی ہوئے کہ لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُظْهَرُونَ<sup>۱</sup>

تیرھویں پیشگوئی وہ ہے جو براہین کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے الآ ان نصر اللہ قریب . یاتیک من کل فج عمیق . یاتون من کل فج عمیق یعنی خدا کی مدد تجھے دور دور سے پہنچے گی اور لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ ہندوستان کے کناروں تک ہمارے سلسلہ کے مددگار موجود ہیں اور پشاور سے لے کر بمبئی اور مدراس اور کلکتہ تک لوگ دور دور کا سفر اٹھا کر قادیان میں پہنچتے ہیں اور یہ پیشگوئی سترہ سال کی ہے اور اس وقت لکھی گئی تھی کہ جب اس رجوع خلاق کا نام و نشان نہ تھا۔ اب سوچنا چاہیے کہ کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ کیا انسان اس بات پر قادر ہے کہ ایسی پوشیدہ اور نہاں درنہاں باتیں کہ ایک عمر کے بعد ظاہر ہونے والی تھیں پہلے سے بتلا دے!؟

چودھویں پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے اسی صفحہ ۲۳۹ میں ہے یہ ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کله<sup>☆</sup> لا مبدل لکلمات اللہ ظلموا و ان اللہ علی نصرہم لقدیر یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ ان پر ظلم ہوا اور خدا ان کی مدد کرے گا۔ یہ آیات قرآنی الہامی پیرایہ میں اس عاجز کے حق میں ہیں اور رسول سے مراد مامور اور فرستادہ ہے جو دین اسلام کی تائید کے لئے ظاہر ہوا۔ اس پیشگوئی کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا

☆ حدیثوں میں جو یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بجز اسلام کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا کیونکہ ایسا ہونا تو قرآن کے منافی ہے ان آیتوں میں غور کرو جہاں لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ قیامت تک رہیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام مذاہب مردہ اور ذلیل ہو جائیں گے اور اسلام کے مقابل پر مرجائیں گے مگر اسلام کہ وہ اپنی روشنی اور زندگی اور غلبہ ظاہر کرے گا۔ منہ

اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینیوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور دوسری تمام ملتیں پینہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی۔ دیکھو! یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں پوری ہوگی اور براہین احمدیہ میں سترہ برس سے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے درج ہے تا خدا ان لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افتراء خیال کرتے ہیں۔ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اس وقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پرانے عقیدہ پر نظر تھی لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الہی نے اس عاجز پر جمادیا تھا یہاں تک کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی عیسیٰ رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ ثلثہ من الاولین و ثلثہ من الاخرین یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر غلبہ بخشوں گا جو مخالف ہوں گے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اس وقت نازل ہوئی تھی کہ جب ان کی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباث سے ان کے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ ان پر لگ کر توریت کی ایک آیت کے موافق ان کو ملعون ٹھہراویں کیونکہ توریت میں لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکا یا جائے وہ لعنتی ہے۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزا دہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اس لئے خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا تا ان کی سچائی عوام کی نظر

میں مشتبہ نہ ہو جائے۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو ایسے اضطراب کے زمانہ میں تسلی دی تھی کہ جب یہودی ان کے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے۔ اب جو یہ آیت براہین احمدیہ میں اس عاجز پر بطور الہام نازل ہوئی تو اس میں ایک باریک اشارہ یہ ہے کہ اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے منصوبے کریں گے تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پا کر حق مشتبہ ہو جائے۔ سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھ کر اور وفات دینے کا ذکر کر کے ایما فرماتا ہے کہ یہ منصوبے پیش نہیں جائیں گے اور میں ان کی شرارتوں سے محافظ ہوں گا۔ اور اسی الہام کے آگے جو صفحہ ۵۵۷ میں الہام ہے اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ایسا کب ہوگا اور اس دن کا نشان کیا ہے یعنی ایسے منصوبے جو قتل کے لئے کئے جائیں گے وہ کب اور کس وقت میں ہوں گے اور کن امور کا ان سے پہلے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ سو اسی الہام کے بعد میں جو الہام ہے اس میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے میں اپنی چوکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا (یہ رافعک الہی کی تفسیر ہے) دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ قتل کی سازشوں کا وقت وہ ہوگا کہ جب ایک چمکدار نشان حملہ کی صورت پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد جو عربی میں الہام ہے وہ بھی اس مضمون قتل کے فتنہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے الفتنۃ لھنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا۔ قوۃ الرحمن لعبد اللہ الصمد۔ مقام لا تترقی العبد فیہ بسعی الاعمال ترجمہ یہ ہے کہ جب یہ چمکتا ہوا نشان ظاہر ہوگا تو اس وقت ایک فتنہ برپا ہوگا۔

☆ حاشیہ: آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جا بجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہیں ان کی نسبت اب تک میرے پاس پچاس کے قریب خط پہنچے ہیں بعض ان میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں اور بعض معزز مسلمانوں کے خط ہیں جن کو ان مشوروں

(یہ وہی فتنہ سازش قتل ہے جس کی مناسبت سے الہام مذکورہ میں اس عاجز کو یسا عیسیٰ کر کے پکارا گیا تھا یعنی قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے ارادہ کا فتنہ) اس الہام میں پہلے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور پھر وعدہ کیا گیا ہے کہ میں تجھے وفات دوں گا اور وہی آیت جو قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ کی وفات کے وعدہ کے متعلق ہے اس عاجز کے حق میں ﴿۳۹﴾

کی اطلاع ہوئی۔ اس وقت خطوط کی نقل کی اس جگہ ضرورت نہیں وہ سب میرے پاس محفوظ ہیں لیکن ہندو اخبار میں سے کچھ بطور نمونہ نقل کرتا ہوں تا معلوم ہو کہ وہ ابتلاء جو یہود کی شرارتوں سے حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا وہی مجھ کو پیش آ گیا۔ اور اس فتنہ کے لفظ سے جو الہام الفتنۃ ہینا میں پایا جاتا ہے وہی ابتلاء مراد ہے اور اسی بناء پر مع بعض دوسرے وجوہ کے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ یہود کا فتنہ دو حصہ پر مشتمل تھا ایک وہ حصہ تھا جو حضرت عیسیٰ کے قتل کیلئے ان کے اپنے منصوبے تھے۔ اور دوسرا وہ حصہ تھا کہ جو وہ گورنمنٹ رومیہ کو حضرت عیسیٰ کی گرفتاری اور قتل کیلئے فروختہ کرتے تھے۔ سوان دنوں میں بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ صرف فرق اتارنا کہ وہاں یہود تھے اور یہاں ہنود۔ سو پہلا حصہ جو قتل کے لئے خانگی سازشیں ہیں ان کا نمونہ ایم آر بشیر داس کے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے جو اس نے اخبار آفتاب ہند مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۵ پہلے کالم میں چھپوایا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے ”مرزا قادیانی خبردار“ اور پھر بعد اس کے لکھا ہے کہ ”مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے بکری کی ماں کب تک خیر مناسکتی ہے۔ آج کل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہیے کہ وہ بھی بکر عید کی قربانی نہ ہو جاوے“ اور پھر اخبار رہبر ہند لاہور ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں صفحہ ۱۲ پہلے کالم میں لکھا ہے ”کہتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائیں گے۔“

اور دوسرا حصہ جو گورنمنٹ کے فروختہ کرنے کے متعلق ہے اس کا اخبارات مفصلہ ذیل میں جو ہندوؤں کی طرف سے نکلے ہیں بیان ہے۔ چنانچہ اخبار پنجاب سماچار ۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء جو ایک ہندو پرچہ لاہور سے نکلتا ہے اس طرح اپنے صفحہ پانچ میں گورنمنٹ کو فروختہ کرتا ہے۔ ”سب سے اول اس خیال کو (یعنی سازش قتل کے خیال کو) پیدا کرنے والی مرزا غلام احمد قادیانی

الہام ہوئی یعنی یاعیسیٰ انسی متوقیفیک ورافعک الیٰ اور جیسا کہ ابھی میں لکھ چکا ہوں اس بشارت کی حضرت عیسیٰ کے حق میں بھی ضرورت پڑی تھی کہ اس وقت

کی پیشگوئی ہے، پھر اسی اخبار کے صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ ”مرزا صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی موت دوسری شوال کو ہونی تھی، یعنی پیشگوئی میں جو دوسری شوال کی طرف اشارہ تھا اور ویسا ہی وقوع میں آیا تو بس یہ کافی دلیل ہے کہ پیشگوئی کرنے والے کی سازش سے یہ قتل ظہور میں آیا۔ پھر یہی اخبار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ ”ایک حضرت نے (یعنی اس عاجز نے) اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔“ اب یہ پرچہ عید کے دن کا نام لے کر گورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ایسا پتہ دینا انسان کے منصوبہ پر دلالت کرتا ہے مگر عید کا دن بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔ الہام الہی میں دوسری شوال کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پھر اسی پرچہ کے صفحہ ۲ میں لکھتا ہے ”قتل کے لئے آدمی مقرر کیا گیا۔ ادھر سے مصنف موعود مسیحی کی پیشگوئی بھی قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور پانچ مارچ سنہ حال آخری عید چھٹے سال کی تھی۔“ اس میں جس قدر غلطیاں ہیں حاجت بیان نہیں۔ بہر حال اس تقریر سے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ منصوبہ مقرر کیا گیا تھا کہ عید پر یا عید کے قریب قتل کیا جائے۔ پھر اسی خیال کو قوت دینے کے لئے اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ ”قتل کئی ایک اشخاص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے جس کی تجاویز امرتسر اور گورداسپورہ کے نزدیک اور ادھر دہلی اور بمبئی کے ارد گرد مدت سے ہو رہی تھیں۔ کیا یہ غیر اغلب ہے کہ اس سازش کا جنم ان اشخاص سے ہوا ہو کہ جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے اور مزید براں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن ایک دردناک حالت میں مرے گا۔ کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو

☆ خدا تعالیٰ نے الہام میں لیکھرام کا نام عجل جسد لہ خوار رکھا ہے یعنی گوسالہ سامری۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ عید کے دنوں میں وہ ہلاک ہوگا کیونکہ تو ریت میں اب تک لکھا ہوا موجود ہے کہ سامری کا گوسالہ بھی عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا اور عید کا دوسرا دن بھی عید کے حکم میں ہے۔ منہ



یہودیوں کی ہر روز کی دھمکیوں سے ان کی جان خطرہ میں تھی۔ اور یہودی لوگ ایک ایسی موت کی ان کو دھمکی دیتے تھے جس موت کو ایک مجرمانہ موت سمجھ سکتے ہیں اور جس پر تورات کے رو سے بھی راستبازی کی شان کو دھبہ لگتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے ایسے پرخطر وقت میں ایسی پلید اور لعنتی موت سے ان کو بچالیا۔ پس اس الہام میں جو اسی آیت کے ساتھ اس عاجز کو ہوا یہ ایک نہایت لطیف پیشگوئی ہے جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے کی گئی اور یہ باواز بلند بتلا رہی ہے کہ وہی واقعہ اس جگہ بھی پیش آئے گا۔ اور اس عاجز کو عیسیٰ کے نام سے مخاطب کر کے یہ کہنا کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ یہ درحقیقت اس واقعہ کا نقشہ دکھانا ہے جو حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا اور وہ واقعہ یہ تھا

اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس میں گورنمنٹ کو یہ پرچہ یہ جتلانا چاہتا ہے کہ کیا ایسا شخص جس نے میعاد مقرر کر دی قتل کا دن بتلا دیا اور زبان سے کہتا رہا کہ فلاں دن مرے گا اس کو قتل کے منصوبہ میں کچھ سازش نہیں؟ پھر ایک اور اخبار جس کا نام اخبار عام ہے اس کے پرچہ ۱۶ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ میں لیکھرام کے قاتل کی نسبت لکھا ہے ”کہ طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں۔ اور قادیانی صاحب کا رویہ سب سے زالا ہے..... سخت افسوس سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کا فرض ہے کہ جب الہام کے زور سے انہوں نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کی تھی اسی الہام کے زور سے بتلاویں کہ قاتل اس کا کون ہے“ پھر ایڈیٹر اخبار عام اپنے پرچہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھتا ہے کہ ”اگر ڈپٹی صاحب یعنی آتھم کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا جس کا خمیازہ لیکھرام کو بھگتنا پڑتا ہے اور صورت تھی، یعنی اس حالت میں گورنمنٹ پیشگوئی کرنے والے سے ضرور مواخذہ کرتی۔ ایسا ہی انیس ہند میرٹھ لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ کر کے اپنے پرچہ مارچ میں لکھتا ہے کہ ”ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھک کا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکھرام کی موت کی نسبت پیشگوئی کی تھی کیا اس کو علم غیب تھا۔“

اور ایسا ہی گئی اور ہندو اخباروں میں متفرق طریقوں سے اپنے مفسدانہ خیالات کو ظاہر کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ پنجاب میں ان کے ان مفسدانہ منصوبوں کا ایسا شور مچا ہوا ہے کہ شاذ نادر کوئی ان سے بے خبر ہوگا۔ منہ

کہ یہود نے اس ارادہ سے ان کو قتل کرنا چاہا تھا کہ ان کا کاذب ہونا ثابت کریں اور انہوں نے یہ پہلو ہاتھ میں لیا تھا کہ ہم صلیب کے ذریعہ سے اس کو قتل کریں گے اور مصلوب لعنتی ہوتا ہے اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان بے ایمان اور خدا سے برگشتہ اور دور اور مجبور ہو۔ اور اس طرح پر ان کا کاذب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اور خدا نے ان کو تسلی دی کہ تو ایسی موت سے نہیں مرے گا جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ تو لعنتی اور خدا سے دور اور مجبور ہے بلکہ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی زیادہ سے زیادہ تیرا قرب ثابت کروں گا ☆ اور یہود اپنے اس ارادہ میں نامراد رہیں گے۔ پس لفظ رفع کے مفہوم میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بھی ایک پیشگوئی مخفی تھی کیوں کہ جس سچائی کے زیادہ ظاہر ہونے کا وعدہ تھا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے وقوع میں آئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے ایک سچے نبی کو بغیر شہادت کے نہ چھوڑا۔

غرض یہی پیشگوئی اس عاجز کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے اور آج سے سترہ برس پہلے شائع ہو چکی۔ سو یہ الہام وہی شان نزول اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت مسیح کے متعلق ہونے کی حالت میں اس کے ساتھ تھی یعنی جیسا کہ اس وقت میں یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی کہ ان کو پیش از وقت خبر دی جائے کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہوں گے اور میں تجھ کو بچالوں گا۔ اسی غرض سے یہ الہام بھی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ اس وقت قتل کے منصوبے کرنے والے یہود تھے اور اب ہنود ہیں۔ اور یہود نے حضرت مسیح کی تکذیب کے لئے یہ پہلو سوچا تھا کہ ان کو مصلوب کر کے توریث کے رو سے ان کا لعنتی ہونا

﴿۲۲﴾

☆ یہ وعدہ اس عاجز کو بھی دیا گیا کہ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ چنانچہ اسی آیت کو بطور الہام اس عاجز کے حق میں بھی نازل فرمایا ہے جس سے ہمارے علماء رفع عنصری مراد لیتے ہیں اور میں دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ یہ آیت میرے حق میں بھی الہام ہوئی ہے۔ تو اب کیا میری نسبت بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ میں معہ جسم عنصری آسمان کی طرف اٹھایا جاؤں گا۔ اگر کہو کہ تمہارا الہام ثابت نہیں تو یہ عذر فضول ہوگا کیونکہ جس لطیف پیشگوئی پر یہ الہام مشتمل ہے وہ ظہور میں آگئی ہے پس اسی دلیل سے الہام کا سچا ہونا ثابت ہو گیا۔ منہ

کھل جائے گا اور سچا پیغمبر لعنتی نہیں ہو سکتا۔ پس اس طرح پران کا جھوٹا ہونا دلوں پر جم جائے گا اور ایسی ذلت کے ساتھ زندگی کا خاتمہ ہو کر پھر ان کا کوئی بھی نام نہیں لے گا۔ اسی ذلت کی موت کا بھاری غم تھا جس نے تمام رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دعا کرنے کا جوش دیا اور عین صلیب کے وقت ”ایسی ایلی لما سبقتنی“ ان کے مونہہ سے کہلایا اور نہ ایک نبی کو اپنی موت کا کیا غم ہو سکتا ہے۔ یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پیروں کے نیچے کچلتی ہے۔ ایسا ڈرنی کے دل کی طرف کیوں کر منسوب کر سکیں بلکہ لعنت کے فتنہ کا ڈرتھا جو ان کے دل کو کھا گیا تھا۔ آخر اس راستباز کو خدا نے بچالیا اور براہین احمدیہ کی اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے کہ یہی منصوبہ تمہارے لئے ایک قوم کرے گی چنانچہ ان دنوں میں لیکھرام کی موت کے بعد ہنود نے یہی کیا اور کر رہے ہیں لیکن انہوں نے میری تکذیب کے لئے یہ دوسرا پہلو سوچا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس کو بھی عید کے قریب قریب قتل کر دیں اور اس طرح پر الہی پیشگوئی کو برباد کر کے دلوں سے اسلامی عظمت کو مٹادیں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلاویں کہ جیسا کہ لیکھرام ایک پیش از وقت پیشگوئی کے موافق قتل ہو گیا ایسا ہی یہ شخص بھی پیش از وقت ہماری پیشگوئی کے موافق قتل ہو گیا۔ پس اگر وہ خدا کا الہام ہو سکتا ہے تو ہماری بات کو بھی خدا کا الہام کہنا چاہیے۔ سو اس طرح پر دنیا میں ایک گڑ بڑ پڑ جائے گا اور لوگ ہندوؤں کے ایک مردہ کے مقابل مسلمانوں کے ایک مردہ کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ دونوں انسانی منصوبے ہیں اور اس طرح پر باسانی اس شخص کا کاذب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ سو یہود اور ہنود تکذیب کی مدعا میں واحد ہیں صرف جدا جدا دو پہلوان کو سوچئے۔ پس خدا نے اس وقت سے سترہ برس پہلے سمجھا دیا کہ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ میں ناکام رہے ہنود بھی اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گے اور صاف لفظوں میں سمجھا دیا کہ یہ منصوبہ قتل اس وقت ہوگا کہ جب ایک چمکتا ہوا نشان حملہ کے رنگ میں ظہور میں آئے گا اور اس حملہ کے بعد ایک فتنہ ہوگا اسی فتنہ کے مشابہ جو مسیح کی نسبت ہوا تھا۔ اور پھر اسی الہام کے ساتھ عربی میں الہام ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا مشکلات کے پہاڑ دور کر دے گا اور یہ سب رحمان کی قوت سے ہوگا۔

اور پھر اسی الہام کی تائید میں براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں ایک الہام ہے جس میں ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے ایک کھلے کھلے نشان کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینة وکان کیدہم عظیما یعنی مشرک اور عیسائی بجز ایک کھلے کھلے نشان کے اپنی تکذیب سے باز آنے والے نہیں تھے اور ان کا مکر بہت بڑا تھا اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ وہی کھلا کھلا نشان ہے جس کو دوسری جگہ چکار کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جو لیکھرام کی موت کا نشان ہے اور صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے اس نشان کو ظاہر کیا ہے کیونکہ اس پیشگوئی میں میعاد بتلائی گئی تھی۔ عید کا دوسرا دن بتلایا گیا تھا۔ اور موت بذریعہ قتل بتلائی گئی تھی اور کشفی عبارت صاف بتلاتی تھی کہ موت اتوار کو ہوگی اور رات کے وقت ہوگی۔ سو یہ ساری باتیں اسی طرح ظہور میں آگئیں جیسا کہ پہلے سے کہی گئی تھیں۔ اور ہندوؤں کا سازش کا الزام اور قتل کرنے کے ارادہ کا الزام اس پیشگوئی کی صفائی پر کچھ غبار نہیں ڈال سکتا کیونکہ ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ اس نشان کے ظہور کے وقت ایک فتنہ ہوگا اور وہ فتنہ اس فتنہ سے مشابہ ہوگا کہ جو حضرت عیسیٰ کی نسبت یہود نے اٹھایا تھا یعنی یہ کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے مصلوب کروانے کی کوشش یا خود قتل کرنے کا منصوبہ کرنا۔

اور اس جگہ یاد رہے کہ جو کچھ ہندو اور ہمارے دوسرے مخالف اس پیشگوئی پر گردوغبار ڈالنا چاہتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوگا کیوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا بلکہ وہ روز بروز اس کی صفائی ظاہر کرے گا اور جیسے جیسے لوگوں کو یہ پیشگوئی سمجھ آتی جائے گی ویسے ویسے اس کی طرف کھنچے جائیں گے۔ کیا اس پیشگوئی کی عظمت کے لئے یہ کافی نہیں کہ علاوہ ان تمام تصریحات کے جو اس پیشگوئی میں موجود ہیں براہین احمدیہ میں بھی سترہ برس پہلے اس واقعہ سے اس پیشگوئی کی خبر دی گئی ہے۔

پندرہویں پیشگوئی ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو نہایت

صفائی سے پوری ہوگئی۔ آتھم مذکور کی نسبت پیشگوئی کے الہام میں صاف طور پر یہ شرط تھی کہ اگر حق کی طرف رجوع کرے گا تو موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی چنانچہ اس نے پیشگوئی کی میعاد میں اپنے اقوال اور افعال سے حق کی طرف رجوع کرنا ثابت کر دکھلایا۔ اس نے نہ صرف خوف کا اقرار کیا بلکہ وہ پیشگوئی کی میعاد میں اپنے گوشہ خلوت میں مردہ کی طرح پڑا رہا۔ اس عرصہ میں ایک مرتبہ اس کو بخار آیا تو وہ روتا ہوا بولا کہ ”ہائے میں پکڑا گیا“۔ اس نے میعاد کے اندر تمام مباحثات چھوڑ دیئے گویا اس کے منہ میں زبان نہ تھی میعاد کے دنوں میں اس نے اپنی عجیب تبدیلی دکھلانی کہ گویا یہ وہ آتھم ہی نہیں ہے۔ پس اگرچہ یہ تبدیلی اور ہراس اور غم کہ اس کے چہرہ سے نمایاں تھا رجوع کیلئے کافی دلیل تھی لیکن اس سے بڑھ کر اس نے یہ بھی ثبوت دے دیا کہ میں نے اس کو کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تو میعاد کے اندر ضرور ڈرتا رہا اور عیسائیت کے پیما کا نہ طرز سے ضرور دستکش ہو کر ہدیت اسلام سے متاثر ہو گیا تھا جو رجوع کے اقسام میں سے ایک قسم ہے اور اگر یہ بات صحیح نہیں ہے تو تجھے قسم کھانا چاہیے جس پر ہم چار ہزار روپیہ بلا توقف تجھے دیدیں گے لیکن اس نے قسم نہ کھائی اور نہ نالاش سے اپنے ان جھوٹے الزاموں کو ثابت کیا جو اپنے خوف کی بنا ٹھہرائی تھی یعنی یہ الزام کہ گویا ہم نے ایک سانپ تعلیم یافتہ اس کی طرف چھوڑا تھا اور بعض مسلح سپاہی بھیجے تھے۔ پس اس کی اس کارروائی سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ ضرور اس نے رجوع کیا۔ اور الہامی عبارت میں یہ بھی تھا کہ اگر رجوع پر قائم نہ رہے گا اور حق کو چھپائے گا تو جلد مر جائے گا۔ چنانچہ وہ حق کا اخفا کر کے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر فوت ہو گیا۔ الہام کے موافق اس کا مرنا بھی صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ صرف رجوع کے باعث سے کچھ دنوں تک زندہ رہ سکا تھا۔ یہ کیسی صاف بات ہے کہ الہام الہی میں آتھم کیلئے ایک زندہ رہنے کا پہلو تھا اور ایک مرنے کا پہلو۔ سو خدا نے پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق دونوں پہلوؤں کو پورا کر کے دکھلایا۔ کیا زندہ رہنے کا پہلو جو شرط الہامی ہے پیچھے سے بنا دیا ہے اور پہلے الہام میں درج نہیں تھا؟ اگر ایسی ہی سمجھنا مقصود ہے تو ایک موٹے طور پر سمجھ لو کہ الہام کے لفظوں میں ہاویہ کا ذکر تھا اور ہاویہ کا کمال موت سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اب سچ کہو کہ کیا آتھم پیشگوئی کی

☆ آتھم پیشگوئی کی میعاد میں جو پندرہ مہینے تھی اپنی پہلی عادتیں یعنی مباحثات اور مناظرات سے ایسا دستکش ہو گیا کہ اس کی نظیر اس کی تمام پہلی زندگی میں نہیں پائی جاتی۔ اس نے اس میعاد میں بقدر ایک سطحی کوئی مخالفانہ مضمون نہیں نکالا۔ پس یہ نہایت صاف اور واضح ثبوت اس بات پر ہے کہ وہ ایام پیشگوئی میں اپنی قدیم عادتوں سے رکا رہا اور وہی رجوع تھا۔ منہ

میعاد کے اندر بے چینی میں نہیں رہا جو ہاویہ کا مصداق ہے؟ کیا کہہ سکتے ہو کہ وہ آرام اور تسلی سے رہا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میعاد سے خارج ہو کر اور عیسائیت پر اصرار کر کے ہمارے آخری اشتہار سے ساٹھ ماہ تک مر گیا؟ کیا دکھلا سکتے ہو کہ اب تک وہ کہیں زندہ بیٹھا ہے؟ کیا یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی کو سمجھ نہیں آ سکتیں؟ سوائے کار پر اصرار اگر بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دنیا کسی پہلو سے خوش نہیں ہو سکتی۔ آتھم نے نرمی اور شرم اختیار کی اور اس کا دل خوف سے بھر گیا۔ سو خدا نے الہام کی شرط کے موافق خوف کے ایام میں اس کو مہلت دے دی مگر دنیا کے لوگوں نے پھر یہی کہا کہ ”آتھم کیوں نہیں مرا“ اور لیکھرام نے کچھ خوف نہ کیا اور شوخی دکھائی اس لئے خدا تعالیٰ نے ٹھیک ٹھیک میعاد کے اندر اس کو ہلاک کیا اور دنیا کے لوگوں نے کہا کہ ”کیوں لیکھرام مر گیا ضرور کوئی خفیہ سازش ہوگی“۔ سو وہ جو میعاد کے اندر مرنے سے بچایا گیا اس پر بھی مخالفوں کا شورا اٹھا کہ کیوں بچایا گیا اور جو میعاد کے اندر پکڑا گیا اس پر بھی شورا اٹھا کہ کیوں پکڑا گیا۔

اور جیسا کہ لیکھرام کی نسبت سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے ایسا ہی آتھم کی نسبت بھی براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے جو شخص براہین احمدیہ کا صفحہ ۲۴۱ غور سے پڑھے گا اس کو اس بات کو ماننا پڑے گا کہ درحقیقت براہین احمدیہ میں اس فتنہ نصاریٰ کی جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد ظہور میں آیا خبر دی گئی ہے۔ ان باتوں پر غور کرنے سے ایک ایماندار کا ایمان قوت پاتا ہے لیکن افسوس کہ ہمارے مخالف دن بدن بے ایمانی میں بڑھتے جاتے ہیں نہ معلوم ان کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔ مولویوں کی حالت پر تو بہت ہی افسوس ہے کہ ان کو آثار نبویہ کے ذریعہ سے آتھم کی پیشگوئی کی نسبت خبر دی گئی تھی مگر انہوں نے اس خبر کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔ ایک دانشمند انسان جب براہین احمدیہ کو کھول کر صفحہ ۲۴۱ میں نصاریٰ کے ذکر اور ان کے مکر اور حق پوشی کی پیشگوئی کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنۃ ہٹنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ اور پھر آگے چل کر جب پانسویں صفحہ پر ایک مفتری اور بے باک مسلمان کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنۃ ہٹنا فاصبر کما صبر اولو العزم اور پھر آگے چل کر جب صفحہ ۵۵ میں ایک چمکتے ہوئے نشان

کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنۃ ہلھنا فاصبر کما صبر اولو العزم تو ان تین فتنوں کے تصور سے جو صفحہ ۲۴۱ اور صفحہ ۵۱۱ اور ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اس وقت سے سترہ برس پہلے لکھی ہوئی ہیں طبعاً اس کے دل میں ایک سوال پیدا ہوگا کہ یہ تین فتنے کیسے ہیں جن میں سے ایک عیسائیوں سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کسی منصوبہ باز مسلمان سے اور ایک کھلے کھلے نشان کے ظہور کے وقت سے۔ اور پھر جب واقعات کی تلاش میں پڑے گا تو وہ تین بھاری بلوے اس کی نظر کے سامنے آجائیں گے جو ہر ایک ان میں سے فتنہ عظیم کہلانے کا مستحق ہے۔ تب خدا کا عیسیٰ علم دیکھ کر ضرور سجدہ کرے گا جس نے اس وقت یہ خبریں دیں جبکہ ان تینوں فتنوں کا نام و نشان نہ تھا اگر یہ تینوں فتنے چیتاں کے طور پر کسی واقعات کے جاننے والے کے سامنے پیش کئے جائیں تو فی الفور وہ جواب دے گا کہ ایک فتنہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق کا ہے جو عیسائیوں اور ان کے حامی بخیل مسلمانوں سے ظہور میں آیا یعنی ان مسلمانوں سے جن کا نام اس پیشگوئی میں یہود رکھا ہے اور دوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ ہے۔ اور تیسرا وہ فتنہ جو ہندوؤں کی طرف سے نشان الہی کے ظہور کے بعد وقوع میں آیا۔ یہ تین فتنے ہیں جو پُرشور و بلوہ کی طرح ظہور میں آئے جن کی خدانے سترہ برس پہلے خبر دے دی تھی !!!

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان تینوں فتنوں میں سے کوئی فتنہ بھی قومی شور و غوغا سے خالی نہ تھا اور ہر ایک میں انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا تھا اور ہر ایک میں غیر معمولی غل غمپاڑہ اٹھا تھا چنانچہ عیسائیوں کا فتنہ اُس وقت وقوع میں آیا تھا جب آتھم میعاد پیشگوئی کے بعد زندہ پایا گیا۔ پادریوں کو خوب معلوم تھا کہ الہامی پیشگوئی میں صریح شرط تھی کہ آتھم رجوع کی حالت میں جو ایک دلی فعل ہے میعاد میں مرنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے اور یہ بھی وہ خوب جانتے تھے کہ آتھم پیشگوئی کی ہیبت سے ضرور ڈرتا رہا اور وہ ایام میعاد میں عیسائیت کے تعصب پر قائم نہیں رہ سکا اور ان کی مجلسوں سے بھاگ کر فیروز پور کے گوشہ خلوت میں جا بیٹھا اور نیز ان کو خوب معلوم تھا کہ ایک دفعہ بیماری کے وقت میں اس نے یہ بھی کہا کہ ”میں پکڑا گیا“ اور خوب جانتے تھے کہ فطرتاً اس کی روح ڈرنے

والی تھی اور انہیں کما حقہ اس بات کا علم تھا کہ اس نے اپنی حرکات سے خوف ظاہر کیا استقامت ظاہر نہیں کی اور پہلی وضع متعصبانہ کو ایسا بدل دیا کہ اثناء میعاد میں دین اسلام کی مخالفت میں کبھی دوسٹر کا مضمون بھی کسی اخبار میں نہیں چھپوایا اور نہ کوئی رسالہ نکالا جیسا کہ اس کی قدیم سے عادت تھی اور نہ کسی مسلمان سے بحث کی بلکہ اس طرح پردوں کو گذارا جیسا کہ کسی نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ چار ہزار روپیہ دینے پر بھی قسم نہ کھائی اور مارٹن کلارک سر پیٹ پیٹ کر رہ گیا مگر نالاش نہ کی اور تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ الزاموں کو ثابت نہ کر سکا۔ ان تمام وجوہات سے پادری صاحبوں کو یقینی علم تھا کہ وہ بزدل اور ڈرپوک نکلا۔ اور میعاد کے بعد بھی وہ اپنا قصہ یاد کر کے رویا لیکن پادریوں نے خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور امرتسر کے بازاروں میں اس کو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے ان کے ساتھ ہو گئے اور لعن طعن اور بکندیب اور تبرا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا عیسائیوں کو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا۔ پس انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ ان پر آسمان سے خدا کی لعنت برس رہی تھی مگر ان کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت وہ غضب الہی کے نیچے تھے مگر نفسانی جوش کے گرد و غبار سے اندھے کی طرح ہو رہے تھے۔ یہ لوگ اس وقت شیطان کی آواز کے مصدق تھے اور آسمان کی آواز کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ انہیں دنوں میں ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے لاہور سے اپنے اخبار میں آتھم کو مخاطب کر کے اور میرانام لے کر لکھا کہ ”آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کریں گے اگر نالاش کر کے اس شخص کو سزا دلائیں گے۔“ اس نادان نے اپنے ان پر جوش لفظوں سے مردہ کو بلانا چاہا مگر چونکہ وہ مرچکا تھا اس لئے ہل نہ سکا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہیں کھائی تو بارے نالاش ہی کرتا مگر آتھم



تو مردہ تھا۔ زندہ خدا کی پیشگوئی کا رعب اس کو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا مگر اس میں جان نہ تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سب لوگ اس کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیتے تب بھی وہ کبھی نالاش نہ کرتا اور اگر میں ایک کروڑ روپیہ بھی اس کو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا۔ اس کا دل میرا قائل ہو گیا تھا اور زبان پر انکار تھا اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ غرض پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی کی اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناپتے پھرے اور بہرپ نکالے اور ایسا شور و غوغا کیا کہ ابتدا عملداری انگریزی سے آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی اور اس جھوٹی خوشی میں جس کے مقابل انہیں کا کانشنس ان کے منہ پر طمانچے مارتا تھا بہت بُرا نمونہ دکھایا اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح ان کے نصیب ہو گئیں اور ہزاروں اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اس قدر جوش کے ساتھ آتھم کا مردہ جنبش نہ کر سکا اور اس جھوٹی فتح کی خوشی میں اس نے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نہ کیا۔ بلکہ ایک اخبار میں شائع کر دیا کہ یہ تمام فتنہ اور شور و غوغا جو عیسائیوں کی طرف سے ہوا یہ میرے خلاف مرضی ہوا میں ان کے ساتھ متفق نہیں اور گوسپی گواہی کو چھپایا مگر مخالفانہ تیزی اور چالاک سے بھی چپ رہا یہاں تک کہ الہام الہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینہ کے اندر فوت ہو گیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جس میں دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا اور جس میں بد بخت مولویوں اور دوسرے جاہل مسلمانوں نے پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا کر اپنا مونہہ کالا کیا اور ایک الہامی پیشگوئی کی ناحق تکذیب کی اور اسلام کی سخت توہین کے مرتکب ہوئے۔ اب صفحہ ۲۲۲ براہین احمدیہ غور سے پڑھو اور انصاف کرو کہ کیسی صفائی سے اس فتنہ کی اس میں خبر ہے اور کیسا صاف صاف لکھا ہے کہ اول عیسائی مکر کریں گے اور پھر صدق ظاہر ہو جائے گا۔

دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر تھا محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ تھا۔ اس میں بھی عوام کا شور و غوغا پادریوں کے شور و غوغا سے کچھ کم نہ تھا۔ اسی فتنہ کی تقریب پر بمقام دہلی سات یا آٹھ ہزار

کے قریب مکفر اور مکذب جامع مسجد میں میرے مقابل پر اکٹھے ہوئے تھے۔ اگر عنایت الہی شامل نہ ہوتی تو ایک خطرناک بلوہ برپا ہو جاتا۔ غرض اس فتنہ کا بانی محمد حسین بٹالوی تھا اور اس کے ساتھ نذیر حسین دہلوی تھا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں فرمایا جو صفحہ ۵۱ میں درج ہے

تبت ید ابا لہب و تب - ما کان لہ ان یدخل فیہا الا خائفاً یعنی دونوں ہاتھ ابی لہب کے ہلاک ہو گئے جس سے اس نے فتویٰ تکفیر لکھا اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس مقدمہ میں دخل دیتا مگر ڈرتا ہوا۔ یہ فتنہ بھی پشاور سے لے کر کلکتہ بمبئی حیدرآباد اور تمام بلاد پنجاب اور ہندوستان میں پھیل گیا۔ اور جاہل مسلمانوں نے رافضیوں کی طرح مجھ پر لعنت بھیجنے کا موجب سمجھا۔ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے علیحدہ ہو گیا۔ سلام ترک کیا گیا یہاں تک کہ ہماری جماعت میں سے کسی مردہ کا جنازہ پڑھنا بھی موجب کفر سمجھا گیا۔

تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے وہ فتنہ ہے جو اب لیکھرام کی موت پر کھلا کھلا نشان ظاہر ہونے کے وقت ہندوؤں سے وقوع میں آیا اور انہوں نے جہاں تک ان کی طاقت تھی فتنہ کو انتہا تک پہنچایا اور قتل کے منصوبے کئے اور کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کو اکسایا اور اکسارہے ہیں۔<sup>☆</sup> اس فتنہ کے ساتھ چونکہ ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جس سے مخالفوں کے دلوں پر زلزلہ آ گیا ہے اور فتح عظیم حاصل ہوئی ہے اور بہت سے اندھے سو جا کھے ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ فتنہ تیسرے درجہ پر ہے۔

یہ تین فتنے ہیں جن کا براہین احمدیہ میں آج سے سترہ برس پہلے ذکر ہے۔ اب اگر بڑے سے بڑے متعصب مسلمان یا عیسائی یا ہندو کے سامنے یہ کتاب براہین احمدیہ رکھ دی جائے اور ان تینوں فتنوں کے مقامات اس کو دکھلائے جائیں اور حلفاً اس سے پوچھا جائے کہ یہ تینوں فتنے واقعی طور پر وقوع میں آچکے یا نہیں اور کیا یہ پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں لکھے گئے تھے یا نہیں اور کیا یہ واقعات عکاسہ جو بڑے

﴿۳۹﴾

زور شور سے ظہور میں آچکے نہیں بتلاتے اور گواہی نہیں دیتے کہ حقیقت میں ایک فتنہ عیسائیوں کی طرف سے بھی ہوا جس میں لاکھوں انسانوں کا شور و غوغا ہوا اور گروہ کے گروہ نہایت پُر جوش صورت میں بازاروں میں پھرتے تھے اور بہروپ نکالتے تھے اور دوسرا فتنہ حقیقت میں محمد حسین بٹالوی کی طرف سے ہوا جس نے مسلمانوں کے خیالات کو اس عاجز کی نسبت بھڑکتی ہوئی آگ کے حکم میں کر دیا اور بھائیوں کو بھائیوں سے اور باپوں کو بیٹوں سے اور دوستوں کو دوستوں سے علیحدہ کر دیا اور رشتے ناطے توڑ ڈالے اور تیسرا فتنہ لکھنؤ ام کی موت کے وقت اور نشان الہی کے ظاہر ہونے کے حسد سے ہندوؤں کی طرف سے ہوا اس فتنہ کے جوش میں کئی معصوم بچے قتل کئے گئے راولپنڈی میں قریباً چالیس آدمیوں کو زہر دیا گیا اور مجھ کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور گورنمنٹ کو مشتعل کرنے کیلئے سعی کی گئی اور آئندہ معلوم نہیں کہ کیا کچھ کریں گے اب بتلاؤ کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جیسے براہین احمدیہ میں تصریح اور تفصیل کے ساتھ تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا وہ تینوں فتنے ظہور میں آگئے۔ کیا محمد حسین بٹالوی یا سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی۔ یا نذیر حسین<sup>۳</sup> دہلوی یا عبدالجبار غزنوی یا رشید احمد گنگوہی یا محمد بشیر بھولپالی یا غلام دستگیر قصوری یا عبداللہ ٹونکی<sup>۸</sup> پروفیسر لاہور یا مولوی محمد حسن<sup>۹</sup> رئیس لدھیانہ قسم کھا سکتے ہیں کہ یہ تین فتنے جن کا ذکر پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں کیا گیا ہے ظہور میں نہیں آگئے۔ اگر کوئی صاحب ان صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں کہ یہ تینوں فتنے جو براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی ذکر کئے گئے ہیں یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اگر پوری ہوگئی ہیں تو اے خدائے قادر اکتالیس دن تک ہم پر وہ عذاب نازل کر جو مجرموں پر نازل ہوتا ہے پس اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اور بلا واسطہ کسی انسان کے وہ عذاب جو آسمان سے اترتا اور کھا جانے والی آگ کی طرح کذاب کو نابود کر دیتا ہے اکتالیس روز کے اندر نازل نہ ہوا تو میں جھوٹا اور میرا تمام کاروبار جھوٹا ہوگا اور میں حقیقت میں تمام لعنتوں کا مستحق ٹھہروں گا اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس قسم کی پیشگوئیاں جن کو خود بیان کرنے والے نے

اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں پیش از وقت شائع کر دیا ہو اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے مساوی ہوں اس زمانہ میں دکھائیں جن میں الہی قوت محسوس ہوتی ہے جیسا کہ میں جھوٹا ہو جاؤں گا اور قسم کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہوں وہ قادیان میں آ کر میرے روبرو قسم کھائیں میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا یہ دین کا کام ہے پس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اس میں سستی کریں تو خود کا ذب ٹھہریں گے اگر میرے جیسے شخص کو جس کا نام دجال رکھتے ہیں مغلوب کر لیں تو گویا تمام دنیا کو بدی سے چھڑائیں گے اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی کہ میں ان کی قسم سے پہلے پورے دو گھنٹے تک عام جلسہ میں ان پیشگوئیوں کی سچائی کے دلائل ان کے سامنے بیان کروں گا تا وہ جلدی کر کے ہلاک نہ ہو جائیں اور نیز ان پر حجت پوری ہو اور ان کا حق نہیں ہوگا کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی منہ پر لائیں خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سنیں گے پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھروں میں جائیں گے اور یاد رہے کہ میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لئے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اس غلطی کو قبر میں لے جائیں اب گو وہ متوجہ نہ ہوں اور اس بات کو ٹھٹھے میں اڑائیں مگر میں نے جو تبلیغ کرنی تھی وہ کر چکا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میں پوچھنا نہ جاؤں کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کی۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ ہر دفع عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی جاتی ہیں یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبی انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا ہے اگر یہ روا نہیں ہے تو اس کے کیا معنی ہیں کہ مسیح موعود کے دم سے مخالف مریں گے۔

غرض یہ نوصاحب ہیں جو قسم کے لئے منتخب کئے گئے ہیں کیوں کہ ہر ایک ان میں سے ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اس کے ساتھ فیصلہ کرنے سے جماعت کا فیصلہ خود ضمناً ہو جائے گا۔ قسم کا یہی مضمون ہوگا کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور پہلے

سے براہین احمدیہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ منکرین اپنی جہالت اور نادانی سے بات بات میں تمکذیب کرتے ہیں اور ہر ایک پیشگوئی کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہیں مگر وہ تمکذیب ان کی جو ایک ہولناک فتنہ کے رنگ میں پیدا ہوئی اور بلوہ کی حد تک پہنچ گئی جس کے ساتھ ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھا اور خطرناک نتیجے پیدا ہوئے وہ صرف تین مرتبہ وقوع میں آئی اسی کا نام براہین احمدیہ میں تین فتنہ عظیمہ رکھا گیا اور یہ کتاب یعنی براہین احمدیہ آج کے دن سے سترہ برس پہلے تمام ملک میں بلکہ بلاد عرب اور فارس تک شائع ہو چکی ہے اور یہ تین فتنے جس قوت اور عظمت سے ظہور میں آئے اور جس ہیبت ناک شور کے ساتھ اس ملک کے کناروں تک ان کو پھیلا یا گیا یہ ایسا امر نہیں ہے جو کسی سے مخفی رہا ہو بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مرد اور عورت اور ہندو اور مسلمان ان تینوں فتنوں کو ایسے طور سے یاد رکھتے ہیں کہ ہرگز امید نہیں کہ کبھی تذکرہ ان فتنہ ثلاثہ کا صفحہ تواریخ میں سے مٹ سکے پس جو شخص ان تینوں فتنوں کے پُر ہیبت واقعات پر اطلاع پا کر پھر براہین احمدیہ میں ان کی خبر دیکھنا چاہے یا براہین احمدیہ میں ان تینوں فتنوں کی پیشگوئی پڑھ کر پھر واقعات خارجیہ میں ان کا نمونہ دیکھنا چاہے تو ان دونوں صورتوں میں یقین کامل اس کو ہو جائے گا کہ براہین احمدیہ میں انہیں تین فتنوں کا ذکر ہے جو ظہور میں آگئے یا یوں کہو کہ جو تین فتنے ظہور خارجیہ میں مشاہدہ کئے گئے وہ وہی تینوں ہیں جو براہین احمدیہ میں پہلے سے مندرج ہیں۔ اب سوچو کہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت عیسائیوں اور یہودی صفت مولویوں نے شور مچایا اور لیکچر ام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت آریوں نے طوفان برپا کیا یہ دونوں کس چٹان مضبوط پر رکھی گئی ہیں۔ اے مسلمانوں کی اولاد حد سے بڑھتے نہ جاؤ ممکن ہے کہ انسان اپنی عقل اور اپنے اجتہاد سے ایک رائے کو صحیح سمجھے اور دراصل وہ رائے غلط ہو اور ممکن ہے کہ ایک شخص کو کاذب خیال کرے اور دراصل وہ سچا ہو تم سے پہلے بہت لوگوں کو دھوکے لگے تم کیا چیز ہو کہ تمہیں نہ لگیں پس ڈرو اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو تا امتحان میں نہ پڑو میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ انسان کا فعل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا اور قبل اس کے جو تمہارا ہاتھ اٹھتا خدا کا ہاتھ اس کو تباہ

کر دیتا دیکھو خدا فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ ۗ لِّعَنِي غَيْبٌ كُو  
چنے ہوئے فرستادوں کے سوا کسی پر نہیں کھولا جاتا۔ اب سوچو اور خوب غور سے اس کتاب کو پڑھو کہ  
کیا وہ غیب جس کی اس آیت میں تعریف ہے کامل طور پر پیش نہیں کیا گیا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں  
کہ جو کچھ تمہیں دکھایا گیا اگر ان اندھوں کو دکھایا جاتا کہ اس صدی سے پہلے گزر گئے تو وہ اندھے  
نہ رہتے سو تم روشنی کو پا کر اس کو رد نہ کرو خدا تمہیں روشن آنکھیں دینے کے لئے طیار ہے اور پاک  
دل بخشنے کے لئے مستعد ہے وہ نئے طور سے اپنی ہستی تم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اس کے ہاتھ ایک نیا  
آسمان اور نئی زمین بنانے کے لئے لمبے ہوئے ہیں سو تم مزاحمت مت کرو اور سعادت سے جلد جھک  
جاؤ تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اپنی ذریت کے دشمن نہ بنو تا خدا تم پر رحم کرے اور تا وہ  
تمہارے گناہ بخشے اور تمہارے دنوں میں برکت دے۔ دیکھو آسمان کیا کر رہا ہے اور زمین کو کیوں  
کر خدا کھینچ رہا ہے افسوس کہ تم نے صدی کے سر کو بھی بھلا دیا۔

﴿۵۲﴾

پندرہویں پیشگوئی جو آتھم کی پیشگوئی اور لیکھرام کی پیشگوئی سے نہایت مناسبت رکھتی ہے وہ  
الہام ہے جو آتھم کی میعاد گزرنے کے بعد رسالہ انوار الاسلام میں شائع کیا گیا تھا وہ یہ ہے اطلع  
اللہ علیٰ ہمہ و غمہ و لن تجد لسنة اللہ تبدیلا۔ ولا تعجبا و لا تحزنوا و انتم  
الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ و بعزتی و جلالی انک انت الاعلیٰ۔ و نمزق الاعداء  
کُلَّ ممزق۔ انا نکشف السر عن ساقہ۔ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلثہ من الاولین و  
ثلثہ من الآخرین۔ ہذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا یعنی خدا نے دیکھا کہ آتھم  
کا دل ہم غم سے بھر گیا اور خدا کی سنت میں تو تبدیلی نہیں پائے گا یعنی وہ ڈرنے والے دل کے لئے  
عذاب کی پیشگوئی کو تاخیر میں ڈال دیتا ہے یہی اس کی سنت ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جو واقعہ پیش آیا  
اس سے کچھ تعجب مت کرو اور اگر تم ایمان پر قائم رہو گے تو آخر غلبہ تمہیں کو ہوگا اور مجھے میری عزت  
اور جلال کی قسم ہے کہ آخر تو ہی غالب ہوگا اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے ہم الہامی  
پیشگوئی کے مخفی امور کو اس کی پینڈلی سے ننگا کر کے دکھائیں گے۔ اس دن مومنین خوش ہوں گے

پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی یہ خدا کی طرف سے ایک یاد دہانی ہے سو جو چاہے قبول کرے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی تین برس سے کچھ زیادہ عرصہ کی ہے یعنی اس وقت کی کہ جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا اس میں خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ یہ اثر پیشگوئی کا جو نادانوں پر مشتبہ ہے اس کو ہم بنگا کر کے دکھلا دیں گے پس اس نے لیکھرام کے نشان کے بعد اپنے وعدہ کے موافق اس مخفی امر کو بنگا کر کے دکھلا دیا اور براہین احمدیہ کی پیشگوئیوں کو ایک آئینہ کی طرح آگے رکھ دیا۔ پس اس کا یہ فضل اس زمانہ پر ہے جو اس نے نئی معرفت کا سرچشمہ کھولا مبارک وہ جو اس سے حصہ لیوے اور یہ جو فرمایا تھا کہ پہلا گروہ بھی اس وقت خوش ہوگا اور پچھلا گروہ بھی یہ تمام پیشگوئیاں اس وقت ظہور میں آئیں چنانچہ لیکھرام کے نشان کے ظاہر ہونے سے اہل ایمان کی قوت ایمانی بہت بڑھ گئی اور ان کو وہ خوشی پہنچی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے ہزاروں ایمانداروں پر رقت طاری ہوگئی اور وجد کے جوش سے خوشی آنسوؤں کے راہ سے نکلی گویا پوشیدہ خدا کو انہوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ہندو اور آریہ تو لیکھرام کے غم سے روئے اور ایمانداروں اور صادقوں کا گروہ زیادت معرفت کی خوشی سے رویا۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۲ میں جو الہامات مندرجہ ذیل ہیں جو ایک پیشگوئی تھی وہ اسی نشان کے بعد کامل طور پر میں نے پوری ہوتی دیکھی اور وہ یہ ہے:

اصحاب الصُّفَّةِ و ما ادرك ما اصحاب الصُّفَّةِ . ترى اعينهم تفيض من الدمع  
يصلون عليك . ربنا اننا سمعنا منادياً ينادى للايمان و داعياً الى الله و سراجا  
منيرا . املوا . ترجمہ۔ حجرہ کے ہم نشین اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں حجرہ کے ہم نشین۔ تو دیکھے گا کہ  
ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ تجھ پر درود بھیجیں گے۔ اے ہمارے خدا ہم نے ایک  
منادی کرنے والے کو سنا جو تیرے نام کی منادی کرتا اور لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا اور خدائے  
واحد لائیک کی طرف دعوت کرتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے لکھ لو اور انوار الاسلام کی مذکورہ بالا  
پیشگوئی میں یہ بھی صاف طور پر لکھا ہے کہ اس نشان کے بعد ایک اور گروہ بھی اس جماعت کے ساتھ  
شامل ہو جائے گا اور وہ دونوں گروہ اس نشان پر خوش ہوں گے چنانچہ یہ پیشگوئی اب پوری ہو رہی ہے

اور بہت مخالفتوں کے انکساری ☆ خط پر خط آ رہے ہیں جو ہم غلطی پر تھے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

سولہویں پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲ میں ایک آریہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جس کا نام ملا وائل ہے وہ ابھی تک بقید حیات ہے یہ شخص دق کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا ایک دن وہ میرے پاس آ کر اور اپنی زندگی سے ناامید ہو کر بہت بے قراری سے رویا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے اس روز متوحش خواب بھی دیکھا تھا جہاں تک کہ مجھے یاد ہے خواب یہ تھا کہ اس کو ایک زہریلے سانپ نے کاٹا ہے اور تمام بدن میں زہر سرایت کر گیا ہے اس خواب نے اس کو نہایت غمگین کر دیا تھا اور پہلے سے ایک نرم تپ نے جو کھانے کے بعد تیز ہو جاتی تھی سخت گھبراہٹ میں اس کو ڈالا ہوا تھا اس لئے وہ بے قراری اور قریب قریب مایوسی کی حالت میں تھا وہ میرے پاس آ کر رویا اس لئے میرا دل اس کی حالت پر نرم ہوا اور میں نے حضرت احدیت میں اس آریہ کے حق میں دعا کی جیسا کہ اس پہلے آریہ کے حق میں دعا کی تھی جس کا نام شرمپت ہے تب مجھے یہ الہام ہوا جو براہین کے صفحہ ۲۲ میں موجود ہے **فُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا** یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو چنانچہ اسی وقت اس کو جو موجود تھا اس الہام سے خبر دی گئی اور کئی اور لوگوں کو اطلاع دی گئی کہ وہ ضرور میری دعا کی برکت سے صحت پا جائے گا چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گذرا ہوگا کہ وہ آریہ خدا کے فضل سے صحت پا گیا۔ اگر چہ اب آریوں کی ایسی حالت ہے کہ ان کو سچی گواہی ادا کرنا موت سے بدتر ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ سراسر صحیح ہے اور ایک ذرہ اس میں آمیزش مبالغہ نہیں اگر ان واقعات کے مضمون کے کسی حصہ میں مجھے شک ہوتا تو میں ان واقعات کو ہرگز نہ لکھتا اور مبالغہ کرنا اور اپنی طرف سے زیادہ باتیں ملا دینا لعنتی انسانوں کا کام ہے اور یہ دونوں واقعات شرمپت اور ملا وائل کے ۷ برس سے براہین احمدیہ میں لکھے ہوئے ہیں پس جو لوگ ان شبہات میں پڑتے ہیں کہ مخالفتوں کے لئے ضرور رسائی کے ہی الہام ہوتے ہیں وہ ان دونوں الہاموں پر غور کریں کیونکہ یہ دونوں آریہ ہیں ہمارا کام تمام مخلوق کی ہمدردی ہے بھلا آریہ ہی کوئی مثال دیں کہ انہوں نے



اس قسم کی ہمدردی کسی مسلمان سے کی ہو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی محبت سے خدا کے بندوں کی خیر خواہی کرنا بجز سچے مسلمان کے کسی سے ممکن ہی نہیں ہاں ریا کاری کے ساتھ ممکن ہو تو ہو مگر دل کے پاک انشراح سے ٹھیک ٹھیک اصول پر قدم مار کر دوسروں کو یہ باتیں حاصل نہیں ہو سکتیں مسلمان بالطبع مدارات کو چاہتے ہیں اس لئے کھانے پینے میں بھی ہندوؤں سے پرہیز نہیں کرتے مگر ہندوؤں میں نفرت بھی ایک بخل کی نشانی ہے۔ ہاں کسی نافرمان پر خدا کا غضب ہونا خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندویہ اور بات ہے ہمدردی کے اصول سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

اور میں نے جو ان دونوں آریوں کے واقعات پیش کرنے کے وقت قسم کھائی ہے یہ اس لئے کہ میں باور نہیں کرتا کہ وہ کم سے کم اس قدر حق پوشی کے لئے طیار نہ ہو جائیں کہ میری نسبت یہ الزام دیں کہ اس نے اصل واقعات میں کمی بیشی کر دی ہے اور نیز اس لئے قسم کھائی ہے کہ آج کل آریوں کو اسلام کے ساتھ ایک خاص بغض ہے۔

اور میں دوبارہ اللہ جلّ شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک ذرہ ان واقعات میں تفاوت نہیں خدا موجود ہے اور جھوٹے کے جھوٹ کو خوب جانتا ہے اگر میں نے جھوٹ بولا ہے یا میں نے ان قصوں کو ایک ذرہ کم و بیش کر دیا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ ایسا ظن کرنے والا خدا کی قسم کے ساتھ اشتہار دے دے کہ میں جانتا ہوں کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے یا اس نے کم و بیش کر دیا ہے اور اگر نہیں کیا تو ایک سال تک اس تکذیب کا وبال مجھ پر پڑے اور ابھی میں بھی قسم کھا چکا ہوں پس اگر میں جھوٹا ہوں گا یا میں نے ان قصوں کو کم و بیش کیا ہوگا تو اس دروغ گوئی اور افترا کی سزا مجھے بھگتنی پڑے گی لیکن اگر میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے تب مذہب کو خدا بے سزا نہیں چھوڑے گا یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ ہمیشہ سچائی کی مدد کرتا ہے اگر کوئی امتحان کے لئے اٹھے تو عین مراد ہے کیونکہ امتحان سے خدا ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دے گا ہمارے مخالف مولویوں کے لئے بھی یہ موقع ہے کہ ان لوگوں کو اٹھائیں جیسا کہ آتھم کے اٹھانے کے لئے کوشش کی تھی۔ فیصلہ ہو جانا ہر ایک کے لئے مبارک ہے اس سے دنیا کو پتہ لگ جائے گا کہ خدا موجود ہے اور

سچوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ دیانند اور لیکھرام اس کا چیلہ اس جہان سے گذر گئے مگر دہریت اور بخل اور تعصب کی بدبو باقی چھوڑ گئے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بدبودور ہو اس لئے میں اس آریہ سے بھی قسم سے فیصلہ چاہتا ہوں جیسا کہ پہلے آریہ سے درخواست کی گئی ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں بلکہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ خدا راستی کا حامی ہے اور راستی کے مخالف کا دشمن ہے سچی بات کی گواہی دینی ایک ایماندار کے لئے مشکل نہیں مگر آریوں کے لئے آجکل بہت مشکل ہے۔ غرض اگر کوئی مکذب ہو یہ آریہ ہو یا وہ آریہ تو قسم کھا کر مجھ سے فیصلہ کر لے میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے وہ جھوٹے کو کبھی نہیں چھوڑے گا لیکن اگر سچا ہوگا تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ اب دیکھو ثبوت اسے کہتے ہیں کہ دین کے دشمنوں کے حوالہ سے اس بابرکت پیشگوئی کی سچائی ظاہر کی گئی ہے دنیا میں اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ ایسے دین کے دشمن جیسا کہ آجکل آریہ ہیں خدا کی پیشگوئیوں کی سچائی کے گواہ ہوں کیا ایسی گواہیاں اور ایسے موجودہ نشان عیسائیوں کے پاس بھی ہیں؟ اگر ہیں تو ایک آدھ بطور نظیر کے پیش تو کریں پس یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن شریف بلاتا ہے اس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں۔ بیشک مسیح ابن مریم نے بھی اس چشمہ سے پانی پیا ہے جس سے ہم پیتے ہیں اور بلاشبہ اس نے بھی اس پھل میں سے کھایا ہے جس سے ہم کھاتے ہیں لیکن ان باتوں کو خدائی سے کیا تعلق اور اہنیت سے کیا علاقہ ہے عیسائیوں نے مسیح کو ایک مقید خدا بنانے کا ذریعہ بھی خوب نکالا یعنی لعنت اگر لعنت نہ ہو تو خدائی بریکار اور اہنیت لغو لیکن باتفاق تمام اہل لغت ملعون ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خدا سے دل برگشتہ ہو جائے، بے ایمان ہو جائے، مرتد ہو جائے۔ خدا کا دشمن ہو جائے۔ سیاہ دل ہو جائے۔ کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہو جائے جیسا کہ تورات بھی گواہی دے رہی ہے پس کیا یہ مفہوم بھی ایک سیکنڈ کے لئے مسیح کے حق میں تجویز کر سکتے ہیں کیا اس پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ وہ خدا کا پیارا نہیں رہا تھا۔ کیا اس پر وہ وقت آیا تھا کہ اس کا دل خدا سے برگشتہ ہو گیا تھا۔ کیا کبھی اس نے بے ایمانی کا ارادہ کیا تھا۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ وہ خدا کا دشمن اور خدا اس کا دشمن

تھا۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو اس نے اس لعنت میں سے کیا حصہ لیا جس پر نجات کا تمام مدار ٹھہرایا گیا ہے۔ کیا تو ریت گواہی نہیں دیتی کہ مصلوب لعنتی ہے پس اگر مصلوب لعنتی ہوتا ہے تو بیشک وہ لعنت جو عام طور پر مصلوب ہونے کا نتیجہ ہے مسیح پر پڑی ہوگی لیکن لعنت کا مفہوم دنیا کے اتفاق کی رو سے خدا سے دور ہونا اور خدا سے برگشتہ ہونا ہے فقط کسی پر مصیبت پڑنا یہ لعنت نہیں ہے بلکہ لعنت خدا سے دوری اور خدا سے نفرت اور خدا سے دشمنی ہے اور لعین لغت کی رو سے شیطان کا نام ہے۔ اب خدا کے لئے سوچو کہ کیا روا ہے کہ ایک راستباز کو خدا کا دشمن اور خدا سے برگشتہ بلکہ شیطان نام رکھا جائے اور خدا کو اس کا دشمن ٹھہرایا جائے۔ بہتر ہوتا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کر لیتے مگر اس برگزیدہ انسان کو ملعون اور شیطان نہ ٹھہراتے۔ ایسی نجات پر لعنت ہے جو بغیر اس کے جو راستبازوں کو بے ایمان اور شیطان قرار دیا جائے مل نہیں سکتی۔ قرآن شریف نے یہ خوب سچائی ظاہر کی کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت کی پلیدی سے بری رکھا اور انجیل بھی یہی گواہی دیتی ہے کیونکہ مسیح نے یونس کے ساتھ اپنی تشبیہ پیش کی ہے اور کوئی عیسائی اس سے بے خبر نہیں کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں نہیں مرا تھا پھر اگر یسوع قبر میں مردہ پڑا رہا تو مردہ کو زندہ سے کیا مناسبت اور زندہ کو مردہ سے کونسی مشابہت۔ پھر یہ بھی معلوم ہے کہ یسوع نے صلیب سے نجات پا کر شاگردوں کو اپنے زخم دکھائے پس اگر اس کو دوبارہ زندگی جلالی طور پر حاصل ہوئی تھی تو اس پہلی زندگی کے زخم کیوں باقی رہ گئے کیا جلال میں کچھ کسر باقی رہ گئی تھی اور اگر کسر رہ گئی تھی تو کیونکر امید رکھیں کہ وہ زخم پھر کبھی قیامت تک مل سکیں گے یہ یہودہ قصبے ہیں جن پر خدائی کا شہتیر رکھا گیا ہے مگر وقت آتا ہے بلکہ آ گیا کہ جس طرح روئی کو دھنکا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ ان تمام قصوں کو ذرہ ذرہ کر کے اڑا دے گا۔ افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ یہ کیسا خدا تھا جس کے زخموں کیلئے مرہم بنانے کی حاجت پڑی تم سن چکے ہو کہ عیسائی اور رومی اور یہودی اور مجوسی دفتروں کی قدیم طبی کتابیں جو اب تک موجود ہیں گواہی دے رہی ہیں کہ یسوع کی چوٹوں کے لئے ایک مرہم تیار کیا گیا تھا جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو اب تک قراہادینوں میں موجود ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرہم نبوت کے زمانہ

سے پہلے بنایا ہوگا کیونکہ یہ مرہم حواریوں نے طیار کیا تھا اور نبوت سے پہلے حواری کہاں تھے یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ ان زخموں کا کوئی اور باعث ہوگا نہ صلیب کیونکہ نبوت کے تین برس کے عرصہ میں کوئی اور ایسا واقعہ بجز صلیب ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر ایسا دعویٰ ہو تو بار نبوت بذمہ مدعی ہے۔ جائے شرم ہے کہ یہ خدا اور یہ زخم اور یہ مرہم واقعی صحیح اور سچی حقیقتوں پر کہاں کوئی پردہ ڈال سکتا ہے اور کون خدا کے ساتھ جنگ کر سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے حی قیوم صرف وہ اکیلا خدا ہے جو تجسم اور تجرید سے پاک اور ازلی ابدی ہے اور جھوٹے خدا کے لئے اتنا ہی غنیمت ہے کہ اس نے ایک ہزار نو سو برس تک اپنی خدائی کا سکھ قلب چلا لیا آگے یاد رکھو کہ یہ جھوٹی خدائی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے پچھڑے ہوئے وحدہ لا شریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے جس قدر کوئی مکر کر سکتا ہے کرے بیشک کرے۔ لیکن آخر ایسا ہی ہوگا۔ یہ سہل بات ہے کہ زمین و آسمان مبدل ہو جائیں یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں لیکن یہ وعدے مبدل نہیں ہوں گے۔

ستر ہویں پیشگوئی یہ پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے یتیم نعمتہ علیک لیكون اية للمؤمنين یعنی خدا اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرے گا تا وہ مؤمنین کے لئے نشان ہوں یعنی دنیا کی زندگی میں جو کچھ تجھے نعمتیں دی جائیں گی وہ سب بطور نشان ہوں گی یعنی قول بھی نشان ہوگا جیسا کہ لوگوں نے جلسہ مذاہب لاہور اور عربی کتابوں میں دیکھ لیا۔ اور فعل بھی نشان ہوگا جیسا کہ خدا کے فعل بطور نشان میرے واسطے سے ظہور میں آ رہے ہیں اور اولاد بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا اور خدا کی مالی نصرت بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے براہین احمدیہ میں مالی نصرت کا وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ اب پورا ہوا اور پورب اور پچھم سے لوگ آئے اور مشرق اور مغرب سے معاون پیدا ہوئے اور جیسا کہ صفحہ ۲۴۱ میں فرمایا تھا ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یا تون من کل فج عمیق

یعنی وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے وہ دور دور سے اور بڑی گہری راہوں سے آئیں گے۔ چنانچہ اب وہ پیشگوئی جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے لکھی گئی تھی ظہور میں آئی کس کو معلوم تھا کہ ایسے سچے اخلاص اور محبت سے لوگ مدد میں مشغول ہو جائیں گے دیکھو کہاں اور کس فاصلہ پر مدراس ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا ارادہ سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا کو معہ ان کے تمام عزیزوں اور دوستوں کے کھینچ لایا جنہوں نے آتے ہی اخلاص اور خدمات میں وہ ترقی کی کہ صحابہ کے رنگ میں محبت پیدا کر لی اور کہاں ہے بمبئی جس میں منشی زین الدین ابراہیم جیسے مخلص پر جوش طیار کئے گئے اور کہاں ہے حیدرآباد کن جس میں ایک جماعت پر جوش مخلصوں کی طیار کی گئی کیا یہ وہی باتیں نہیں جن کی نسبت پہلے سے براہین میں خبر دی گئی تھی۔

**اٹھارھویں پیشگوئی یہ پیشگوئی وہ ہے کہ جو براہین احمدیہ کے ص ۲۴۰ میں مندرج ہے یعنی**

یہ قل عندی شهادة من اللہ فهل انتم مؤمنون۔ قل عندی شهادة من اللہ فهل انتم مسلمون یعنی کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے پس کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے۔ کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے۔ یہ دونوں فقرے بطور پیشگوئی کے ہیں اور ایسے آسمانی نشانوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو بطور پیشگوئی کے ہوں کیونکہ خدا کی گواہی نشان دکھلاتی ہے چنانچہ بعد اس کے یہ گواہی دی کہ خسوف کسوف رمضان میں کیا جیسا کہ آثار میں مہدی موعود کی نشانیوں میں آچکا تھا۔ پھر دوسری گواہی خدا نے یہ دی کہ آتھم کی پیشگوئی پر عیسائیوں نے واقعات کو چھپا کر مکر کیا اور یہودی صفت مولویوں نے ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائی اور وہ شیطانی آواز تھی جو عیسائیوں کی حمایت میں زمین کے شیطانوں یعنی مولویوں نے دی پھر خدا نے اخفائے شہادت کے بعد آتھم کو ہلاک کیا اور اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے لیکھرام کے نشان کو ظاہر کیا اور وہ آسمانی آواز تھی جس نے شیطانی آواز کو کالعدم کر دیا یہی آثار نبویہ میں پہلے سے لکھا ہوا تھا جو آتھم کی پیشگوئی میں پورا ہوا تیسری خدا کی گواہی وہ پیشگوئی تھی جو جلسہ مذاہب سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ چوتھی

خدا کی گواہی لیکھرام کے مارے جانے کا نشان تھا جس نے مخالفوں کی کمر توڑ دی یہ پیشگوئی جن لوازم اور تصریحات کے ساتھ بیان کی گئی اور شائع کی گئی تھی وہ تمام لوازم ایسے تھے کہ کوئی دانا باور نہیں کرے گا کہ ان کا انجام دینا انسان کے حد اختیار میں ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں میعاد بتلائی گئی تھی دن بتلایا گیا تھا ☆ تاریخ بتلائی گئی تھی وقت بتلایا گیا اور

﴿۵۹﴾

☆ حاشیہ۔ خروج باب ۳۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ گوسالہ سامری کے نیست و نابود کرنے کا ارادہ یہودی عید کے دن میں کیا گیا تھا مگر آگ میں جلانا اور باریک پینا اور غبار کی مانند بنانا جیسا کہ ۲۳۰ خروج میں لکھا ہے یہ فرصت طلب کام تھا اس برے کام نے ضرور رات کا کچھ حصہ لیا ہوگا کیونکہ حضرت موسیٰ اس وقت اترے تھے جب گوسالہ پرستی کا میلہ خوب گرم ہو گیا تھا اور یہ وقت غالباً دوپہر کے بعد میں ہوگا اور پھر کچھ عرصہ ناراضگی اور غضب میں گذرا۔ لہذا یہ قطعی امر ہے کہ سونے کا جلانا اور خاک کی طرح کرنا کچھ حصہ رات تک جو دوسرے دن میں محسوب ہوتے ہی ختم ہوا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے جو لیکھرام کے لئے گوسالہ سامری کا نام اختیار فرمایا۔ اس نام میں یہ بھید پوشیدہ تھا کہ عید کے دوسرے دن میں اس کی تباہی کا سامان ہوگا جیسا کہ گوسالہ سامری کا ہوا۔ اور چونکہ گوسالہ پر اکثر چھری پھرتی ہے اس لئے عجل کے لفظ میں بھی جو الہام میں اختیار کیا گیا ہے یہ طریق موت مخفی ہے اور لیکھرام کی موت کی نسبت جو یہ پیشگوئی ہے کہ وہ عید کے دوسرے دن قتل کیا جائے گا۔ اس میں الہام الہی وہ ہے کہ جو کتاب کرامات الصادقین کے ص ۵۴ میں لکھا ہوا ہے یعنی ستعرف یوم العید والعید اقرب آس کے پہلے کا شعر یہ ہے الا انسی فی کل حرب غالب۔ فکدنی بمازورت فالحق یغلب یعنی میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں پس دروغ آرائی سے جس طرح چاہے مکر کر پس حق غالب ہو جائے گا اور پھر دوسرے شعر میں اس شعر کی تشریح کی کہ حق کیونکر غالب ہوگا اور وہ یہ ہے و بشرنی ربی و قال مبشرا۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب یعنی میرے رب نے مجھے بشارت دی اور بشارت دے کر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو یعنی خوشی کے دن کو پہچان لے گا اور اس دن سے معمولی عید بہت قریب ہوگی یعنی حق کے غالب ہونے کا وہ دن ہوگا۔ اس لئے مومنوں کی وہ عید ہوگی اور معمولی عید اس سے ملی ہوئی ہوگی اور اسی شعر کی تشریح تا سئل بیج یعنی سرورق کے صفحہ اخیر اسی کتاب کرامات الصادقین میں لکھی ہوئی ہے اور یہی لفظ بشرنی ربی جو اس شعر کے سر پر ہے وہاں بھی موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ و بشرنی ربی بموتہ فی ست سنة ان فی ذالک لایة للطالبین یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی

﴿۵۹﴾

﴿۶۰﴾

﴿۶۱﴾

صورت موت بتلائی گئی تھی یعنی یہ کہ کس طرح سے مرے گا۔ بیماری سے یا قتل سے اور پیشگوئی کے اشارات یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس گوسالہ کی ثنا خوانی کو پرستش تک پہنچایا اور سچائی کا خون کیا اور اس کی تعریف میں غلو کیا وہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے سامری کے گوسالہ کی پرستش کی تھی اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف میں فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيِّئًا لَّهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ

کہ لکھرام چھ سال کے عرصہ میں مرجائے گا۔ اور اسی بشارت کی طرف انجام آتھم کے قصیدہ میں وہ شعر جو بہ ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء شیخ محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کر کے لکھے گئے ہیں اشارہ کر رہے ہیں اور جیسا کہ تعریف کا لفظ شعر ستعرف یوم العید میں موجود ہے اس قصیدہ میں بھی محمد حسین کو مخاطب کر کے ستعرف موجود ہے اور جیسا کہ وہ قصیدہ جس میں یہ الہام ہے یعنی ستعرف العید والعید اقرب محمد حسین کیلئے اور اس کو مخاطب کر کے لکھا گیا تھا۔ ایسا ہی اس قصیدہ میں بھی محمد حسین بٹالوی مخاطب ہے اور وہ شعر یہ ہیں:

تب ایہا الغالی وتأتی ساعة تمشی تعص یمینک الشلاء  
اے غلو کرنے والے تو بہ کر کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ تو اپنے خشک ہاتھ کو کاٹے گا  
تأتیک ایاتی فتعرف وجهها فاصبر ولا تترك طریق حیاء  
میرے نشان تیرے تک پہنچیں گے پس تو انہیں شناخت کر لے گا پس صبر کر اور حیا کا طریق مت چھوڑ  
انی لشر الناس ان لم یاتنی نصر من الرحمن لالاعلاء  
میں تمام مخلوقات میں سے بدتر ہوں گا اگر خدا کی مدد مجھ کو میرے بلند کرنے کے لئے نہ پہنچے  
هل تطمع الدنيا مذلت صادق ہیهات ذاک تخیل السفهاء  
کیا دنیا یہ امید رکھتی ہے کہ صادق ذلیل ہو جائے گا یہ کہاں ممکن ہے بلکہ یہ تو سادہ لوحوں کا خیال ہے  
من ذالذی یخزی عزیز جنابہ الارض لا تفتنی شمس سماء  
خدا کے عزیز کو کون ذلیل کر سکتا ہے کیا زمین کو طاقت ہے جو آسمانی آفتاب کو فنا کرے  
یا ربنا افتح بیننا بکرامۃ یا من یری قلبی و لب لحائی  
اے میرے رب ایک کرامت دکھلا کر ہم میں فیصلہ کر اے وہ خدا جو میرے دل اور میرے وجود کے مغز کو جانتا ہے

وَذَلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ<sup>۱</sup> یعنی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی ان پر غضب کا عذاب پڑے گا اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت پہنچے گی اور اسی طرح ہم دوسرے مفتر یوں کو سزا دیں گے اور یہ ایک لطیف اشارہ ان گوسالہ پرستوں کی طرف بھی ہے جو اس دوسرے گوسالہ یعنی لیکھرام کی پرستش کرنے میں ظلم اور خونریزی کے ارادوں تک پہنچ گئے خدا تعالیٰ کے علم سے کوئی شے باہر نہیں وہ خوب جانتا تھا کہ ہندو بھی لیکھرام کی پرستش کر کے اس کو گوسالہ بنائیں گے۔ اس لئے اس نے کذالک کے لفظ سے لیکھرام کے قصہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی تھی یعنی ایک وباء ان میں پڑ گئی تھی جس سے وہ مر گئے تھے۔ اور اس عذاب کی خبر کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو لوگ ایمان لائیں گے میں ان کو نجات دوں گا جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ<sup>۲</sup> یعنی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی دھن میں برے کام کئے پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا تعالیٰ ایمان کے بعد ان کے گناہ بخش دے گا اور ان پر رحم کرے گا کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

اور لیکھرام کے مقدمہ میں آیت کریمہ کا یہ اشارہ ہے کہ جنہوں نے ناحق الہام کی تکذیب کی اور قتل کی سازشیں کیں اور گورنمنٹ کو قتل کیلئے بھڑکایا اور پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا ان پر رحم کرے گا۔ اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہوا ہے یا مسیح الخلق عدو انا یعنی اے خلقت کے لئے مسیح ہماری متعدی بیماریوں کے لئے توجہ کرو اور براہین احمدیہ کے ص ۵۱۹ میں اسی کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ وہ عزا سمہ فرماتا ہے انت مبارک فی الدنيا والاخرة امراض الناس و برکاتہ ان ربک فعال لما یرید یعنی تجھے دنیا اور آخرت میں برکت دی گئی ہے خدا کی برکتوں کے ساتھ لوگوں کی بیماریوں کی خبر لے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبریں ہیں اور نہ معلوم کس وقت پوری ہوں گی ایک وہ وقت ہے جو دعا سے مرتے ہیں اور

﴿۶۰﴾



دوسرا وہ وقت آتا ہے جو دعا سے زندہ ہوں گے۔

انیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی جو براہین کے ص ۲۲۰ میں ہے یہ ہے ربّ ارنسی کیف تحی الموتی ربّ اغفر و ارحم من السماء. ربّ لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین. ربّ اصلح امة محمد. ربّنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین. یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون.

اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا الیس هذا بالحق۔ ترجمہ۔ یعنی اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب امت

محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے۔ یہ لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں

اور خدا اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور اس کی

فتح نازل ہوگی اور دلوں کا سلسلہ ہماری طرف رجوع کرے گا اور ہماری طرف آٹھڑے گا۔ تب کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہیں تھا۔ اس تمام الہام میں یہ پیشگوئی ہے کہ ضروری ہے کہ قوم مخالفت کرے

اور اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے پوری کوشش کرے اور ہرگز نہ چاہے کہ یہ سلسلہ قائم رہ سکے

لیکن خدا اس سلسلہ کو ترقی دے گا یہاں تک کہ زمانہ اسی طرف الٹ آئے گا اور بعد اس کے کہ

لوگوں نے اکیلا چھوڑ دیا ہوگا پھر اس طرف رجوع کریں گے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی

سے پوری ہوئی براہین احمدیہ کے زمانہ میں علماء کا کچھ شور و غوغا نہ تھا بلکہ جو تکفیر کے فتنہ کا بانی ہے

اس نے کمال ثناء و صفت سے براہین احمدیہ کا ریو لکھا تھا پھر ایک مدت دراز کے بعد تکفیر کا

طوفان اٹھا اور ایک مدت تک اپنا زور دکھلاتا رہا اور اب پھر الہام الہی کے موافق وہ سیلاب کچھ کم

ہوتا جاتا ہے اور وہ وقت آتا ہے کہ نور کی نمایاں فتح اور تاریکی کی کھلی کھلی شکست ہو۔

بیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آتھم کی نسبت ہے جو ص ۲۴۱

میں ہے اور ہم اس کو مفصل لکھ چکے ہیں اور مدت ہوئی کہ آتھم صاحب اس دنیا سے کوچ کر کے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے مخالفوں کو اب اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مر گیا ہے جیسا کہ لیکچر ام مر گیا ہے اور جیسا کہ احمد بیگ مر گیا ہے لیکن اپنی نابینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے نالائق قوم جو شخص خدا کی وعید کے موافق مر چکا اب اس کی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت ہے بھلا دکھاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے تم سن چکے ہو کہ اس پر تو میعاد کے اندر ہی ہاویہ کی آنچ شروع ہو گئی تھی شرط پر اس نے عمل کیا اس لئے کوئی چند روز نیم جان کی طرح بسر کئے آخر اس آگ نے اس کو نہ چھوڑا اور بھسم کر دیا۔

یہ خدا تعالیٰ کی غیبی قدرتوں کا ایک بھاری نمونہ ہے کہ آتھم کے قصہ کی سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں خبر درج کر دی گئی پہلے اس بحث کی طرف اشارہ کر دیا گیا جو توحید اور تثلیث کے بارہ میں بمقام امرتسر ہوئی تھی اور اس کے بارہ میں فرمایا گیا کہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد پھر عیسائیوں کے اس مکر کی خبر دی گئی جو حق پوشی کے لئے میعاد کے گزرنے کے بعد انہوں نے کیا پھر اس مکارانہ فتنہ پر اطلاع دی گئی جو عیسائیوں کی طرف سے نہایت متعصبانہ جوش کے ساتھ ظہور میں آیا اور پھر آخر صدق کے ظاہر ہونے کی بشارت دی گئی اور پھر اس الہام کے ساتھ جو ص ۲۴۱ میں ہے یعنی انا فتحنا لک فتحا مبینا فتح عظیم کی خوشخبری سنائی گئی۔ اب بتلاؤ کیا یہ انسان کا کام ہے آنکھ کھولو اور دیکھو کہ آتھم کی پیشگوئی کیسی عظیم الشان غیب کی خبریں اپنے ساتھ رکھتی ہے۔

اکیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۲۴۱ میں درج ہے۔ فتح الولی فتح و قربناہ نجیاً اشجع الناس . ولو کان الایمان معلقا بالشریبا لنالہ . انار اللہ برہانہ ترجمہ فتح وہی ہے جو اس ولی کی فتح ہے اور ہم نے ہم رازی کے مقام پر اس کو قرب بخشا ہے۔ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوتا تو یہ اس کو وہاں سے لے آتا خدا اس کے برہان کو روشن کرے گا۔

بائیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ ص ۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ انک  
 باعیننا یرفع اللہ ذکوک و یتیم نعمتہ علیک فی الدنیا و الاخرۃ تو ہماری آنکھوں  
 کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر اونچا کر دے گا اور خدا اپنی نعمتیں دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کر  
 دے گا۔ اور یہ جو فرمایا کہ تیرا ذکر اونچا کر دے گا اس کے یہ معنی ہیں کہ دنیا اور دین کے خاص لوگ  
 تعریف کے ساتھ تیرا ذکر کریں گے۔ اور اونچے مرتبوں والے تیری ثناء میں مشغول ہوں گے۔  
 اب کیا یہ تعجب نہیں کہ جو شخص کافر اور حقیر شمار کیا جاتا ہے اور دجال اور شیطان کہا جاتا ہے اس کا  
 انجام یہ ہو کہ دین اور دنیا کے بلند مراتب والے سچے دل سے اس کی تعریفیں کریں گے۔

تیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین کے ص ۲۴۲ میں مرقوم ہے۔ اِنِّی رَافِعُكَ اِلٰی۔

﴿۶۳﴾

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَ بَشَّرَ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّهُمْ قَدَمٌ صَدَقَ عِنْدَ رَبِّهِمْ. وَ اتل  
 علیہم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعّر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔  
 ترجمہ۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور میں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالوں گا یعنی بعد  
 اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کریں گے یک دفعہ محبت کی طرف لوٹائے جائیں گے جیسا کہ یہی  
 مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے ان کو  
 خوشخبری دے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں۔ اور جو میں تیرے پر وحی نازل  
 کرتا ہوں تو ان کو سنا خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک اور اس کے بعد  
 الہام ہوا۔ ووسّع مکانک یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرمایا کہ  
 وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے  
 ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ  
 جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۷۱ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ  
 جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی اس سے کیسا علم غیب  
 خدا کا ثابت ہوتا ہے۔

چوبیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین کے ص ۲۸۹ میں ہے اور وہ یہ ہے انت وجیہ فی حضرتی اختر تک نفسی. انت بمنزلۃ☆ توحیدی و تفریدی فحان ان تعان و تعرف بین الناس یعنی تو میری جناب میں وجیہ ہے میں نے تجھے چن لیا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے گی اور تو لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔ یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں بھی بہتیرے ایسے تھے جو مجھ سے ناواقف تھے۔ اور اب جو اس پیشگوئی پر ۷۱ برس گزر گئے تو پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق اس عاجز کی شہرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس ملک کے غیر قوموں کے بچے اور عورتیں بھی اس عاجز سے بے خبر نہیں ہوں گی جس شخص کو ان دونوں زمانوں کی خبر\* ہوگی کہ وہ وقت کیا تھا اور اب کیا ہے تو بلا اختیار اس کی روح بول اٹھے گی کہ یہ عظیم الشان علم غیب انسانی طاقتوں سے ایسا بعید ہے کہ جیسا کہ ایک کبھی کی طاقت سے ایک قوی ہیکل ہاتھی کا کام۔

پچیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک یقطع اباءک و یبدء منک۔ ترجمہ۔ پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اس نے زیادہ کیا۔ اب یوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائے گا اور ان کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کرے گا اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھیرائے گا۔ اس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں (۱) اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اس خاندان میں پیدا کرے گا۔ اور دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتدا اس عاجز کو ٹھیرا دیا جائے گا اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا ایک شعبہ ہے۔ اس وقت نادانوں نے شور مچایا تھا کہ پیشگوئی کے قریب زمانہ میں لڑکا پیدا نہیں ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ تمام شور اس لئے تھا کہ یہ نادان خیال کرتے تھے کہ پیشگوئی

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”انت منی بمنزلۃ“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

❁ نوٹ: اس خاکسار سراج الحق جمالی نے خدا کے فضل سے دونوں زمانے دیکھے اور ایمان میں ترقی ہوئی اور خدا سے دعا ہے کہ آگے کو پورا کمال اور ترقی اس امام برحق اور معصوم کی دکھلائے اور اس صادق کی معیت میں رکھ کر ایمان کو بڑھائے۔ (جمالی)

کا بلا فاصلہ پوری ہونا ضروری ہے اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی یہ غرض نہیں ہوتی بلکہ اگر ہزار لڑکی پیدا ہو کر بھی پھر ان صفات کا لڑکا پیدا ہوا تو بھی کہا جائے گا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہاں اگر الہام الہی میں بلا فاصلہ کا لفظ موجود ہوتا تو تب اس لفظ کی رعایت سے پیشگوئی کا ظہور میں آنا ضروری ہوتا۔

چھبیسویں پیشگوئی۔ چھبیسویں پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۱ میں یہ ہے۔ وما كان الله لیترك حتى يميز الخبيث من الطيب والله غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون۔ ترجمہ۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا جب تک پاک اور پلیدی میں فرق نہ کر لے اور خدا اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ستائیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۲ میں ہے اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت ادم یعنی میں نے خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور دوسرے مقام میں اسی کی تشریح میں یہ الہام ہے وقالوا ان جعل فيها من يفسد فيها قال انى اعلم ما لا تعلمون یعنی لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسے آدمی کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد برپا کرے گا۔ خدا نے کہا کہ میں اس میں وہ چیز جانتا ہوں جس کی تمہیں خبر نہیں جیسا کہ دوسرے الہام میں اسی براہین میں فرمایا ہے۔ انت منى بمنزلة لايعلمها الخلق یعنی تو مجھ سے اس مقام پر ہے جس سے دنیا کو خبر نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی تو سترہ سال سے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی اور جس فتنہ کی طرف یہ پیشگوئی اشارہ کرتی ہے وہ سا لہا سال بعد میں ظہور میں آیا۔ چنانچہ مولویوں نے اس عاجز کو مفسد ٹھہرایا کفر کے فتوے لکھے گئے نذیر حسین دہلوی نے (علیہ مایستحقہ) تکفیر کی بنیاد ڈالی اور محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کی طرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اس پر لکھوائے اور جیسا کہ الہام الہی سے ظاہر ہوتا ہے براہین احمدیہ میں پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ ایسے فتوے لکھے جائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔

اٹھائیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۶ میں ہے اور وہ یہ ہے یُحیی الدین و یقیم الشریعة یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة. یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة. نفخت فیک من لدنی روح الصدق (ترجمہ) دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اے مریم تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اے احمد تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے پاس سے صدق کی روح تجھ میں پھونکی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور تین ناموں سے تین واقعات آئندہ کی طرف اشارہ ہے جن کو عنقریب لوگ معلوم کریں گے اور اس الہام میں جو لفظ لَدُنْ کا ذکر ہے اس کی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لدن جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔

۲۹ تیسویں پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص ۵۰۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ لَمْ یَكُنِ الذِّیْنَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ خدا کے ایک ایسے نشان کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ہلاک ہونے سے بچالے گا۔ اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ ممکن نہ تھا کہ اہل کتاب اور ہندو اپنے تعصب اور عداوت سے باز آجاتے جب تک میں ایک کھلا کھلا نشان ان کو نہ دیتا اور اگر میں ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور حق مشتبہ ہو جاتا۔

تیسویں پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص ۵۱۵ میں درج ہے اور وہ یہ ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفَرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی ایک کھلی کھلی فتح ہم تجھ کو دیں گے تاہم تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دیں۔ یہ استعارہ اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے لئے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ایک آقا اپنے کسی غلام سے ایسے حکیمانہ طور سے وقت بسر کرتا ہے جو نادان خیال کرتے ہیں کہ وہ اس پر ناراض ہے تب اس

آقا کی غیرت جوش مارتی ہے اور اس غلام کی سرافرازی کے لئے کوئی ایسا کام کرتا ہے کہ گویا اس نے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے ہیں یعنی ایسی رضامندی ظاہر کرتا ہے کہ لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ایسا مہربان اس پر کبھی ناراض نہیں ہوگا یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ پھر اس کے بعد اسی صفحہ میں ایک تصویر دکھائی گئی ہے اور وہ تصویر اس عاجز کی ہے سبز پوشاک ہے اور تصویر نہایت رعیناک ہے جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب اور دائیں بائیں تصویر کے یہ لکھا ہے حَجَّةُ اللّٰهِ القادر - سلطان احمد مختار - اور تاریخ یہ لکھی ہے سوموار کاروزانیسویں ذی الحجہ ۱۳۰۰ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کا تک سمت ۱۹۴۰ بکرم - یہ تمام عبارت براہین کے ص ۵۱۵ اور ص ۵۱۶ میں موجود ہے۔ یہ کشف بتلارہا ہے کہ ہتھیار کے ذریعہ سے ایک نشان ظاہر ہوگا۔ سو لیکھرام کا نشان اسی طرح وقوع میں آیا پھر اس کے بعد ص ۵۱۶ میں یہ الہامی عبارت ہے الیس اللہ بکاف عبده . فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيہًا . فلما تجلّٰی رَبِّہَ لِلجَبَلِ جَعَلہُ دَكَا و اللّٰهُ مَوہن كيد الكافرين . ولنجعلہ آية للناس ورحمة منّا و كان امرًا مقضیًا یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے پس خدا نے اس کو اس الزام سے بری کیا جو کافروں نے اس پر لگایا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے اور خدا نے مشکلات کے پہاڑ کو پاش پاش کیا اور کافروں کے مکر کو ست کیا اور ہم اس کو اپنی رحمت سے ایک نشان ٹھہرائیں گے اور ابتدا سے ایسا ہی مقدر تھا۔ اس الہام میں خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ ہندو لیکھرام کے قتل کے بعد سازش قتل کا ایک الزام لگائیں گے اور ایک مکر کریں گے تا وہ الزام پختہ ہو جائے۔ ہم اس ملہم کی بریت ظاہر کر دیں گے اور ان کے مکر کو ست کر دیں گے اور مشکلات کے پہاڑ آسان ہو جائیں گے۔

﴿ ۶۸ ﴾

اب کچھ ضرور نہیں کہ ہم کسی کو اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلاویں خود اہل انصاف سوچیں اور اس قدر کھلے کھلے غیبی امور سے انکار کر کے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی میں جو لیکھرام کو عجل سے نسبت دی گئی اس میں کئی مناسبتوں کا لحاظ ہے (۱) اول یہ کہ جیسا کہ گوسالہ سامری بے جان تھا ایسا ہی یہ بھی

بے جان تھا اور سچائی کی روح اس میں نہیں تھی (۲) دوسرے یہ کہ جیسا کہ اس بے جان گوسالہ کے اندر سے مہمل آواز آتی تھی ایسا ہی اس کے اندر سے بھی مہمل آواز آتی تھی (۳) تیسرے یہ کہ جیسا کہ وہ بے جان گوسالہ عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا ایسا ہی عید کے دنوں میں ہی یہ بھی نیست و نابود کیا گیا (۴) چوتھے یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ قوم کے سونے کے زیور سے بنایا گیا تھا ایسا ہی یہ گوسالہ بھی قوم کی مالی جمعیت کی وجہ سے طیار ہوا (۵) پانچویں یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ آخر قوم کے مفتری لوگوں کے لئے طرح طرح کے عذاب اور دکھوں کا موجب ہوا ایسا ہی اس گوسالہ کے مفتری پجاریوں کا انجام ہوگا۔

اکتیسویں پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص ۵۲۲ میں درج ہے بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلندتر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔

بیسویں پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص ۵۵۶ اور ۵۵۷ پر درج ہے اور وہ یہ ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیّ یوم القیمة۔ میں اپنی چکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم۔ یہ پیشگوئی لیکھرام کے حق میں تھی جو پوری ہوگئی اور تفصیل اس کی گذر چکی ہے۔ اور اس کا بقیہ اور نشان بھی آنے والے ہیں۔ اور اسی کے متعلق براہین احمدیہ کے ص ۵۶۰ اور ص ۵۱۰ میں یہ الہام ہے و یخوفونک من دونہ۔ ائمة الکفر لا تخف انک انت الاعلیٰ ینصرک اللہ فی



مواطنن. ان یومی لفصل عظیم یعنی تجھے کافر ڈرائیں گے مگر آخر غلبہ تجھی کو ہوگا۔ خدا کئی میدانوں میں تیری فتح کرے گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہوگا۔ یظل ربک علیک ویعینک. ویرحمک یعصمک اللہ من عنده و ان لم یعصمک الناس و ان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عنده. انی منجّیک من الغم انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق. کتب اللہ لاغلبین انا و رسلی لا مبدل لکلمته. (ترجمہ) خدا اپنی رحمت کا سایہ تجھ پر کرے گا اور تیرا فریاد رس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا۔ وہ تجھے آپ بچائے گا اگرچہ انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچاؤے پھر میں کہتا ہوں کہ اگرچہ انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچاؤے پر وہ تجھے آپ بچائے گا۔ میں تجھے تم سے بچاؤں گا۔ تو مجھ سے وہ قرب رکھتا ہے جس کا خلقت کو علم نہیں۔ خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہوں گے سو خدا کے کلمے کبھی نہیں بدلیں گے۔

تیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۵۵۸ اور ۵۵۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرٰہِیْمُ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اٰمِیْنٌ. حُبُّ اللّٰہِ خَلِیْلٌ اللّٰہِ. اَسَدُ اللّٰہِ اَلْمُ نَجْعَلُ لَکَ سَهْوَلَةً فِی کُلِّ اَمْرِ بَیْتِ الْفِکْرِ. وَ بَیْتُ الذِّکْرِ. وَ مَنْ دَخَلَهُ کَانَ اٰمِنًا. مُبَارَکٌ وَ مُبَارَکٌ وَ کُلُّ اَمْرِ مُبَارَکٍ یُجْعَلُ فِیْہِ. رُفِعَتْ وَ جُعِلَتْ مُبَارَکًا. وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْا اٰیْمَانِہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ الْاٰمِنُ وَ ہُمْ مَّہْتَدُوْنَ. ترجمہ۔ تیرے پر سلام اے ابراہیم آج تو ہمارے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے خدا کا دوست۔ خدا کا خلیل۔ خدا کا شیر۔ ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی کر دی۔ بیت الفکر اور بیت الذکر اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آ گیا۔ وہ بیت الذکر برکت دینے والا اور برکت دیا گیا ہے۔ اور ہر ایک برکت کا کام اس میں کیا جائے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور کسی ظلم سے ایمان کو مکدر نہیں کیا۔ انہیں کو امن دیا جائے گا اور وہی ہدایت یافتہ ہوں گے۔

بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو گھر کے ساتھ چھت پر بنائی گئی ہے اور یہ الہام کہ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ اس مسجد کی بنا کا مادہ تاریخ ہے اور نیز یہ اس کے آئندہ برکات کے لئے ایک پیشگوئی ہے جن کے ظہور کے لئے اب بنا ڈالی گئی ہے۔

۳۳  
چونتیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی کتاب براہین احمدیہ کے ص ۵۲۱ میں درج ہے اور وہ یہ ہے وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور اسی کے متعلق ایک کشف ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا یا وَلِیُّ اللّٰهِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ یعنی اے خدا کے ولی میں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔

پینتیسویں پیشگوئی۔ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبنائی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکلفوں کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت رومی اور یاس کی حالت کے ہیں اس کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔

وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں محمد حسین کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں پس اسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے اس نے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا پھر میں نے کہا کہ اگر تو چاہے تو ان باتوں سے درگزر کر جو میں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا اور خوب یاد رکھ کہ میں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس نے کہا کہ میں نے درگزر کی تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ میں نے

وہ تمام باتیں تھے بخش دیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو میں نے معاف کیا اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قدر پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے پھر میں نے کہا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہو گیا پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان کنڈن میں ہے میں نے کہا کہ اب عنقریب وہ مر جائے گا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اس کی موت کے دن صلح ہوگی پھر میں نے محمد حسین کو یہ کہا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اس دن بہاء الدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اس بات کو سن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیح کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاء الدین فوت ہو گیا پھر میں نے اس کی دعوت کی اور اس نے ایک خفیف عذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا اور پھر میں نے اس کو کہا کہ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صلح بلا واسطہ ہوگی سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آ گیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء تھی۔

**چھتیسویں پیشگوئی۔** چھتیسویں پیشگوئی یہ ہے جیسا کہ میں ازالہ اوہام میں لکھ چکا ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی اور یہ الہام قریباً بیس یا بائیس برس کے عرصہ کا ہے جس سے بہت لوگوں کو اطلاع دی گئی اور ازالہ اوہام میں بھی درج ہو کر شائع ہو گیا۔

**سینتیسویں پیشگوئی۔** سینتیسویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں جو شخص مقابل پر آئے گا خدا اس میدان میں میری مدد کرے گا۔ اسی طرح اور بھی پیشگوئیاں ہیں جو متفرق کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ اور ایسے خوارق پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکے ہیں جن کے دیکھنے والے اکثر گواہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ایک مدت تک صحبت میں رہا ہے اس نے پچشم خود مشاہدہ کیا ہے اور کر رہے ہیں پس ان بدقسمت لوگوں کی حالت پر افسوس ہے کہ جو کہتے ہیں کہ جو

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے کوئی معجزہ اور پیشگوئی نہیں ہوئی یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جس حالت میں ان کی امت سے یہ انوار اور برکات ظاہر ہو رہے ہیں اور دوسرے کسی نبی کی امت سے یہ نشان ظاہر نہیں ہوتے تو کس قدر سچائی کا خون کرنا ہے کہ ایسے سرچشمہ برکات سے انکار کیا جائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نہ ہوتا تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہ ہو سکتی۔

ظاہر ہے کہ صرف قصوں اور کہانیوں کو پیش کرنا اس کا نام تو ثبوت نہیں ہے یہ قصے تو ہر ایک قوم میں بکثرت پائے جاتے ہیں لعنت ہے ایسے دل پر جو صرف قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد ڈھرائے۔ خصوصاً وہ لوگ جنہوں نے ایک انسان کے بچہ عاجز کو خدا بنا لیا۔ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ۔

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جو انمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سر تاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی وہ کیسی کتا میں ہیں جو ہمیں بھی اگر ہم ان کے تابع ہوں مردود اور مخدول اور سیاہ دل کرنا چاہتی ہیں کیا ان کو زندہ نبوت کہنا چاہیے جن کے سایہ سے ہم خود مردہ ہو جاتے ہیں یقیناً سمجھو کہ یہ سب مردے ہیں کیا مردہ کو مردہ روشنی بخش سکتا ہے یسوع کی پرستش کرنا صرف ایک بت کی پرستش کرنا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوتا تو اس کو اکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی کوئی اس کو قبول کرے یا نہ کرے مگر یہی سچ ہے اور سچ میں برکت ہے کہ آخرا اس کی روشنی دنیا پر پڑتی ہے۔ تب دنیا کی تمام دیواریں چمک اٹھتی ہیں مگر وہ جو تاریکی میں پڑے ہوں سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے

اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی

اب ہم اس رسالہ کو اس وصیت پر ختم کرتے ہیں کہ اے سچائی کے طالبو سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور اے ہماری قوم کے نادان <sup>☆</sup> مولویو یہ وہی خدا کے دن ہیں جن کا وعدہ تھا سو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسول کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے کیا اس پاک نبی کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چن لیا تا اپنی قدرتیں دکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں ان کو جتلاوے کہ میں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو دنیا گمراہی میں ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اس نے تھام لیا یہ چودھویں صدی کی تھی چودھویں رات کا چاند تھا جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلادیا۔ اب کیا تم خدا سے لڑو گے کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤ گے کچھ شرم کرو اور سچائی کے آگے مت کھڑے ہو۔ خدا نے دیکھا ہے کہ زمین بدعت اور شرک اور بدکاریوں سے جل گئی ہے اور نجاست کو پسند کیا جاتا ہے اور سچائی کو رد کیا جاتا ہے سو اس نے جیسا کہ اس کی قدیم سے عادت ہے دنیا کی اصلاح کے لئے توجہ کی کیونکہ سچی تبدیلی آسمان سے ہوتی ہے نہ زمین سے اور سچا ایمان اوپر سے ملتا ہے نہ نیچے سے۔ اس لئے اس رحیم خدا نے چاہا کہ ایمان کو تازہ کرے اور ان لوگوں کے لئے جن کو اشتہاروں کے ذریعہ سے بلایا گیا ہے یا آئندہ بلایا جائے ایسا نشان دکھلائے۔ اور مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

﴿۷۴﴾

الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيَ ﴿۷۴﴾ قُلْ لِي الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ. قُلْ لِي سَلَامٌ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکِ مُقْتَدِرٌ. اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ

☆ اس زمانہ کے مولویوں کی نسبت میں وہی کہتا ہوں جو آثار میں پہلے سے کہا گیا ہے۔ منہ

﴿۷۴﴾ نوٹ: ضمیر ہو اس تاویل سے ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔ منہ

هُم مُّحْسِنُونَ. يَأْتِي نَصْرُ اللَّهِ. اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ كُلَّهُ. اِنَّا سَنَنْزِلُ. اِنَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا۔  
یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے۔ وہ سلامتی جو خدا قادر کی حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اتریں گے۔ میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔

ان الہامات میں نصرت الہی کے پر زور وعدے ہیں مگر یہ تمام مدد آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی وہ لوگ ظالم اور ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی موعود تلوار لے کر آئے گا۔ نبوت کے نوشتے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں بلکہ آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائے گا اور پہلے بھی تلوار اٹھانا خدا کا مقصد نہ تھا بلکہ جنہوں نے تلواریں اٹھائیں وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض یہ آسمانی نشانوں کا زمانہ ہے خوزریز یوں کا زمانہ نہیں۔ احمقوں نے بُری تاویلیں کر کے خدا کی پاک شریعت کو بُری شکلوں میں دکھایا ہے۔ آسمانی قوتیں جس قدر اسلام میں ہیں کسی دین میں نہیں ہوں گی اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں۔

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی ۲۳ ذی القعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ

## نظم منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال  
تا کہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال  
آسمان پر سے اتر آیا وہ صاحب اقبال  
جھاڑے اسلام نے پھر جس کے سبب سے پروبال  
دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال  
پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالامال

اللہ اللہ صدی چودھویں کا جاہ و جلال  
جس میں مامور من اللہ ہوا ایک بندہ حق  
جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی  
قادیان جائے قیام اس کا غلام احمد نام  
دین کی تجدید لگی ہونے بصد شد و مد  
بھوکے نورانی غذاؤں سے لگے ہونے سیر

نظر آنے لگا توحید کا اب حسن و جمال  
دیکھ لی کشف و کرامات کی ایک زندہ مثال  
شب معراج کا عقدہ کھلا اور طور کا حال  
سب جہان مان گیا سامنا اس کا ہے محال  
ہو گئے غیر مذاہب بھی نہجت پامال  
کھل گیا عیسیٰ مریم کا نزول اجلال  
قلب مومن پہ جو ہوتے ہیں الہی انضال  
مانا سب نے کہ نہیں خارق عادت بھی محال  
دس جواب اس کو ملے جس نے کیا ایک سوال  
کہتے ہیں عیسیٰ موعود کو آیا دجال  
نظر آتا ہے سدا شیشہ میں اپنا خط و خال  
عیب سورج کو لگاتے ہیں بایں حسن و جمال  
علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال  
کر دیا موسیٰ کو حیران چلا خضر وہ چال  
خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو تم حال و قال

شرک و بدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دور  
راز سر بستہ بہت علم لدنی کے کھلے  
وحی و الہام کی ماہیتیں روشن ہوئیں آج  
کھل گیا آج کہ ہے معجزہ زندہ قرآن  
ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر  
پیشگوئیوں کے کھلے بھید رسالت کے بھی راز  
معنی اعجاز نبوت کے فرشتوں کا نزول  
حل ہوئے نکتے تصوف کے ولایت کے بھی بھید  
الغرض ہو گئے حل سینکڑوں عقد لائل  
منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ الٹا  
مثل شیشہ کے نبی اور ولی ہوتے ہیں  
خود تو شیر کی طرح آنکھوں سے معذور ہیں اور  
علم ظاہر تو ہے العلم حجاب الاکبر  
موسیٰ و خضر کے قصہ کو بھی کیا بھول گئے  
خضر کے پیچھے چلے جاؤ عقیدت سے گلاب

### فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ

شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی	مر	جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات	مر	موسیٰ سید محمد احمد صاحب بلدیہ کپورتھلہ لہم
امام الدین شیخواں قریب قادیان	مر	عبدالرحمن صاحب کراچی والدہیانیہ	مر	عرب حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس
عبدالعزیز صاحب پٹواری شیخواں	مر	ابراہیم سلیمان کمپنی مدراس	مر	سید محمد عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا مدراس
خلیفہ نور الدین صاحب واللہ داتا جموں	مر	سید محمد الحاجی لالہ صاحب	مر	الہیہ بانے حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
سید محمد اسحاق اسماعیل صاحب بنگلور	مر	سید محمد صالح محمد حاجی اللہ رکھا	مر	خیر الدین سیکھواں قریب قادیان
مرزا خاندان بخش صاحب اتالیق نواب صاحب مالیر کوٹلہ	مر	مولوی سلطان محمود صاحب	مر	

۷۶	اہلیہ میرزا صاحب موصوف	صدر	زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر بمبئی	صدر	مولوی عبداللہ خان صاحب	صدر
	شیخ رحمت اللہ صاحب تاجرا ہور	ماعدہ	مہدی حسین صاحب //	صدر	مولوی محمود حسن خان صاحب پٹیالہ	۸
	منشی کرم الہی صاحب ازکوه شملہ	صدر	بابو چراغ الدین صاحب سٹیشن ماسٹریہ	صدر	شیخ کرم الہی صاحب //	۷
	نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم	صدر	عبداللہ خان صاحب برادر تحصیلدار جہلم	صدر	حافظ نور محمد صاحب //	صدر
	نبی بخش صاحب نمبردار پٹالہ	صدر	فضل الہی صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان	صدر	پسران شیخ ظہور علی مرحوم	۱
	محمد صدیق صاحب شیخوآں قریب قادیان	صدر	عبداللہ صاحب تھہ غلام نبی قریب //	صدر	ونیرہ اکبر علی مرحوم	۲
	مولی بخش صاحب تاجر جم ڈنگل ضلع گجرات	صدر	عبدالخالق صاحب رفوگر امرتسر	صدر	سید محمد علی صاحب مدرس قلعہ سوہانگھ	صدر
	محمد الدین صاحب بوٹ فروش جموں ۱۲	صدر	محمد اسماعیل صاحب سوداگر پشیدہ امرتسر	صدر	منش الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی	صدر
	اللہ دتا صاحب جموں	صدر	اہلیہ عبدالعزیز صاحب پٹواری مذکور	صدر	نور محمد صاحب	صدر
	سر دار سمنڈ خان صاحب جموں	صدر	غلام حسین صاحب اسٹنٹ سٹیشن دینہ	صدر	میرزا افضل بیگ صاحب مختار قصور	صدر
	قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم	صدر	وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپورہ کانگرہ	صدر	اکبر علی شاہ صاحب موجیا نوالہ ضلع گجرات	صدر
	محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار جموں	صدر	فضل الدین صاحب قاضی کوٹ	صدر	حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان	صدر
	مولوی محمد صادق صاحب جموں	۱۳	اہلیہ نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر	صدر	غلام قادر صاحب تھہ غلام نبی قریب //	۲
	شادی خان صاحب سیالکوٹ	ماعدہ	مہر سوان شیخوآں	صدر	غلام محمد صاحب امرتسر شیرانوالہ کٹرہ	صدر
	فضل کریم صاحب عطار جموں	صدر	سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ	صدر	نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر	صدر
	مولوی محمد اکرم صاحب جموں	۸	محمد الدین صاحب کنسٹیبل پولیس	صدر	جمال الدین صاحب شیخوآں	صدر
	خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جموں	صدر	حکیم محمد دین صاحب //	صدر	خلیفہ رشید الدین صاحب اسٹنٹ سرجن پکرات	صدر
	مستری عمر صاحب جموں	صدر	سید چراغ شاہ صاحب عدایت اللہ صاحب	صدر	قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹ	صدر
	مفتی فضل احمد صاحب جموں	صدر	سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ درجا اول	صدر	قاضی فضل الدین صاحب	۸
	غلام رسول صاحب سوداگر کلکتہ وارد جموں	صدر	مولوی قطب الدین صاحب بدولی	صدر	سید نصیلت علی شاہ صاحب تھانہ دار ڈنگل	صدر
	منشی نبی بخش صاحب جموں	صدر	شاہ رکن الدین احمد صاحب کڑا سجادہ نشین	صدر	عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سیالکوٹ	صدر
	شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری	صدر	مرزا نیاز بیگ صاحب ضلع دارنہر ملتان	صدر	اہلیہ شاہ صاحب موصوف والدہ	صدر
	خانساں صاحب مہتمم انہار ملتان	صدر	حافظ عبدالرحمن صاحب لیہ	صدر	شیخ عطا محمد صاحب سب اور سیر	صدر



مولیٰ بخش صاحب بوٹ فروش سیالکوٹ	۴	شاہدین صاحب شیشین ماسٹر دینہ ضلع جہلم سے	۴	بابو عطاء محمد صاحب سب اور سیر کبلی سیالکوٹ	۴
سید محمد صاحب ملازم پولیس	۴	محمد خاں صاحب کپورتھلہ	۴	متفرق از سیالکوٹ	۴
فضل دین زرگر	۴	قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ	۴	قربان علی صاحب مستری پلٹن نمبر ۲۳ کلکتہ	۴
محمد الدین صاحب ایپل نویس	۴	نور احمد صاحب درویش کے	۴	منشی عبدالرحیم صاحب تارگھر منی پور	۴
قادر بخش صاحب لدھیانہ	۴	مستری غلام الہی بھیرہ مع برادران والہاں محلہ ۱۲	۴	مستری عبدالغفار صاحب ملازم پلٹن نمبر ۲۳ دانا پور	۴
محمد اکبر صاحب بٹالہ	۴	اہلیہ عبدالعزیز صاحب مذکور	۴	بشارت میاں پلٹن نمبر ۲۴ منی پور	۴
مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس نورگل	۴	منشی اللہ تارا خاں صاحب سیالکوٹ	۴	پیر فیض علی صاحب منی پور	۴
سیٹھ موی صاحب منی پور ملک آسام صدر بازار لدھیانہ	۴	حکیم احمد الدین صاحب	۴	سرور خاں صاحب جمعدار منی پور	۴
منشی عزیز اللہ صاحب رہندی پوٹھامڑ نادون کانگرہ	۴	سید نواب شاہ صاحب مدرس	۴	کھنڈا جمدار گورداسپور	۴
شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی مرسلو نویس پٹیالہ	۴	مستری نظام الدین	۴	اللعل دین صاحب منی پور	۴
مصطفیٰ و مرتضیٰ صاحبان	۴	گلاب خان صاحب سب اور سیر	۴	غلام رسول خان صاحب غازی پور	۴
محمد افضل و محمد اعظم	۴	علی گوہر خان صاحب برنج	۴	حسین بخش صاحب بارک پور اردلی بازار	۴
شیخ عبدالصمد معلم سنوری	۴	پوٹھامڑ جالندھر	۴	شیرانی بنارس	۴
مولوی کرم الدین صاحب نائب مدرس قلعہ سوہماگھ	۴	منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور	۴	ملا عبدالرحیم صاحب غزنی	۴
شہاب الدین بخش صاحب بمبئی لادھر	۴	بابو غلام محی الدین صاحب پھلورج جالندھر	۴	مولوی غلام امام صاحب منی پور عزیز الواعظین	۴
فتح محمد خاں صاحب بزدار لید ڈیرہ اسماعیل خان	۴	شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم	۴	اہلیہ مولوی صاحب موصوف	۴
ڈاکٹر بوڑھ خان صاحب قصور	۴	ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالہ	۴	محمد الدین صاحب پٹواری بلانی ضلع گجرات	۴
مولوی محمد قاری صاحب امام مسجد قصابان جہلم	۴	شیخ عبداللہ صاحب دتھ عبداللہ صاحب پٹیالہ	۴	خواجہ کمال الدین صاحب بی اے	۴
چراغ علی صاحب تھ غلام نبی قریب قادیان	۴	مولوی یوسف صاحب سنوری	۴	منشی محمد صادق صاحب بھیروی	۴
انظام الدین صاحب	۴	حافظ عظیم بخش صاحب	۴	شیر محمد صاحب کبھر	۴
گلاب الدین صاحب تھلوال ریاست جموں	۴	ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ	۴	بابو مولیٰ بخش صاحب لاہوری	۴
والدہ عبدالعزیز صاحب پٹواری شیخوال	۴	مولوی عبدالکریم صاحب	۴		۴

اس کے سوا اور بھی کئی نام ہیں جو دوسرے پرچہ میں شائع ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿الف﴾

## خط و کتابت

اس عرصہ میں جو کچھ کرمی خواجہ غلام فرید صاحب چشتی پیر نواب صاحب بہاولپور سے اس عاجز کی خط و کتابت ہوئی محض بہ نیت فائدہ عام وہ تمام خطوط جائین چھاپ دیئے جاتے ہیں شاید کسی بندہ خدا کو اس سے فائدہ ہو وَاِنَّمَّا الِاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔

خواجہ صاحب کا وہ پہلا خط جو ضمیمہ

انجام آتھم کے ۳۹ صفحہ پر طبع ہوا

من فقیر باب اللہ غلام فرید سجّادہ نشین الی جناب

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْاَرْبَابِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الشَّفِیْعِ  
 یَوْمِ الْحِسَابِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِ السَّلَامِ عَلَیْكُمْ وَعَلٰی مَنْ اجْتَهَدَ وَاَصَابَ  
 اَمَّا بَعْدُ قَدْ اَرْسَلْتُ اِلَیَّ الْکِتَابَ وَبِهِ دَعْوَةٌ اِلَی الْمُبَاهَلَةِ وَطَالَبْتَ بِالْجَوَابِ وَاَنْی  
 وَاِنْ کُنْتَ عَدِیْمَ الْفُرْصَةِ وَّلٰکِنْ رَايْتُ جِزْءَهُ مِنْ حَسَنِ الْخُطَابِ وَ سَوَّقَ الْعِتَابِ  
 اَعْلَمُ یَا اَعَزَّ الْاِحْبَابِ اَنْی مِنْ بَدْوِ حَالِکَ وَاَقِفْ عَلٰی مَقَامِ تَعْظِیْمِکَ لِنِیْلِ التَّرَابِ  
 وَمَا جَرَّتْ عَلٰی لِسَانِی کَلِمَةٌ فِی حَقِّکَ الْاِلَّا بِالتَّبْجِیْلِ وَرَعَايَةِ الْاِدَابِ وَاَلَا اَطَّلَعُ

﴿ب﴾

لک بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب و موقن بانک من عباد اللہ  
الصلحین و فی سعیک المشکور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملک الوهاب  
و لک ان تسئل من اللہ تعالیٰ خیر عاقبتی و ادعولکم حسن ماب ولو لا خوف  
الاطناب لازددت فی الخطاب - والسلام علی من سلک سبیل الصواب - فقط  
۲۷ رجب ۱۳۱۲ھ من مقام چاچڑاں.

فقیر غلام فرید

خادم الفقرا ۱۳۰۱ مہر

ترجمہ۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو رب الارباب ہے اور درود اس رسول مقبول پر جو  
یوم الحساب کا شفیع ہے اور نیز اس کے آل اور اصحاب پر اور تم پر سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب میں  
کوشش کرنے والا ہو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مبالغہ کے لئے جواب  
طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تا ہم میں نے اس کتاب کے ایک جز کو جو حسن خطاب  
اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے۔ سوائے ہر ایک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتدا  
سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں تا مجھے ثواب حاصل ہو۔ اور کبھی میری زبان پر بجز  
تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا اور اب میں تجھے مطہر کرتا  
ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں  
میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر  
فضل ہے میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں۔  
اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ والسلام علی من سلک سبیل الصواب۔

## اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم      نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

من عبد اللہ الاحد غلام احمد عافاه اللہ و اید الی الشیخ الکریم  
السعید حبی فی اللہ غلام فرید۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اما  
بعد فاعلم ایها العبد الصالح قد بلغنی منک مکتوب ضمخ بعطر الاخلاص

والمحبة و کُتِبَ بانامل الحبّ و الالفه جزاک اللّٰه خیر الجزاء و حفظک من کل انواع البلاء انى و جدت ریح التقویٰ فی کلمتک فما اضوع ریاک و ما احسن نموذج نفحاتک و قد اخبر النبیّ صَلَّى اللّٰه علیه و سلم فی امری و اثنی علیّ احبابی و زمری و قال لا یصدقہ الا صالح و لا یکذبه الا فاسق فشرفا لک بیشارة المصطفیٰ و واهّا لک من الربّ الاعلیٰ و من تواضع لله فقد رُفِعَ و من استکبر فرد و دُفِعَ و انى ما زلت مذرأیت کتابک و أنست اخلاقک و ادابک ادعولک فی الحضرة و اسئل اللّٰه ان یتوب علیک بانواع الرحمة و قد سرنی حسن صفاتک و رزانة حصاتک و علمت انک خُلِقْتَ من طینة الحرّیة و أعطیت مکارم السجیة و احن الی لقائک بهوی الجنان ان کان قدر الرحمن و قد سمعت بعض خصائص نباہتک و ماثر و جاهتک من مخلصی الحکیم المولوی نور الدّین فالان زاد مکتوبک یقینا علیّ یقین و صار الخبر عیاناً و الظن بُرْهَاناً فادعوا اللّٰه سبحانه ان یتقیّ مجدک و بنیانه و یحیط علیک رُحْمه و غفرانه و کنت قلت للناس انک لا تلوی عذارک و لا تظهر انکارک فابشرت بان کلمتی قد تمّت و ان فراستی ما اخطأت و رعّبتی خلقک فی ان افوز بمراک و اسرّ بلیک فارجو ان تسرّنی بالمکتوبات حتی تجیء من اللّٰه وقت الملاقات و الان ارسل اِلَیْک مع مکتوبی هذا ضمیمة کتابی كما ارسلته الی احبابی و فیها ذکرک و ذکر مکتوبک و ارجوان تقرءها و لو کان حرج فی بعض خطوبک و السّلام علیک و علی اعزّتک و شعوبک۔ فقط من قادیان.

### خواجہ صاحب کا دوسرا خط

بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں مستجمع اوصاف بے پایاں مکرم معظم برگزیدہ خدائے احد جناب میرزا غلام احمد صاحب متّع اللّٰه الناس ببقائه و سرّنی

بلقائے و انعمہ بالائہ۔ پس از سلام مسنون الاسلام و شوق تمام ودعائے اعتلائے نام و ارتقائے مقام واضح و لائح باد۔ نامہ محبت ختامہ الفت شتامہ مشخون مہربانی ہائے تامہ معہ کتاب مرسلہ رسیدہ چہرہ کشائے مسرت تازہ و فرحت بے اندازہ گشت۔ مخفی مباد کہ اس فقیر از بدو حال خود بتقاضائے فطرت در عربد ہافتادن و بے ضرورت قدم در معارک مناقشات نہادن پسند ندارد چنداں کہ می تواند خود را از مداخل طوفان نزاع بے معنی برمی آرد و چون اکثر مردم را موافقت ہوا از طلب حق بازداشتہ است و تعصب مجاری تحقیق را بسجاک جہل فرا انباشتہ بر او بکنہ گفتار ہانا رسیدہ و غایت کار ہا نادیدہ غوغائے برمی انگیزند و ہماں غبار جہالت کہ بہوائے عناد برداشتہ بسر خویش می پیزند ورنہ شمرہ کار ہا بر نیت صحیح است و دلالت کنایات ابلیغ از تصریح پوشیدہ نمائند کہ درین جزو زمان کسانے از علمائے وقت از فقیر مطالبہ جواب کردہ اند کہ بچو کسے را (یعنی آں صاحب را) کہ با تفاق علماء چین و چنان ثابت شدہ است چرا نیک مرد پنداشتہ اند و از چہ رو دروے حسن ظن داشتہ چون تحریر ایشان مملو بود از کمال جوش و ترکیب الفاظ ایشان با برق طشہا ہم آغوش نظر بر آنکہ مضامین شان بر غلیان دلہا گواہ است و بر نیت ہر کس خدائے دانا تر آگاہ و بہ ہیچ کس گمان بد بردن شیوہ اہل صفا نیست و بے تحقیق کسے را منافق یا مطیع نفس دانستن روانہ فقیر را در کار شان ہم گمان بد گران مے نمود زیرا آنکہ اگر نیت صادق داشتہ باشند غلط شان بمشابہ خطائی الاجتہاد خواهد بود ورنہ گوش محبت نیوش ہر قدر کہ از غایت کار آن مکرم ذخیرہ آگاہی انباشتہ دل الفت شامل زیادہ از ان در اخلاص افزود کہ داشتہ دعاست کہ از عنایت حق سببے بہتر پیدا آید و ساعتے نیکور و نئے نماید کہ حجاب مباحثت جسمانی و نقاب مسافت طولانی از میاں بر خیزد و اگر بار سال مضمونیکہ در جلسہ مذاہب پیش کردہ اند مسرور فرمایند منت باشد۔ والسلام مع الاکرام فضائل و کمالات مرتبت مولوی نور الدین صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ و صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب نیز۔ الرام فقیر غلام فرید کچشتی النظامی من مقام چاچڑاں شریف

## جواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت حضرت مخدوم و مکرم الشیخ الجلیل الشریف السعید حبیبی فی اللہ  
 غلام فرید صاحب کان اللہ معہ و رضی عنہ و ارضاه . السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ  
 اما بعد نامہ نامی و صحیفہ گرامی افتخار نزول فرمودہ باعث گونان گون مسرت ہا گردید و  
 بمقتضای آیہ کریمہ اِنِّیْ لَاجِدُّ رِیْحِ یُوسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ اَزْ چندی ہزار علماء و صلحا  
 بوئے آشنائی از کلمات طیبات آن مخدوم بشمیدم شکر خدا کہ این سرزمین ازان مردان حق خالی  
 نیست کہ در اظہار کلمۃ الحق از لوم بیچ لائے نمے ترسند۔ نورے دارند از جناب احدیت و فراستے  
 دارند از حضرت عزت پس فطرت صحیحہ مطہرہ ایشان سوئے حق ایشان رامے کشد و در احقاق حق  
 روح القدس تائیدشان میفرماید فالحمد لله ثم الحمد لله کہ مصداق این امور آن مخدوم را  
 یا قسیم۔ اے برادر مکرم رجوع مشائخ وقت سوئے این عاجز بسیار کم است و فتنہ ہا از ہر سو پیدا۔ پیش  
 زین جی فی اللہ حاجی منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کہ مؤلف کتاب طب روحانی نیز بودند بکمال  
 محبت و اخلاص بدیں عاجز ارادتے پیدا کردند و بعض مریدان نابل در ایشان چیز ہا گفتند کہ بدیں  
 مشیخت و شہرت کجا افتاد چون اوشان را از آن کلمات اطلاع شد معتمدان خود در ادب مجلسی جمع کردند و  
 گفتند کہ حقیقت اینست کہ ما چیزے دیدیم کہ شانے بیند پس اگر از من قطع تعلق میخواید بسیار خوب  
 است مرا خود پروائے این تعلق ہا نماندہ ازین سخن شان بعض مریدان اہل دل بگریستند و اخلاصے  
 پیدا کردند کہ پیش زان نیز نمے داشتند و مرا وقت ملاقات گفتند کہ عجب کاریست کہ مرا افتادہ کہ من  
 قصد مصمم کردہ بودم کہ اگر مراے گذارند من ایشانرا گذارم لیکن امر برعکس آں پیدا آمدہ و قسم  
 خوردند کہ انکوں بان خدمتہا پیش مے آیند کہ قبل زین ازان نشانے نبود این بزرگ مرحوم چون  
 بعد از مراجعت حج وفات کردند اعزہ و وابستگان خود را بار بار ہمیں نصیحت نمودند کہ بدیں عاجز تعلق  
 ہائے ارادت داشتنہ باشید و وقت عزیمت حج مرا نوشتند کہ مرا حسرتہاست کہ من زمان شمار بسیار کمتر  
 یافتم و عمرے گرداین و آن بر باد رفت و فرزندان و ہمہ مردان و زنان کہ اعزہ شان بودند بوصیت  
 شان عمل کردند و خود را در سلک بیعت این عاجز کشیدند چنانچہ از روزگارے دراز فرزندان آن

بزرگ سکونت لہیہ نہ راترک کردہ اندومع عیال خود زدن در قادیان می مانند۔

و شیخ دیگر پیر صاحب العلم است کہ برائے من خواب دیدند در بارہ من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مجلس عظیم شہادت دادند و سوئے من آن مکتوبے نوشتند کہ در ضمیمہ انجام آتھم از نظر آن مکرم گذشتہ باشد۔

اما ہنوز جماعت این عاجز بدان تعداد نہ رسیدہ کہ بر من از خدائے من عدد آن مکشوف گردیدہ بود میدانم کہ تا اکنون جماعت من از ہشت ہزار دوسہ کم یا زیادہ خواہد بود۔

اے مخدوم و مکرم این سلسلہ سلسلہ خداست و بنائے است از دست قادرے کہ ہمیشہ کار ہائے عجائب می نماید او از کار و بار خود پر سیدہ نمی شود کہ چرا چنین کردی۔ مالک است ہر چہ خواہد مے کند از خوف او آسمان و زمین می جنبند و از بیت اول ملائک می لرزند و مرا اور الہام خود آدم نام نہادہ و گفت اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَاَخْلَفْتُ اَدَمَ چرا کہ میدانست کہ من نیز مورد اعتراض اتجعل فیہا من یفسد فیہا خواہم گردید پس ہر کہ مرا می پذیرد فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سر مے پیچد بلیس است نہ آدمی این قول خدا گفتہ نہ من۔ فطوبی للذین احبونی و ما عادونی و صافونی و ما اذونی و قبلونی و ما ردونی اولئک علیہم صلوات اللہ و اولئک ہم المہتدون۔ و آنچه آن مخدوم نقل مضمون جلسہ مذاہب طلب کردہ بودند پس سبب توقف این شد کہ من منتظر بودم کہ جزوے از مضمون مطبوع نزد من رسد تا بخدمت بفرستم چنانچہ امروز یک حصہ از آن رسید کہ بخدمت روانہ میکنم و ہم چنین آئندہ نیز بطوریکہ و مفاوقاً می رسد انشاء اللہ تعالیٰ بخدمت روانہ خواہم کرد و قبولیت این مضمون از میں ظاہر است کہ اخبار ہائے سرکاری کہ بہر خبرے سرکارے ندرند و صرف آن اخبار را نویسند کہ عظمتے داشتہ باشند تعریف آن مضمون بخوے کردہ اند کہ تا حد اعجاز رسانیدہ اند چنانچہ رسول مٹھی می نویسد کہ چون این مضمون خواندہ شد بر ہمہ مردم عالم محویت طاری بود و بالاتفاق نوشتند کہ بر ہمہ مضامین ہمیں غالب آمد بلکہ نوشتند کہ دیگر مضامین بہ نسبت آن چیزے نہ بودند پس این فضل خداست کہ پیش ازین واقعہ از الہام و کلام خود مرا اطلاعے نیز داد و من نیز پیش از

وقت آن اعلام الہی را بذر یغیاشتہار مشتہار کردم پس عظمت این واقعہ نور علی نور شد فالحمد لله علی ذالک۔  
 و آنچه آن مکرم در بارہ شکوہ و شکایت علماء ارقام فرمودہ بودند دریں باب چہ گوئیم و چہ نو یسیم  
 مقدمہ من و ایشان بر آسمان است پس اگر من کا ذم و در علم حضرت باری عز اسمہ مفتری۔ و دعوی  
 من کذبہ و خیانتہ و دجلہ است۔ درین صورت از خدا دشمن ترے در حق من کسے نیست و جلد تر مرا  
 از بیخ خواهد بر کند و جماعت مرا متفرق خواهد ساخت زیرا آنکہ او مفتری را ہرگز بحالت امن نمی گزارد  
 لیکن اگر من از و از طرف او ہستم و بحکم او آدم و ہیچ خیانتے در کار و بار خود ندارم پس شک نیست کہ  
 او ز انسان تا نید من خواهد کرد کہ از قدیم در تائید صادقان سنت او رفتہ است و از لعنت این مردم  
 نمی ترسم لعنت آن ست کہ از آسمان بار و چون از آسمان لعنت نیست پس لعنت خلق امریست سہل  
 کہ ہیچ راستبازے ازان محفوظ نماندہ لیکن برائے آن مخدوم بحضرت عزت دعا میکنم کہ محض از  
 سعادت فطرت خود ذبت مخالفان این عاجز کردہ اند پس اے عزیز خدا با تو باشد و عاقبت تو محمود باد  
 جزاک اللہ خیر الجزاء و احسن الیک فی الدنیا و العقبی و کان معک اینما  
 کنت و ادخلک اللہ فی عبادہ المحبوبین۔ آمین۔

### مثنوی

باتو باد آن رو کہ نام او خدا  
 در تو تا بد نور دلدار ازل  
 دیدمت مردے درین قحط الرجال  
 گو ہمہ از روئے صورت مردم اند  
 بوئے انس آمد مرا از کوئے تو  
 این نصیبت بود اے فرخندہ مرد  
 خستہ دل از جور و بیدام کنند

اے فرید وقت در صدق و صفا  
 بر تو بارد رحمت یار ازل  
 از تو جان من خوش ست اے خوش خصال  
 در حقیقت مردم معنی کم اند  
 اے مرا روئے محبت سوئے تو  
 کس ازین مردم بما روئے نہ کرد  
 ہر زمان با لعنتے یادم کنند



کس بچشم یار صدیقی نہ شد  
 کافر م گفتند و دجال و لعین  
 بنگر این بازی کنان را چون چند  
 مومنے را کافرے دادن قرار  
 زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود  
 سفله کو غرق در کفر نہان  
 گر خبر زان کفر باطن داشته  
 تا مرا از قوم خود بمریدہ اند  
 افترا با پیش ہر کس برده اند  
 تا مگر لغزد کسے زان افترا  
 در رہ ما فتنہ با انگیختند  
 کافر م خوانند از جہل و عناد  
 بجل و نادانی تعصب با فرود  
 ما مسلمائیم از فضل خدا  
 اندرین دین آمدہ از مادریم  
 آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست  
 آل رسولے کش محمد ہست نام  
 مہر او باشیر شد اندر بدن  
 ہست او خیرالرسل خیر الانام  
 ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست  
 آنچہ مارا وحی و ایمائے بود  
 ما ازو یابیم ہر نور و کمال  
 اقتدائے قول او در جان ماست

تا بچشم غیر زندیقی نہ شد  
 بہر قلم ہر لئیمے در کمین  
 از حسد بر جان خود بازی کنند  
 کار جان بازیست نزد ہوشیار  
 واپس آید بر سر اہلش فتنہ  
 ہرزہ نالد بہر کفر دیگران  
 خویشتن را بدترے انگاشتے  
 بہر تکفیرم چہا کوشیدہ اند  
 و از خیانتہا سخن پروردہ اند  
 سادہ لوحے کافر انگارد مرا  
 بانصاری رائے خود آمیختند  
 این چنین کورے دنیا کس مباد  
 کین بجوشید و دو چشم شان ربود  
 مصطفیٰ ما را امام و مقتدا  
 ہم برین از دار دنیا بگذریم  
 بادۂ عرفان ما از جام اوست  
 دامن پاکش بدست ما مدام  
 جان شد و باجان بدر خواهد شدن  
 ہر نبوت را بروشد اختتام  
 زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست  
 آن نہ از خود از ہمان جائے بود  
 وصل دلداری ازل بے او محال  
 ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست



از ملائک و از خبرہائے معاد  
 آں ہمہ از حضرت احدیت است  
 معجزات او ہمہ حق اند و راست  
 معجزات انبیاء سابقین  
 برہمہ از جان و دل ایمان ماست  
 یک قدم دوری ازان روشن کتاب  
 لیک دو نان را بمغزش راہ نیست  
 تا نہ باشد طالبے پاک اندرون  
 راز قرآن را کجا فہمد کسے  
 این نہ من قرآن ہمین فرمودہ ست  
 گر بقرآن ہر کسے را راہ بود  
 نور را داند کسے کو نور شد  
 ایں ہمہ کوران کہ تکفیرم کنند  
 بے خبر از رازہائے این کلام  
 در کف شان استخوانے بیش نیست  
 مردہ اند و فہم شان مردار ہم  
 الغرض فرقان مدار دین ماست  
 نور فرقان می کشد سوئے خدا  
 ما چہ سان بندیم زان دلبر نظر  
 روئے من از نور روئے او بتافت  
 چوں دو چشمم کس نداند آن جمال  
 ہم چنین عشقم بروئے مصطفی  
 تا مرا دادند از حسنش خبر

ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد  
 منکر آن مستحق لعنت است  
 منکر آن مورد لعن خداست  
 آنچه در قرآن بیانش بالیقین  
 ہر کہ انکارے کند از اشقیاست  
 نزد ما کفر است و خسران و تباب  
 ہر دلے از سر آن آگاہ نیست  
 تا نہ جوشد عشق یار بچگون  
 بہر نورے نور می باید بسے  
 اندر و شرط **تطہر** بودہ است  
 پس چرا شرط **تطہر** را فرود  
لا یمسہ الا المطہرون  
 و از حجاب سرکشی ہا دور شد  
 بے گمان از نور قرآن غافل اند  
 ہرزہ گویان ناقضان و ناتمام  
 در سرشان عقل دور اندیش نیست  
 بے نصیب از عشق و از دلداری ہم  
 او انیس خاطر غمگین ماست  
 می توان دیدن ازو روئے خدا  
 ہیچو روئے او کجا روئے دگر  
 یافت از فیضش دل من ہرچہ یافت  
 جان من قربان آن شمس اکمال  
 دل پرد چون مرغ سوئے مصطفی  
 شد دلم از عشق او زیر و زبر

منکہ می بینم رخ آن دلبرے  
 ساقی من ہست آن جان پرورے  
 محو روئے او شدست این روئے من  
 بس کہ من در عشق او ہستم نہان  
 جان من از جان او یابد غذا  
 احمد اندر جان احمد شد پدید  
 فارغ افتادم بدو از عـزّ و جاہ  
 بر من این بہتان کہ من زان آستان  
 سر بتابد زان مہ من چون منے  
 آن منم کاندر رہ آن سرورے  
 تیغ گر بارد بکوائے آن نگار  
 گر ہمیں کفر است نزد کین ورے  
 کافر م گفتند و دجال و لعین  
 ایں طبیعت ہائے شان چون سنگ ہاست  
 کار اینان ہر زمانے افتراست  
 دل پُر از حُبث است و باطن پُر زِ شر  
 صحت نیت چو باشد در دلے  
 بر شرارتہا نمی بندد میان  
 لیکن ایں بے باکی و ترک حیا  
 ایں نہ کارِ مومنان و اتقیاست  
 ہر کہ او ہر دم پرستارِ ہوا  
 خویشتن را نیک اندیشیدہ اند  
 اتباع نفس اعراض از خدا

جان فشانم گر دہد دل دیگرے  
 ہر زمان مستم کند از ساغرے  
 بوئے او آید ز بام و کوائے من  
 من ہانم من ہانم من ہان  
 از گریبانم عیان شد آن ذکا  
 اسم من گردید آں اسم وحید  
 دل ز کف و از فرق افتادہ کلاہ  
 تافتم سر این چہ کذب فاسقان  
 لعنت حق بر گمان دشمنے  
 در میان خاک و خون بنی سرے  
 آن منم کاوّل کند جان را نثار  
 خوش نصیبے آنکہ چون من کافرے  
 من ندانم ایں چہ ایمان ست و دین  
 در بر شان گردلے بودے کجاست  
 یار اینان ہر دے حرص و ہواست  
 صحت نیت از ایشان دور تر  
 بر گل صدق اوفتد چون بلبلے  
 ترسد از دانائے اسرار نہان  
 افترا بر افترا بر افترا  
 ایں نہ خوائے بندگانِ باصفاست  
 من چسان دانم کہ ترسد از خدا  
 ہائے ایں مردم چہ بد فہمیدہ اند  
 بس ہمیں باشد نشان اشقیاء

﴿ی﴾

کافر مگر بوئے ایمانش بود  
 کان منزہ اوقاد از اریاب  
 کو صدوق از فضل حق پاک از فضول  
 پیش گرگے گریہ میشه چه سود  
 آن یقین گویا دلم بشکافتند  
 کافران دل برون چون مومنین  
 حُب دنیا هست و کبر و کینه ها  
 پشت نمودند وقت هر مصاف  
 هم ز قرآن هم ز اسرار نہان  
 غیرت حق پرده ہائے شان درید  
 دین چو زین العابدین بیمار و زار  
 چون خیانتہائے ایشان بگرم  
 تا نظام کارما برہم زنند  
 چون زوال آید برد از حاسدان  
 کزدو دستش این ریاض و این بناست  
 اوستادہ از پئے پیکار حق  
 صید ما دراصل نخچیر حق است  
 دست حق در آستین او نہان  
 بیخ خود کند چو شیطان لعین  
 کار او از دست موسی برہم است  
 با من آمد صد نشان لطف یار  
 ہم زمین الوقت گوید هر زمان  
 باز در من ناقصان افتادہ اند

ہرکہ زین سان خبث در جانش بود  
 من برین مردم بخوانم آن کتاب  
 ہم خبرها پیش کردم زان رسول  
 لیکن اینان را بخت روئے نبود  
 کافر مگفتند و روبا تافتند  
 اندرینان خوب گفت آن شاه دین  
 هر زمان قرآن مگر در سینہ ہا  
 دانش دیں نیز لاف است و گداز  
 جاہلانے غافل از تازی زبان  
 کبر شان چون تا کمال خود رسید  
 دشمنان دین چو شمر نابکار  
 تن ہی لرزد دل و جان نیز ہم  
 مکرها بسیار کردند و کنند  
 لیکن آن امرے کہ هست از آسمان  
 من چه چیزم جنگ شان با آن خداست  
 ہرکہ آویزد بکار و بار حق  
 فانی ایم و تیر ما تیر حق است  
 صادقے دارد پناہ آن یگان  
 ہرکہ با دست خدا پیچد ز کین  
 اے بسا نفسے کہ ہچو بلعم است  
 آدم بروقت چون ابر بہار  
 آسمان از بہر من بارد نشان  
 این دو شاہد بہر من استادہ اند

ہائے این مردم عجب کور و کر اند  
 این چنین اینان چرا بالا پرند  
 او چو برکس مہربانی می کند  
 عزتش بخشد ز فضل و لطف و جود  
 من نہ از خود ادعائے کردہ ام  
 کار حق است این نہ از مکر بشر  
 آں خدا کایں عاجزے را چیدہ ست  
 مردم و جانان پس از مردن رسید  
 میل عشق دلبرے پُرزور بود  
 من نہ دارم مایہ کردارہا  
 بہر من شد نیستی طور خدا  
 رو بدو کردم کہ رو آن روئے اوست  
 در دو عالم مثل او روئے کجاست  
 آن کسان کز کوچہ او غافل اند  
 خلق و عالم جملہ در شور و شراند  
 آن جہان چون ماند برکس نا پدید  
 راہ حق بر صادقان آسان تر است  
 ہر کہ جوید وصلش از صدق و صفا  
 صادقان را می شناسد چشم یار  
 صدق می باید برائے وصل دوست  
 صدق ورزی در جناب کبریا  
 صد درے مسدود بکشاید بصدق  
 صدق ورزان را ہمین باشد نشان  
 دوختہ در صورت دلبر نظر  
 کار عقبی با عمل ہا بستہ اند

صد نشان بیند غافل بگذرند  
 یا مگر زان ذات بے چون منکر اند  
 از زمینی آسمانی می کند  
 مہر و مہ را پیشش آرد در سجود  
 امر حق شد اقتدائے کردہ ام  
 دشمن این دشمن آں داد گر  
 رحمتش در کوئے ما باریدہ است  
 گم شدم آخر رنے آمد پدید  
 غالب آمد رخت ما را در ربود  
 عشق جویشد و ازو شد کارہا  
 چون خودی رفت آمد آن نور خدا  
 ہر دل فرخندہ مائل سوئے اوست  
 جز سر کوش دگر کوئے کجاست  
 از سگان کوچہ ہا ہم کمتر اند  
 عاشقانش در جہان دیگر اند  
 از جہان آن کور و بدبختی چہ دید  
 ہر کہ جوید دانش آید بدست  
 رہ دہندش سوئے آن رب السماء  
 کید و مکر اینجا نمی آید بکار  
 ہر کہ بے صدقش بجوید حق اوست  
 آخرش می یابد از یمن وفا  
 یار رفتہ باز مے آید بصدق  
 کز چئے جاناں بکف دارند جان  
 و از ثناء و سب مردم بے خبر  
 رستہ آن دلہا کہ بہرش خستہ اند

از سخن ہا کے شود این کار و بار  
علم را عالم بتے دارد براہ  
گر بعلم خشک کار دین بدے  
یار ما دارد بیاطن ہا نظر  
ہست آن عالی جنابے بس بلند  
زندگی در مردن عجز و بکاست  
تا نہ کار درد کس تا جان رسد  
ہر کہ ترک خود کند یابد خدا  
لیک ترک نفس کے آسان بود  
تا نہ آن بادے وزد بر جان ما  
کے درین گرد و غبارے ساختہ  
تا نہ قربان خدائے خود شویم  
تا نہ باشیم از وجود خود برون  
تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار  
تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست  
بد نصیبے آنکہ وقتش شد بباد  
از خردمندان مرا انکار نیست  
تا نہ باشد عشق و سوداء و جنون  
چون نہان است آن عزیزے محترم  
آن رہے کو عاقلان بگزیدہ اند  
پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ  
ما کہ با دیدار او رو تافتیم  
ترک خود کردیم بہر آن خدا  
اندرین رہ درد سر بسیار نیست  
گرنہ او خواندے مرا از فضل و جود

صدق مے باید کہ تا آید نگار  
بت پرستی ہا کند شام و پگاہ  
ہر لئیچے راز دار دین بدے  
ہاں مشو نازان تو با فخر دگر  
بہر وصلش شور ہا باید گنند  
ہر کہ اُفتادست او آخر بخواست  
کے فغانش تا در جانان رسد  
چپست وصل از نفس خود کشتن جدا  
مردن و از خود شدن یکسان بود  
کور باید ذرّہ امکان ما  
مے توان دید آن رخ آراستہ  
تا نہ محو آشنائے خود شویم  
تا نہ گردد پُر ز مہرش اندرون  
کے حیاتے تازہ بنیم از نگار  
مرغ این رہ را پریدن مشکل است  
یار آزرده دل اغیار شاد  
لیکن این رہ راہ وصل یار نیست  
جلوہ نہ نماید نگار بے چگون  
ہر کسے راہے گزیند لاجرم  
از تکلف روئے حق پوشیدہ اند  
مطلبے نزدیک دور انداختہ  
از رہ عشق و فنالیش یافتیم  
از فنائے ما پدید آمد بقا  
جان بخواہد دانش دشوار نیست  
صد فضولی کردے بیسود بود

از نگاہے این گدا را شاه کرد  
 راه خود بر من کشود آن دستان  
 هر که در عہدم ز من ماند جدا  
 پُر ز نور دستان شد سینہ ام  
 پیکرم شد پیکر یارِ ازل  
 بسکہ جانم شد نہان در یارِ من  
 نور حق داریم زیر چادرے  
 احمدِ آخر زمان نام من است  
 طالبِ راهِ خدا را مرثدہ باد  
 هر کہ را یارے نہان شد از نظر  
 هر کہ جو یانِ نگارے می بود  
 مے دود هر سوہے دیوانہ وار  
 هر کہ عشق دلبرے در جان اوست  
 عاشقان را صبر و آرامے کجا  
 هر کرا عشقِ رخ یارے بود  
 فرقتش گر اتفاقی اوفتد  
 یک زمانے زندگی بے روئے یار  
 باز چون بیند جمال و روئے او  
 مے زند در دامنش دست از جنون  
 آس چنیں صدق اربود اندر دلے  
 گر تو اُنقی با دو صد درد و نفیر  
 تافتن رو از خورِ تابان کہ من  
 این ہمیں آثارِ ناکامی بود  
 عالمے را کور کردست این خیال  
 سوئے آبے تشنہ را باید شتافت

قصہ ہائے راہ ما کوتاہ کرد  
 دامنش ز انسان کہ گل را باغبان  
 می گند بر نفسِ خود جور و جفا  
 شد ز دستے صیقل آئینہ ام  
 کارِ من شد کارِ دلدارِ ازل  
 بوئے یار آمد ازین گلزارِ من  
 از گریبانم برآمد دلبرے  
 آخرین جامے ہمیں جامِ من است  
 کش خدا بمود این وقت مراد  
 از خبر دارے ہمیں پرسد خبر  
 کے بیک جایش قرارے می بود  
 تا مگر آید نظر آن روئے یار  
 دل ز دستش اوفتد از جبرِ دوست  
 توبہ از روئے دل آرامے کجا  
 روز و شب با آن رخس کارے بود  
 در تن و جانس فراقے اوفتد  
 مے کند بر وے پریشان روزگار  
 مے دود چوں بے حواسے سوئے او  
 کز فراقت شد دلم اے یار خون  
 گل بجوید جائے چون بلبلے  
 کس ہی خیزد کہ گردد دستگیر  
 خود بر آرم روشنی از خویشتن  
 بیخ شقوت نخوت و خامی بود  
 سرنگون افگند در چاہِ ضلال  
 هر کہ جست از صدق دل آخر بیافت

آبرو ریزد ز بہر روئے یار  
گم شود تا کس رہے بنمادش  
پختہ داند این سخن را والسلام

آں خرد مندے کہ جوید کوائے یار  
خاک گردد تا ہوا بر بادش  
بے عنایات خدا کار است خام

ایں ہمہ کہ از خامد این عاجز بیرون آمد از حال است نہ از قال و از جوشیدن است نہ از تکلفات کوشیدن اکنون آن بہ کہ تخفیف تصدیع کنم آنچه درد دل ماست خدا درد دل شما الہام کند و دل را بدل راہ دہد از کرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین و صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم مولوی صاحب بزرگ خیر آن مکرم اکثر رطب اللسان می مانند عجب کہ او شان در اندک صحبتے دلی محبت و اخلاص بان مکرم چند بار این خارق امر از ان مخدوم ذکر کردہ اند کہ مر ایک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازین زیارت حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہد شد چنانچہ ہمان شب مشرف بہ زیارت شدم۔ والسلام۔ اراقم خاکسار غلام احمد از قادیان۔

### خواجہ صاحب کا تیسرا خط

بخدمت جناب معانی آگاہ معارف پناہ حقائق نگاہ شریعت انتباہ المستظہر باللہ المعروض ممّا سواہ المؤمنین من اللہ الصمد جناب مرزا غلام احمد صاحب مکارم لا تعدّ سلّمہ اللہ الاحد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جوش اشتیاق ہیچون مکارم اخلاق آن سلالہ نفس و آفاق از حد بیرون ست و محبت بآں مجاہد فی سبیل اللہ روز افزوں۔ منت جوادی صنت کہ اوقات ایں فقیر را بعنائیت بیغایت۔ بر مجاری عافیت ظاہر و باطن جاری فرمود۔ و تا سید آن مرضیۃ الشمائل محمودۃ الخصال از جناب عزت خطابش مسؤل و مقصود۔ سلک لالی آبدار محبت و وداد و عقد جواہر تابدار صداقت و اتحاد اعنی نامہ اخلاص ختامہ مملو بہ مواد خلوص و صفاء و محشو بذخائر خلعت و اصطفاء و رود کرم آموذ نمودہ مسرور نامحصور فرمود فقیر از الفاظ اُلفت آمیز و معانی انبساط خیر و معارف حیرت انگیز آن غواص بحار معالِم ذخیرۃ احتفاظ قلب فراہم نمود۔ و ورود مضمون جلسۃ المذاهب مرسلہ آن صاحب کہ باوجود آذوقہ حقائق گراہنہا جدت ادا را مشتمل بود۔ دل از مستمعان درر بود۔ ہموارہ باین مجاہدات رفیع الغایات بعنایات غیبیہ و تفصیلات لاریبہ مؤید و مکرم باشند فقیر را مستخبر حالات مسرت سمات دانستہ بارسال فضائل رسائل و ارقام کرائم رقاہت مہتیج میفرمودہ باشند۔ ۴ شوال المکرم ۱۳۱۴ ہجریہ قدسیہ۔

غلام فرید  
فقیر  
خادم الفقراء

اراقم فقیر غلام فرید لچشتی النظامی۔ سجادہ نشین از چاچڑاں شریف





پیرزا غلام احمد قادیانی

الراحم عیسیٰ صاحبوں کا دلی خیر خواہ

## اشتہار انعامی ایک ہزار روپیہ

میں اس وقت ایک مستحکم وعدہ کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب عیسائیوں میں سے یسوع کے نشانوں کو جو اس کی خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہیں میرے نشانوں اور فوق العادت خوارق سے قوتِ ثبوت اور کثرتِ تعداد میں بڑھے ہوئے ثابت کر سکیں تو میں ان کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا۔ میں سچ سچ اور حلفاً کہتا ہوں کہ اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ میں ایسے ثالث کے پاس روپیہ جمع کر سکتا ہوں جس پر فریقین کا اطمینان ہو اس فیصلہ کے لئے غیر منصف ٹھہرائے جائیں گے۔

درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

۱۹۰۷ء

۱۲۸- جنوری

☆ نوٹ: اگر درخواست کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں تو روپیہ آپس میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ منہ

# استغناء

الَاتِّكْمَالُ الشَّهَادَةُ  
وَمَنْ يَكْتُمُ مَا فَا نَهَ اَنْتُمْ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا  
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۙ

گواہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو شخص گواہی کو چھپائے اس کا دل گنہگار ہے اور  
خدا جو کام تم کرتے ہو جانتا ہے

مَطْبَعُ ضِيَاءِ الْاِسْلَامِ قَادِيَانُ دَارِ الْاِيْمَانِ مِيْنِ چھپا





You should not conceal your testimony, and he who does conceal is surely wicked minded; and God is perfectly aware of what you do. -                      (Sura Baqar R.39)

Sir,

I beg to enclose herewith a copy of the pamphlet named "Istifta". The motive which has led me to write it is, that the Aryas entertain quite a false notion that Lekh Ram was murdered at my instigation. I am inclined to excuse them for this, as they are entirely ignorant of the supernatural origin of prophecies, and according to their belief inspiration and revelation from God belonged only to the hoary antiquity, now they have become extinct, in other words the Divine influence is not eternal, but a thing of the past. Therefore they cannot reconcile the prophetic phenomena with the present age. However a study of the pamphlet, it is hoped, will not only clear me of any participation direct or indirect in Lekh Ram's murder, but will also be useful to those who deny the existence of prophetic revelation in this age, and who consider the power of telling future events inconsistent with the laws of Nature. At any rate this pamphlet will probably be interesting and instructive to those who sincerely seek a reply to the questions--(1) "Is there a God at all"? (2) "If so, does He reveal future events to His Elite."? I have answered these questions by fully explaining such reasons as conclusively prove that the prophecy about Lekh Ram was actually revealed by God, and that it was altogether out of the Province of man's capabilities and device.

I have repeatedly said that Lekh Ram had challenged me to make the prophecy concerning himself which if it were fulfilled was to be the sole criterion of the truth or falsehood of Islam and the Arya faith. And when the prophecy was made, both the parties agreed to give it a very wide publication and awaited the result most anxiously. At last it has been most clearly and definitely fulfilled. The most curious phase of the prophecy, which has been very thoroughly discussed in these pages, is, that it was published in clear and unequivocal words in the "BURAHIN-I-AHMADIYAH" about seventeen years ago when Lekh Ram was a mere boy of twelve or

☆Istifta is an Arabic word and means to consult a learned man for an opinion

thirteen years. The readers of this pamphlet, must carefully consider this fact which, I believe, will improve their faculty of discernment, and by clearly shewing them the difference between Divine and human powers, will settle their thoughts and satisfy their minds.

It would not be out of place to invite your attention to another of my books-"SIRAJ-I-MUNIR" or "THE BRIGHT SUN,"- which deals with this important question from another point of view. All the prophecies which were made and literally fulfilled before Lekh Ram's death, have been collected therein, and a few of them concerned some other Aryas who are still alive to bear testimony to what they experienced in their own cases. If any of my readers before attempting a reply to this pamphlet should like to see the "SIRAJ-I-MUNIR" it shall be sent to him with great pleasure.

I should also mention that those Maulvies, who like the Aryas, bewildered by the too accurate and unexpected fulfilment of the prophecy, and who being utterly devoid of spirituality are befogged by doubt, will find it worth their while to peruse this book.

I send this pamphlet to you so that after a careful consideration of the arguments I have given, you may give your impartial opinion as to the following points:-

1. Has the prophecy about Lekh Ram been actually fulfilled?
2. If so can it be said that the prophecy is supernatural, that is, neither a design of man nor a mere accident, but a special manifestation of the Divine powers, which may be termed a revealed prophecy?

And communicate the same with your arguments in support of your views to

KADIAN:

Dated 1st May 1897.

Your ever faithful,  
MIRZA GHULAM AHMED  
Chief of Kadian,  
Gurdaspur District,  
Punjab.

مطبوعہ مطبع  
 رَبَّنَا اغْنِنَا لِمَا نَكْفِي وَ لِمَا نَحْتَسِبُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْتَمِدُ عَلَيْكَ  
 شیاء الاسلام  
 قادیان دارالامان  
 تَحْتَمِدُهُ وَ تَضَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 جہڑی کتب پبلیکیشنز اسلام آباد

صاحب من! میں اس چٹھی کے ہمراہ آپ کی خدمت میں ایک رسالہ بھیجتا ہوں جس کا نام استفتاء ہے اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت یہ ہوئی ہے کہ آریہ قوم نے حد سے زیادہ اس بات پر زور دیا ہے کہ لیکھرام اس شخص یعنی اس رافم کی سازش سے قتل ہوا ہے اور میری دانست میں وہ کسی قدر معذور بھی ہیں کیونکہ الہامی پیشگوئیوں کے فوق العادت طریق سے بالکل بے خبر ہیں۔ وجہ یہ کہ ان کے عقیدہ کی رو سے ہزار ہا برس سے الہام الہی پر مہر لگ چکی ہے اور خدا کا کلام آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے اس لئے وہ کسی طرح سمجھ نہیں سکتے کہ خدا کی طرف سے ایسی پیشگوئیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ بہر حال ہمارے ہاتھ میں جو اپنی بریت کے وجہ ہیں ان کا بیان کر دینا نہ صرف لیکھرام کے حامیوں کے شبہات کو مٹانا ہے بلکہ ایسے لوگوں کے معلومات کو بھی وسیع کرنا ہے جو اس زمانہ میں کسی الہامی پیشگوئی کے نفس مفہوم پر بھی اعتراض رکھتے ہیں اور غیب کی باتوں کو قبل از وقت بیان کرنا قانون قدرت کے خلاف خیال کرتے ہیں۔ غالباً یہ رسالہ ان لوگوں کے لئے بھی دلچسپ اور موجب زیادت علم ہوگا جو دلی شوق کے ساتھ اس بات کی تفتیش میں ہیں کہ کیا خدا حقیقت میں موجود ہے اور کیا وہ قبل از وقت کسی پر غیب کی باتیں ظاہر کر سکتا ہے۔ اسی غرض سے اس رسالہ میں تمام ایسے وجوہ بیان کئے گئے ہیں کہ جو بخوبی ثابت کرتے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو لیکھرام کے بارے میں کی گئی تھی وہ واقعی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ اور کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ وہ انسان کا منصوبہ ہو یا انسان اس پر قادر ہو سکے۔ اور اس بات کو ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کی درخواست لیکھرام نے خود کی تھی اور اس کو اسلام اور آریہ مذہب کے امتحان صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا۔ اور پھر بعد اس کے فریقین کی باہمی رضامندی سے دونوں فریق نے بڑے زور سے اس پیشگوئی کو شائع کیا تھا۔ اور جس طرح پہلوانوں کی کشتی ہوتی ہے اسی طرح دونوں گروہ کا اس پیشگوئی پر خیال لگا ہوا تھا۔ آخر بڑی صفائی سے یہ پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی میں ایک بات نہایت عجیب ہے جس کو میں نے زبردست دلائل کے ساتھ اس رسالہ میں بیان کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

یہ پیشگوئی مارچ ۱۸۹۷ء کے مہینہ سے جس میں لیکھرام قتل ہوا ہے ۱۷ برس پہلے ہماری کتاب براہین احمدیہ کے ایک الہام میں بڑی صفائی سے ذکر کی گئی ہے اور براہین کی تالیف کا وہ زمانہ تھا کہ شاید اس وقت لیکھرام ۱۲ یا ۱۳ برس کا ہوگا۔ یہی وہ بات ہے جس کو خوب غور سے سوچنا چاہیے اور یہی وہ امر ہے جس سے معرفت کی ترقی ہوگی اور خدا کے فعل اور انسان کے فعل میں کھلا کھلا فرق دکھائی دے گا اور دل میں سکینت اور اطمینان پیدا ہو جائیں گے اور غالباً اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی مفید ہوگا کہ میں نے ابھی تک ایک دوسرے رسالہ میں جس کا نام سراج منیر ہے اپنی بریت اور سچائی ثابت کرنے کے لئے ایک اور سلسلہ گواہ کی طرح پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں جو لیکھرام کے مرنے سے پہلے پوری ہو چکی تھیں رسالہ مذکورہ میں جمع کر کے لکھ دی ہیں اور نہایت لطیف طور پر ان کا نظام دکھلایا ہے ان پیشگوئیوں کے بعض ایسے آریہ بھی گواہ ہیں جن کے بارے میں یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں سو میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ جو صاحب اپنی رائے لکھنے کے وقت سراج منیر کا دیکھنا مناسب سمجھیں وہ مجھ سے طلب کریں میں وہ رسالہ ان کی خدمت میں روانہ کر دوں گا اور یہ بات بھی بیان کر دینے کے قابل ہے کہ جیسا کہ آریوں کو اس پیشگوئی کے بارے میں ناحق کے شبہات ہیں جن کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ پیشگوئی کی عظمت نے ان کو حیرت میں ڈال دیا ہے ایسا ہی ہمارے مخالف مولوی بھی جو روحانیت سے بے بہرہ ہیں اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں سوان کے لئے بھی یہ رسالہ مفید ہوگا بشرطیکہ وہ غور سے پڑھیں اور یہ رسالہ اس چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ آپ رسالہ کے وجوہات پیش کردہ پر غور کر کے اپنے دلی انصاف کے تقاضا سے وہ فتویٰ لکھیں جس کا لکھنا وجوہات معروضہ کی رو سے واجب ہو یعنی یہ کہ لیکھرام کے مرنے کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی کیا وہ فی الواقعہ پوری ہوگئی یا نہیں اور کیا وہ اس اعلیٰ درجہ فوق العادت پر ہے یا نہیں جس کی نسبت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ نہ وہ انسانی منصوبہ ہے اور نہ اتفاقی امر ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا وہ خاص فعل ہے جس کو الہامی پیشگوئی کہنا چاہئے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

راقم غلام احمد قادیانی ۸/ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

کرر آ نکہ جو صاحب بغرض تصدیق نشان لیکھرام والی پیشگوئی کے اپنی گواہی نقشہ منسلکہ پر کرنا نہ چاہیں انہیں لازم ہوگا کہ یہ رسالہ استفتاء معہ اس چٹھی کے واپس کریں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## اِسْتِفْتَاء

کیا فرماتے ہیں بزرگان اہل النظر و اہل الرائے کہ یہ الہامی شہادتیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں ان پر نظر ڈالنے سے اطمینان کے لائق یہ نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں کہ جو پیشگوئی لیکھرام کی موت کی نسبت کی گئی تھی وہ واقعی طور پر پوری ہوگئی؟ اگر ان کی رائے میں پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ نیچے لکھی ہوئی پیشگوئیوں سے جو بطور وثیقہ شہادت ہیں کمال صفائی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ تحریریں انسانی انگلوں اور منصوبوں سے برتر اور فوق العادہ ہیں تو محض اللہ سبحانی کی مدد کے لئے جو جوان مردوں اور بہادروں اور خدا ترس بندوں کا کام ہے بغرض تصدیق اس مضمون کے ذیل میں اپنی گواہی ثبت کریں۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو اس سچی گواہی کا اجر دے گا اور دنیا اور دین کی عافیت اور کامیابی سے کامل حصہ عطا فرمائے گا ورنہ شہادت حقہ کے چھپانے کے جو برے نتائج ہیں ان کا ظہور بھی قانون الہی کے رو سے لازمی ہے لیکن اگر کسی کے نزدیک مندرجہ ذیل الہامی شہادتیں اطمینان کے لائق نہیں بلکہ ان کے خیال میں دراصل انسانی منصوبہ تھا جو الہامی پیشگوئی کے نام سے مشتمل کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر اسی پختہ سازش کی وجہ سے لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو بمقام لاہور مارا گیا تو اسے اختیار ہے کہ اس کاغذ پر اپنی گواہی ثبت نہ کرے اور مجھے قاتلوں میں سے شمار کرتا رہے لیکن اگر اس کے نزدیک یہ الہامی شہادتیں وزن کے قابل ہیں جن سے ہم فائدہ اٹھانے کے مستحق ہیں تو دینی ہمدردی کا اس وقت ہم کوئی مطالبہ نہیں کرتے مگر انسانی ہمدردی اور وہ بھی ٹھیک ٹھیک انصاف کی رو سے جس قدر قانون ہمیں حق بخشتا ہے اس کو ہم ادب کے ساتھ اہل الرائے سے بطور استفتاء مانگتے ہیں۔ ہم اس استفتاء کے ذریعہ سے اہل نظر سے کیا چاہتے ہیں؟



بس یہی کہ جو کچھ ہم ایک مرتب اور مکمل سلسلہ پیشگوئیوں کا لیکھر ام کی موت کے بارے میں ان کے سامنے رکھتے ہیں وہ اس پر پوری توجہ کے ساتھ فتویٰ کے طور پر برائے لکھیں اور اپنے پاک کانشنس کے جوش سے شہادت دیں کہ کیا عقل اور دیانت واجب نہیں ٹھہراتی کہ اس الہامی سلسلہ کے فوق العادہ بیان کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے؟ اور کیا ایک عقلمند کے ذہن میں آسکتا ہے کہ پیشگوئی کی یہ تمام شاخیں جو بشری طاقتوں سے بڑھ کر ہیں جھوٹ کی تائید میں یکدفعہ پھوٹ پڑیں؟ اس وقت یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ آریہ صاحبوں کے ہاتھ میں اس پیشگوئی کی تکذیب کیلئے جو کچھ ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ انہوں نے بجائے اس کے کہ خدا کے عجیب کاموں پر غور کرتے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ بدظنی کی وجہ سے انسانی منصوبوں کے احتمال کو وہ درجہ دیا ہے جو خدائے قادر کے کاموں سے مخصوص ہے۔ چونکہ یہ پیشگوئی چار برس سے کچھ زیادہ کی تھی اور کئی مجلسوں کی تقریروں اور نیز تحریروں سے ہندوؤں تک یہ بات پہنچ گئی تھی کہ پیشگوئی میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہبیت ناک طور پر لیکھر ام کی زندگی کا خاتمہ ہوگا اور نیز یہ کہ عید کے دنوں میں اس کی وفات ہوگی اور چھ سال کے اندر ہوگی اور پیشگوئی اپنے صریح لفظوں میں واقعہ قتل کی طرف اشارہ کرتی تھی اس لئے انہوں نے اس بات کو بہت بعید سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیشگوئی ایسے صریح پتوں اور نشانوں کے ساتھ ہو مگر اس بات کو قرین قیاس خیال نہ کیا کہ قبل از وقت یہ تمام غیب کی باتیں کوئی انسان اپنے منہ سے نکالے اور پھر ویسی ہی پوری کر کے دکھلا دیوے لہذا انہوں نے اس الہامی پیشگوئی کو انسانی منصوبہ پر حمل کر لیا اور بڑے اصرار سے بار بار اخباروں میں چھاپا کہ ایسی صفائی سے پیشگوئی کرنا اور ایسے کھلے کھلے اور بے حجاب طریق سے تاریخ اور دن اور صورت موت کو قبل از وقت بیان کرنا خدا کا قانون نہیں ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ یہی شخص یعنی یہ راقم لیکھر ام کا قاتل ہے اور یہ پیشگوئی عمت سازشوں اور مدت کی سوچی ہوئی تدبیروں کا نتیجہ ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے باہمی اتفاق کے ساتھ اس راقم کو ملزم بنانے کیلئے زور دیا اور اس خیال کے اظہار میں اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کر ڈالے اور گورنمنٹ میں مخبریاں کیں یہاں تک کہ ۱۸/۱۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو بروز پنجشنبہ انگریزی افسروں نے قادیان میں آ کر میرے گھر کی تلاشی کی۔ تلاشی کے وقت میں خطوط دستخطی پنڈت لیکھر ام برآمد ہوئے اور نیز وہ معاہدہ کا کاغذ بھی نکل آیا جس میں آسمانی نشانوں کے دکھلانے کے بارے میں شرطیں قائم ہو کر دونوں فریق کی رضامندی سے سچی پیشگوئی کو معیار صدق و کذب ٹھہرایا گیا تھا چنانچہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حضور میں وہ کاغذ پڑھا گیا جس کا یہ مضمون تھا کہ جو پیشگوئی لیکھر ام کے حق میں کی جائے گی وہ دین اسلام اور آریہ مذہب میں ایک فیصلہ ناطق ہوگی۔ اگر پیشگوئی سچی نکلی تو وہ دین اسلام کی سچائی کی گواہ ہوگی اور ہندو مذہب کے بطلان پر دلیل ٹھہرے گی اور اگر جھوٹی نکلی تو وہ ہندو مذہب کی سچائی پر گواہ ہوگی اور نعوذ باللہ دین اسلام کے بطلان پر دلالت کرے گی۔ اور یہ شرط پنڈت لیکھر ام نے اپنے

﴿۳﴾

اصرار سے لکھوائی تھی اور چونکہ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدوں پر وثوق تھا اس لئے میں نے بھی اس کو قبول کر لیا تھا۔ اب وہ مشکل جس کے لئے اس استفتاء کی ضرورت پڑی صرف اسی قدر نہیں کہ آریہ صاحبوں نے اس راقم پر خفیہ سازش کا الزام لگایا بلکہ ہماری قوم کے بعض بزرگ لوگوں نے بھی ان سے اتفاق کر لیا اور یہ چاہا کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی جس کی تکذیب کا نتیجہ معاہدہ کے کاغذات کے رو سے اسلام کی تکذیب ہے کسی طرح باطل ٹھہرائی جائے چنانچہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ اور ایسا ہی بعض چند اور مولویوں نے عام طور پر یہ رائے شائع کر دی ہے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ چنانچہ انہوں نے ایک خط میری طرف بھیج دیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ”میں نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی یعنی لیکھرام کی موت صرف ایک اتفاقی امر تھا جس میں خدا کا کچھ دخل نہیں“ اور اس بات پر زور دیا کہ کیوں یہ امر ثابت شدہ مان لیا جائے کہ پیشگوئی سچی ہوئی۔ اور کیوں یہ قبول نہ کیا جائے کہ یہ ایک اتفاقی موت ہے جو پیشگوئی کے زمانہ میں وقوع میں آگئی۔

اس تکذیب کی ہمیں اپنے ذاتی اغراض کے لئے تو کچھ پرواہ نہ تھی لیکن چونکہ معاہدہ کے کاغذات تلاشی کے وقت میں پکڑے گئے اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حضور میں پڑھے گئے اور ہر ایک دشمن دوست کو ان سے اطلاع ہوگئی تو اب ایسی سچائی جس میں فروگذاشت کرنے سے اسلام پر بے جا حملہ ہوتا ہے قابل درگزر نہیں۔ اسی اشد ضرورت کی وجہ سے یہ تمام روئداد اہل الرائے کی خدمت میں پیش کرنی پڑی تاکہ وہ دیکھیں کہ کس قدر ظلم کا ارادہ کیا گیا ہے۔ افسوس کہ ان لوگوں نے ان خیالات کے ظاہر کرنے کے وقت یہ نہیں سوچا کہ ان تاویلوں سے دنیا میں کسی نبی کی پیشگوئی قائم نہیں رہے گی کیونکہ ہر ایک جگہ اس وہم کا دروازہ کھلا ہے کہ یہ اتفاقی واقعہ ہے۔ پس اگر یہی رائے سچی ہے تو انہیں اقرار کرنا چاہیے کہ تمام نبیوں کی نبوت پر کوئی بھی ثبوت نہیں اور سب اتفاقی واقعات ہیں۔

توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے اور ایک مفسد آدمی کسی سچی پیشگوئی کو بڑی آسانی سے اتفاقی امر کہہ سکتا ہے لیکن میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ تمام شبہات اس قسم کے ہیں کہ جیسے ایک دہریہ مصنوعات کو ایک نکما سلسلہ ٹھہرا کر خدا تعالیٰ کے وجود کی نسبت شبہات پیدا کر لیتا ہے اور دنیا کے تمام نظام کو اتفاقی امر ٹھہراتا ہے اور پھر جب سمجھ آتی ہے اور خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوتا ہے اور اس عالم کی ترتیب مبلغ اور محکم کو مشاہدہ کرتا ہے اور دقائق صنعت باری اور اس کی لطیف حکمتوں پر اطلاع پاتا ہے تو ناچار پہلی رائے اس کو چھوڑنی پڑتی ہے۔ سو یقیناً سمجھنا چاہیے کہ یہ اعتراضات بھی ایسے ہی ہیں اور یہ اعتراضات اسی وقت تک دل میں اٹھتے ہیں کہ جب تک ایک پیشگوئی کے باریک پہلوؤں پر نظر نہیں پڑتی اور خدا تعالیٰ کی خدائی کے انتظام کو ناقص سمجھا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے شے ہمیشہ ان لوگوں کے دلوں

﴿۴﴾

میں پیدا ہوتے ہیں جن کے دل خدا کی سچی معرفت سے بے نصیب ہیں وہ خدا کے کاموں سے حیرت زدہ ہو کر انکار کرنے کی طرف جھک جاتے ہیں اور واقعات کو اس پہلو کی طرف کھینچ لیتے ہیں جس پہلو تک ان کے موٹے اور سطحی خیال ٹھہر گئے ہیں اور اسی پر وہ زور دیتے رہتے ہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر لیکھرام اتفاقی طور پر بذریعہ قتل مر گیا تو اس طور پر بھی تو اتفاقی امر کا واقعہ ہونا ممکن تھا کہ کوئی شخص اس کی نسبت ارادہ قتل کا نہ کرتا۔ یا اگر کرتا تو اپنے ارادہ میں ناکام رہتا یا اگر کسی قدر حملہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس سے موت تک نوبت نہ پہنچتی۔ پھر کیا سبب کہ دوسرے پہلوؤں کے تمام اتفاقات ممکنہ ظہور میں نہ آئے اور یہ اتفاق جوان پہلوؤں کی نسبت اپنے ساتھ مشکلات بھی رکھتا تھا ظہور میں آ گیا۔ کیا یہ خدا نے کیا یا کسی اور نے؟ پس وہ علیم و سمیع خدا جس کے انصاف پر فریقین نے اس مقدمہ کو چھوڑا تھا اور جس کی نسبت ایک فریق نے خبر بھی دی تھی کہ اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ میں ایسا ہی کروں گا کیوں اس کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اس نے منصفانہ فیصلہ نہیں دیا۔ اور کیوں ایسا سمجھا جائے کہ اس نے مفتری کی حمایت کی۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ خدا کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ ایسے جھوٹے کی پیشگوئیاں بھی سچی کر دیتا ہے جن پیشگوئیوں کو وہ اپنے صدق کی وجہ سے ٹھہراتا ہے تو گویا خدا کا عہد اُردہ ہے کہ جھوٹوں کو بچوں کے ساتھ برابر کر کے سچ کے تمام سلسلہ کو تباہ اور زیر و زبر کر دے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ خدا صادق کا حامی ہوتا ہے اور اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے نہ افتراؤں کو تو اس اصول کو ماننا ایک منصف کے لئے ضروری ہوگا کہ جو پیشگوئی خدا کے نام پر کی جائے اور وہ پوری ہو جائے تو وہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر اس اصول کو نہ مانا جائے تو خدا کی ساری کتابیں بے دلیل رہ جائیں گی اور ان کی سچائی پر یقین کرنے کی راہیں بند ہو جائیں گی۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے اور کہتا ہے **وَإِنْ يَلُكُ صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ** یعنی صادق کی یہ نشانی ہے کہ اس کی بعض پیشگوئیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض کی شرط اس لئے لگادی کہ وعید کی پیشگوئیوں میں رجوع اور توبہ کی حالت میں عذاب کا تخلف جائز ہے گو کوئی بھی شرط نہ ہو۔ پس ممکن ہے کہ بعض عذاب کی پیشگوئیاں ملتوی رکھی جائیں اور اپنی میعاد کے اندر پوری نہ ہوں جیسا کہ یونس کی قوم کے لئے ہوا۔ غرض خدا کے نام پر جو پیشگوئی پوری ہو جائے اس کی نسبت شک کرنا اور اس کو اتفاق پر محمول کر دینا گویا خدا تعالیٰ کے دینی انتظام پر ایک حملہ ہے اور نبوت کی تمام عمارت کو گرانے کا ارادہ ہے۔

ان تمہیدی امور کو یہاں تک درج کر کے اب ہم ان سلسلہ وار الہامی شہادتوں کو پیش کرتے ہیں جن کا دریافت کرنا فتویٰ دینے سے پہلے اہم اور ضروری ہے۔ اور ان شہادتوں پر جو سوالات جرح

﴿۵﴾

ہو سکتے تھے ہم نے پہلے سے بیانات مذکورہ بالا میں ان کو رد کر دیا ہے اور شاید آئندہ بھی کچھ کچھ لکھا جائے اب ہم ان تمہیدی امور کو یہاں تک لکھ کر اول پنڈت لیکھر ام کے ان خطوط اور خلاصہ عہد نامہ کو معہ جواب خود درج کرتے ہیں جو اس پیشگوئی سے پہلے بطور باہمی خط و کتابت ظہور میں آئے اور وہ یہ ہیں:

خط از طرف پنڈت لیکھر ام۔ ”بخدمت فیض درجت مرزا صاحب۔ نمستے۔ جب سے میں یہاں (قادیان میں) آیا ہوں بہت سی خط و کتابت باہمی ہو چکی ہے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اب چونکہ مجھے بخیاں اتحاق حق کوئی عمدہ فیصلہ کرنا ضروری ہے اس واسطے متصدع خدمت ہوں کہ آج دن کو کوئی وقت مقرر فرما کر مدرسہ میں آپ تشریف لائیں یا کوئی اور جگہ علاوہ دولت خانہ خود تجویز کر کے مطلع فرمائیں تاکہ بندہ حاضر ہو کر معہ بھائی کشن سنگھ و حکیم دیارام و پنڈت نہال چند جی کے آسمانی نشانات والہامات و بحث کی بابت آپ سے کچھ فیصلہ کر لیوے ورنہ آپ بخوبی یاد رکھیں کہ اب میری طرف سے اتمام حجت ہو گئی۔ صداقت کے مقابلہ سے منہ چرانا عقل مندوں سے بعید ہے۔ زیادہ نیاز۔ طالب حق لیکھر ام۔ ۵/۵/۱۸۸۵ء۔“

دوسرا خط پنڈت لیکھر ام۔ ”عنایت فرمائے بندہ جناب مرزا صاحب۔ نمستے۔ زبانی بھائی کشن سنگھ کے مجمل و زبانی مولوی دین محمد و محمد عمر کے مفصل طور پر آپ کا پیغام بجواب میرے خط کے بدین مضمون پہنچا کہ آریہ دھرم و مذہب اسلام کے دو تین مسائل پر بحث کی جاوے اور قواعد مباحثہ حسب پسند فریقین مقرر کئے جاویں۔ پس بجواب اس کے متصدع خدمت ہوں کہ میرا مدعا پشاور سے چل کر قادیان میں آنے سے صرف یہی تھا اور اب تک بھی اسی امید پر یہاں مقیم ہوں کہ آپ کے معجزات و خرق عادات و کرامات و الہامات و آسمانی نشانات کی تصدیق کر کے مشاہدہ کروں اور پیشتر اس سے کہ کسی اور اصول پر بحث کی جاوے یہی معاملہ ایک خاص معزز لوگوں کی مجلس میں بخوبی طے ہو جانا چاہیے اور اگر اس کے اثبات کرنے میں آپ عاری ہو کر پہلو تہی فرمائیں تو اور بحث سے بھی مجھے کسی طرح کا انکار نہیں۔ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے معتقدوں کے سامنے ثبوت کر دینا اور بات ہے اور مجلس علماء و فضلاء میں تصدیق ہونا اور چیز ہے۔ امید کہ آپ جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں اور عذر معذرت درمیان نہ لائیں۔ نیاز مند لیکھر ام از آریہ سماج قادیان۔ مکررہ کرر آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ذرہ بھی آثار صداقت رکھتے ہو تو دکھائیے ورنہ خدا کے واسطے باز آئیے۔ برسرولان بلاغ باشد و بس۔ لیکھر ام“

تیسرا خط پنڈت لیکھر ام۔ ”مرزا صاحب بندگی۔ مجھے طول طویل الف لیلہ کے فسانوں سے نفرت ہے۔ اس واسطے تکرار الفاظ سے بھی خط کو لمبا کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ خلاصہ عرض خدمت ہے



کہ وہی شرائط (نشان الہی کے دیکھنے کے بارے میں) جو میں نے طیار کر کے ارسال کئے تھے جن کی نقل آپ کے پاس موجود ہے معہ شرائط خود کے چار منصفوں کے پاس روانہ ہونی چاہیے جو منصفوں سے طے ہو کر آوے ان پر ہم ہر دو کو عمل کرنا چاہیے۔ کسی حکیم کا قول ہے کہ یکے درگير و محکم گیر۔ میرا اس پر عمل ہے مگر افسوس کہ آپ کسی بات پر ٹھہرتے نظر نہیں آتے۔ اے بھائی یہ تو ضرور ہوگا (کہ نشان آسانی کے صدق یا کذب ظاہر ہونے کے وقت) اگر میرے واسطے دین محمدی کی شرط ہے تو آپ کے واسطے آریہ دھرم بھی ضروری ہے۔ بصورت ثانی عوض تین سو روپیہ ہوگا۔ اگر خداوند کریم نے صداقت کی فتح کی تو روپیہ لے لوں گا۔ ورنہ آپ کا روپیہ آپ کے حوالہ اور میری محنت برباد اور آپ کی آمدنیات کی ترقی ہم خرما و ہم ثواب۔ آپ کے تو بہر طرح پانچوں گھی میں ہیں گھبراتے کیوں ہو..... آپ کا مجیب الدعوات ہونے کا دعویٰ ہے..... اور اگر اسی طرح زبانی جمع خرچ کرنا منظور خاطر ہے تو خوب مزہ ہے۔ خیالی پلاؤ پکائیے اور تمام دنیا میں کسی کو خاطر شریف میں نہ لائیے۔ آپ کا اختیار ہے دست خود زبان خود۔ مجھے آج یہاں آئے پچیس<sup>۲۵</sup> یوم کا عرصہ گزر گیا۔ میں کل پرسوں تک جانے والا ہوں۔ اگر کچھ بحث کرنی ہے تو بھی اور اگر شرائط (یعنی نشان دکھلانے کا عہد نامہ) منصفوں کے پاس روانہ کرنا ہے تو بھی طے فرمائیے ورنہ بعد از یاروں میں لاف و گزاف کا کچھ فائدہ نہ ہوگا لیکن بہت بہتر ہوگا کہ آج ہی مدرسہ کے میدان میں تشریف لاویں۔ شیطان و شفاعت و شق القمر کا ثبوت دیں۔ انتظامی منصف بھی مقرر کر لیجئے۔ میری طرف سے مرزا امام الدین صاحب منصف تصور فرماویں۔ اگر اس پر بھی آپ کو قناعت نہیں ہے تو خدا کے واسطے باز آئیے۔ نیاز مند لیکھرام۔ ۱۳ دسمبر ۱۸۸۵ء۔“

چوتھا خط۔ ”جناب مرزا صاحب۔ نمستے۔ آپ کا دوورقی مراسلہ روود ہوا جس سے صاف طور پر واضح ہوا کہ قرآن شریف محض ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمدؐ و یوسف و لوط و سکندر و لقمان کے قصہ جات و فضولیات

☆ اس مجیب الدعوات کے لفظ سے لیکھرام کی عربی دانی نہایت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے جس بچہ نے پہلا قاعدہ صرف عربی کا بھی پڑھا ہوگا وہ جانتا ہے کہ مجیب کا لفظ خدا تعالیٰ کے لئے آتا ہے یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا۔ یہ باب افعال سے فاعل کا صیغہ ہے پس لیکھرام کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ آپ کو مستجاب الدعوات ہونے کا دعویٰ ہے۔ اب غور کرو کہ آریہ صاحبوں کا کس قدر جھوٹ ہے کہ لیکھرام کو عربی بھی آتی تھی۔ یہ اس کے ہاتھ کے خط لکھے ہوئے ہیں جو اس جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ شخص دونوں زبانوں سے بے نصیب تھا نہ سنسکرت جانتا تھا نہ عربی۔ اور جھوٹ بولنے والے کی ہم زبان بند نہیں کر سکتے۔ منہ

﴿۷﴾

سے سراپا لبریز ہے۔ مجھے دیروزہ خط کی شرائط پر بحث کرنی منظور ہے اور آپ صریحاً حیلہ و حوالہ مثال مثال و حجت انگیزی کر رہے ہیں مرزا جی افسوس افسوس آپ کو تصفیہ منظور نہیں ہے کسی نے کیا سچ کہا ہے عذر نامعقول ثابت می کند تفسیراً۔ علاوہ برآں آپ مسیح ثانی ہیں۔ دعویٰ خود کو اثبات کر دکھائیے ورنہ بے ہودہ شور و شر نہ مچائیے۔ لیکھرام از آریہ سماج قادیان ۹ بجے دن کے۔

پانچواں خط۔ ”مرزا صاحب۔ کندن کوہ (اس کے آگے ایک شکستہ لفظ ہے جو پڑھا نہیں جاتا) افسوس کہ آپ اسپ خود کو اسپ اور اوروں کے اسپ کو خچر قرار دیتے ہیں۔ میں نے ویدک اعتراض کا عقل سے جواب دیا اور آپ نے قرآنی اعتراض کا نقل سے مگر وہ عقل سے بسا بعید ہے۔ اگر آپ فارغ نہیں تو مجھے بھی کام بہت ہے اچھا آسانی نشان تو دکھائیں اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الما کرین سے میری نسبت کوئی آسانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔ ☆ لیکھرام۔“

ان تمام خطوط کے جواب میں مفصل خط لکھے گئے تھے جن کا نقل کرنا اس جگہ ضروری نہیں۔ لیکھرام کی طبیعت میں افتراء اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا اس لئے وہ بار بار اپنے خطوط میں لکھتا ہے کہ بحث نہیں کرتے

☆ اس جگہ لیکھرام نے نشان مانگنے کے وقت خدا تعالیٰ کا نام خیر الما کرین رکھا۔ اور خدا تعالیٰ کے بارے میں ماکر کا لفظ اس صورت میں بولا جاتا ہے کہ جب وہ باریک اسباب سے مجرم کو ہلاک یا ذلیل کرتا ہے۔ پس لیکھرام کے منہ سے خود وہ الفاظ نکل گئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنی موت کا نشان مانگتا تھا یعنی ایسا نشان جس کے اسباب بہت باریک ہوں۔ سو خدا کی قدرت ہے کہ اسی طرح اس کی موت ہوئی اور ایسے قاتل کے ہاتھ سے مارا گیا جس کی کارروائی ہر ایک کو نہایت تعجب میں ڈالتی ہے کہ کیوں کر اس نے عین روز روشن میں حملہ کیا اور کیوں کر آباد گھر میں ہاتھ اٹھانے کی اس کو جرأت ہوئی اور کیوں کہ وہ چھری مار کر صاف نکل گیا اور پھر کیوں کہ بندوؤں کی ایک آباد گلی میں باوجود مقتول کے وارثوں کے شور دہائی کے پکڑا نہ گیا۔ سو جب ہم ان واقعات کو نور سے سوچتے ہیں تو فی الفور طبیعت اس طرف چلی جاتی ہے کہ یہی وہ کام ہے جس کو خیر الما کرین کی طرف منسوب کرنا چاہیے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ خدا کا نام قرآن شریف کی رو سے خیر الما کرین اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب وہ کسی مجرم مستوجب سزا کو باریک اسباب کے استعمال سے سزا میں گرفتار کرتا ہے یعنی ایسے اسباب اس کی سزا کے اس کے لئے مہیا کرتا ہے کہ جن اسباب کو مجرم کسی اور ارادہ سے اپنے لئے آپ مہیا کرتا ہے۔ پس وہی اسباب جو اپنی بہتری یا ناموری کے لئے مجرم جمع کرتا ہے وہی اس کی ذلت اور ہلاکت

مجھے کوئی نشان نہیں دکھلاتے اور معقول جواب نہیں دیتے حالانکہ بحث کے لئے یہ صاف طریق اس کے سامنے پیش کیا گیا کہ وہ وید کی پابندی سے اور اس کی شرتیوں کے حوالہ سے بحث کرے اور ہم قرآن شریف کی پابندی سے اور اس کی آیتوں کے حوالہ سے بحث کریں۔ پس چونکہ وہ محض جاہل تھا اور یہ بھی اس میں طاقت نہیں تھی کہ ہر ایک مقام میں وید کی شرتی پیش کر سکے اس لئے وہ چالاکی سے ہمارے اصل مطالبہ کو تحریر میں ہی نہیں لاتا تھا۔ ہاں ٹھٹھے اور ہنسی سے بار بار آسمانی نشان مانگتا تھا۔ غرض ہم اس جگہ اپنا آخری خط نقل کر دیتے ہیں جو اس کے آخری رقعہ کے جواب میں لکھا گیا تھا اور وہ یہ ہے:

جناب پنڈت صاحب۔ آپ کا خط میں نے پڑھا۔ آپ یقیناً سمجھیں کہ ہمیں نہ بحث سے انکار ہے اور نہ نشان دکھلانے سے مگر آپ سیدھی نیت سے طلب حق نہیں کرتے بے جا شرائط زیادہ کر دیتے ہیں۔ آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب المعرش خیر الماکورین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بیباکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اشارہ کہ خدا عرش پر ہے اور مکر کرتا ہے یہ خود آپ کی ناسمجھی ہے۔ مگر لطیف اور مخفی تدبیر کو کہتے ہیں جس کا اطلاق خدا پر ناجائز نہیں اور عرش کا کلمہ خدا تعالیٰ کی عظمت کیلئے آتا ہے کیونکہ وہ سب اونچوں سے زیادہ اونچا اور جلال رکھتا ہے یہ نہیں کہ وہ کسی انسان کی طرح کسی تخت کا محتاج ہے۔ خود قرآن میں ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے تھا ماہوا ہے اور وہ قیوم ہے جس کو کسی

کا موجب ہو جاتے ہیں۔ قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلو اتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں اور ان کی نظر سے وہ امور اس وقت تک مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی قضا و قدر نازل ہو جائے۔ پس اس مخفی کارروائی کے لحاظ سے خدا کا نام ماکور ہے۔ دنیا میں ہزاروں نمونے اس کے پائے جاتے ہیں۔ سو لکھ رام کے معاملہ میں خدا کا مکر یہ ہے کہ اول اسی کے مونہہ سے کہلوایا کہ میں خیر الماکورین سے اپنی نسبت نشان مانگتا ہوں۔ سو اس درخواست میں اس نے ایسا عذاب مانگا جس کے اسباب مخفی ہوں اور ایسا ہی وقوع میں آیا کیوں کہ جس شخص کو شدھ کرنے کے لئے اس نے اتوار کا دن مقرر کیا تھا اور اتوار کے دن آریوں کا ایک خوشی کا جلسہ قرار پایا تھا جیسا کہ عید کا دن ہوتا ہے تا اس شخص کو شدھ کیا جائے۔ سو وہی خوشی کے اسباب اس کیلئے اور اس کی قوم کیلئے ماتم کے اسباب ہو گئے اور خیر الماکورین کے نام کو خدا تعالیٰ نے تمام آریوں کو خوب سمجھا دیا۔ منہ



﴿۹﴾

چیز کا سہارا نہیں۔ پھر جب قرآن شریف یہ فرماتا ہے تو عرش کا اعتراض کرنا کس قدر ظلم ہے آپ عربی سے بے بہرہ ہیں آپ کو مکر کے معنی بھی معلوم نہیں۔ مکر کے مفہوم میں کوئی ایسا ناجائز امر نہیں ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ شریروں کو سزا دینے کیلئے خدا کے جو بار یک اور مخفی کام ہیں ان کا نام مکر ہے۔ لغت دیکھو پھر اعتراض کرو۔ میں اگر بقول آپ کے وید سے اُمی ہوں تو کیا حرج ہے کیونکہ میں آپ کے مسلم اصول کو ہاتھ میں لے کر بحث کرتا ہوں مگر آپ تو اسلام کے اصول سے باہر ہو جاتے ہیں۔ صاف افتراء کرتے ہیں۔ چاہیے تھا کہ عرش پر خدا کا ہونا جس طور سے مانا گیا ہے اول مجھ سے دریافت کرتے پھر اگر گنجائش ہوتی تو اعتراض کرتے اور ایسا ہی مکر کے معنی اول پوچھتے پھر اعتراض کرتے اور نشان خدا کے پاس ہیں وہ قادر ہے جو آپ کو دکھلاوے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ خاکسار۔ میرزا غلام احمد۔

اور وہ معاہدہ جو نشانوں کے دیکھنے کے لئے اس راقم اور لیکھرام کے مابین تحریر پایا تھا اس کا عنوان جو لیکھرام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا یہ ہے:

”اوم پر ماتمنے تم۔ ہی سچا اندروپ پر ماتماست کا پرکاش کر اور است کا ناش کرتا کہ تیری ست وید ویا سب سنسار میں پرمرت ہووے۔“ ☆ پھر بعد اس کے اس طول طویل معاہدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی پیشگوئی لیکھرام کو بتلائی جائے اور وہ سچی نہ ہو تو وہ ہندو مذہب کی سچائی کی دلیل ہوگی اور فریق پیشگوئی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ آریہ مذہب کو اختیار کرے یا تین سو ساٹھ روپیہ لیکھرام کو دے دے جو پہلے سے شرمیت ساکن قادیان کی دوکان پر جمع کر دینا ہوگا۔ اور اگر پیشگوئی کرنے والا سچا نکلے تو اسلام کی سچائی کی یہ دلیل ہوگی اور پنڈت لیکھرام پر واجب ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کرے۔ پھر بعد اس کے وہ پیشگوئی بتلائی گئی جس کی رو سے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام کی زندگی کا خاتمہ ہوا لیکن پہلے اس سے جو وہ پیشگوئی لیکھرام پر ظاہر کی جاتی مکرر اُبد ریعہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ان کو اطلاع دی گئی تھی کہ اگر ان کو پیشگوئی کے ظاہر کرنے سے رنج پہنچے تو اس کو ظاہر نہ کیا جائے مگر لیکھرام نے بڑی شوخی اور دلیری سے جیسا کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں اس بات کا ذکر ہے ایک کارڈ اپنا دستخطی میری طرف روانہ کیا کہ ”میں آپ کی پیشگوئیوں کو وہابیت سمجھتا ہوں

☆ یہ لیکھرام نے پیشگوئی کے انجام کے لئے دعا کی تھی کہ اگر اسلام سچا ہے تو ان کی پیشگوئی سچی نکلے اور اگر ہندو مذہب سچا ہے تو ان کی پیشگوئی جو کریں گے جھوٹی نکلے۔ اب ہم ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ اگر اس لیکھرام والی پیشگوئی کو جھوٹی سمجھا جائے تو کس فریق پر اس دعا کا بد اثر پڑے گا۔ منہ

✽ یہ شرط جو لیکھرام اسلام کو قبول کرے یہ اس وقت کی شرط ہے جبکہ کچھ معلوم نہ تھا کہ جو پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اس کا مضمون کیا ہوگا۔ منہ

میرے حق میں جو چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور میں کچھ خوف نہیں کرتا۔ اس پر بھی ہماری طرف سے بڑی توقف ہوئی اور نیز یہ باعث ہوا کہ ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر پیشگوئی کی میعاد نہیں کھلی تھی اور لیکچر ام کا اصرار تھا کہ میعاد کی قید سے پیشگوئی بتلائی جائے۔ آخر ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو بہت توجہ اور دعا اور تضرع کے بعد معلوم ہوا کہ آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے درمیان لیکچر ام پر عذاب شدید جس کا نتیجہ موت ہے نازل کیا جائے گا اور اس کے ساتھ یہ عربی الہام بھی ہوا عجل جسد له خوار۔ لہ نصب و عذاب یعنی یہ گو سالہ بے جان ہے جس میں سے مہل آواز آ رہی ہے۔ پس اس کے لئے دکھ کی مار اور عذاب ہے اور اس اشتہار کے صفحہ ۲ اور تین<sup>۲</sup> میں یہ عبارت ہے۔ اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے زالا اور خارق عادت ہو (یعنی جو عوارض اور بیماریاں انسان کے لئے طبعی اور معمولی ہیں جن سے انسان کبھی صحت پاتا اور کبھی مرتا ہے ان میں سے نہ ہو) اور اپنے اندر الہی بیعت رکھتا ہو (یعنی الہی قہر کے نشان اس میں موجود ہوں) نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے (یعنی میرے صدق اور کذب کا مدار یہی پیشگوئی ہے) اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

اس جگہ منصف سوچیں کہ در صورت دروغ نکلنے اس پیشگوئی کے کس ذلت کے اٹھانے کے لئے میں طیار تھا اور اپنے صدق اور کذب کا کس درجہ پر اس پیشگوئی پر حصر کیا گیا تھا۔ پھر وہ لوگ جو خدا کی ہستی کو مانتے اور اس بات کو جانتے ہیں کہ اس کے ارادہ کے نیچے سب کچھ ہو رہا ہے اور ہر ایک جھگڑے کا آخری فیصلہ اس کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ کیوں کر کہہ سکتے ہیں کہ ایسا عظیم الشان مقدمہ جس کے نتیجے کی دو بڑی بھاری قومیں منتظر تھیں وہ خدا کے علم اور ارادہ کے بغیر یونہی اتفاقی طور پر ظہور میں آ گیا گویا جو مقدمہ خدا کو سونپا گیا تھا وہ بغیر اس کے جو اس کے فیصلہ کرنے والے فرمان سے مزین ہو یونہی اس کی لاعلمی میں داخل دفتر ہو گیا۔ اگر ایسے خیالات بھروسہ کرنے کے لائق ہیں تو پھر تمام نبوتوں کا سلسلہ اور شریعتوں کا تمام نظام یک دفعہ درہم برہم ہو جائے گا کیوں کہ جو امر تحدی کے بعد اور اس قدر اصرار کے دعویٰ سے پیچھے دشن کے مقابل آسانی گواہی کے طور پر ظہور میں آ گیا اور نہایت روشن طور پر مقرر کردہ علامتوں کے موافق اس کا ظہور ہوا۔ اگر وہی بیہودہ اور باطل سمجھا جائے تو پھر کہاں کا مذہب اور کہاں کی خدا کی ہستی بلکہ تمام آسمانی سچائیوں کا

یک دفعہ خون ہو جائے گا۔

پھر دوسری الہامی پیشگوئی جو لیکھرام کی نسبت ہوئی وہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ اور صفحہ اخیر ٹائٹل پیج میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے:

الا انسى فى كلِّ حربٍ غالباً      فكدنى بما زوّرت فالحق يغلبُ  
وبشّرنى ربّى وقال مبشّراً      ستعرف يوم العيد والعيد اقربُ

و منها ما وعدنى ربّى و استجاب دعائى فى رجل مفسد عدوّ اللّٰه و رسوله المسمّى ليكهرام الفشاورى. و اخبرنى ربّى انّه من الهالكين. انه كان يسب نبى اللّٰه و يتكلم فى شانہ بكلمات خبيثة فدعوت عليه فبشّرنى ربّى بموته فى ست سنة ان فى ذالك لآية للطالبين.

ترجمہ۔ میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں یعنی ہر ایک مقابلہ میں مجھے غلبہ ہے پس (اے محمد حسین بٹالوی) جو کچھ تو مکر کرتا ہے بیشک کر کہ آخر حق ضرور غالب ہوگا اور مجھے خدا نے ایک نشان کی خوشخبری دے کر کہا کہ تو عید کا دن عنقریب پہچان لے گا یعنی وہ خوشی کا دن جس میں وہ نشان ظاہر ہوگا اور اس نشان کی یہ علامت ہے کہ اس دن سے معمولی عید قریب ہوگی۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا اور ایک مفسد خدا اور رسول کے دشمن کے بارے میں میری دعاسنی جو لیکھرام پشاوری ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ مرے گا۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا اور پلید باتیں مونہہ پر لاتا تھا۔ پس میں نے اس پر بددعا کی سو خدا نے میری دعا قبول کر کے مجھے خبر دی کہ وہ چھ برس کے عرصہ میں مر جائے گا۔ اور اس میں ڈھونڈنے والوں کے لئے نشان ہیں۔

اور یہ الہام کہ عجل جسد له خوار. له نصب و عذاب جس کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں یعنی لیکھرام گو سالہ سامری ہے اور اسی گو سالہ کی طرح اس کو عذاب ہوگا۔ یہ نہایت پر معنی الہام ہے جو گو سالہ سامری کی مشابہت کے پیرایہ میں نہایت اعلیٰ اسرار غیب کے بیان کر رہا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ گو سالہ سامری یہودیوں کی عید کے دن میں ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا جیسا کہ توریت خروج باب ۳۲ آیت ۵ سے ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ”ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کی عید ہے، سو ایسا ہی اسلامی عید کے دن کے قریب یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام قتل ہوا اور چونکہ گو سالہ سامری کے تباہ کرنے کے لئے خدا کی کتابوں میں عید کے دن کی خصوصیت

﴿۱۲﴾

تھی اور وہ عید کے دن کا ہی واقعہ تھا جبکہ گوسالہ سامری خدا کے حکم سے پیدیا گیا لہذا خدا تعالیٰ نے لیکھرام کا نام گوسالہ سامری رکھ کر ایک ایسا لفظ استعمال کیا جو اس بات پر دلالت التزامی کر رہا تھا کہ لیکھرام بھی عید کے دنوں میں ہی قتل کیا جائے گا۔ اور اگرچہ خدا تعالیٰ کی کلام کے باریک بھید جاننے والے گوسالہ سامری کا نام رکھنے سے اور پھر اس عذاب کا ذکر کرنے سے سمجھ سکتے تھے کہ ضرور ہے کہ لیکھرام کی موت بھی اپنے دن کے لحاظ سے گوسالہ سامری کی تباہی کے دن سے مشابہ ہوگی مگر پھر بھی خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں اس اجمال پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صریح لفظوں میں فرمایا کہ **ستعرف يوم العيد والعيد اقرب** یعنی لیکھرام کا واقعہ قتل ایسے دن میں ہوگا جس سے عید کا دن ملا ہوا ہوگا اور یہ پیشگوئی کہ عید کے دن کے قریب لیکھرام کی موت ہوگی ہماری طرف سے ایک ایسی مشہور خبر تھی کہ ہندوؤں نے لیکھرام کے مرنے کے ساتھ ہی شور مچا دیا کہ یہ شخص پہلے سے کہتا تھا کہ لیکھرام عید کے دنوں میں مرے گا جیسا کہ پچہما چار پنجاب وغیرہ ہندو اخباروں نے اس پر بہت ہی زور دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض شریر ہندوؤں نے پیشگوئی کی یہ تفصیلیں ہمارے مونہہ <sup>☆</sup> سے سن کر اس وقت ایک غیر ممکن امر کی طرح کسی وقت ہمیں ملزم کرنے کیلئے انہیں یاد رکھا تھا یعنی یہ خیال تھا کہ ایسی کھلی کھلی نشانیاں ہرگز پوری نہیں ہوں گی اور ہم پیچھے سے شرمندہ کریں گے مگر جب لیکھرام حقیقت میں عید کے دوسرے دن مارا گیا تو ان پیشگوئیوں کو دوسرے پہلو پر ناقابل اعتبار کرنا چاہا یعنی یہ کہ عید کا دن پہلے سے سوچ سمجھ کر باہمی مشورہ سے قرار دیا گیا تھا لیکن اگر یہی سچ تھا تو کیوں لیکھرام کی عید کے دنوں میں پوری حفاظت نہ کی گئی تا وہ منصوبہ پیش نہ جاتا جس کا آریوں کو کئی برسوں سے علم تھا۔ عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جس دن لیکھرام کی جان نکلے یعنی اتوار کا روزہ آریوں نے خاص ایک عید کا دن ٹھہرایا تھا۔ اول تو وہ خود اتوار کا دن تھا جو ہندوؤں کی عیدوں میں سے ایک عید ہے۔ دوسرے قاتل کے شدہ کرنے کے لئے جو اپنے تئیں نو مسلم ظاہر کرتا تھا وہ ایک خوشی کا دن ٹھہرایا گیا تھا جس میں عام جلسہ میں قاتل کو پھر ہندو بنانے کا ارادہ تھا۔

غرض عجل کا نام جو لیکھرام کو الہام الہی نے دیا یہ ایک نہایت دقیق راز اپنے اندر رکھتا تھا اور کئی رموز غیبی کے اشارے اس میں بھرے ہوئے تھے۔ ایک تو یہی جو عید کے دنوں میں گوسالہ سامری کی طرح غضب الہی کے نیچے آنا۔ دوسرے یہ کہ گوسالہ سامری انسان کے ہاتھوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور پھر جلایا گیا اور پھر دریا میں ڈالا گیا چنانچہ یہ تینوں باتیں لیکھرام کے ساتھ بھی ظہور میں آئیں تیسرے یہ کہ گوسالہ سامری کی پرستش کی گئی تھی اور خدا نے اس قوم پر ایک وبا کی بیماری بھیجی جو غالباً طاعون تھی۔

﴿۱۳﴾

☆ ضمیر پنجاب سماچارہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء میں میری نسبت لکھا ہے کہ ”کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے اور اس عرصہ میں اور فلاں دن (یعنی عید کے دوسرے دن میں) ایک دردناک حالت میں مرے گا“۔ سو یہ بات تو ایڈیٹر نے اپنی طرف سے بنائی کہ مار ڈالیں گے لیکن دن اور صورت موت کا ذکر یہ خود ہماری پیشگوئی کا ایک مشہور منشاء تھا جو بلاشبہ بہت مرتبہ بیان کیا گیا تھا۔ منہ

جیسا کہ توریت <sup>☆</sup> باب ۳۲ آیت ۳۵ میں ہے کہ ”خداوند نے ان کے مچھڑے بنانے کے سبب..... لوگوں پر مری بھیجی۔ ایسا ہی لیکھرام کی بھی تعریف پرستش تک پہنچائی گئی اور مسلمانوں کو ناحق دکھ دیا گیا۔ یہ لوگ خوب اپنے دلوں میں سمجھتے تھے کہ یہ خدا کا فعل ہے پیشگوئی کرنے والے کا منصوبہ نہیں۔ تاہم بار بار فریاد کر کے گورنمنٹ سے اس راقم کے گھر کی تلاشی کرائی اور بہت سارے جا شور ڈال کر گوسالہ پرستوں سے مشابہت پوری کی۔ کوئی کیا جانتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے پر ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ جو خدا نے مشابہت بیان فرمائی وہ پوری مشابہت ہے۔

پھر لیکھرام کی نسبت ایک اور الہامی پیشگوئی ہے جو رسالہ برکات الدعا کے ٹائٹل پیج کے اوّل اور آخر کے ورق پر درج ہے اور یہ پیشگوئی اپریل ۱۸۹۳ء میں یعنی پہلی پیشگوئی سے تین ماہ بعد کی گئی تھی۔ اس پیشگوئی کا مختصر بیان یہ ہے کہ سید احمد خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے ایک رسالہ استجاب دعا کے انکار میں لکھا تھا اور اس کا نام رسالہ الدعاء والاستجاب رکھا تھا۔ یہ رسالہ سچائی کے بالکل برخلاف تھا اس لئے میں نے اس کے جواب میں رسالہ برکات الدعا لکھا اور اس رسالہ کے لکھنے کے وقت مجھے یہ ضرورت پیش آئی کہ دعا کے قبول ہونے کا سید صاحب کے آگے کوئی نمونہ پیش کروں۔ سو خدا کے فضل سے انہیں دنوں میں لیکھرام کے بارے میں میری دعا قبول ہو چکی تھی۔ سو میں نے برکات الدعا کے ٹائٹل پیج میں یہ نمونہ پیش کر دیا۔ برکات الدعا کے پڑھنے والے جب اس رسالہ کو کھولیں گے تو ٹائٹل پیج کے پہلے صفحہ پر ہی جو اندر کا صفحہ ہے رنگین کاغذ پر یہ لکھا ہوا پائیں گے۔

## نمونہ دعائے مستجاب

اسی وجہ سے اس رسالہ کا نام برکات الدعا رکھا گیا تھا کہ اس میں دعا کی برکتوں کا نمونہ پیش کیا گیا۔ اس صفحہ میں لیکھرام کے حق میں یہ عبارت ہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر جیسا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے (لیکھرام کے متعلق) پیشگوئی کا ما حاصل آخر کار یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا ہریضہ ہوا اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہو گئی تو وہ پیشگوئی متصور نہیں ہوگی..... پس اس صورت میں میں بلاشبہ اس سزا کے لائق ٹھہروں گا جس کا ذکر میں نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہوا جس میں قہر الہی کے نشان صاف صاف اور کھلے کھلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے

﴿۱۴﴾

ہے..... اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہبیت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دلوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی معدوم ہو جاتی ہیں کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کے ساتھ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں ماسوا اس کے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کی تحت میں ہے۔ اگر میری طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ میں نے صرف یا وہ گوئی کے طور پر چند احتمالی بیماریوں کو ذہن میں رکھ کر اور انکل سے کام لے کر یہ پیشگوئی شائع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انہیں انکلوں کی بنیاد پر میری نسبت پیشگوئی کر دے..... اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ضرور ہبیت ناک نشان کے ساتھ اس کا وقوعہ ہوگا اور دلوں کو ہلا دے گا اور اگر اس کی طرف سے نہیں تو میری ذلت ظاہر ہوگی اور اگر میں اس وقت ریک تاملیں کروں گا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا۔ وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے۔ مجھ کو ذاتی طور سے کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا تو ہن سے یاد کیا اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی عزت دنیا میں ظاہر کرے۔ فقط۔

یہ وہ الہامی پیشگوئی کی تائید میں مضمون ہے جو برکات الدعا کے ٹائٹل پیج کے صفحہ میں لکھا ہوا ہے پھر اسی صفحہ کے حاشیہ پر ایک اور الہامی پیشگوئی لیکھرام کی نسبت ہے جس کا عنوان یہ ہے۔ لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر۔ پھر آگے یہ عبارت ہے: آج جو ۲۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شدا غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہبیت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کیلئے مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے (یعنی عالم کشف میں دل میں گزرا ہے) کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں (یعنی ایسا شخص جو

☆ میں نے پہلے صاف کہہ دیا تھا کہ چونکہ خدا تعالیٰ کاذب کو عزت نہیں دیتا اس لئے اگر میں کاذب ہوں تو یہ پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہو گی اور نیز میں نے صاف کہہ دیا تھا کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے ہے پس جو شخص کہتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اس کو اقرار کرنا چاہیے کہ اس جگہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ منہ

﴿۱۵﴾

موت کی پیشگوئی کے اشتہار کا نشانہ ہو گیا ہے جس کی نسبت کسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ اس کی نسبت اشتہار ہو چکا ہے) اور یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد لله علی ذالک فقط۔

یہ تمام پیشگوئیاں با واز بلند کہہ رہی ہیں کہ لیکھرام کی زندگی کا بذریعہ قتل کے خاتمہ ہونا مقدر تھا اسی وجہ سے جو نظم لیکھرام کے متعلق الہام کی پیشانی پر لکھی گئی تھی اس میں ایسے الفاظ درج ہیں جو لیکھرام کے قتل پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ الہامی اشتہار جو دربارہ موت لیکھرام کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ شامل ہے اس کی پیشانی کے چند شعر جو قتل پر دلالت کرتے ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

عجب نور یست در جان محمدؐ	عجب لعلیت در کان محمدؐ
عجب دارم دل آن ناکساں را	کہ رو تابند از خوان محمدؐ
خدازان سینہ بیزارت صمدار	کہ هست از کینہ داران محمدؐ
اگر خواهی نجات از مستی نفس	بیا در ذیل مستان محمدؐ
اگر خواهی دلیلے عاشقش باش	محمدؐ هست برہان محمدؐ
بگیسوی رسول اللہ کہ ہستم	نثار روئے تابان محمدؐ
بکار دین نترسم از جہانے	کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ
فدا شد در ریش ہر ذرہ من	کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم	کہ ہستم کشتہ آن محمدؐ
دل زارم بہ پہلویم بجونید	کہ بستیمش بدامان محمدؐ
تو جان مامور کردی از عشق	فدایت جانم اے جان محمدؐ
چہ بیت ہابداندین جوان را	کہ ناید کس بمیدان محمدؐ
رہ موئی کہ گم کردند مردم	بجو در آل و اعوان محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است



بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی الخ

{ مفصل دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ }

غرض اس پیشگوئی کے سر پر یہ چند شعر ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بتس از تیغ بڑان محمد جو صاف بتلا رہا ہے کہ لیکھرام کا انجام یہی تھا کہ وہ قتل کیا جائے اور اخیر کے شعر پر لیکھرام کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ بنایا ہوا ہے جیسا کہ اس جگہ بنا دیا گیا ہے تا یہ اشارہ ہو کہ تیغ بڑان اسی پر پڑے گی اور اسی کی موت سے کرامت ظاہر ہوگی۔

پھر برکات الدعا کے صفحہ ۲۸ میں چند شعروں میں سید احمد خاں صاحب پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ پیشگوئی لیکھرام میں دعائے مستجاب کے نمونہ کی انتظار کریں اور آخری شعر کے نیچے مد کھینچ کر ان صفحات برکات الدعا کی طرف سید صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے جن میں لیکھرام کی ہیبت ناک موت کا ذکر کر کے نمونہ دعائے مستجاب کا ذکر ہے اور وہ شعر یہ ہیں۔

می درخشد در خور و می تا بد اندر ماہتاب  
عاشقے باید کہ بردارند از بہرش نقاب  
تیغ را ہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب  
جان سلامت بایت از خود روی ہا سرتاب  
ہر کہ از خود گم شود او یابد آن راہ صواب  
ذوق آن نے داند آن مستے کہ نوشد آن شراب  
در حق ما ہر چہ گوئی نیستی جائے عتاب  
تا مگر زیں مرہے بہ گردد آن زخم خراب  
چون علاج نے زے وقت خمار و التہاب  
سوئے من بشتاب بنمایم ترا چون آفتاب

روئے دلبر از طلب گاران نمی دارد حجاب  
لیکن این روئے حسین از غافلان ماند نہان  
دامن پاکش ز نخوت ہانمی آید بدست  
بس خطرناک است راہ کوچہ یار قدیم  
تا کلامش عقل و فہم نا سزایان کم رسد  
مشکل قرآن نہ از ابناء دنیا حل شود  
ایکے آگاہی ندادندت ز انوار درون  
از سر وعظ و نصیحت این سخن ہا گفتہ ایم  
از دعا کن چارہ آزار انکار دعا  
ایکے گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست

ہاں مکن انکار زین اسرار قدرتہائے حق

قصہ کوتاہ کن بہ بین از مادعاے مستجاب

دیکھو صفحہ ۳۰، ۳۱، ۳۲ سرورق

یہ آخری شعر کا دوسرا مصرعہ جس کے نیچے مد ڈال کر نمبر ۳۰، ۳۱، ۳۲ لکھے گئے ہیں یہ برکات الدعا میں اسی طرح مد ڈال کر لکھے گئے ہیں تا سید احمد خان صاحب ان صفحات کو نکال کر پڑھیں اور تا انہیں نمونہ دعائے مستجاب پر غور



﴿۱۷﴾

کر کے آئندہ آزمائش کے بعد اپنی غلط رائے کے چھوڑنے کے لئے توفیق ملے اور رسالہ برکات الدعا جب تالیف کیا گیا تو اسی زمانہ میں سید صاحب کی خدمت میں بلا توقف بھیجا گیا اور سید صاحب کا جواب بھی آ گیا تھا کہ میں برکات الدعا کو دیکھ رہا ہوں پس ضرور سید صاحب نے ان مقامات کو بھی دیکھا ہوگا جن میں نمونہ دعائے مستجاب پیش کیا گیا تھا۔ غرض لیکھرام کی موت کے لئے دعا کرنا اگرچہ بوجہ اس کی بدزبانی اور بے باکی کے تھا لیکن یہ بھی مطلوب تھا کہ سید صاحب کی خدمت میں ایک نمونہ دعائے مستجاب پیش کیا جائے۔ اب سید صاحب کا فرض ہے کہ اپنی اس ناقص رائے کو بدل دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک شخص☆ کی توجان گئی اور سید صاحب وہیں کے وہیں رہے۔

یہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو لیکھرام کی موت کے بارے میں ۱۸۹۳ء میں عام طور پر شائع کی گئی تھیں اور جو شخص ان پر غور کرے گا اس کو ماننا پڑے گا کہ ان پیشگوئیوں میں قطعی طور پر ابتدائے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے نامبرہ کی موت کے لئے چھ برس کی میعاد بتلائی گئی تھی اور کشفی واقعہ یہ بھی ظاہر کر رہا تھا کہ لیکھرام کی موت اتوار کے دن کو ہوگی کیونکہ وہ فرشتہ جو لیکھرام کی سزا کے لئے آیا اتوار کی رات کو مجھ پر ظاہر ہوا تھا جس سے پایا جاتا تھا کہ لیکھرام کی موت کا دن اتوار کا دن ہوگا اور الہام میں یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ عید کے ساتھ کے دن میں یعنی دوسری شوال میں یہ واقعہ پیش آئے گا اور خدا کی قدرت ہے کہ عید کا پتہ پہلے سے ہندوؤں نے خوب یاد کر رکھا تھا مگر اس وقت یہ امر غیر ممکن سمجھ کر صرف بکذیب کی غرض سے یاد کر لیا تھا کیوں کہ وہ اپنی جہالت سے خیال کرتے تھے کہ ایسا ہونا کسی طرح ممکن نہیں کہ پیشگوئی میں ایسا خاص نشان

☆ لیکھرام کے متعلق ایک یہ پیشگوئی تھی کہ **بقضیٰ امرہ فی مست** یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔ اب تک مجھے معلوم نہیں کہ یہ پیشگوئی ہمارے کسی اشتہار یا کتاب میں یا ہمارے کسی دوست کی تالیف میں چھپ گئی یا نہیں لیکن ہماری جماعت میں اس کی عام شہرت ہے اور یقین ہے کہ دوسروں تک بھی یہ پیشگوئی پہنچی ہوگی جیسا کہ آریوں میں عید کی پیشگوئی پہنچ گئی کیوں کہ ہماری کوئی بات راز کے طور پر نہیں رہتی۔ اس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی لیکھرام چھ<sup>۱</sup> مارچ کو زخمی ہوا اور دن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا۔ بٹالوی صاحب اگر اس زبانی روایت سے انکار کرتے ہیں تو حدیثوں کے قبول کرنے میں انہیں بڑی مشکل پڑے گی کیونکہ وہ نہ صرف زبانی روایتیں ہیں بلکہ کم سے کم سو ڈیڑھ سو برس بعد میں لکھی گئیں۔ جو بات تازہ ہو اور جس کے دیکھنے اور سننے والے زندہ موجود ہیں اس سے انکار کرنا عقلمندوں کے نزدیک رسوا ہونا ہے۔ منہ

ہو اور وہ سچا ہو جائے پس یاد رکھنے سے مدعا یہ تھا کہ جب پیشگوئی خطا جائے گی یا عید پر پوری نہیں ہوگی تو ہنسی ٹھٹھے میں اڑائیں گے لیکن جب خدا نے اسی طرح پیشگوئی کو پورا کر دیا جیسا کہ لکھا گیا تھا تب ہندوؤں نے فی الفور اپنا پہلو بدل لیا اور کہا کہ ”عید پر قتل کرنے کے لئے پہلے سے سازش ہو چکی تھی ورنہ خدا کی عادت ایسی نہیں ہے جو باریک اور خاص نشانوں کے ساتھ غیب کی خبریں کسی کو بتلاوے“ مگر وہ قادر خدا جو سچائی کو مشتبہ کرنا نہیں چاہتا اس نے اس خیال کو بھی پہلے سے رد کر رکھا تھا جس کی ہندوؤں کو خبر نہیں تھی یعنی اس نے لیکھرام کے واقعہ قتل سے سترہ برس پہلے اس نشان کی براہین احمدیہ میں خبر دی ہے اور یہ خبر اس وقت لکھی گئی اور شائع کی گئی تھی جبکہ لیکھرام بارہ یا تیرہ برس کا ہوگا اور یہ ایسے مرتب اور سلسلہ وار طرز پر براہین احمدیہ میں موجود ہے کہ انسان کو بجز ماننے کے بن نہیں پڑتا۔ ہم بفضلہ تعالیٰ رسالہ سراج منیر میں اس کو لکھ چکے ہیں اور مختصر طور پر اس کا یہ بیان ہے کہ براہین احمدیہ کے الہامات میں میری نسبت تین فتنوں کی خبر دی گئی ہے یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ تین موقعہ پر تین فتنے تم پر برپا ہوں گے۔

اب قبل اس کے جو ان تینوں فتنوں کا ذکر کیا جائے صفائی بیان کے لئے اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ہر ایک تکذیب فتنہ کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتی بلکہ صرف اس حالت میں کسی تکذیب کو فتنہ کے نام سے موسوم کیا جائے گا جبکہ وہ تکذیب ایک بلوہ کے رنگ میں ہو اور ایک جماعت یا ہی اتفاق کر کے کسی کے مال یا جان یا عزت کی نقصان رسانی کی غرض سے اپنی طاقتوں کو اس حد تک خرچ کریں جہاں تک ایک شخص پورے اشتعال کی حالت میں کر سکتا ہے پس فتنہ میں ضروری ہے کہ ایک جماعت ہو اور وہ جماعت کسی کی ضرر رسانی کے ارادہ کے لئے پورے جوش کے ساتھ باہم اتفاق کر لیں اور ایک بلوہ کی صورت میں ایک خطرناک مجمع بنا کر کسی کی عزت یا جان یا مال پر حملہ کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں اور باہمی مشورہ سے ان تمام فریبوں کو اپنی طبیعتوں کے فروختہ ہونے کی حالت میں ایک غیر معمولی جوش کی طرز پر استعمال میں لاویں جس کے استعمال سے فریق مخالف پر کوئی ناگہانی آفت آنے کا اندیشہ ہو۔ اب جبکہ فتنہ کے لفظ کی تعریف معلوم ہو چکی تو ان تین فتنوں کو بیان کرتا ہوں مگر شاید سمجھانے کے لئے یہاں تک کہ قبل اس کے جو میں ان تین فتنوں کی تفصیل براہین احمدیہ کے صفحات سے پیش کروں۔ اول وہ تینوں فتنے بیان کر دوں جو براہین احمدیہ کی تالیف اور شائع ہونے کے بعد میرے پر گذر چکے ہیں جن کے واقعات سے لکھو کھبا انسان گواہ ہیں بلکہ اگر میں کروڑ ہا کہوں تو یقیناً مبالغہ نہ ہوگا اس وقت میں اس دعویٰ پر زور دینے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ میری زندگی کا وہ بڑا حصہ جو براہین کی تالیف کے بعد اس

﴿۱۹﴾

وقت تک پورا ہوا ہے وہ ٹھیک ٹھیک تین فتنوں کے نیچے ہو کر گذرا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ ان تین فتنوں کے ساتھ کوئی اور فتنہ بھی تھا جس کو فتنہ چہارم کہنا چاہیے اور نہ کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ تین فتنے نہیں ہیں بلکہ دو ہیں۔ غرض تین کے عدد میں ایک ایسی حصر واقع ہو گئی ہے کہ جو نہ کم ہو سکتی ہے اور نہ قابل زیادت ہے ایک اجنبی شخص بھی جب میری سوانح کے لکھنے کے لئے بیٹھے گا اور میری لائف کے سلسلہ میں تلاش کرے گا کہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ان دنوں تک ایسے غیر معمولی بلوے پورے جوش سے بھرے ہوئے مختلف جماعتوں کی طرف سے کس قدر میرے پر ہو چکے ہیں جن کو فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیے تو وہ اس بات کے سمجھنے کے لئے کسی فکر کا محتاج نہ ہوگا کہ ایسے بلوے جو فتنہ کی حد تک پہنچ گئے اور پورے جوش کے ساتھ ظہور میں آئے صرف تین تھے۔ اول آتھم کے معاملہ میں پادریوں کا حملہ جنہوں نے واقعات کو چھپا کر پنجاب اور ہندوستان میں تکذیب کا ایک طوفان مچا دیا چونکہ ان کے دلوں میں بڑا مدعا یہ تھا کہ کسی طرح اسلام کی تکذیب اور توہین کا موقعہ ملے۔ سو انہوں نے آتھم کے زندہ رہنے کے وقت سمجھ لیا کہ اس سے بہتر شور و غوغا ڈالنے کے لئے اور کوئی موقعہ نہ ہوگا چنانچہ سب سے پہلے امرتسر میں انہوں نے محض سفلیہ پن کی راہ سے خلاف واقعہ شور مچایا اور گلی کوچہ میں آتھم کو ساتھ لے کر وہ زبان درازیاں کیں کہ جب سے انگریزی

پادریوں نے یہ تدبیریں بھی بہت کیں کہ کسی طرح آتھم نالاش کر کے عدالت کے ذریعہ سے مجھ کو سزا دلانے لیکن چونکہ آتھم درحقیقت حق کے رعب سے مرچکا تھا اس لئے اس نے اس طرف رخ نہ کیا بلکہ نورافشاں میں صاف چھپوا دیا کہ پادریوں کا یہ بلوہ میری مرضی کے مخالف ہوا۔ منہ

☆ آتھم کے عذاب کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ نہایت صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں تھی۔ اس میں یہ شرط موجود تھی کہ عذاب موت اس وقت نازل ہوگا کہ جب آتھم حق کی طرف رجوع نہ کرے اور آتھم پندرہ مہینے تک جو پیشگوئی کی میعاد تھی ایسے خلاف عادت طریق سے مذہبی مناظرات و تقریرات سے دستکش اور چپ رہا تھا جو اس کا چپ رہنا ہی اس کے دلی رجوع پر دلالت کرتا تھا پھر اس نے میعاد کے بعد جب یہ جھوٹے بہانے پیش کئے کہ میں ڈرتا تو ضرور رہا مگر وہ خوفِ تعلیم یافتہ سانپ سے اور دوسرے مہملوں سے تھا جو میرے پر کئے گئے تھے۔ تب اس پر جب اس کو کہا گیا کہ یہ تمام تہمتیں بے ثبوت اور غیر معقول ہیں اور نیز میعاد کے بعد بیان کی گئی ہیں ان کو یا تو تم سے ثابت کرنا چاہیے یا نالاش سے یا کسی اور خانگی طریق سے۔ تو اس نے کوئی طریق اختیار نہ کیا بلکہ تم پر چار ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا تب بھی قسم کھا کر اپنی بریت ظاہر نہ کر سکا اور یہ تمام الزام اپنے ساتھ قبر میں لے گیا۔ الہام الہی میں یہ بھی تھا کہ اگر وہ اخفائے شہادت کرے گا تو جلد مر جائے گا۔ چنانچہ وہ ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر مر گیا۔ اب کیا اس پیشگوئی پر کوئی تاریکی تھی جس سے عیسائیوں نے شور مچایا؟ نہیں بلکہ ان کو آتھم کے ڈرتے رہنے کی خوب خبر تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک بیماری میں آتھم نے چیخ مار کر کہا کہ ”ہائے میں پکڑا گیا“ مگر عیسائیوں کو یہی منظور تھا کہ سچائی پر پردہ ڈالیں۔ انہوں نے اس شور میں بڑی ناانصافی کی۔ منہ

عملداری اس ملک میں آئی ہے اس کی نظیر کسی وقت میں نہیں پائی جاتی اور صرف اسی پر اکتفا نہیں تھی بلکہ پشاور سے لے کر بمبئی تک لکھتہ الہ آباد وغیرہ میں بڑے بڑے جلسے کئے اور اخباروں میں محض افترا کے طور پر واقعات شائع کئے اور جاہل مولویوں اور عوام کا لالچ کیا اور ہزاروں اشتہار جو لعنتوں سے بھرے ہوئے تھے ملک میں تقسیم کئے اور لوگوں پر یہ اثر ڈالنا چاہا کہ دین اسلام ہیچ ہے اور بعض مولوی دنیا کے کتے ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانے لگے اور یہ فتنہ تمام فتنوں سے بڑھا ہوا تھا کیونکہ اس میں صرف میری ذات پر ہی حملہ نہیں تھا بلکہ بڑا مقصد یہ تھا کہ اسلام کو ذلیل اور حقیر کر کے دکھلائیں۔ مولوی یہودی صفت ان کے ساتھ تکذیب میں شامل ہو گئے اور کہا کہ اگر عیسائی تکذیب کریں تو کیا حرج ہے یہ شخص تو خود کافر ہے۔ اور حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ عیسائی اس راقم کو بھی مسلمان جانتے ہیں۔ غایت کار مسلمانوں میں سے ایک فرقہ کا سرگروہ خیال کرتے ہیں سوان ظالموں نے ناحق میری دشمنی سے عیسائیوں کی زبان سے دین اسلام سے ٹھٹھے کرائے بلکہ بار بار ان کو نالاش کرنے کے لئے ترغیب دی۔

دوسرا فتنہ۔ جو دوسرے درجہ پر ہے شیخ محمد حسین بٹالوی کا فتنہ ہے اس ظالم نے بھی وہ فتنہ برپا کیا کہ جس کی اسلامی تاریخ میں گذشتہ علماء کی زندگی میں کوئی نظیر ملنی مشکل ہے خطبہ الحواس نذیر حسین کی کفر نامہ پر مہر لگوائی۔ صد ہا مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا اور بڑے زور سے گواہیاں مثبت کرائیں کہ یہ لوگ نصاریٰ سے بھی کفر میں بدتر ہیں تمام رشتے ناٹے ٹوٹ گئے۔ بھائیوں نے بھائیوں کو اور باپوں نے بیٹوں کو اور بیٹوں نے باپوں کو چھوڑ دیا اور ایسا طوفان فتنہ کا اٹھا کہ گویا ایک زلزلہ آیا جس سے آج تک ہزاروں خدا کے نیک بندے اور دین اسلام کے عالم اور فاضل اور متقی کافر اور جہنم ابدی کے سزاوار سمجھے جاتے ہیں۔ !!!

تیسرا فتنہ۔ جو تیسرے درجہ پر ہے آریوں کا فتنہ ہے جو ایک چمکدار نشان کے ساتھ ہوا اور یہ فتنہ اس لئے تیسرے درجہ پر ہے کہ باوجود سخت بلوہ کے اس کے ساتھ فتح کا نمایاں نشان تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس میں ہندوؤں کا بڑا شور و غوغا ہوا اور بار بار قتل کرنے کی دھمکیاں دیں اور گالیوں سے بھرے ہوئے خط بھیجے۔ کئی اخباروں میں حد سے زیادہ سخت گوئی کی گئی اور پھر آخر گورنمنٹ کی معرفت خانہ تلاشی کرائی گئی مگر باوجود ان سب باتوں کے فتح کا جھنڈا ہمارے ہاتھ میں رہا۔ وہ معاہدہ جو لیکھرام کے ساتھ مذہبی آزمائش کے لئے بذریعہ آسمانی نشان کے کیا گیا تھا اس کی رو سے ہمارے مولیٰ کریم نے ہندوؤں پر ہماری ڈگری کر کے بڑی صفائی سے ہمیں فتح دی اور جیسا کہ پہلے سے براہین احمدیہ میں یہ الہام تھا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا یعنی ایسا

﴿۲۱﴾

چمکدار نشان نہ دکھاتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے ان تمام ارادوں کو پورا کیا۔ لیکھر ام کیا مرا تمام آریوں کو مار گیا۔ اسلام کا بول بالا ہوا اور ہندو خاک میں مل گئے۔ بڑی عزت کے ساتھ میدان ہمارے ہاتھ رہا اور ثابت ہو گیا کہ خدا وہی خدا ہے جو اسلام کا خدا اور قرآن کا نازل کرنے والا ہے۔ اب اس کے ساتھ اگر ہمیں گالیاں دی گئیں۔ اگر ہمیں قتل کرنے کے لئے ڈرایا گیا۔ اگر ہمارے گھر کی تلاشی کرائی گئی تو اس خوشی کے مقابل یہ تمام غم کچھ چیز نہیں ہیں بلکہ اس فتنہ سے ایک اور پیشگوئی پوری ہوئی جو ابھی ہم بیان کریں گے اور لیکھر ام کے مرنے سے دشمن کا منہ کالا تو ہو چکا تھا مگر ہمارے گھر کی تلاشی نے اور بھی ان کے مکروں پر خاک ڈال دی اور جھوٹ کا ناک بڑی صفائی سے کاٹا گیا!

یہ تین فتنے ہیں جو براہین کے زمانہ سے آج تک ہمیں پیش آئے۔ اور یہ ایسے کھلے کھلے وقوع میں آئے ہیں کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے ملک کا ہر ایک شخص جو انسان کہلانے کا حق رکھتا ہے ان تینوں فتنوں سے بخوبی واقف ہے۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا یہ تین فتنے براہین احمدیہ میں ذکر کئے گئے ہیں یا نہیں۔ سو میں روز روشن کی طرح دیکھتا ہوں کہ یہ تینوں فتنے پادریوں کے فتنہ سے لے کر چمکدار نشان کے فتنہ تک براہین احمدیہ میں ذکر کئے گئے ہیں بلکہ ہر ایک ذکر کے وقت فتنہ کا لفظ بھی موجود ہے۔ سوا ب ایک پاک دل اور پاک نظر لے کر مندرجہ ذیل عبارتوں کو پڑھو جو براہین احمدیہ سے نقل کر کے میں اس جگہ لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں:

پہلا فتنہ۔ صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ ولن ترضی عنک الیہود ولا النصراری۔ و خرقوا لہ بنین و بنات بغير علم۔ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ و یمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین الفتنۃ ہلہنا فاصبر کما صبر اولوا العزم و قل رب ادخلنی مدخل صدق۔ ترجمہ یعنی یہود تجھ سے راضی نہیں ہوں گے۔ یہود سے مراد اس جگہ یہود صفت مولوی ہیں جن کا ذکر براہین میں اس سے پہلے صفحہ میں ہے اور پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی تجھ سے راضی نہیں ہوں گے یعنی پادری۔ اور فرمایا کہ انہوں نے نادانی سے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں بنا رکھی ہیں۔ ان پادریوں کو کہہ دے کہ خدا ایک ہے۔ وہ ذات بے نیاز ہے۔ نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہم جنس (یہ اس مباحثہ کی طرف اشارہ ہے جو تئلیٹ اور توحید کے بارے میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی پر بمقام امرتسر پیشگوئی سے چند روز پہلے کیا گیا تھا) اور پھر فرمایا کہ یہ عیسائی تجھ سے ایک مکر کریں گے اور خدا بھی ان سے مکر کرے گا یعنی

﴿۲۲﴾ اول ان کو دلیر کر دے گا اور پھر ذلت پر ذلت پہنچائے گا اور پھر فرمایا کہ خدا بہتر مکر کرنے والا ہے اور پھر فرمایا کہ اس وقت پادریوں کی طرف سے ایک فتنہ ہوگا اور وہ ایک پر جوش بلوہ کی صورت میں تکذیب کریں گے۔ سو اس فتنہ کے وقت صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبی صبر کرتے رہے اور دعا کر کہ خدا یا میرا صدق ظاہر کر۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مکر سے مراد وہ لطیف اور مخفی تدبیر ہے جو دشمن کو ذلیل یا معذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظہور میں آتی ہے۔ بعض وقت نادان دشمن ایک جھوٹی خوشی سے مطمئن ہو جاتا ہے مگر خدا کی مخفی تدبیر جو دوسرے لفظوں میں مکر کہلاتی ہے اسے کہتی ہے کہ اے نادان کیوں خوش ہوتا ہے دیکھ تیری ذلت کے دن نزدیک آ رہے ہیں تب تیری خوشی غم سے مبدل ہو جائے گی۔ غرض یہ پہلا فتنہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھا گیا اور میرے پر گذر چکا۔

دوسرا فتنہ وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ و اذ یمکر بک الذی کفر او قد لى یا هامان لعلی اطلع علی الہ موسیٰ و انی لا ظنہ من الکاذبین۔ تبّت یدا ابی لہب و تب ما کان لہ ان یدخل فیہا الا خائفًا۔ و ما اصابک فمن اللہ الفتنۃ لہنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ الا انہا فتنۃ من اللہ لیحب حبًا جمًا۔ حبًا من اللہ العزیز الا کرم عطاء غیر مجذوذ۔ یعنی یاد کروہ زمانہ جب ایک مکفر تجھ سے مکر کرے گا جو تیرے ایمان سے انکاری ہے اور کہے گا اے ہامان! میرے لئے آگ بھڑکا (یعنی تکفیر کی آگ بھڑکا۔ ہامان سے مراد نذیر حسین دہلوی ہے) میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ ہلاک ہو گیا ابولہب اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے (جن سے کفر کا فتویٰ لکھا) اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس تکفیر کے کام میں دخل دیتا اور جو کچھ تجھے پہنچے گا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔ یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھے حد سے زیادہ دوست رکھے۔ دیکھ یہ کیسا مرتبہ ہے کہ خدا کسی کو دوست رکھے۔ وہ خدا جس کا نام عزیز اکرم ہے۔ یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں کی جائے گی۔

☆ فرعون سے مراد محمد حسین ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ بالآخر ایمان لائے گا مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ ایمان فرعون کی طرح صرف اسی قدر ہوگا کہ آمنت بالذی آمنت بہ بنوا اسرائیل یا پرہیزگار لوگوں کی طرح۔ واللہ اعلم۔ منہ

اس فتنہ میں صاف لفظ کفر کا موجود ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ کسی مکفر کی طرف سے فتنہ ہوگا۔ کفر پڑھنا بھی جائز ہے جس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے ایمان سے منکر۔ دونوں لفظوں کا مال ایک ہی ہے۔ غرض یہ لفظ کفر باب تفعیل سے ہے اور برعایت معنی مذکور ثلاثی مجرد بھی ہو سکتا ہے۔ الہام دونوں طور پر ہے اور بعد کا یہ فقرہ کہ اس کو نہیں چاہیے تھا جو اس فتنہ تکفیر میں دخل دیتا۔ یہ فقرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ شخص علم و فضیلت کا دعویٰ رکھتا ہوگا یعنی مولوی کہلائے گا۔ پس جس شان کا اس کو دعویٰ تھا اس سے بہت بعید تھا کہ ایسا فاسقانہ کام کرتا۔ غرض یہ دوسرا فتنہ ہے جو دوسرے درجہ پر ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں نہایت صاف شرح سے مندرج ہے۔

تیسرا فتنہ۔ چکدر نشان کا فتنہ ہے جو براہین کے صفحہ (۵۵۶) و (۵۵۷) میں کمال صفائی لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے۔ یا عیسیٰ انسی متوفیک و رافعک الیٰ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامة۔ ثلثة من الاولین و ثلثة من الاخرین۔ ترجمہ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے کو طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ جو تیرے منکر ہیں اور تابعین کا ایک گروہ پہلا ہوگا اور ایک گروہ بعد میں ہو جائے گا۔ یہ خدا کا تسلی آمیز کلام اس وقت حضرت عیسیٰ پر اترا تھا جبکہ وہ نہایت گھبراہٹ میں تھے اور ان کو ایسی موت کی دھمکی دی گئی تھی جو جرائم پیشہ لوگوں کے لئے خاص ہے یعنی صلیب کی دھمکی جو لعنتی موت ہے اور یہی الہام اور یہی وعدہ اس عاجز کو ہوا جس سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہی ابتلا اس عاجز کو پیش آئے گا اور یہی انجام ہوگا۔ اسی بنا پر اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور وعدہ دیا گیا کہ میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور عزت کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ غرض اس الہام کے اندر یہ مخفی پیشگوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی طرح اس عاجز کے دشمن بھی قتل کرنے کے لئے منصوبے کریں گے اور جرائم پیشہ کی موت یعنی پھانسی کے لئے تدبیریں عمل میں لائیں گے مگر ان ارادوں کی تکمیل میں ناکام رہیں گے۔ غرض عیسیٰ کا نام اس عاجز پر اطلاق کرنے سے اس وجہ تسمیہ کی طرف اشارہ ہوا کہ اسی طور پر جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی اس موت کے لئے جو جرائم پیشہ کی موتیں ہوتی ہیں تجویزیں اور تدبیریں کی گئیں اس جگہ بھی ایسا ہی وقوع میں آئے گا۔

پھر آگے دوسرے الہامات میں جو اس کے بعد ہیں جن میں صریح اشارہ فرمایا گیا ہے کہ یہ کب اور کس وقت ہوگا اور اس قسم کے ارادے اور قتل کے منصوبے کس زمانہ میں ہوں گے اور اس سے پہلے کیا علامتیں ظاہر

ہوں گی۔ اور وہ الہام یہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۷ میں ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنۃ ہھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ فلما تجلی ربہ للجبَل جعلہ دگّا۔

ان الہامات میں صاف فرما دیا کہ وہ قتل کے منصوبے اس وقت ہوں گے جبکہ ایک چمکدار نشان ظاہر ہوگا۔ اسی وجہ سے ان منصوبوں کا نام اخیر کے الہام میں فتنہ رکھا اور فرمایا کہ اس جگہ ایک فتنہ ہوگا پس اولوا العزم نبیوں کی طرح صبر چاہئے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ آخر وہ فتنہ ناپود ہو جائے گا۔

یہ تین فتنے ہیں جن کا براہین میں ذکر ہوا اور یہ تینوں ظہور میں بھی آگئے۔ چمکدار نشان کا فتنہ صرف زبانی شور و غوغا تک محدود نہیں رہا بلکہ ۱۸/۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو ہمارے گھر کی تلاشی بھی ہو گئی تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو عیسیٰ کا نام رکھنے میں مخفی تھی۔ اب جیسا کہ براہین احمدیہ کے پڑھنے سے ان تین فتنوں کی خبر ملتی ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی ہماری سوانح کا وہ نسخہ پڑھے جو براہین کے وقت سے اس وقت تک مکمل ہوا۔ تب بھی اس کو ماننا پڑتا ہے کہ خارج میں بھی تین ہی فتنے ظہور میں آئے۔ اس تحقیقات سے نہ صرف وہ پیشگوئی جو لیکھرام کی نسبت کی گئی تھی ان تائیدی ثبوتوں سے مضبوط ہوتی ہے بلکہ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ بھی ایسی کھل جاتی ہے جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے۔ غرض ان تینوں فتنوں پر نظر غور ڈال کر خدا کی قدرت کا ملہ کا پتہ لگتا ہے یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس کو یونہی بہودہ باتوں سے ٹالنا نہیں چاہیے بلکہ پوری توجہ کے ساتھ اس میں غور کرنی چاہیے۔ بلاشبہ ایک طالب حق کی پاک روح اور پاک کانشنس اس مقام سے اطلاع پا کر بہت سے حجابوں سے نجات پاسکتی ہے اور بیشک اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آتھم اور لیکھرام کی نسبت پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھی بلکہ کوئی اتفاقی امر تھا تو کیوں کر یہ دونوں پیشگوئیاں آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھی گئیں؟ اس بات سے کوئی منصف کہاں اور کدھر بھاگ سکتا ہے کہ جیسا کہ خارجی واقعات سے تین فتنوں کا نشان ملتا ہے ایسا ہی براہین احمدیہ



تھی ان تینوں فتنوں کی خبر دیتی ہے۔

اب کیا یہ شہادتیں بہت سے قرآن کے ساتھ مضبوط ہو کر اس درجہ تک نہیں پہنچ گئیں جس کو قطعی اور یقینی کہتے ہیں؟ اور کیا یہ سترہ برس کا ممتد سلسلہ الہامات کا جو ہمارے زمانہ سے اس غیر متعلق زمانہ تک جا پہنچتا ہے جہاں منصوبہ بازی کی قلم بکلی ٹوٹ جاتی ہے پوری تسلی پانے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا اب بھی کوئی شبہ باقی ہے جس پر کوئی وہمی طبیعت کا آدمی زور دے سکتا ہے؟ اور یہ کہنا کہ لیکھرام میعاد کے پانچویں برس میں مرا چھٹے برس میں نہیں مرا۔ کیا اس اعتراض سے زیادہ کوئی اور حماقت بھی ہوگی؟ ایسے معترض نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ الہام میں چھٹے سال میں مرنا شرط ضروری تھا۔ یہ الہام تو صاف لفظوں میں بتلا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے موت کے خاص وقت کو مخفی رکھ کر چھ برس کے عرصہ کا نشان دے دیا تھا کہ اس مدت میں جس وقت ارادہ الہی ہوگا لیکھرام کو ہلاک کیا جائے گا۔ کیا خدا پر یہ ممنوع ہے کہ کوئی امر اپنی مصلحت سے مخفی رکھے اور کوئی امر ظاہر کرے۔ ایسے بے ہودہ اعتراض صرف اس بے وقوف کے مونہہ سے نکل سکتے ہیں جس کو الہی پیشگوئیوں کی فلاسفی کی خبر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت پیشگوئیاں ظہور میں آئیں ان میں یہ منظور رہا ہے کہ کسی قدر پیشگوئی کے ظہور کے وقتوں کو پوشیدہ بھی رکھا جائے۔ سوا کثر سنت الہی اس طرح پر واقع ہے کہ ایک بات کے ہونے کے لئے ایک حد مقرر کر دی جاتی ہے۔ آئندہ خدا کا اختیار ہے چاہے تو اس حد کے پہلے حصہ میں ہی اس بات کو پوری کر دے اور چاہے تو آخری حصہ میں پوری کرے اور چاہے کوئی حد نہ لگائے۔ اور کوئی میعاد بیان نہ فرمائے۔ خدا کی کتابوں میں صد ہا ایسی پیشگوئیاں پاؤ گے جن کے ظہور کا کوئی وقت نہیں بتلایا گیا۔ یہ نہایت صاف بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ایک وعدہ فرمائے کہ اس عرصہ تک ایک کام جس وقت چاہوں کر دوں گا۔ تو کیا انسان اس پر اعتراض کر سکتا ہے کہ ایک خاص وقت کیوں نہیں بتلایا؟ ہاں اگر خدا تعالیٰ ایک میعاد مقرر کر کے صاف لفظوں میں یہ فرمائے کہ جب تک یہ کل میعاد گذرنے جائے اور اس کا آخری منٹ یا آخری سیکنڈ نہ پہنچے تب تک

یہ پیشگوئی ظہور میں نہیں آئے گی۔ تو اس صورت میں ضروری ہوگا کہ اس میعاد کے آخری سینڈ میں پیشگوئی کا ظہور ہو لیکن جبکہ خدا اپنی مصلحت سے ایک میعاد مقرر کر کے یہ ظاہر فرمائے کہ اس میعاد کے اندر اندر جس حصہ میں میں چاہوں گا فلاں کام کروں گا تو ایسی پیشگوئی پر اعتراض کرنا خدا تعالیٰ کے تمام کارخانہ پر اعتراض ہے اور لیکھرام کے متعلق کی پیشگوئی میں ایک یہ بڑی عظمت ہے کہ اس میں صرف میعاد چھ سال کی نہیں بتلائی گئی بلکہ یہ بھی تو بتلایا گیا تھا کہ وہ ایسے دن میں اپنی سزا کو پہنچے گا جو عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔

چنانچہ لیکھرام کا نام گو سالہ سامری اسی لئے رکھا گیا کہ گو سالہ عید کے دن جلایا گیا تھا۔ اور صرح الہام میں بھی عید کا دن آ گیا۔ اور ایسا شہرت پا گیا جو صد ہا ہندوؤں میں وہ الہام مشہور ہو گیا۔ اور الہام اور کشف نے صاف لفظوں میں یہ بھی بتلادیا کہ وہ ہیبت ناک موت ہوگی اور قتل کے ذریعہ سے وقوع میں آئے گی۔ اور کشف نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ موت کا دن اتوار اور رات کا وقت ہوگا۔

اب دیکھو اس پیشگوئی میں کس قدر اعلیٰ درجہ کی غیب کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ اب کیا یہ صحیح نہیں کہ اگر ان تمام امور کو بہ ہیئت مجموعی اور بنظر یک جانی دیکھا جائے اور براہین کی پیشگوئی کو بھی ساتھ ملا یا جائے تو بے شک یہ ضروری نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں فوق العادت اور بالکل انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ ہاں اگر کسی انسان کو یہ قوت حاصل ہے کہ ایسا دقیق در دقیق غیب بیان کر سکے اور ان امور کی سترہ<sup>۱</sup>

﴿۲۷﴾

برس پہلے خبر دے جو بیان کرنے کے زمانہ میں معدوم کی طرح ہوں تو ایسے انسان کو بطور نظیر پیش کرنا چاہیے اور اس کے واقعات معائنہ کے طور پر دکھلانے چاہئیں اور صرف پرانے کرم خوردہ قصے اس جگہ کام نہیں آئیں گے۔

نداریم اے یار بانسیہ کار اگر قدرت ہست نقدے بیار

آپ سن چکے ہیں کہ براہین احمدیہ میں صاف طور پر یہ پیشگوئیاں دکھلائی گئی ہیں۔

پس یہ سلسلہ وار شہادتیں کیوں کر ٹوٹ جائیں گی؟

☆ چونکہ بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بٹالوی میری دشمنی کے لئے اسلام پر

حملہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ نشان جو اس دین کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے ہیں ان کو مٹا دینا ان لوگوں کا مقصود ہے اس لئے یہ استفتاء قوم کے معزز اہل نظر کی

☆ اس شیخ دشمن حق کا یہ بھی میرے پرافتر ہے کہ اور بھی بعض پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ ہم شیخ مذکور کوئی پیشگوئی سورہ پونہ نقد دینے کو تیار ہیں اگر وہ ثابت کر سکے کہ فلاں پیشگوئی خلاف واقعہ ظہور میں آئی مگر کیا وہ یہ بات سن کر تحقیقات کے لئے درخواست کرے گا؟ نہیں اس کو سختی نے اندھا کر دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے اس کو اسلام سے کچھ خاص دشمنی ہے اس کا دل نہیں چاہتا کہ اس پر آشوب زمانہ میں اسلام کی عزت اور شوکت اور بزرگی ظاہر ہو مگر یہ اس ارادہ میں ناکام رہے گا۔ میری بات سن رکھو! اب سے خوب یاد رکھو کہ خدا بہت سے نشان دکھائے گا۔ نہیں چھوڑے گا جب تک ایسے لوگوں کو ذلیل کر کے نہ دکھلائے۔ منہ

خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تمام واقعات اور شہادتیں ہم نے صحیح صحیح لکھ دیئے ہیں اور کتابیں جن سے لکھے گئے ہیں مدت سے شائع شدہ ہیں۔ ہر ایک اہل الرائے معزز اگر اصل کتابوں کو دیکھنا چاہے تو ہم سے طلب کر سکتا ہے اس لئے ہم معزز اہل الرائے صاحبوں کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ اللہ جلّ شانہ اور اس کے رسول کی عظمت اور عزت کیلئے اس فتویٰ کو جو روئداد موجودہ سے پیدا ہوتا ہے کا غذات منسلکہ رسالہ ہذا پر لکھ کر اور اپنی اور دوسروں کی گواہی ان پر ثبت فرما کر مگ گشتہ لوگوں پر احسان فرمائیں اور ایسی تحریریں بذریعہ خط ہمارے پاس بھیج دیں کہ وہ سب مجموعہ کے طور پر چھاپ دی جائیں گی اور میں جانتا ہوں کہ اس بارے میں معزز اہل الرائے کی شہادتیں بڑے جوش سے ہر ایک طرف سے آئیں گی اور سچے ایماندار اس گواہی کو جس میں اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے کبھی پوشیدہ نہیں کریں گے مگر کمیہ طبع ذلیل خیال دنیا پرست۔ سوا ایسے لوگ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو سچی گواہی کو چھپائے گا اس کا دل خدا کا گناہ گار ہے۔ جہاں تک میں دیکھتا ہوں سرکاری عہدہ داروں کو بھی کوئی قانون ایسی سچی گواہی سے نہیں روکتا جس میں جائز طور پر سچائی کی مدد ہو۔ انسان میں سچائی کی حمایت بڑی عمدہ صفت ہے۔ ہم کیسی ہی دنیا کی عزت اور وجاہت پاویں خدا کے بیچے سے باہر نہیں جاسکتے۔ میرا تجربہ ہے کہ اس زبردست حاکم کا لحاظ نہ رکھنا اور سچی گواہی کو چھپانا اپنے لئے ذلت کی مار خریدنا ہے۔ جو شخص ایسی صاف صاف روئداد کو دیکھ کر پھر سچی گواہی سے پہلو تہی کرے گا اس کی نسبت ہمیں کم سے کم یہ اعتقاد رکھنا پڑے گا کہ یہ شخص خدا اور دین اور رسول مقبول کی حمایت عزت سے لاپرواہ ہے لیکن اگر وہ سچی گواہی دے گا تو ہم احکم الحاکمین کے آگے اس کے دین و دنیا کی مرادوں کے لئے دعا کریں گے اور ہم کیا مانگتے ہیں؟ صرف سچی گواہی

مبادا دل آں فرو مایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

میرا ارادہ ہے کہ ان باتوں کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر یورپ کے اہل النظر لوگوں کے سامنے بھی پیش کروں کیونکہ ان میں فطرتاً سچائی کی حمایت کے لئے بڑی جرأت پائی جاتی ہے۔ بشرطیکہ ایک سچائی کافی الواقع سچا ہونا سمجھ لیں مگر اوّل میں اپنے قومی بھائیوں کے سامنے یہ اپیل پیش کرتا ہوں اور ان کو اس مردانہ شہادت کے ادا کرنے کا موقعہ دیتا ہوں جس سے دنیا کے اخیر تک عزت کے ساتھ نیک مردوں کی فہرست میں ان کا نام درج رہے گا۔

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء

عبارت تصدیق	سکونت معدومہ پر پتہ بقید ضلع	نام مصدق نشان متعلق لیکھرام	نمبر شمار

عبارت تصدیق	سکونت معدومہ پر پتہ بقید ضلع	نام مصدق نشان متعلق لیکھرام	نمبر شمار

اس طرح کا ایک اور ورق بھی لکھا ہوا ہے۔ شمس

حجَّ اللهُمَّ

مطبعة مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دار الامن والامان

۲۴ ذی الحجہ

۱۳۱۴ھ

۶

## الإعلان فاسمعوا يا أهل العُدْوَان

أيّها الناظرون اعلموا، رحمكم الله ورزقكم رزقاً حسناً من التفضّلات الجليّة والألطف الخفيّة، أنّ هذه رسالتي قد تمّت بالعناية الإلهيّة محفوفةً بالأسرار الأنيقة الرّبّانية، ومشمّلةً على محاسن الأدب، والمُلمح البيانيّة؛ فكأنّها حديقة مُحضرة، تُغرّد فيها بلابل على دوحة الصفاء، وتُصبى ثمراتها للوب الأدباء. ومن أمعن فيها بإخلاص النيّة، وصدق الطويّة، فلا شكّ أنه يُقرّ بفصاحة كلماتها، وبراعة عباراتها، ويُقرّ بأنها أعلى وألمح من التدوينات الرسميّة، وعليها طلاوة أكثر من المقالات الإنسانيّة. وأمّا الذي جُبِلَ على سيرة النعمة والعناد، فيجحد بفضلها ويترك متعمّداً طريق القسط والسّداد، ولو كانت نفسه من المستيقنين. فنحن نُقبل الآن على زُمر تلك المنكرين، ولقد وعيت أسماءهم فيما سبق من ذكر المكفّرين والمكذّبين.. أعنى شيخ "البطالة" وأمثاله من المفسّقين الفاسقين. فليتناضلوني في هذا ولو متظاهرين بأمثالهم، وليبرهنوا على كمالهم، وإلا كشفت عن سبّهم وأخزيتهم في أعين جُهلهم. ومن يكتب منهم كتابا كمثل هذه الرسالة، إلى ثلاثة أشهر أو إلى الأربعة، فقد كذّبنى صدقاً وعدلاً، وأثبت أنّي لست من الحضرة الأحديّة. فهل في الحيّ حيّ يقضى هذه الخطّة، ويُنجي من التفرقة الأمّة؟ وليستظهر بالأدباء إن كان جاهلاً لا يعرف طرق الإنشاء، وليعلم أنه من المغلوبين. وسيذهب الله ببصره ببق من السّماء، فيُعْشيه كما يُعْشى الهجير عين الحرياء، ويُطفأ وطيس المفترين. أيها المكذّبون الكذّابون! ما لكم لا تحيئون ولا تناضلون، وتدعون ثم لا تُبارزون؟ ويلّ لكم ولما تفعلون يمعشر الجهلين.

المُعَلِّنُ غلام احمد القادياني

٢٦ / مئی ١٨٩٤ء





ضمیمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَجَّةُ اللّٰهِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## قِتْلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَه

أبيها الناظرون، والأدباء المنقدون - أنتم تعلمون أني كتبت من قبل هذا كتباً

اے بینندگان و ادیبان در منشوش و غیر منشوش فرق کنندگان شامی دانید کہ من پیش ازیں چند کتابہا در عربی نوشتہ ام

اے دیکھنے والو اور کلام کے کھوٹے اور کھرے میں فرق کرنے والو تم جانتے ہو کہ میں نے پہلے اس سے چند کتابیں عربی

فی العربیۃ، وزینتہا کالبیوت السمشیدۃ المزدانۃ، ورایتم أنها تحکی الدرر

و آں کتاب ہا را چتاں زینت دادم کہ خانہ بازینت دادہ و بلند کردہ میشوند و شاد دیدہ اید کہ آن کتابہا

میں لکھی تھیں اور ان کتابوں کو میں نے ایسی زینت دی تھی جیسا کہ گھروں کو زینت دیا جاتا اور بلند کیا جاتا ہے۔ اور تم نے

العمسانیۃ، وتحسی الدرر العرفانیۃ. وکنت أتوقع أن العلماء یعدونہا من

درہائے عمانی را میمانند و شیرہائے معرفت میں نوشتا نند و من توقع میداشتیم کہ علماء آں تالیف ہا را از

دیکھا ہے کہ وہ کتابیں موتیوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور معرفت کا دودھ پلائی ہیں اور میں امید رکھتا تھا کہ مولوی لوگ

الآیات، ویعقدون لزوری حبک النطاق بصحة النیات، وما زلت أسلی بالی

جملہ نشانہا خواہند شمرد۔ و برائے دیدن من ازار بند پارچہ کمر خود بصحت نیت خواہند بست و من ہمیشہ

ان کتابوں کو منجملہ نشانوں کے شمار کریں گے اور میرے دیکھنے کیلئے اپنی کمر کو صحت نیت کے ساتھ باندھیں گے اور میں ہمیشہ

بہذا الأمل، حتی وجدتہم فاسد النیۃ والعمل، ویدا أن فراستی قد أخطأت،

دل خود را بدین امید بے غم میگردم۔ تا آنکہ او شان را نیت و عمل تباہ یافتم و ظاہر شد کہ فراست من

اس امید کے ساتھ دل کوتسلی دیتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو نیت اور کام میں خراب پایا اور ظاہر ہو گیا کہ میری

و أعین العلماء ما انفتحت، وتراءى الیأس و آثار الرجاء انقطعت، وبلغ الأمر

خطا کرد و چشمہائے علماء کشادہ نشدند و نومیدی ظاہر شد و نشان امید منقطع شد۔ و کار بجائے رسید

فراست خطا گئی اور مولویوں کی آنکھیں نہیں کھلیں اور نومیدی ظاہر ہو گئی اور امید کی نشانیاں منقطع ہو گئیں اور اس حد تک

﴿۲﴾	إلّٰی حدّ أنّ الشیخ الذی هو للطالبین کسدّ زری علی مقالی، وتکلم
	کہ شیخ بٹالہ کہ برائے طالبان مثل دیوار مانع است۔ برکلام من عیب جوئی کرد۔ ودر
	نوبت پہنچ گئی کہ شیخ بٹالہ جو طالبوں کے لئے ایک روک ہے میری کلام پر اس نے نکتہ چینی کی
	فی أقوالی، وقال إنّ هو إلا قول رقیق وما هو بکلام جنول، بل کسقط
	سخن من کلام کرد۔ وگفت شک نیست کہ آں قول زشت است وکلامے خوب نیست۔ بلکہ
	اور کہا کہ وہ قول رکیک ہے اچھا نہیں
	وهزل، ولیس من غرر البیان، ولا من محاسن الکنایات والتبیان
	سخن بے فائدہ و بیہودہ است و بیانے واضح و محاسن کنایات نیست
	غلط اور بیہودہ ہے اور بیان واضح اور عمدہ کلام نہیں ہے
	وکل ما رصعتُ فی کتبی من الجواهر العربیّة، والسوادیر الأدبیّة،
	وآں تمام جواہر عربیہ و نوادیر ادبیہ
	اور وہ تمام جواہر عربیہ اور نوادیر ادبیہ اور لطائف
	واللطائف البیانیّة، والنکات المبتکرة المصیبة، أراد المفسد
	و لطائف بیانیہ و نکات دلکش کہ در کتاب خود نشانہ بودم۔ این مفسد
	بیانیہ اور دلکش نکتے کہ میں نے اپنی کتابوں میں لکھے اس مفسد نے
	المدکور أن یطفی نورها، ویمنع ظهورها، ویجعل الناس
	خواست کہ آں ہمہ نور را منطفی کند و از ظاہر شدن باز دارد و مردم را از
	چاہا کہ ان کے نور کو بجھا دے اور ظاہر ہونے سے روکے اور لوگوں کو
	من المنکرین أو المرتابین ومع ذلك ادعی أنه فی الأدب رحیب
	منکران یا شک کنندگان کند و با ایں ہمہ دعویٰ کرد کہ او در علم ادب فراخ دست
	منکروں یا شک کرنے والوں میں سے کردے۔ اور پھر اس کے ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ علم ادب میں
	الباع، خصیب الرباع، ومن المتفرّدين وکذلک خمدع الناس
	و بسیار مالدار است و از آناں ہست کہ متفرد ہستند و چھنیں بہ تلپیس ہائے خود
	فراخ دست اور بہت مالدار ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جو یگانہ ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنی حق پوشی سے

﴿۳﴾

بتلیساتہ، وأضحک الأطفال بحز عیلاتہ، وجاء بزور مبین  
مردم را فریب داد و بکار ہائے باطل خود اطفال را بخندانید و دروغ صریح آورد  
لوگوں کو دھوکہ دیا اور اپنے باطل کاموں سے لڑکوں کو ہنسایا اور صریح جھوٹ  
وجئنا بلؤلوءٍ رطب فما استجداد، ونفضنا علیہ عجمات  
و ما مروارید تازہ آوردیم پس جیّد و خوب ندانست و برود رختہائے خرما فشانند ہم  
لایا۔ اور ہم تازہ موتی لائے پس اس نے ان کو اچھا نہ سمجھا اور ہم نے درخت کھجور  
فما استحلی ثمارنا وما أری الوداد، بل زاد بُحلاً و عناداً کالمستکبرین .  
پس بر ما را شیریں ندانست و دوستی ننمود بلکہ در بخل و عناد بہجو متکبراں زیادہ شد  
اس پر جھاڑی پس اس نے ان کو شیریں خیال نہ کیا بلکہ متکبروں کی طرح بخل اور عناد میں  
وقال إن کُتِبَ هذا الرجل مملوءة من الأغلاط والأغلوطات، ومُبعدة  
وگفت کہ کتابہائے این شخص از غلطی ہا پر ہستند و از لطائف  
بڑھ گیا۔ اور کہا کہ اس شخص کی کتابیں غلطیوں سے پر ہیں اور لطائف  
من لطائف الأدب ومُلح المحاورات، وليست كماء معين .فما حَکَم  
ادب و نمکینی محاورات دور داشته شدہ اند و بہجو آب رواں نیستند پس بچیزے  
ادب اور نمکینی محاورات سے خالی ہیں اور صاف پانی کی طرح نہیں ہیں۔ پس  
بما وجب، بل أخفى الحق ومنع وحجب، وتصدّى لخدع العوام  
حکم نکر کرد کہ واجب بود بلکہ حق را پوشیدہ کرد و از مردم بازداشت و برائے فریب دادن عوام پیش آمد  
وہ بات نہ کی جو واجب تھی بلکہ سچ کو چھپایا اور لوگوں کو روکا اور عوام کو دھوکہ دیا  
بعد ما شُغف بالكلام .وكان يعلم أنّ كتم الشهادة مآثمة، وتكذيب  
بعد از آنکہ بکلام من فریفتہ شد و او میدانست کہ گواہی پوشیدہ کردن گناہ است۔ و تکذیب  
بعد اس کے کہ میری کلام پر فریفتہ ہوا۔ اور وہ خوب جانتا تھا کہ گواہی کا پوشیدہ کرنا گناہ ہے اور  
الصادق معصية، ولكنه آثر الدنيا على الآخرة، والنفس الأمارة  
صادق معصیت است مگر او دنیا را بر آخرت اختیار کرد و نفس امارہ را  
صادق کی تکذیب معصیت ہے۔ لیکن اس نے آخرت کو چھوڑا اور دنیا کو اختیار کیا۔ اور نفس امارہ کو

﴿۴﴾	عَلَى الْحَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ . وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهُ فَأَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
	بر حضرت احدیت مقدم داشت - و خدا تعالیٰ خواست کہ او را بردارد پس او بچوفا سقاں سوئے
	حضرت احدیت پر مقدم رکھا۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کو اٹھاوے۔ پس وہ فاسقوں کی طرح
	كالفاستقين . وليس في نفسه جوهر من غير تصلف كالنسون، و
	زمین میل کرد و در ہر نفس او بجز لاف زنی ہیچوزنان
	زمین کی طرف جھک گیا۔ اور اس میں بجز لاف زنی کے
	اور بغرض دھوکہ زبان آرائی
	خدع الناس بتزويق اللسان، وإنه من المزورين . يريد أن يُطفأ نورًا،
	آراستن زبان برائے فریب دادن مردم ہیچ جوہرے نیست و او از دروغ آرایان است ارادہ
	کرنے کے اور کوئی جوہر نہیں اور وہ جھوٹ کو آرائش دینے والوں میں سے ہے۔ ارادہ
	ظلمًا وزورًا، ويزيد الناس رهقًا وكفورًا، ويصرف عن
	میکند کہ از ظلم و زور نور را بمراند و مردم را در ظلم و کفران زیادہ کند و جاہلان را زحق
	کرتا ہے کہ نور کو بجھادے۔ اور لوگوں کو ظلم اور کفران میں زیادہ کرے۔ اور حق سے
	الحق قومًا جاهلين . ووالله إنه لا يعلم ما البلاغة وأفنانها، وكيف
	بازگرداند و بخدا کہ اونہی داند کہ بلاغت چیست و شاخہائے آن چیست و چگونہ
	جاہلوں کو پھیردے۔ اور بخدا وہ نہیں جانتا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور اس کی شاخیں
	يحق أداءها وبيانها، وما وصل مقامًا من مقامات فهم الكلام، و
	حق بیان او ادا می تواند شد و از مقامات فہم کلام بہ ہیچ مقامے نرسیدہ۔ و
	کیا ہیں۔ اور کیونکہ اس کے بیان کا حق ادا ہوتا ہے اور فہم کلام کے مقامات میں سے کسی مقام تک
	إن هو كالأنعام، ومن المحرومين.
	صرف مانند چار پایان و محرومان است۔
	وہ نہیں پہنچتا۔ اور صرف چار پایوں اور محروموں کی طرح ہے۔
	فالامر الذي يُنجي الناس من غوائل تزويراته، وهباء
	پس امرے کہ مردم را از دروغ گوئی اور ہائی بخشد۔
	پس وہ بات جو لوگوں کو اس کے جھوٹ سے نجات دے گا ☆ یہ ہے کہ

﴿۵﴾

مَقَالَاتِهِ، أَنْ نَعْرُضَ عَلَيْهِ كَلَامًا مِنَّا وَكَلَامًا آخَرَ مِنْ بَعْضِ الْعَرَبِ

این است کہ ما برو کلام خود و کلام دیگران از عرب عبا پیش کنیم ہم اس پر اپنا کلام اور بعض دوسرے ادیب عربوں کا کلام پیش کریں۔ اور

الْعَرَبَاءِ، وَنَلْبَسَ عَلَيْهِ اسْمَنَا وَاسْمَ تِلْكَ الْأَدْبَاءِ، ثُمَّ نَقُولُ أَنْبُنَا

ورد نام خود و نام آن ادیبان پوشیدہ داریم۔ بازگوئیم کہ مارا خبردہ اپنا اور ان کا نام اس پر پوشیدہ رکھیں۔ اور پھر اس کو کہیں کہ ہمیں بتلا

بِقَوْلِنَا وَقَوْلِ هَؤُلَاءِ، إِنْ كُنْتَ فِي زُرَايَتِكَ مِنَ الصَّادِقِينَ.

کہ قول ما کدام است و قول ایناں کدام اگر در عیب گیری راست گو ہستی۔

کہ ان میں سے ہمارا کلام کونسا ہے اور ان کا کلام کونسا ہے اگر تو سچا ہے۔

فَإِنْ عَرَفَ قَوْلِي وَقَوْلَهُمْ وَأَصَابَ فِيمَا نَوَى، وَفَرَّقَ كَفَلَقَ الْحَبَّ

پس اگر قول مرا و قول اوشاں را شناخت و در شناختن خطا نکرد۔ و چوں دانہ و خستہ آن

پس اگر اس نے میرا قول اور ان کا قول شناخت کر لیا اور گٹھلی اور دانہ کی طرح فرق کر کے

مِنَ النَّوَى، فَنَعْطِيهِ خَمْسِينَ رُوفِيَةً صِلَةً مِنَّا

جدا کردہ نمود پس ما او را پینچاہ روپیہ بطور انعام یا

دکھلا دیا پس ہم اس کو پچاس روپیہ بطور انعام یا

أَوْ غَرَامَةً، وَنَحْسَبُ مِنْهُ ذَلِكَ كَرَامَةً، وَنُعْذُّهُ مِنْ

تاوان خواہیم داد و درین کرامت او خواہیم شرد و از ادبائے

تاوان دیں گے۔ اور یہ اس کی کرامت سمجھی جائے گی۔ اور ہم اس کو ادبائے

الْأَدْبَاءِ الْفَاضِلِينَ، وَنَقْبَلُ أَنَّهُ كَانَ فِيمَا زُرَى مِنَ الصَّادِقِينَ .

فاضل او را خواہیم شرد و قبول خواہیم کرد کہ او در عیب گیری راست گو بود

فاضلین میں سے شمار کریں گے اور قبول کریں گے کہ وہ عیب گیری میں راست گو تھا

فَإِنْ كَانَ رَاضِيًا بِهَذَا الْاِخْتِبَارِ، وَمْتَصِدِّيًّا لِهَذَا الْمَضْمَارِ، فَلْيُخْبِرْنَا

پس اگر بدیں آزمائش راضی باشد و برائے این میدان طیار باشد پس باید کہ

پس اگر اس آزمائش کے ساتھ راضی ہو اور اس میدان کے لئے طیار ہو تو

﴿۶﴾ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ كَالْأَبْرَارِ، وَلِيُشِعَ هَذَا الْعِزْمَ فِي الْجَرَائِدِ وَالْأَخْبَارِ،

ما را ہجو نیکوکاران خبر دہد و این عزم را در اخبار ہجو یقین کنندگان

بھلے مانسوں کی طرح ہمیں خبر دے۔ اور چاہئے کہ اس قصد کو اخباروں میں یقین کرنیوالوں کی طرح

کأهل الحق واليقين.

شائع کناند۔

شائع کر دے۔

وَأَمَّا أَنَا فَبَعْدَ إِطْلَاعِي عَلَى ذَلِكَ الْاِشْتِهَارِ، سَأُرْسِلُ إِلَيْهِ

مگر من پس بعد از اطلاع برین اشتہار چند ورق برائے امتحان سوائے

مگر میں پس میں اشتہار پر اطلاع پانے کے بعد چند ورق امتحان کے لئے

أوراقًا للاختبار، لِيَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكِفَّارِ، وَهُوَ أَحْكَمُ

او خواہم فرستاد تاکہ خدا تعالیٰ درمن و او فیصلہ فرماید و خدا احکم

اس کی طرف بھیج دوں گا۔ تاکہ خدا تعالیٰ مجھ میں اور اس میں فیصلہ کر دیوے اور وہ احکم

الْحَاكِمِينَ . وَإِنِّي أَرَى مُذْ أَعْوَامًا، أَنَّ هَذَا الرَّجُلَ لَا يَمْتَنِعُ مِنَ الْهَذْيَانِ،

الحاکمین است و من از چند سال سے ینم کہ اس شخص از بیہودہ گوئی بازنے آید۔

الحاکمین ہے اور میں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص بیہودہ گوئی سے باز نہیں آتا

وَلَا يَتَّقِي أَخْذَ اللَّهِ الدِّيَانَ، فَالْجَانِسِيُّ بَخْلَهُ إِلَى هَذَا الْاِمْتِحَانِ .

و از مواخذہ خدا تعالیٰ نمی ترسد پس بخل او مرا برائے اس امتحان بے قرار کرد

اور خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا۔ سو اس کے بخل نے اس امتحان کے لئے مجھے مجبور کیا۔

فَإِن جَاءَ الْمَضْمَارَ وَأَثَبَ مَا أَدْعَى، وَ مَا زَ كَلِمِي مِنْ كَلِمَاتِ أُخْرَى، فَلَهُ مَا

پس اگر در میدان آمد و آنچه دعویٰ کرد ثابت نمود و کلمات مرا از کلمات دیگران جدا کر دیں اور آں انعام

پس اگر میدان میں آیا اور جو دعویٰ کیا تھا اس کو ثابت کر دکھلایا۔ اور میرے کلموں کو دوسروں کے کلموں سے علیحدہ کر

سَمِعَ مِنَّا وَوَعَى، وَإِنْ شَمَّرَ ذَيْلَهُ وَانْشَى، وَ مَا طَلَبْنَا مَا وَعَدْنَا

خواہم داد کہ از ما شنیدہ است و یاد داشته است و اگر دامن خود پچید و برگشت و مطالبہ وعدہ ما نکرد

کے دکھلادیا سو ہم اس کو وہ انعام دیں گے جو ہم سے سچکا ہے اور اگر اپنا دامن سمیٹ لیا اور پھر گیا اور ہمارے وعدہ

﴿۷﴾

وَمَا انبَرَى، بل انساب و دخل جُحْرَه و انزوى، و ما ترك التکذیب و ما  
 و پیش نیامد بلکہ برفت و داخل سوراخ خود شد و پوشیده گشت و تکذیب را ترک نہ کرد و باز نیامد۔ پس برائے  
 کا مطالبہ نہ کیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا اور چھپ گیا اور تکذیب سے باز نہ آیا۔  
 انتھى، فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوت فِيهَا وَلَا يَحْيَى، و السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعَ الْهَدَى .  
 او جہنم است کہ درو نہ زندہ خواهد ماند و نہ خواهد مرد۔ و سلام بر آنکہ پیروی ہدایت کرد  
 پس اس کے لئے وہ دوزخ ہے کہ جس میں وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہ سکے گا۔

المعلن

میرزا غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

## ایک گواہی

مفصلہ ذیل اشتہار ایک فقیر مجذوب نے جو سیالکوٹ میں قریب بارہ سال سے مقیم ہے ہمارے  
 پاس شائع کرنے کے لئے بھجوایا ہے لہذا ہم اس جگہ اس کی نقل مطابق اصل بلفظہ کر دیتے ہیں اور وہ  
 ☆ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے۔ روح جناب رسول مقبول صلعم سے۔ روح کل شہدائے۔ روح کل  
 ابدالوں سے۔ روح کل اولیاء سے جو زمین پر ہیں۔ اور ان روحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتی ہیں۔  
 میں نے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے۔

☆ اس مجذوب کی اس نواح میں بہت عظمت اور شہرت ہے۔

رسول مقبول کے دین میں سخت فتنے برپا ہو گئے۔ وہ حد درجہ کا ضعیف ہو گیا۔ ہزاروں ملعون فرقتے جیسے نصاریٰ اور رافضی پیدا ہو کر لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ اس لئے مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اس وقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا۔ مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آتا تھا خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول کی دستار مبارک ہیں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اس جسم سے زندہ آسمان پر اٹھائے گئے وہ جھوٹے ہیں کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ نہیں گیا۔ اے علماء گدی نشینو! اے فقرا گدی نشینو! اے اہل بیت گدی نشینو! سن رکھو! عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے! خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا۔ پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندے ہو گے۔ یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس مخالفت سے خدا تعالیٰ تم پر سخت ناراض ہے۔ رسول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتر  
فقیر محمد۔ سیالکوٹ۔ برلب ایک۔ باغ بستی والا  
۲۸ مئی ۱۸۹۷ء

## ایک عمدہ تجویز

ارادہ ہے کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے وہ مضامین جو متفرق ہیں مثلاً اشتہارات مطبوعہ۔ قلمی خطوط اور وہ مضامین جو کسی غیر کے رسالہ یا کسی اخبار میں طبع ہوئے ایک جگہ جمع کر کے کتاب کی صورت میں طبع کئے جائیں۔ پس جس صاحب کے پاس ۱۸۹۶ء سے پہلے کا جو کوئی اشتہار (مطبوعہ) ہو اس کے عنوان۔ تاریخ۔ خلاصہ مضمون اور تعداد صفحہ سے اطلاع دیں تاکہ اگر دفتر میں وہ نہ ہو تو ان سے عاریتاً طلب کیا جائے۔ اور جس صاحب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی خط جو نج کے معاملہ کی نسبت نہ ہو اور مفید عام ہو اس کی ایک نقل بلکہ وہ اصل خط ہی عاریتاً چند روز کے لئے بھیج دیں بعد نقل انشاء اللہ و انشاء صاحبہ واپس کیا جائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ خریداران کی کافی درخواستیں بہم پہنچنے پر اس کتاب کی طبع کا انتظام ہوگا۔ پس شائقین ساتھ ہی درخواست خریداری ارسال فرمائیں۔ خط و کتابت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کے نام ہونی چاہیے۔ فقط

المشتر منظور محمد ہتھم کتب خانہ حضرت اقدس من مقام قادیان دارالامان کیم جون۔





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

کہ ہستم بر درے امیدوارے  
 بدیع و خالق و پروردگارے  
 رحیم و محسن و حاجت برارے  
 بر آید در جہان کارے ز کارے  
 فراموشم شود ہر خویش و یارے  
 کہ بے رویش نئے آید قرارے  
 کہ بستیمش بدامان نگارے  
 سر من در رہ یارے نثارے  
 کہ فضل اوست ناپیدا کنارے  
 کہ لطف اوست بیرون از شمارے  
 ندارد کس خبر زان کاروبارے  
 بوقت وضع حملے باردارے  
 چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے  
 کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

سخن نزد مَران از شہر یارے  
 خداوندے کہ جان بخش جہان ست  
 کریم و قادر و مشکل کشائے  
 فقام بر درش زیر آنکہ گویند  
 چو آن یارِ وفادار آیدم یاد  
 بغیر او چسان بندم دلِ خویش  
 دم در سینہ ریشم مجویند  
 دل من دلبرے را تخت گاہے  
 چگویم فضل او بر من چگون ست  
 عنایت ہائے او را چون شمارم  
 مرا کاریست با آن دستانے  
 بنالم بر درش ز انسان کہ نالد  
 مرا باعشق او وقتےست معمور  
 ثناہا گویمت اے گلشن یارے

## ذَبَّ الْمُفْتَرِينَ

إِنَّ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ لِيُحَارِبُوا إِلَّا اللَّهَ فَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ  
 مُردباری می کند زور آورے جاہلے فہمد کہ ہستم برترے

اس وقت میرے سامنے وہ کاغذ پڑے ہیں جن میں نام کے مسلمانوں نے مجھ کو گالیاں دی ہیں چنانچہ ان میں سے ایک عبدالحق غزنوی ہے جو اپنے اشتہار میں مجھے دجال ٹھہرا کر اپنے اشتہار کے عنوان میں لکھتا ہے کہ صَرْبُ النَّعَالِ عَلَيَّ وَجْهَ الدَّجَالِ یعنی اس دجال کے منہ پر جوتی مارتا ہوں۔ سو یہ تو اس نے سچ کہا کیونکہ درحقیقت وہ خود دجال ہے اور آسمان سے اسی کے منہ پر جوتی پڑی نہ کسی اور کے منہ پر۔ ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک اس کا سرزم کیا جائے گا۔ ابھی تو جلسہ مذاہب سے اس وقت تک صرف دو آسمانی جوتے اس کے سر پر پڑے ہاں ضرب شدید سے پڑے جس سے کچھ ہڈیاں ٹوٹی ہوں گی۔ معلوم نہیں کہ کس وقت اس بد بخت نے یہ کلمہ منہ سے نکالا تھا کہ دعا کی طرح اس کے حق میں قبول ہو گیا۔ پھر اسی اشتہار میں یہ نادان میری نسبت لکھتا ہے کہ لعنت کا طوق اس کے گلے میں ہے مگر اب اسے پوچھنا چاہئے کہ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھے کہ کس کے گلے میں ہے؟ ذرہ سمجھ کر بولے کہ مذہبی جلسہ کے الہامی اشتہار نے کس کے منہ کو سیاہ کیا۔ لیکھرام کی موت نے کس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا۔ بار بار یہ شخص آتھم کی پیشگوئی کی نسبت اعتراض کرتا ہے۔ جاہل کو اب تک سمجھ نہیں آتا کہ آتھم کی پیشگوئی☆ جیسا کہ الہام کے الفاظ اور الہام کی شرط تھی کامل صفائی سے پوری

☆ آتھم کے حالات کے بارے میں جو کچھ انوار الاسلام میں چھپا تھا وہ پھر بطور مختصر فائدہ عام کیلئے لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی تو ہیں اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف

﴿۳﴾

ہوگئی۔ شرط کے موافق خدائے کریم نے اس کی موت میں تاخیر ڈال دی اور پھر الہام کے موافق اس کو سات مہینہ کے اندر مار دیا۔ چونکہ آتھم ڈرا اس لئے خدا نے اس کے معاملہ میں اپنی صفت رحم کو دکھلایا اور لیکھرام نہیں ڈرا اس لئے خدا نے اس کے معاملہ میں اپنی صفت قہر کو دکھلایا۔ سو خدا نے ان دونوں پیشگوئیوں سے اپنی جمالی اور جلالی صفات کا نمونہ دکھلا دیا اور ہر ایک کی حالت کے موافق معاملہ کیا۔ آتھم پیشگوئی کو سن کر تمام شوخیوں سے کنارہ کش ہو گیا مگر لیکھرام نہ ہوا۔ آتھم نے تمام مباحثات مسلمانوں سے چھوڑ دیئے مگر اس نے ہرگز نہ چھوڑے۔ آتھم اس دن تک جو میعاد کے دن پورے ہوئے مردہ کی طرح پڑا رہا اور روتا رہا مگر یہ ہنستا اور ٹھٹھے کرتا رہا۔ اس نے شرم دکھائی مگر لیکھرام نے بے شرمی اور شوخی ظاہر کی اور اس نے اپنا منہ بند کر لیا اور لیکھرام نے گالیوں سے اپنا منہ کھولا اور خدا نے آتھم کی نسبت مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهِ وَ عَمِّهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا یعنی خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم غم سے بھر گیا اس لئے اس رجیم خدا نے تاخیر ڈال دی اور پھر فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ خدا اپنی عادتوں کو بدل لے یعنی وہ ڈرنے والے کے ساتھ سختی نہیں کرتا مگر لیکھرام نہ ڈرا اور اس کی بد قسمتی سے آتھم کا ڈرنا اس کو دلیر کر گیا یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت خدا نے نرمی سے معاملہ کیا کیونکہ وہ نرم رہا اور لیکھرام سے سختی سے کیونکہ اس نے سختی دکھائی اور یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت صرف ایک دفعہ الہام ہوا اور وہ بھی شرط کے ساتھ اور لیکھرام کے عذاب کے بارے میں بار بار قہری الہام ہوئے۔ غرض آتھم

رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے بتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہادیہ میں تاخیر ڈال دی اور ہادیہ میں تو گرالین اس بڑے ہادیہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا۔ جس کا نام موت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے جو بے تاثیر ہو یا جس کا کسی قدر موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے لہذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبداللہ آتھم کے دل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اس کا فائدہ اس کو پہنچ جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا اور

۱۱۱  
۱۱۱  
۱۱۱

﴿۳﴾

کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی وہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو سترہ برس پہلے اس وقت سے براہین میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ اور نیز آثار نبویہ میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی کی دونوں پہلوؤں کے رو سے تکمیل ہو چکی اور آٹھم ایک مدت سے مرچکا۔ پھر کیا اب تک وہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ لعنة اللہ علی الکاذبین۔ کیا آٹھم باکرہ لڑکی تھا جو بغیر کسی سبب قوی کے مقابل پر آنے سے شرم کی۔ آخر کوئی تو سبب تھا۔ وہ یہی سبب تھا کہ پیشگوئی کو سنتے ہی اسلامی ہیبت اس کو کھا گئی۔ وہ اندر ہی اندر گداز ہو گیا اور کسی جرأت کے لائق نہ رہا نہ قسم کے لائق اور نہ نالش کے لائق۔ جب قسم کیلئے بلایا جاتا تھا تو اس کا کلیجہ کانپ جاتا تھا۔ جب نالش کیلئے ابھارا جاتا تھا تو اس کا کانشنس اس کے منہ پر ٹھانچے مارتا تھا۔ مسیح نے خود قسم کھائی۔ پولوس نے کھائی۔ اس نے کیوں اشد ضرورت کے وقت نہ کھائی۔ اگر حملے ہوئے تھے تو نالش کرتا اور سزا دلاتا۔ اس کا حق تھا۔ اس نے کیوں نالش نہ کی۔ اے غزنوی لوگو! کس قدر تمہیں سچائی سے دشمنی ہے۔ کیا کوئی حد بھی ہے؟ کیا تمہارا یہی تقویٰ ہے جس کو لے کر تم پنجاب میں آئے؟!! ایک مسلمان کو کافر بناتے ہو اور خدا کے صریح اور کھلے کھلے نشانوں کا انکار کرتے ہو۔ اور پادریوں کو اپنی دجالی باتوں سے مدد دیتے ہو۔ کیا تمہیں ایسا کرنا روا تھا؟ کیا خدا ایک دجال اور کذاب کی عظمت اور قبولیت کو زمین پر پھیلا رہا ہے؟ اور تم جیسے نیک بختوں کو ذلیل کر رہا ہے یا اس کو دھوکہ لگ گیا ہے۔ کیا وہ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا نہیں؟ کیا تم سچائی کو نابود کر دو گے؟ کیا وہ نور جو آسمان

مجھے فرمایا اطلع اللہ علی ہمہ و غمہ. و لَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا و لا تعجبوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مومنين وبعزتي و جلالتي انك انت الاعلى. و نمزق الاعداء كل ممزق. و مكر اولئك هو ببور. انا نكشف السرّ عن ساقه يومئذ يفرح المومنون. ثلثة من الاولين و ثلثة من الاخرين و هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الي ربّه سبيلا. ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی جب تک کہ وہ بے باکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے (یہ معنی فقرہ مذکورہ کے تفہیم الہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتوں میں تغیر اور تبدل

﴿۵﴾

سے اترا ہے تم اس کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دو گے؟ اگر تم نیک انسان کی ذریت ہو تو بدی میں اپنے تئیں مت ڈالو! سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ! کہ ابھی وقت ہے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ<sup>۱</sup> کو غور سے پڑھو۔ آگے تمہارا اختیار ہے!

پھر اسی اشتہار میں اسی بزرگ عبدالحق نے اور بھی گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۲۳۰ و ۲۳۱ میں میری نسبت لکھتا ہے۔ ”بدکار شیطان لعنتی۔ لعن و طعن کا جوت اس کے سر پر ذلیل خوار خستہ خراب اللہ عز و جل کا دشمن۔ خدا کے ولی عبدالحق کا دشمن“۔ پھر اخیر اشتہار میں پیشگوئی کرتا ہے کہ ”عنقریب اللہ کا غضب تیرے پر اترے گا“۔ میں کہتا ہوں کہ اے نا اہل نادان تو نے یہ اچھا نہیں کیا کہ خدا پر افترا کیا۔ اب دیکھ! کہ وہ غضب تیرے پر اترا یا کسی اور پر؟ کیا تیرے گلے میں لعنت کا رسہ پڑا یا کسی اور کے گلے میں؟ تو نے اسی اپنے اشتہار میں دعویٰ کیا تھا کہ میں آگ میں جا سکتا ہوں اور نہیں جلوں گا اور دریا پر چلنے کے لئے حاضر ہوں اور نہیں ڈوبوں گا اور ایک مہینہ تک کوٹھڑی میں بند رہنے کے لئے موجود ہوں اور نہیں مروں گا لیکن اے نابکار! انہیں شوخیوں کی وجہ سے اس وقت خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ خدا کے کھلے کھلے نشان نے تجھے عذاب کی آگ میں ڈالا اور تو جل گیا اور بیچ نہیں سکا۔ تیرے لئے یہ عذاب تھوڑا نہیں ہوا کہ تمام قوموں میں اس نشان کی عظمت ظاہر ہوئی۔ اس آگ نے بے شک تجھے جلا کر رکھ کر دیا۔ تو ندامت کے دریا میں بھی ڈوب گیا اور اس پر چل نہ سکا اور تو خدا لان کی

نہیں پائے گا اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الہی مخفی ہو اور کچھ دھڑک شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی ان کو ذلت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتیاب ہو نہ دشمن اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا

اندھیری کوٹھڑی میں بھی بند کیا گیا اور وہیں مر گیا۔ دیکھ! خدا کی غیرت نے تجھے کیا کیا دکھلایا۔ ذرا آنکھ کھول اور دیکھ کہ تیرا تکبر کیسا تجھے پیش آ گیا۔ تو مجھے کہتا تھا کہ تو آگ میں جلے گا۔ اور دریا میں غرق ہوگا اور کوٹھڑی میں مرے گا۔ اے بد قسمت اب دیکھ! کہ یہ تینوں باتیں کس پر وارد ہوئیں؟ تجھ پر یا مجھ پر۔ سچ کہہ! کیا اس عذاب کی آگ نے تجھے نہیں جلایا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اس آگ سے تیرا دل کباب نہیں ہوا؟ اور کیوں نہ ہوا جبکہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی پوری ہوئی جس میں تمام ہندوؤں کو خود اقرار ہے کہ یہ وہ اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہے جس میں پیش از وقت سارے پتے بتلائے گئے تھے۔ میعاد بتلائی گئی۔ موت کا دن بتلایا گیا۔ صورت موت بتلائی گئی۔ اور آیت فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی صرف خدا کے مرسلوں کو دی جاتی ہے۔ نہ منجموں سے ہو سکتی ہے نہ دجالوں سے۔ پس کیا یہ وہ آگ نہیں جس نے تیرے دل کو جلادیا؟ کیا تو اب خدا کے کلام سے انکار کرے گا؟ یا خودکشی کر کے مرجائے گا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اب تک تو ندامت کے دریا میں غرق نہیں ہوا۔ کیا تجھ پر اور تمام لوگوں پر اب تک نہیں کھلا کہ تو خذلان کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا؟ اور تیری دعاؤں اور تیرے اس شیطانی الہام کے برخلاف جو تو نے اشتہار کے آخر میں لکھا تھا ظہور میں آیا؟ اے تیرہ بخت! کیا تو اب تک جیتا ہے؟ نہیں نہیں! تیری فضولیوں نے تجھے ہلاک کر دیا۔ تو ان تین عذابوں میں آپ ہی پڑ گیا جن کے ذریعہ سے میری موت تجویز کرتا تھا!!! فاعتبروا یا اولی الابصار۔!!

جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور ان کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اس کو توڑ ڈالے گا اور اس کو مردہ کر کے پھینک دے گا اور اس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائل مینہ ظاہر کریں گے☆ اور اس دن مومن خوش ہوں گے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اس کے رب کی طرف جاتی ہے۔ اس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادت مند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوء فہم

☆ یہ لیکچر ام کی موت کی طرف اشارہ تھا۔ منہ

﴿۷﴾

پھر عبدالحق نے لکھا ہے کہ ”آتھم کی پیشگوئی کے نہ پوری ہونے کے وقت میں کس قدر عیسائیوں اور مسلمانوں نے تم پر لعنتیں کیں۔ یہی سزا دجال کذاب کی تھی“۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکم خواتیم پر ہے نافرمانوں اور نادانوں نے نبیوں اور رسولوں سے بھی اوائل حال میں ایسا ہی کیا ہے۔ پھر آخر اپنی ناگجھیوں پر روئے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس عبدالحق اور اس کی جماعت کا ایک قلمی خط بھی رمضان کے مہینہ کے سر پر میرے پاس پہنچا۔ چونکہ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے میں نے نہ چاہا کہ رمضان میں اس کا جواب لکھوں مگر وہ خط حضرات غزنوی صاحبوں کا اب تک موجود ہے اور گالیاں جو مجھے دی ہیں وہ یہ ہیں ”دس ہزار تیرے پر لعنت! لعنت! لعنت! لعنت عشرہ الف مائة۔ کافر اکفر، دجال، شیطان، فرعون، قارون، ہامان، اڑڑ پوپو، وادی کا وحشی، کلب یلہٹ یعنی جنگلی کتا“۔ ان افغانوں کی شیریں زبانی اور تقویٰ کا یہ نمونہ ہے۔

اور ایک اور صاحب جو دشنام دہی میں عبدالحق کے چھوٹے بھائی یا بڑے بھائی ہیں اپنے پرچہ درۃ الاسلام میں بہت سی گندہ زبانی کے ساتھ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ اب میں کہاں تک ان کو بار بار بتلاؤں کہ آتھم تو پیشگوئی کے موافق زندہ بھی رہا اور مرا بھی۔ اس نے خوف دکھلایا اور بے شرمی ظاہر نہ کی اس لئے خدا نے وعدہ کے موافق اس سے نرمی کی اور کچھ تاخیر کر دی اور لیکھرام نے متواتر شوخیاں ظاہر کیں اس لئے قادر قہار نے

کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کریں گے اور تعلیم الہی کے موافق اس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کریں گے۔

الہام الہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الہیہ کے کیا گیا۔ جس کا ما حاصل یہی ہے کہ قدیم سے الہی سنت اسی طرح پر ہے کہ جب تک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اس کو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے اس پر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے اور یہی سنت

اس کو پکڑ لیا۔ یہ دونوں نمونے آتھم اور لیکھرام کے معرفت کے بھوکوں پیاسوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کیسارحیم و کریم ہے جو نرمی کرنے والوں سے نرمی کرتا ہے اور کیسا غیور ہے جو چالاک کرنے والوں کو جلد پکڑتا ہے۔ آتھم کا پیشگوئی کے سننے سے ٹھنڈا اور سرد ہو جانا اور لیکھرام کا شوخ ہو جانا ضرور چاہتا تھا کہ دو مختلف نتیجے پیدا ہوں۔ اے نادانوں! کیا یہ روا تھا کہ خدا کی الہامی شرط پوری نہ ہوتی؟ یا وہ نرمی کے محل پر نرمی استعمال نہ کرتا اور ڈرنے والے کو فی الفور اٹھا کر پتھر مارتا!؟

یہ بھی سن چکے ہو کہ الہام میں رجوع کی شرط لگا کر آتھم کی فطرتی خاصیت کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ اگر اس کی فطرت میں خوف قبول کرنے کی قوت نہ ہوتی تو خدا رجوع کی شرط الہام میں ظاہر نہ کرتا۔ اور رجوع ایک فعل قلب ہے جس میں ظاہری اسلام شرط نہیں۔ سو آتھم نے اپنے اقوال افعال سے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اس شرط کا پابند ہو گیا۔ پس وہ رحیم خدا جس نے فرمایا ہے کہ جب کشتی میں بیٹھنے والے غرق ہونے کے وقت میری طرف رجوع کریں تو میں ان کو اس وقت نجات دے دیتا ہوں۔ گوجانتا ہوں کہ بعد میں پھر اپنی شقاوت کی طرف عود کر آئیں گے۔ اسی بردبار خدا نے آتھم کو الہامی شرط کا اس کے رجوع پر فائدہ دے دیا اور پھر آتھم بعد اس کے دین اسلام کے رد کی تالیفات میں مشغول نہیں ہوا اور نہ نالاش کی اور نہ قسم کھائی۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر گیا اور خوف کا اقرار کیا۔ پس اگرچہ بے ایمانوں کا تو کچھ علاج نہیں مگر ایمان دار آتھم کی اس

مستمرہ اور یہی غیر تبدل قاعدہ کتاب الہی نے بیان کیا ہے اور غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر عبداللہ آتھم کے بارے میں یعنی سزائے ہاویہ کے بارے میں الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سنت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے لیکن مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہم نے اس کے ہم اور نم پر اطلاع پائی یعنی وہ اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اس پر رعب غالب ہوا۔ اس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اس کے دل پر ہوا اور کیسی اس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت





کنارہ کشی اور خاموشی سے ضرور رجوع کا نتیجہ نکالیں گے۔ یہ بارشوت آتھم کی گردن پر تھا کہ وہ اقرار خوف کے بعد ہم کو اور ہر ایک منصف کو یہ موقعہ نہ دیتا کہ اس کے اقوال اور افعال سے ہم رجوع کا نتیجہ نکال سکتے۔ بلکہ چاہئے تھا کہ وہ قسم سے یا نالش سے یا کسی اور طرح پر اثبات دعویٰ سے اپنی اس بزدلی کو جو پندرہ مہینہ تک اس سے برابر ظہور میں آتی رہی اسلامی ہیبت کے وجوہ سے الگ کر کے دکھلاتا۔ پس یہ بڑی بد ذاتی ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آتھم کے دل نے پیشگوئی کی عظمت کو ایک ذرہ قبول نہیں کیا تھا اور وہ اپنی سابقہ شوخیوں پر میعاد کے اندر برابر قائم تھا۔ ایڈیٹر درۃ الاسلام لکھتا ہے کہ ایمان کیلئے اقرار باللسان شرط ہے۔ تو اس کا یہی جواب ہے کہ اے نادان الہام میں لفظ رجوع ہے جو درحقیقت فعل قلب ہے اور اس کے لئے اقرار لسان شرط نہیں۔ اقرار لسان معاد کی نجات کیلئے شرط ہے مگر ایسی نجات کیلئے جو صرف دنیا کیلئے ہو صرف دل کا خوف کافی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ کسی مجمع کو گواہ بنایا جائے بلکہ یَكْفِيكُمْ اِيْمَانًا<sup>۱</sup> بھی تو قرآن میں موجود ہے۔!

پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۶ء میں اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا یعنی بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی لیکن اے نادانو! دل کے اندھو! میں کب تک تمہیں سمجھاؤں گا۔ مجھے وہ اشتہار ۱۸۸۶ء دکھلاؤ میں نے کہاں لکھا ہے کہ اسی سال میں لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ ”تمہیں اپنے جھوٹے الہام پر ذرہ شرم نہ آئی“۔ پر میں کہتا ہوں کہ اے سیاہ دل! الہام جھوٹا نہیں تھا۔ تجھ میں خود الہی کلام کے سمجھنے کا مادہ نہیں۔ الہام میں کوئی ایسا لفظ

غالب آگئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رعب نے اس کے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہاں تک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اس کا توکل ندرہا جس کو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہے وہ کتوں سے ڈرا اور سانپوں کا اس کو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانوں سے بھی اس کو خوف آیا۔ اس پر خوف اور وہم اور دی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اس پر طاری ہوئی اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اس کو محسوس ہوا اور بغیر اس کے کہ کوئی امر ترسے اس کو نکالے آپ ہی ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بیتاب ہو کر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اس کے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے سخت متاثر ہو کر سرسیموں اور خوف زدوں کی طرح جا بجا بھٹکتا پھرا اور الہام الہی کا رعب اور اثر اس کے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ اس کی راتیں ہولناک اور دن بے قراری سے بھر گئے اور حق کی مخالفت کی حالت میں جو جو ہشتیوں اور

﴿۱۰﴾

نہ تھا کہ اس حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائے گا۔ اب بجز اس کے میں کیا کہوں کہ لعنة اللہ علی الکاذبین بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے تو میں برکت پائیں گی مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔ ہاں دوسرے حمل میں جیسا کہ پہلے سے مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت ملی تھی لڑکا پیدا ہوا۔ سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پوری ہو گئی جس کا ہمارے مخالفوں کو صاف اقرار ہے۔ ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام میں نے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ الہام نے اسی کو موعود لڑکا قرار دیا تھا تو کیوں وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جب کہ تم الہام کے پیش کرنے سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر اور یہ کہنا کہ اس لڑکے کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے الا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔ پر میں پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام کون سا ہے کہ میں نے ظاہر کیا تھا کہ پہلے حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائے گا یا جو دوسرے میں پیدا ہوگا وہ درحقیقت وہی موعود لڑکا ہوگا اور وہ الہام پورا نہ ہوا۔ اگر ایسا الہام میرا تمہارے پاس موجود ہے تو تم پر لعنت ہے اگر وہ الہام شائع نہ کرو!

قتل اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہے یا ظن رکھتا ہے کہ شاید عذاب الہی نازل ہو جائے۔ یہ سب علامتیں اس میں پائی گئیں اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا اور خدا تعالیٰ نے ایک حیرت ناک خوف اور اندیشہ اس کے دل میں ڈال دیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اس کے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا اور ایک کتے کے سامنے آنے سے بھی اس کو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اس کو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانے میں اس کے دن گذرے اور سرا سیمگی اور پریشانی اور بے تابی اور بے قراری نے اس کے دل کو گھیر لیا اور ڈرانے والے خیال رات دن اس پر غالب رہے اور اس کے دل کے تصوروں نے عظمت اسلامی کو رد نہ کیا بلکہ قبول کیا اس لئے وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے میں دھیمہ ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو جانچتا اور اس کے تصورات کے موافق اس سے عمل کرتا ہے۔ اس نے اس کو اس صورت پر نہ پایا جس صورت میں فی الفور کامل باویہ کی سزا

﴿۱۱﴾

اور پھر تمہارا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ”احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے“۔ سو میں کہتا ہوں کہ اے نابکار قوم! کب تک تو اندھی اور گونگی اور بہری رہے گی؟ اور کب تک تیری آنکھیں اس نور کو نہیں دیکھیں گی جو اتارا گیا؟ سن اور سمجھ! کہ اس الہام کے دو ٹکڑے تھے ایک احمد بیگ کے متعلق اور ایک اس کے داماد کے متعلق۔ سو تم سن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا اور وہ دن آتا ہے کہ تم سن لو گے کہ اس کے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں! اور یہ اعتراض جو تم کرتے ہوئے نہیں۔ نوشتوں کو پڑھو کہ پہلے بد فہم لوگوں نے بھی ایسے ہی اعتراض نبیوں پر بھی کئے ہیں۔ تمہارے دل ان سے مشابہ ہو گئے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ”میعاد کے اندر وہ کیوں فوت نہیں ہوا؟“۔ یہ تمہاری بے ایمانی یا نا سمجھی ہے۔ الہام تو بی تو بی فانّ البلاء علی عقبک میں صاف توبہ کی شرط تھی اور یہ الہام احمد بیگ اور اس کے داماد دونوں کے لئے تھا کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خداوند مرنے کی بلا ہے۔ اگر توبہ کرو گی تو تاخیر موت کی جائے گی۔ پس احمد بیگ کی زندگی کے وقت کسی نے اس الہام کی پرواہ نہ کی اور جب احمد بیگ فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ عورت اور دیگر پس ماندوں کی کمر ٹوٹ گئی وہ دعا اور تضرع کی طرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ اب تک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہیں آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیوں میں کب آگے قدم رکھتے ہیں۔ پس اس وقت وعدہ اس کا پورا ہوگا جب یہ سب کچھ پورا ہوگا۔ تب نہ میں بلکہ ہر ایک دانا تم پر لعنت بھیجے گا کیونکہ تم نے خدا کا مقابلہ کیا!

یعنی موت بلا توقف اس پر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اس وقت تک تمہارے جب تک کہ وہ بے باکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے اور الہام الہی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارت میں شرطی طور پر عذاب موت کے آنے کا وعدہ تھا نہ مطلق بلا شرط وعدہ لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراساں دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسی قدر تعلق رکھتی ہے۔

۱۱

اور پھر ایک اور صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کر کے میرے مقابل پر آئے ہیں۔ اور مجھے کذاب اور دجال اور جاہل ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”خسوف و کسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا نہ اب۔“ اس نادان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اگر خسوف کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا جیسا کہ دارقطنی وغیرہ کتب حدیث میں درج ہے تو قیامت کو اس نشان سے فائدہ کون اٹھائے گا بلکہ اس وقت تو مہدی کا آنا ہی لاحاصل ہوگا۔ جب خدا نے ہی نظام شمسی کو توڑ کر خلقت کا خاتمہ کرنا چاہا تو کون مہدی اور کہاں کے اس کے نشان۔ وہ تو قیامت کا زمانہ آ گیا۔ اس میں کس کو کلام ہو سکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ تجدید کا زمانہ ہے اور خسوف کسوف اس کی تائید کیلئے ایک نشان ہے۔ سو وہ نشان اب ظاہر ہو گیا۔ جس کو قبول کرنا ہو قبول کرے اور جیسا کہ حدیث میں لکھا تھا چاند گرہن اس پہلی رات میں ہوا جو چاند کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج گرہن ان دنوں کے نصف میں ہوا جو سورج گرہن کیلئے مقرر ہیں اور اس طرح یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چونکہ زمانہ کے علماء سورج اور چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ سو اس پیشگوئی میں یہ اشارہ تھا کہ سورج اور چاند کا کسوف خسوف علماء کے دلوں کی تاریکی پر شاہد ہے کہ جو کچھ زمین میں ہوتا ہے آسمان اس کو دکھلا دیتا ہے۔ اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی میں جوڑ و لیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھ کو لکھتے ہیں کہ ”اگر تو میرے مقابل پر آوے تو میں اپنا علم عربی تجھ کو دکھلاؤں“ حالانکہ ان کے اسی عربی خط سے ان کے علم کا بخوبی اندازہ ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ بجز چند چرائے ہوئے فقروں اور مسروقہ الفاظ کے ان کی

کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہیں کرتا بلکہ اس کا خوف اس پر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دنیوی میں بے باکی کے دنوں تک ضرورتاً خیر ڈال دیتا ہے۔ یہی وعدہ قرآن کریم اور بیبل میں موجود ہے اور جو کچھ ہم نے مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت اور اس کے دل کی حالت کے بارے میں بیان کیا یہ باتیں بے ثبوت نہیں بلکہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے تئیں سخت مصیبت زدہ بنا کر اور اپنے تئیں شدائد غربت میں ڈال کر اور اپنی زندگی کو ایک ماتمی پیرایہ پہنا کر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کر کے اور ایک دنیا کو اپنی پریشانی اور دیوانہ پن دکھلا کر نہایت صفائی سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اس کے دل نے اسلامی عظمت اور صداقت کو قبول کر لیا۔ کیا یہ بات جھوٹ ہے کہ اس نے پیشگوئی کے رعب ناک مضمون کو

﴿۱۳﴾

گھڑی میں اور کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی عبدالحق نے بھی اپنے اشتہار مذکورہ بالا میں یہی لاف زنی کی ہے اور میری نسبت لکھا ہے کہ ”یہ کتابیں جو وہ شائع کرتا ہے عربی دان لوگوں سے عربی کرا کے چھپواتا ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ اس کو عربی کی ہرگز لیاقت نہیں اگر اس کو ضرور لیاقت دی گئی ہے تو مجھ سے عام علماء کی مجلس میں عربی زبان میں بحث کرے دونوں کی عربی قلمبند ہو جائے گی بعدہ علماءوں پر پیش کی جائے گی۔ اگر فوقیت لے گیا تو مانا جائے گا کہ یہ رسائل عربی اس نے بنائے ہیں اور بحث تقریری بالمشافہ ہوگی۔ اگر بحث میں تجھ سے کچھ نہ بنا تو لعنة اللہ علی الکاذبین“۔ اس کے جواب میں ضمیمہ انجام آتھم میں اس کو لکھا گیا کہ ہم اس مقابلہ کیلئے طیار ہیں لیکن تمہیں یاد رہے کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ عربی کتابیں اس لئے تالیف نہیں ہوئیں کہ لوگ ہمیں عربی دان سمجھیں اور مولوی خیال کریں بلکہ ان کتابوں میں بار بار یہ جتلیا گیا ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور بطور معجزہ کے مجھ کو دیا گیا ہے تا میرے دعویٰ پر یہ بھی ایک دلیل ہو۔ میں نے کب اور کہاں لکھا ہے کہ عربی کتابوں سے یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مغلوب ہو تو مجھے عربی دان مان لے۔ سو یہ اقرار کرنا چاہیے کہ اگر تم باوجود اتنے دعویٰ فضیلت اور عربی دانی کے میرے جیسے انسان سے صاف شکست کھا جاؤ جس کی نسبت تمہیں اسی اشتہار میں اقرار ہے کہ اس شخص کو عربی دانی کی ہرگز لیاقت نہیں تو یہ نشان تم تسلیم کر لو گے اور یقین دل سے سمجھ لو گے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اور اسی وقت تو بہ کر کے میری بیعت میں داخل ہو جاؤ گے لیکن دو مہینے کے قریب عرصہ گزر گیا کہ اب تک عبدالحق کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا گویا وہ مر گیا۔

پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جس قدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسی قدر وہ اس پیشگوئی سے ڈرا۔ اس کا دل ظاہری حفاظتوں سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رعب نے اس کو دیوانہ سا بنا دیا۔ سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اس کو ایسی حالت میں ہلاک کرے کیونکہ یہ اس کے قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغائر اور برعکس ہے اور اگر الہام اپنی شرائط کو چھوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہوں مگر ایسا الہام الہام نہیں ہو سکتا اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطوں کو بھول جائے کیونکہ شرائط کا لحاظ رکھنا صادق کے لئے ضروری ہے اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہاں جس وقت مسٹر عبد اللہ آتھم اس شرط کے نیچے سے اپنے تئیں باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بے باکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو

اب منصفین کو سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ حق پوشی کے لئے کیسے دجالی کام کر رہے ہیں اور کس قدر شیطانی جھوٹوں کو استعمال کر کے لوگوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اپنی عربی دانی میں سچا تھا اور فی الواقعہ مجھ کو محض اُمی اور ناخواندہ اور جاہل سمجھتا تھا تو اس کو تو خدا نے موقعہ دیا تھا کہ میں مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا اور میں نے حتمی وعدہ سے کہہ دیا تھا کہ اگر میں مغلوب ہو گیا تو میں اپنے تئیں جھوٹا سمجھوں گا لیکن اگر میں غالب ہوا تو مجھے سچا سمجھنا چاہیے تو پھر کیا سبب تھا کہ وہ گریز کر گیا۔ کیا یہ انصاف کی بات تھی کہ اگر میں مغلوب ہو جاؤں تو مجھے اپنے دعویٰ میں جھوٹا سمجھا جائے لیکن اگر میں غالب ہو جاؤں تو مجھے صرف ایک عربی دان سمجھا جائے۔ کیا میں نے یہ تمام عربی کتابیں مولوی کہلانے کے شوق سے شائع کی تھیں۔ مجھے تو مولویت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہوں کہ کوئی مجھ کو مولوی کہے۔ میں نے تو ان کتابوں کی تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظلمتِ نبوت ہے۔ خدا نے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھائیں سو اس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں۔ خدا نے دعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت دیا۔ سو اس جگہ بھی بہت سی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دعا کا جو لیکھرام میں ثابت ہوا غور سے سوچو!!! ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شوقِ القمرا کا معجزہ دیا۔ سو اس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کے طور پر دکھلایا۔ غرض فصاحت بلاغت کا ایک

وہ دن نزدیک آ جائیں گے اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہوگی اور پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکھائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبد اللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامگیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا۔ اور سزائے موت اس کے کمال کے لئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبد اللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں کسی قدر مہلت دی گئی کیونکہ حق کا رعب اس نے

﴿۱۵﴾

الہی نشان ہے اگر اس کو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعویٰ کے لئے یہ نشان ہے وہ اس نشان اور دوسرے نشانوں سے ثابت اور تم پر خدا کی حجت قائم ہے۔

یہ جواب تھا جو عبدالحق کو لکھا گیا تھا لیکن اب چونکہ وقت حد اور اندازہ سے گذر گیا اور اس طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور شیخ نجفی نے بھی چند روز کی مصلحت کیلئے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا پیچھا چھوڑ کر میری طرف اپنے تمبروں کے تمام فیروں کو جھکا دیا اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس لاف زن نجدی اور غزنوی کی سرکوبی کے لئے چند مختصر ورق عربی کے بطور نشان لکھے جائیں اور ان پر اپنے صدق اور کذب کا حصر رکھا جائے کیونکہ اگر خدا میرے ساتھ ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ہے تو وہ ان لوگوں کو مقابلہ کی طاقت نہیں دے گا اس لئے میں نے لیکھرام کی موت کے بعد ۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس مضمون کے لکھنے کا ارادہ کیا لیکن باعث ضروری اشتہارات کے شائع کرنے میں کچھ توقف ہو گیا۔ اب ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء سے لکھنا شروع کیا ہے سو یقین رکھتا ہوں کہ میں اس اردو تمہید کے بعد ایک ہفتہ تک اس قدر عربی مضمون انشاء اللہ القدر اسی کے فضل اور قوت اور توفیق سے لکھ لوں گا جو مخالفوں کیلئے بصورت نشان تجلی کرے گا اور میں اس وقت وعدہ محکم کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے یعنی نجفی اور غزنوی میں سے اس میعاد کے اندر جو سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے اشاعت کے دن تک ہو سکتی ہے یعنی اس دن کہ یہ رسالہ ان کے پاس پہنچ جائے اس مضمون کی نظیر اسی کے حجم اور ضخامت کے مطابق اور اسی کی نظم اور نثر کے موافق بالمتقابل شائع کر دے اور پروفیسر عربی مولوی عبداللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر جو مخالف تجویز کریں ایسی قسم کھا کر جو مؤکد بعد اب الہی ہو جلسہ عام میں کہہ دیں کہ یہ مضمون تمام مراتب بلاغت اور فصاحت کے رو سے مضمون پیش کردہ سے بڑھ کر یا برابر ہے اور پھر قسم کھانے والا میری دعا کے بعد اکتالیس دن تک عذاب الہی میں ماخوذ نہ ہو تو میں اپنی کتابیں جلا کر جو میرے قبضہ میں ہوں گی۔

﴿۱۶﴾

اپنے سر پر لے لیا۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اس شرط سے کسی قدر فائدہ اٹھانے کا مستحق ہو گیا جو الہامی عبارت میں درج ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالیٰ کے الہام میں وعدہ ہوا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس ہمارے بیان میں وہی شخص مخالفت کرے گا جس کو مسٹر عبداللہ آتھم کے ان تمام واقعات پر پوری اطلاع نہ ہوگی اور یا جو تعصب اور بغل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا اور اس طریق سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا اور اس کے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہیے کہ وہ جھوٹا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کرو گے۔ اس کا جواب اسی قدر کافی ہے کہ ایسا دوسرا عربی دان تمہیں بھی مل سکتا ہے۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھ ہزاروں علماء ہیں اور حسب زعم تمہارے میرے ساتھ صرف جاہلوں یا منشیوں کا گروہ ہے تو اب تمہیں شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں مومنہ پر لاؤ۔ تمہارے پاس تو مدد دینے کے لئے زیادہ سامان ہیں۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھ جوڑو یا ضرورت کے وقت اس کے قدموں پر ہی گر جاؤ۔ آخر وہ رحم کرے گا اور تمہیں کچھ بنا دے گا اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمہارے پاگلانہ خیال سے کسی اور کی۔ اس سے تمہیں کیا غرض اور کیا واسطہ جبکہ میں اس پر حصر رکھتا ہوں کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونے سے میں سمجھ لوں گا کہ میں کاذب ہوں تو تمہاری طرف سے کوشش ہونی چاہیے کہ اس کی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے کیونکہ خدا سچوں کو ضائع نہیں کرتا اور اس کے عزیز ذلیل نہیں ہوتے اور میں مکرر کہتا ہوں کہ اسی میعاد میں تمہیں بالمقابل رسالہ شائع کر دینا چاہیے جس میعاد میں ابتدائے سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس میں تخلف ہوگا تو پھر تمہارے بے ہودہ عذرات کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ اب میں عربی رسالہ لکھتا ہوں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ انصُرْنِي مِنْ لَدُنْكَ رَبِّ اٰیْدِنِي مِنْ لَدُنْكَ رَبِّ اِنَّ

قَوْمِي طُرِدُونِي فَاَوْنِي مِنْ لَدُنْكَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِي لِعَنُوْنِي فَاَرْحَمْنِي

مِنْ لَدُنْكَ. اَرْحَمْنِي يَا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ. اَرْحَمْنِي

يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰءِ وَ لَا رَاحِمَ الْاٰنْتِ. اَنْك

اَنْتِ حَبِيْبِي فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَنْتِ

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. تَوَكَّلْتُ

عَلَيْكَ وَ اَنْتِ لَا تَضِيْعُ

الْمَتَوَكِّلِيْنَ.



﴿۱۷﴾

عذر۔ اس عربی مضمون میں اگر کوئی سخت لفظ ہو تو میاں عبدالحق صاحب غزنوی معذور رکھیں کیونکہ بقول ان کے اس عاجز کو عربی لکھنے کی لیاقت نہیں اور لکھنے والے کوئی اور فاضل ہیں جو عربی کو لکھتے ہیں۔ پس الزام ان نامعلوم آدمیوں پر ہے نہ ایسے شخص پر جو عربی نہیں جانتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي مَظْهَرَ الْآيَاتِ، وَصَيَّرَنِي ظِلَّ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ، وَجَعَلَ

اس خدا کو تمام تعریف ہے جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا اور سرور کائنات کا ظل مجھے ٹھہرا دیا اور میرے نام کو

اسم سے کاسمہ بأنواع التفضلات، فَأَتَمَّ النِّعَمَ عَلَيَّ لِأَحْمَدِهِ وَأَكُونُ لَهُ أَحْمَدًا تَحْتَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشابہ بنا دیا۔ اس طرح پر کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا تا میں اس کی بہت تعریف

السموات، وَنَضَّرَ بِي إِيمَانَ النَّاسِ لِيُحْمَدُونِي وَأَكُونُ مُحَمَّدًا بَيْنَ الْمَخْلُوقَاتِ .

کر کے احمد کے نام کا مصداق بنوں۔ اور میرے سب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا تا وہ میری بہت تعریف کریں اور میں محمد

فَأَنَا أَحْمَدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ كَمَا جَاءَ فِي الرِّوَايَاتِ، وَأُعْطِيَتْ حَقِيقَةَ اسْمِي نَبِيًّا فَخِرِ

کے نام کا مصداق بنوں۔ پس میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

الموجودات، كَانِعَكَاسِ الصُّوْرِ فِي الْمِرْآةِ، فَفَنصَّلِي وَنَسَلَّمُ عَلَي هَذَا النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

دونوں ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہو جاتا ہے۔ پس ہم اس نبی امی پر درود اور

الذی تنعكس أنواره في الصالحين والصالحات، وَتُفْتَحُ بِاسْمِهِ أَبْوَابُ الْبَرَكَاتِ،

سلام بھیجتے ہیں جس کے انوار نیک مردوں اور نیک عورتوں میں چمکتے ہیں اور اس کے نام کے ساتھ برکتوں کے دروازے کھولے

وتتم بنوره حجۃ اللہ علی الکافرین و الکافرات؛ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ

جاتے ہیں۔ اور اس کے نور کے ساتھ کافروں پر خدا کی جنت پوری ہوتی ہے اور درود اور سلام اس کی آل پر جو پاک مرد اور

و الطاهرات، وَأَصْحَابِهِ الْمَحْبُوبِينَ وَالْمَحْبُوبَاتِ، وَجَمِيعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ .

پاک عورتیں ہیں اور اس کے اصحاب پر جو خدا کے پیارے بندے اور پیاری کنیزکیں ہیں۔ اور ایسا ہی تمام نیک بندوں پر

أمّا بعد۔ فاعلموا أيها الطالبون، والأخيار المسترشدون، أن الله أتم حجتي على الأعداء،  
 بعد اس کے اے طالبو اور اچھے لوگو جو رشکوڑھوٹڈنے والے ہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے مری جت کو دشمنوں پر پورا کر دیا اور میرے لئے اس  
 وأرى لى الخوارق وأسبغ من العطاء، ورأيتم كيف نزلت الآيات من السماء، وكيف فُتحت  
 نے نشان دکھائے اور میرے پراپنی بخشش کو کامل کیا اور تم نے دیکھا کہ کیونکر آسمان سے نشان اترے۔ اور کیونکر طالبوں کیلئے دروازے کھولے  
 الأبواب للطلباء، ثم الذين يخلوا يُنكروننى لاعنين، ويتركون الديانة والدين. جردوا من غير  
 گئے۔ پھر وہ جو کج عمل کرتے ہیں وہ لعنت کرتے ہوئے انکار ظاہر کرتے ہیں۔ اور دین کو بھی چھوڑتے ہیں اور دیانت کو بھی۔ انہوں نے ظلم کی تلوار ناحق  
 حق سيف العدوان، وشهروا حُسام السبِّ والطغيان، وما كانوا منتهين. إنهم يؤذوننى ويسبوننى  
 کھینچ رکھی ہے اور گالی اور زیادہ گوئی کی خنجر ان کے ہاتھ میں برہنہ ہے اور باز نہیں آتے۔ وہ مجھے دکھ دیتے ہیں اور دشام دہی کرتے ہیں اور مجھے کافر  
 ويكفروننى، ولا أعلم لِم يكفروننى. أيكفرون رجلاً يقول إنى من المسلمين؟ يُصرون على سبيل  
 ٹھہراتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ کیوں ٹھہراتے ہیں۔ کیا وہ اس آدمی کو کافر کہتے ہیں جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ گمراہی اور بے راہی  
 الضلال والنكوب، فأين خوف الله وتقوى القلوب، وأين سير الصالحين؟ أما جاءتهم الآيات؟  
 کے طریقوں پر اصرار کرتے ہیں۔ پس کہاں ہے خوف خدا اور دلوں کی پرہیزگاری؟ اور کہاں ہیں صلحاء کی خصالتیں؟ کیا ان کے پاس نشان نہیں  
 أما ظهرت البينات؟ أما حصص الحق ورفع الشبهات؟ أفتعاهدوا على أنهم لا يرجعون إلى حق  
 آئے؟ کیا کھلے کھلے خوارق ظاہر نہیں ہوئے؟ کیا حق نہیں کھل گیا؟ اور شہادت نہیں مٹ گئے؟ کیا انہوں نے باہم عہد کر لیا ہے کہ حق کی طرف  
 ميين؟ أو تقاسموا على أنهم يُصرون على تكذيب وتوهين؟ أيخوفوننى بالسبِّ والشتيم  
 رجوع نہیں کریں گے؟ یا ہا ہم قسمیں کھالی ہیں کہ تکذیب اور توہین پر اصرار کرتے رہیں گے؟ کیا مجھے گالی اور کافر کہنے کے ساتھ ڈراتے  
 والتكفير، ويتربصون بى الدوائر بالحيل والتدابير؟ والله يعلم كيد الخائنين. إنه يعلم ما فى  
 ہیں؟ اور تدبیروں اور حیلوں سے میرے پرگردشوں کی امید رکھتے ہیں؟ خدا تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر کو خوب جانتا ہے۔ وہ میرے دل  
 نفسى ونفسهم، وإنه لا يُحب المفسدين. وإنسى عنده مكين أمين، وإن بينى  
 کی باتوں اور ان کے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور وہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور میں اس کے نزدیک با مرتبہ اور امین ہوں اور مجھ میں

﴿۱۹﴾

وَبَيْنَهُ سِرٌّ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، فَوَيْلٌ لِّلْمُعْتَدِينَ . اَتَحْسَبُ الْأَعْدَاءُ أَنَّ الْعِدَاةَ خَيْرٌ لِّهِمْ، بَلْ هِيَ  
 اور اس میں ایک بھید ہے جو اس کو بغیر میرے خدا کے کوئی نہیں جانتا پس حد سے بڑھنے والوں پر واویلا ہو۔ کیا دشمن یہ جانتے ہیں کہ  
 شَرٌّ لِّهِمْ، لَوْ كَانُوا مُتَّفَكِّرِينَ . أَيُظَنُّونَ أَنَّهُمْ يَهْتَدُونَ مَا بَنَتْهُ أُنَامِلُ الرَّحْمَنِ؟ أَوْ يَجُوحُونَ مَا  
 دشمنی کرنا ان کے لئے بہتر ہے؟ نہیں! بلکہ بد ہے اگر وہ سوچیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عمارت کو وہ مسمار کر دیں گے؟ یا  
 غرستہ ابدی اللہ ذی المجد والسُّلطان؟ كَلَّا بَلْ إِنَّهُمْ مِنَ الْمَفْتُونِينَ .

اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیں گے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو آرزائش میں پڑے ہوئے ہیں۔

يَا مَعْشَرَ الْجُهَلَاءِ وَالسَّفَهَاءِ وَزُمُرِ الْأَعْدَاءِ وَالْأَشْقِيَاءِ أَأَنْتُمْ تَطْفَنُونَ نُورَ حَضْرَةِ الْكِبْرِيَاءِ،  
 اے جاہلوں اور کم عقلوں کے گروہ! اور دشمنوں اور بد بختوں کی جماعتو! کیا تم جناب الہی کے نور کو بجھا دو گے؟ یا بچوں کو  
 أَوْ تَدُوسُونَ الصَّادِقِينَ؟ اتَّقُوا اللَّهَ، ثُمَّ اتَّقُوا إِنْ كُنْتُمْ عَاقِلِينَ . أَيُّهَا النَّاسُ فَارِقُوا فُرُشَ الْكُرَى،  
 پیروں کے نیچے چل دو گے؟ ڈرو خدا سے ڈرو اگر فکرمند ہو۔ اے لوگو خواب کے فرشوں سے الگ ہو جاؤ! کیونکہ وقت نزدیک  
 فَإِنَّ الْوَقْتَ قَدْ دَنَا، وَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ آتَى، وَإِنَّهُ يَرِيدُ لِيُحْيِيَ الْمَوْتَى . فَهَلْ تَرِيدُونَ حَيَاةَ لَا نَزْعَ بَعْدَهُ  
 آ گیا اور خدا کا حکم پہنچ گیا اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ مردوں کو زندہ کرے۔ پس کیا تم ایک ایسی زندگی چاہتے ہو جس کے بعد نہ  
 وَلَا رَدَى؟ وَهَلْ تَحِبُّونَ أَنْ يَرْضَى عَنْكُمْ رَبُّكُمْ الْأَعْلَى، أَوْ تُصْعَرُونَ خَدَمَكُمْ مُعْرِضِينَ؟

جان کندن ہے نہ موت۔ اور کیا تم پسند کرتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے یا منہ پھیرنا اور کنارہ کرنا تمہیں پسند ہے۔

وَاعْلَمُوا أَنِّي أُعْطِيتُ قَمِيصَ الْخِلَافَةِ، وَتَسْرِبَلْتُ لِبَاسِهَا مِنْ حَضْرَةِ الْعِزَّةِ،  
 اور جان لو کہ مجھے قمیص خلافت دیا گیا ہے۔ اور جناب الہی سے وہ لباس میں نے پہنا ہے۔ پس تم  
 فَارْحَمُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا كَلَّ الْعِدَاءِ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا تَنْزِلُ مِنْ  
 اپنے نفسوں پر رحم کرو اور حد سے زیادہ مت بڑھو۔ کیا تم وہ نشان نہیں دیکھتے جو آسمان سے اتر  
 السَّمَاءِ، أَمَا بَقِيَ فِيكُمْ رَجُلٌ مِنَ الْمُتَّقِينَ؟ وَلَوْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ  
 رہے ہیں؟ کیا تم میں ایک بھی پرہیزگار باقی نہیں رہا؟ اور اگر یہ کام بجز خدا کے اور کسی کا

غیر الرحمن، لمزقہ اللہ قبل تمزیقکم یا اهل العُدوان . انظروا کیف عَنتم بل مُتم فی جُهد ہوتا تو تمہارے کانٹے سے پہلے خدا اس کو کاٹ دیتا۔ دیکھو تم نے کیسی تکلیف اٹھائی بلکہ صبح شام کی کوشش میں مر گئے۔ اور خدا کی الصباح والمساء ، ومددتم إلى اللہ ید المسألة والدعاء ، فُرِدْتُمْ مَحْدُولِينَ فِي الْحَافِرَةِ ، وما طرف سوال اور دعا کا ہاتھ پھیلا یا۔ پس تم ناکام و نامراد رد کئے گئے۔ اور تمہیں بجز وقت ضائع کرنے اور حسرت کی آہوں کے اور کچھ حاصل إلا إضاعة الوقت و زفرات الحسرة . فما لكم لا تنفکرون فی أقدار تنزل ، ولا ترغبون حاصل نہ ہوا۔ پس کیا سب کہ تم اس قضا و قدر میں فکرتیں کرتے جو اتر رہی ہے؟ اور ان نوروں کیلئے خواہش نہیں کرتے جو کامل ہو فی أنوار تُستكمل ، أهدا فعل الإنسان؟ أهدا من الکاذب الدجال الشيطان؟ فلا تُهلکوا رہے ہیں؟ کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ اور کیا یہ کاذب اور دجال اور شیطان کی طرف سے ہے؟ پس تم زبان کی جہالت کے ساتھ اپنے أنفسکم بجهلات اللسان ، واستعینوا متضرّعين . یا حسرة علیکم! إنکم لا تنظرون متوسّمين ، نفسوں کو ہلاک مت کرو۔ اور تضرع کرتے ہوئے خدا سے مدد چاہو۔ تم پر افسوس! کہ تم فرست کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور جب دیکھتے ہو تو وإذا نظرتم نظرتم لاعبین ، ولا تُمعنون خاشعین . أتتر کون فی هذا اللہو واللعب ، ولا تُقادون کھیل کے طور پر دیکھتے ہو اور دل کی غربت سے نہیں سوچتے۔ کیا تم ایسا بولے میں چھوڑے جاؤ گے اور ایک بھڑکنے والی آگ کی طرف إلى نار ذات اللهب ، ولا تُسألون عمّا عملتم مستکبرین؟ لا تُلهکم أموالکم و أولادکم ، فإن کھینچے نہیں جاؤ گے۔ اور ان کاموں سے پوچھے نہیں جاؤ گے جو تکبر کی حالت میں تم نے کئے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں دھوکہ نہ الحمام میعادکم، ثم قهر اللہ یصطادکم، وأین المفرّ من رب السّموات والأرضین؟ دے کیونکہ موت تمہارا وعدہ ہے۔ پھر تم قبر الہی کے شکار ہو جاؤ گے۔ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے سے تم کہاں بھاگ سکتے ہو۔ وقد رأیتم آية الكسوف فنسیتموها، ثم رأیتم آية اللہ فی " آتم " فکذبتموها، تم نے کسوف کا نشان دیکھا اور اس کو بھلا دیا۔ پھر تم نے خدا کا نشان آتھم میں دیکھا اور اس کی تکذیب کی۔ وتجلّت لکم آية موت " أحمد بیک " فما قبلتموها، وقرأتکم کتب بلاغة اور تمہارے لئے موت احمد بیگ کا نشان ظاہر ہوا اور تم نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور تم نے ان کتابوں کو

﴿۲۱﴾

رانعةً فیہا آیة فصاحةٌ مُعجبة، فکانکم ما قرأتموها، وظہرت فی ندوة المذاهب آیات  
 پڑھا جن کی بلاغتِ توب میں ڈالنے والی تھی۔ پس گویا تم نے انکو نہیں پڑھا اور جلسہ مذاہب میں کئی نشانِ ظاہر ہوئے سو تم نے ان کو  
 فنبدتموها، وقد كانت معها أبناء الغیب فما بالیتموها، وکأین من آیاتِ شاهدتموها، فکانکم ما  
 ہاتھ سے پھیک دیا اور ان نشانوں کے ساتھ غیب کی خبریں تمہیں سو تم نے کچھ پروانہ کی اور کئی اور نشان تم نے دیکھے۔ پس گویا نہ دیکھے اور  
 شاهدتموها، وکم من عجائب آنستموها، فما ظلت لها أعناقکم خاضعین . والآن أشرفت آیة  
 کئی عجائب کا تم نے مشاہدہ کیا۔ پس تمہاری گردنیں ان کیلئے نہ جھکیں اور اب لکھڑ ام میں جو گوسالہ بے جان تھا نشانِ ظاہر  
 فی "عجل جسد له حُور"، فهل فیکم من یقبلها کالأحرار، أو تولون مُدبرین؟ وتقولون إن "اتم"  
 ہوا۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آزادوں کی طرح اس کو قبول کرے یا تم پیڑھے پھیر دو گے۔ اور تم کہتے ہو کہ آتم میعاد کے اندر  
 ما مات فی المیعاد، وتعلمون أنه خاف فیہ قهر رب العباد . ففکروا ألم یجب أن تُرعى شریطة  
 نہیں مرا۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ خدا کے قہر سے ڈرا۔ پس سوچ لو کہ کیا واجب نہ تھا کہ الہامی شرط کی رعایت کی جاتی اور اس وقت تک اس کو  
 الإلهام، ویؤخر أجله إلى یوم ینکر کاللتام؟ وقد سمعتم أنه ما تالی إذا دُعی للأقسام، وما ذهب  
 مہلت دی جاتی جو انکار کرے۔ اور تم سن چکے ہو کہ جب وہ قسم کیلئے بلایا گیا تو اس نے قسم نہ کھائی اور نہ نالاش کی۔ اب غور کرو کہ کیا اس کا  
 مستغیثا إلى الحکام، فانظروا أما تحقق کذبہ؟ أما بلغ الأمر إلى الإفحام؟ إنہ زجی الزمان فی  
 جھوٹ ثابت نہ ہوا۔ کیا یہ امر اتمامِ حجت تک نہیں پہنچا۔ اس نے پیشگوئی کا زمانہ خاموشی میں گزارا اور بیقراری اور سرگردانی میں  
 صمتٍ وسکوت، وأتم المیعاد کمضطرب مبهوت، وألقى نفسه فی متاعب وشوائب، وتراءى  
 میعاد کے زمانہ کو بسر کیا اور اپنے نفس کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالا اور ایسا شکستہ حال اپنے تئیں ظاہر کیا کہ گویا وہ مصیبتوں کا  
 مُنکسرًا کأنه رأى نوائب، وما تفوهه بکلمة یخالف الإسلام، حتی أکمل الأيام . فهذه القرائن تحکم  
 مارا ہوا ہے اور وہ ایک بھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لایا جو اسلام کے مخالف ہو یہاں تک کہ اس نے پیشگوئی کی میعاد کو پورا کیا۔ پس یہ  
 بسداہیۃ أنه خشی عظمة الإسلام بکمال خشية، وكان من قبل یجادل المسلمین، ویخاصم  
 تمام قرآنِ بیدہت حکم کرتے ہیں کہ وہ عظمتِ اسلام سے ضرور ڈرا۔ اور پہلے اس سے وہ مسلمانوں سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اور

﴿۲۲﴾ کالمؤذنین، وأما بعد نبأ الإلهام، فامتنع من النزاع والخصام، وصار كقلمٍ ردّي، وسيف صدّي،

موزیوں کی طرح لڑتا تھا اگر اس پیشگوئی کے بعد وہ چپ ہو گیا اور تمام بحث و مباحثہ اس نے چھوڑ دیا اور ایک ناکارہ قلم کی طرح یا ایک زنگ خوردہ

وَجَهْلَ أوصاف المصاف وأخلاف الخلاف، وكنث أعطيه أربعة آلاف، إذا قمت لإحلاف، فما

تلواری کی طرح بن گیا اور لڑائی کی تعریف کو بھول گیا اور مخالفت کے پستانوں کو فراموش کر دیا اور میں نے اس کو قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ دینا کیا مگر

تألّی، بل ولّی؛ فانظروا أهذه علامة الصادقين؟ ثم إذا انقضت أشهر الميعاد، فقسی قلبه ورجع

اس نے قسم نہ کھائی بلکہ منہ پھیر دیا۔ پس دیکھو کیا یہ بچوں کی علامتیں ہیں۔ پھر جب میعاد کے مہینے گزر گئے تو اس کا دل سخت ہو گیا اور انکار اور

إلى الإنكار والعناد، فلذلك مات بعد ما أنكر وأبى، ولو أنكر في الميعاد لمت فيها وفنى. فلا

عناد کی طرف اس نے رجوع کر لیا۔ پس وہ اسی لئے مر گیا کہ اس نے انکار کرنا شروع کیا اور اگر میعاد کے اندر انکار کرتا تو میعاد کے اندر ہی مر جاتا۔

شك أن هذا النبأ سوّد وجوه المنكرين، وأرغم معاطس المكذّبين، وإن فيه آيات للطالبيين، وإنه

پس کچھ شک نہیں کہ اس پیشگوئی نے منکروں کے منہ کو کالا کر دیا اور ان کی ناک کو خاک کے ساتھ رگڑ دیا اور اس میں ڈھونڈنے والوں کیلئے نشان ہیں اور یہ

مکتوب فی کتابی "البراهین"، وإنه يوجد في أخبار خاتم النبیین، فأمنوا به إن كنتم مؤمنين.

پیشگوئی میری کتاب براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے اور نیز احادیث خاتم الانبیا علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ پس ایمان لاؤ اگر ایمان لا سکتے ہو۔

ومن آياتي أن الأحرار نافسوا في مصافاتي، وآثروا لعن الخلق لموالاتي، وتروكا

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ شریف لوگوں نے میری دوستی میں رغبت کی اور میری دوستی کیلئے لعنت خلق کو قبول کیا۔

أنفسهم لنفائس نكاتي، وصبوا إلى رؤيتي وجاءوا تحت راياتي، إن في ذلك

اور اپنے عزیزوں کو میرے معارف کیلئے چھوڑا اور میرے دیکھنے کی طرف مائل ہوئے اور میرے جھنڈے کے نیچے آ گئے۔ اس میں

آيات للمتدبرين. ومن آياتي أن العدا رغبوا عن معارضي، بعد ما رأوا

تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور مجملہ میرے نشانوں کے یہ ہے کہ دشمنوں نے میرے مقابلہ سے کنارہ کیا بعد اس کے کہ

عارضتي، ووجدوا كالبخيل القالي، بعد ما وجدوا عذوبة مقالي،

میری قوت کلام کو پایا۔ اور بخیل دشمنی رکھنے والے کی طرح غصہ کیا بعد اس کے جو میری شیریں کلامی کو پایا۔

﴿۲۳﴾

وَأَفْوَا بِالْحَسَدِ كَاللنَّامِ، بَعْدَ مَا أَلْفَوْا دُرُزَ الْكَلَامِ، إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِّلْمُتَعَمِّقِينَ. وَمِنَ آيَاتِي  
اور ناکوں کی طرح حسد سے الفت کی۔ بعد اسکے جو میری کلام کے موتی انہیں معلوم ہوئے اس میں غور کرنیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں اور میرے نشانوں میں  
أَنسَى لِبَشْتٍ عَلَى ذَلِكَ عُمْرًا مِنَ الزَّمَانِ، وَلَا يُمَهِّلُ مَنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الدِّيَانَ، إِنَّ فِي ذَلِكَ  
سے ایک یہ ہے کہ میں اس دعویٰ الہام پر ایک عمر سے قائم ہوں اور مفتزی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت نہیں دی جاتی۔ اس میں اہل فراست  
لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ. وَمِنَ آيَاتِي أَنِّي أُعْطِيتُ عَقِيدَةً يَدْرَأُ عَنِ الطَّالِبِ كُلِّ شَبْهَةٍ، وَيَكْشِفُ عَنِ  
لوگوں کیلئے نشان ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایسا عقیدہ دیا گیا ہوں کہ جو طالب کا ہر ایک شبہ دور کرتا ہے۔ اور بھید کے  
بِضْطَةِ السَّرْمِ مَعْ حَقِيقَةٍ، إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِّلْمُسْتَبْصِرِينَ. وَمِنَ آيَاتِي أَنَّ الزَّمَانَ نَظَّمْ لِي فِي  
انڈے میں سے حقیقت کا زردہ ظاہر کرتا ہے۔ اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمانہ میرے  
بِسَلْكِ الرِّفَاقِ، وَأُنْشِئِ الْمُنَاسِبَاتُ فِي الْأَنْفُسِ وَالْأَفَاقِ، وَكَذَلِكَ أُرْسِلْتُ عِنْدَ خَفُوقِ رَايَةِ  
رفتوں میں منسلک کیا گیا۔ اور انفسی اور آفاقی مناسبات پیدا ہو گئیں۔ اور اسی طرح میں اس وقت بھیجا گیا کہ جب نامرادی کا جھنڈا جنمیں کر رہا تھا۔ اس  
الْإِخْفَاقِ، إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِّلْمُتَفَرِّسِينَ. وَمِنَ آيَاتِي أَنَّ اللَّهَ شَحَذَ سَيْفَ بَيَانِي، وَأَرَى  
میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا نے میرے بیان کی تلوار کو تیز کیا۔ اور میرے برہان کی تیزی  
جَوَاهِرِهِ بِغَيْرِ بُرْهَانِي، إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِّلنَّاطِرِينَ. وَمِنَ آيَاتِي أَنَّ الْحَقَّ مَا اسْتَسْرَعَنِي  
کے ساتھ اسکے جو ہر دکھائے۔ بہ تحقیق اس میں دیکھنے والوں کیلئے نشان ہیں اور میری نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دم بھی سچائی مجھ سے پوشیدہ نہیں  
حِينَئِذٍ، وَجُعِلَ قَلْبِي لَهُ عَرِيْنًا، وَجُعِلْتُ لَهُ مُجَدِّدًا مُبِينًا، إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِّلْمُتَأَمِّلِينَ.

ہوئی اور میرا دل اس کا نزول گاہ بنایا گیا اور میں اس کے لئے تازہ کرنیوالا اور کھول کر بیان کرنیوالا مقرر کیا گیا۔ اس میں فکر کرنیوالوں کیلئے نشان ہیں۔

أَيُّهَا النَّاسُ. قَدْ جَاءَكُمْ لَطْفُ رَبِّ الْعِبَادِ، وَتَعَهَّدَكُمْ فَضْلَهُ تَعَهُّدَ الْعَهَادِ،  
اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی مہربانی آئی۔ اور اس کے فضل نے تمہاری خبر گیری کی جیسا کہ وقت کی بارش  
عِنْدَ إِحْمَالِ الْبِلَادِ، فَلَا تَرُدُّوْا نِعْمَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ شَاكِرِينَ. إِنَّكُمْ  
خشک سالی کے وقت خبر گیری کرتی ہے۔ پس اگر تم شکر گزار ہو تو خدا کی نعمتوں کو رد نہ کرو۔ کیا تم اس کی

تَهْدُونَ مَا شَاد، أَوْ تَمْنَعُونَ مَا أَرَاد؟ وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَنْكُمْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَأْتُوا بِكَلَامٍ مِنْ مِثْلِ

بنا کردہ کو سمار کر دو گے یا جو کچھ اس نے ارادہ کیا اس کو روک دو گے اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی

کلامی، حتیٰ سکتّم و صمتمّ متندّمین من إفحامی. وَأَشِيعَ الْكُتُبِ الْمَمْلُوءَةِ بِالنَّكَاتِ

کلام بناؤ لا یہاں تک کہ تم خود شرمندہ ہو کر چپ ہو گئے اور لا جواب ہو گئے اور وہ کتابیں شائع کی گئیں جو بزرگ پزیرہ نکتوں کے ساتھ

النَّخْبِ، وَلَطَائِفِ النِّظْمِ وَبِدَائِعِ النِّشْرِ وَمِحَاسِنِ الْأَدَبِ، فَمَا كَانَ جَوَابَكُمْ إِلَّا أَنْ قَلْتُمْ إِنَّهَا

پُرْتَمِيسُ اور لطائف نظم اور نثر سے لبا لب تھیں اور محاسن ادب سے مملو تھیں۔ پس تمہارا بجز اس کے کچھ جواب نہ تھا کہ یہ کتابیں اور

من قومٍ آخِرِينَ. فَاظُنُّوا كَيْفَ عَجَزْتُمْ ثُمَّ صُرِفَتْ قُلُوبُكُمْ عَنِ الْحَقِّ فَصُرْتُمْ قَوْمًا عَمِينَ.

لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ پس دیکھو تم کس طرح عاجز ہو گئے پھر تمہارے دل حق سے پھیر دیئے گئے۔ پس تم ایک اندھی قوم ہو گئے

حَتَّىٰ إِذَا احْتَدَّ مِنْكُمْ الْحِجَا حَ، وَامْتَدَّ اللَّجَا حَ، وَنَبَحَ النَّجْفَىٰ وَالغَزْنَوَىٰ، وَقَالَ إِنَّهُ جَاهِلٌ

یہاں تک کہ جب تم تیزی سے حجت بازی کرنے لگے اور تمہاری لڑائی لمبی ہو گئی اور غنّی اور غزنوی نے یا وہ گوئی کی اور کہا کہ یہ ایک

غَوَىٰ، كَتَبْتُ رِسَالَتِي هَذِهِ لِتَكُونَ حُجَّةَ عَلَيَّ الْمَفْتَرِينَ، وَلِيَفْتَحَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ

جاہل گمراہ ہے۔ تب میں نے یہ رسالہ لکھا تا افتراء کرنے والوں پر حجت ہو۔ اور تا مجھ میں اور تم میں خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ

خَيْرِ الْفَاتِحِينَ.

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَقَالَ الذِّي آذَانِي مِنْ جَمَاعَةِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، إِنَّ هَذَا دَجَالٌ وَأَكْفَرُ الْكُفَّارِ، وَجَاهِلٌ لَا يَعْلَمُ

اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موزی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ایک جاہل ہے جو عربی کو نہیں جانتا اور

العَرَبِيَّةَ وَلَا شَيْئًا مِنَ النَّكَاتِ وَالْأَسْرَارِ، وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَتَّبِعِينَ. وَكَذَلِكَ ظَنَّ

نکات اور اسرار سے خبر رکھتا ہے۔ اور اس تالیف پر بڑے بڑے علماء نے مدد کی ہے۔ اور اسی طرح نجفی نے ظن کیا پس دیکھ کہ کیونکر

النَّجْفَىٰ، فَاظُنُّ كَيْفَ تَشَابَهَتْ قُلُوبُ الْمُعْتَدِينَ. وَمَا أَثْبَتَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ أَرْضَعُوا نَدَىَ الْأَدَبِ،

تجاوز کرنے والوں کے دل باہم مشابہ ہو گئے اور ان میں سے کسی نے ثابت نہ کیا کہ وہ پستان ادب سے دودھ پلائے گئے ہیں



﴿۲۵﴾

أَوْ عَطَوْا مِنَ الْعُلُومِ النَّخْبَ، وَمَا جَاءَ نَوْنِي بِالذَّبِيبِ وَلَا بِالخَبِيبِ، بَلْ تَكَلَّمُوا كَالنِّسَاءِ مُتَسْتَرِينَ .

یا علوم برگزیدہ دیئے گئے ہیں اور میرے پاس نازم رفتار میں آئے اور نہ تیز رفتار میں بلکہ عورتوں کی طرح چھپی چھپی باتیں کیں اور صحت نیت

وَمَا أَنْكَرُوا بِصِحَّةِ النِّيَّةِ، بَلْ كَبَخِيلِ خَاطِبِ الدُّنْيَا الدُّنْيَا . وَنَبَّهَهُمُ اللَّهُ فَمَا تَنْبَهُوا، وَأَيَقِظْتَهُمْ

سے انکار نہیں کیا بلکہ اس بخیل کی طرح جو دنیا کا چاہنے والا ہو اور ان کو خدا تعالیٰ نے خبردار کیا پس خبردار نہیں ہوئے اور نشانوں نے ان کو جگا یا

الآيَاتِ فَمَا اسْتَيْقِظُوا . أَلَمْ يَرَوْا آيَةَ كَبْرَى، إِذْ أَهْرَاقَ قَاتِلٌ دَمًا وَأَوْلَعَ فِيهِ الْمُدَى؟ وَكَانَ الْمَقْتُولُ

پس وہ نہیں جاگے کیا انہوں نے ایک بڑا نشان نہ دیکھا جب قاتل نے ایک خوزیزی کی اور اس کے اندر اپنی چھری کو داخل کیا اور مقتول ایک آریہ

"آرِيَةٌ" خَبِيثًا وَمِنَ الْعَدَا . فَأَبْكَى اللَّهُ مَنْ سَخِرَ مِنَ الدِّينِ وَسَبَّ وَهَجَا، وَأَلْقَاهُ فِي عَذَابٍ لَا

خبیث اور دشمنوں میں سے تھا۔ پس خدا نے ایک ایسے شخص کو رالایا جو دین اسلام سے ٹھٹھا کرتا اور گالیاں نکالتا تھا۔ اور اس کو ایسے عذاب میں ڈال دیا۔ جس

يَتَقَضَّى، وَنَارٍ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى، وَضَيَّعَ كُلَّ مَا صَنَعَ وَهَدَّمَ كُلَّ مَا عَلَا، إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ

کا کبھی خاتمہ نہیں اور ایسی آگ میں جھونک دیا جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا اور اس کے تمام کاروبار کو ضائع کیا اور اسکی ہر ایک بلند کردہ کو مسما کر دیا۔ اس

لأُولَى النَّهْيِ . وَكَانَ نَبَأُ "آتَمِ" يَحْكِي السُّهَاءَ، بِمَا خَفِيَ مِنْ أَعْيُنِ الْعُمَى وَمَا تَجَلَّى، فَأَلْقَتْ هَذِهِ

میں عقلمندوں کیلئے نشان ہیں اور آتہم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ خفا میں ستارہ سہا کے مشابہ تھی اور اندھوں کی نظر سے بہت پوشیدہ تھی اور ظاہر نہ تھی۔

الآيَةُ عَلَيْهِ رِءَاءُ هَا، فَأَشْرَقَا كَشَمْسِ الضُّحَى، وَأَضَاءُ أَعْقُولِ الْعَاقِلِينَ وَجَذَبَا إِلَى الْحَقِّ مِنْ أُمَّي .

پس اس روشنی نے اس پر چادر ڈال دی۔ پس دونوں دوپہر کے آفتاب کی طرح چمک اٹھیں اور عقلمندوں کی عقلوں کو روشن کیا اور آنے والے کو حق کی طرف کھینچ

وَهَذِهِ آيَةُ عِذْرَاءَ، وَشَمْسِ بِيضَاءَ، فَلِيَهْتَدِ مِنْ شَاءَ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ .

لیا۔ اور یہ ایک نیا نشان ہے۔ اور آفتاب روشن ہے۔ پس چاہئے کہ ہدایت قبول کرے جو چاہے خدا تو بہ کر نیوالوں اور پاکی طلب کر نیوالوں سے بپار کرتا ہے۔

وَإِنِّهَا تَشْفَى النَّفْسَ، وَتَنْفَى اللَّبْسَ، وَتَوْضِحُ الْمُعْمَى، وَتَكْشِفُ السَّرَّ عَنْ سَاقِهِ

اور یہ لیکھیرام کے قتل کا نشان جان کو تسلی دیتا ہے اور رشبہ کو دودر کرتا ہے اور معمی کو کھولتا ہے۔ اور بھید کی پٹلی

وَالْغُمَّيَ، وَتُتَمِّمُ الْحِجَّةَ عَلَى الْمُجْرِمِينَ . فَيَا حَسْرَةَ عَلَى الْمُخَالَفِينَ ! إِنَّهُمْ

اور امر پوشیدہ کی ساق دکھاتا ہے۔ اور مجرموں پر حجت پوری کرتا ہے۔ پس افسوس مخالفوں پر کہ وہ

﴿۲۶﴾

یتر کون أحکم الحاکمین . فکأن اللہ شرّق وهم غرّبوا، ودعا لجمع الشمار وهم  
 أحکم الحاکمین کوچھوڑے جاتے ہیں۔ پس گویا خدا مشرق کی طرف گیا اور یہ لوگ مغرب کی طرف۔ اور اس نے پھلوں کے جمع کرنے کے لئے کہا  
 احتطبوا، وأمر أن یؤتونى عَذْبًا فَعَذَّبُوا، وما اجتنبوا الأذى بل کادوا أن یُجنّبوا، فردّ اللہ  
 اور انہوں نے خشک لکڑیاں جمع کیں اور حکم کیا کہ مجھے میٹھا پانی دیں اور انہوں نے عذاب کیا اور دکھ دینے سے پرہیز نہ کی بلکہ نزدیک ہوئے کہ  
 نیاتہم علیہم فانقلبوا مخذولین .

پسلی توڑ ڈالیں۔ پس خدا نے ان کی نیٹیں ان پر ڈال دیں۔ سوانحجام ان کا نامرادی تھی۔

ومنہم رجل من الغزنی یسمونه عبد الحق، وإنه سبّ وشتّم ووثب سفاهةً کالبق . وإنه  
 اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اس نے گالیاں دیں اور پشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے  
 فُوسِقَةُ بُذْعِرِ الْأَسْوَدِ فِي جُحْرِهِ بِالْعَقِّ . وَإِنَّ الْخَنَّاسَ زَقَّهُ فَبَالِغَ فِي الزَّقِّ . وإنه کذب آية  
 شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور شیطان نے اس کو غزادی پس پوری غزادی اور اس نے کسوف خسوف کے نشان کی  
 الکسوف کما کُذّب من قبل آية القمر المنشق . وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَقَّ عَيْنَهُ فَذَهَبَ بَصْرَهُ بِاللَّقِّ .  
 تکذیب کی جیسا کہ کفار نے شق القمر کی تکفیر کی اور شیطان نے اس کی آنکھ پر ماری پس آنکھ نکال دی اور وہ مرئی کی طرح آواز کر رہا ہے  
 وَمَا نَقَى إِلَّا كُدْجًا جَاذَةً فَنَذَبَهُ بِمُدَى الْحَقِّ، وَنُرِيهِ جِزَاءَ النَّقِّ، فَمَا يَنْجُو مَنَّا بِالْهَرَبِ وَالْهَقِّ، وَلَا  
 پس ہم سچائی کی چھری سے اس کو ذبح کر دیں گے اور اس کی آواز کی اس کو جزا چکھائیں گے۔ پس ہم سے بھاگنے کے ساتھ نجات نہیں پائے  
 ینفعه کید الکائدین . وإنه أرسل الیّ کتابه المملوّ من السبّ والتکفیر، وخذع الناس بأنواع  
 گا اور کوئی مکر اس کو فائدہ نہیں دے گا اور اس نے اپنی وہ کتاب جو گالیوں اور تکفیر سے پڑھی میری طرف بھیجی اور طرح طرح کے جھوٹوں سے  
 الدقاریر، و ذکر فیہ کتابی وهذی، وقال أهذا من هذا؟ کلا بل إنه من النّوکی، ولا یکاد یبین .  
 لوگوں کو دھوکا دیا۔ اور میری کتاب کا ذکر کیا اور کہو اس کی اور کہا کیا ایسی کتاب اس شخص کی تالیف ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جاہل ہے اور بلیغ  
 وخاطبني وادّعی کعارف الحقیقة، وقال إنک لست مؤلف هذه الکتب الأنیقة، ولا أبا عُذر  
 بات کہنے پر قادر نہیں اور مجھے مخاطب کر کے ایک حقیقت شناس کی طرح دعویٰ کیا اور کہا کہ تو ان عمدہ کتابوں کا مؤلف نہیں ہے اور نران لطیف

﴿۲۷﴾

تلک الرسائل الرشیقة، والنکات الدقیقة العمیقة، بل استملیتها من رجال هذه الصناعة، رسالوں کا موجد اور نہ ان نکات عمیقہ کا نکالنے والا بلکہ تو نے ان کتابوں کو اس صنعت کے مردوں سے لکھوایا ہے۔ پھر تو ثم عزوتها إلى نفسك لتحمد بفضل والبراعة، وإنّا نعرف مبلغ علمک نے ان کو اپنے نفس کی طرف نسبت دے دی ہے تا بزرگی اور کمال عقلمندی کے ساتھ تعریف کیا جائے اور ہم تیرا اندازہ علم و ما کنا غافلین۔

جاننے ہیں اور ہم غافل نہیں۔

وشابہہ فی قوله شیخ طویل اللسان، کثیر الہدیان، وزعم أنه من فضلاء الزمان، وأنه اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت بنیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے نَجْفِيُّ وَمِنَ الْمُتَشَبِّهِينَ . وإنه أرسل إلى مكتوبه في العربية، ليخدع الناس بالكلم الملققة، اور شیعہ ہے اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا تا اپنے پر تکلف جوڑے ہوئے نظروں کے ساتھ لوگوں کو دھوکا دے اور تا کہ عوام الناس کے دل اس کی ولتعظمه قلوب العامة وليستميل إليه زمر الجاهلین . وما كان قوله إلا فضلة قول الفضلاء ،

بزرگی کریں اور تا کہ جاہلوں کو اپنی طرف میل دے۔ اور اس کا قول صرف فاضلوں کے قول کا ایک فضلہ تھا۔ اور ان کے کلمہ وعذرة كلمتهم العذراء . فالعجب من جهله، إنه ما خاف إزاء القادحين، ووقف موقف

باکرہ کی ایک نجاست تھی۔ پس اس کی جہالت سے تعجب ہے کہ وہ عیب گروں کی عیب گیری سے نہیں ڈرا۔ اور ندامت کی مندمة، وما أرى الوجه كالمتمندين . بل إنه مع ذلك بلغ السب والشتم إلى الكمال، وما

جگہ پر کھڑا ہوا اور شرمندوں کی طرح منہ نہ دکھلایا بلکہ اس نے باوجود اس کے سب اور شتم کو کمال تک پہنچا دیا اور کسی گالی کو غادر سباً إلا كتبه كالسفيه الرزال، ولا يعلم ما الإيمان وما شيم المؤمنين . ومثل قلبه

نہ چھوڑا جس کو مکینہ رزیلوں کی طرح نہ لکھا اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں اور اسکے منقبض دل کی المنقبض كمثل يوم جوه مزمهرٌ ودجنه مكفهرٌ، عارى الجِلدة، بادی الجُرْدَة، شقی

مثال ایسی ہے جیسا کہ وہ دن جو سخت سرد ہو اور اس کا بادل نہ بہتہ جما ہوا ہو۔ برہنہ پوست اور آشکارا برہنگی ایک بد بخت ہے

خسر في الدنيا والدين يسبني ويشتمني بطغواه، ولا ينظر إلى مال سائب من "الآرية" جو دین اور دنیا میں نقصان اٹھانے والا ہے اپنے حد سے گزر جائیکے سب سے مجھے گالیاں دیتا ہے اور نہیں دیکھتا کہ آری گالیاں دینے والے کا وماؤا، وإن السعيد من اتعظ بسواه. وأننى له الرشيد والهدى، وإنه لا يعلم ما التقى، ولا کیا انجام ہوا اور نیک بخت وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے اور اس کو رشاد اور ہدایت کہاں نصیب ہو وہ تو نہیں جانتا الأذب المُنْتَقَى، وإنه سلك سبل الهالكين. لا يُبالي الحشر وأهواله، ولا قَهَرَ اللّٰه ونكاله، کہ پرہیزگاری کس کو کہتے ہیں اور نادب برزیدہ کی اس کو خبر ہے۔ اور وہ مرنیوالوں کی راہ چلا ہے قیامت اور اس کے خوفوں کی کچھ پروا نہیں رکھتا۔ وکل ما كتب فليس إلا ككيد، أو أحبولة صيد، أراد أن يفتن قلوب الجماعة، بافتنانه في اور نہ خدا کے قہر اور وبال سے ڈرتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے لکھا وہ ایک مکر ہے۔ یا دام صید ہے۔ اس نے البراعة، وأرعف كفه البراع، لُبِي السفهاء البعاع، ولكنّه هتك أستاره، وأرى في كل قدم ارادہ کیا کہ اپنی جماعت کے دلوں کو تفتن کلام کے ساتھ فریفتہ کرے۔ اور اس کے ہاتھ نے قلم کو رواں کیا تا نادانوں کو اپنی متاع دکھائے مگر اس نے اپنے عنارہ، وأفضى في حديث يُفضحہ، ودخل نارًا تَلَفَحَہ، فمثله كمثل رجل شہر خزیه بدقہ، أو پردے پھاڑ دیئے اور ہر ایک قدم میں اپنی اغزش دکھائی اور اس بات کو شروع کیا جو اس کو رسوا کرے گی اور اس آگ میں داخل ہوا جو اس کو جلا دے گی پس اس جَدَع مارنَ أنفہ بکفہ، فلحق بالملومين المخذولين. ومع ذلك سبني ليَجِير فُقدانَ فضل کی اس شخص کی مثال ہے جس نے اپنی رسوائی کو اپنے دف کے ساتھ مشہور کیا یا اپنی ناک کو اپنے ہاتھ کیساتھ کاٹا۔ پس ملامت اٹھانے والے اور گناہ لوگوں میں بیانہ بفضول لسانہ، وأما نحن فلا نتأسف على ما قلّی وقال، ولا نُطيل فيه المقال، فإنہ من جاملا۔ اور باوجود اس کے مجھ کو گالیاں دیں تا اپنی بیہودہ گوئی سے اپنی ذولیدہ بیانی کو پناہ دیوے۔ مگر ہم اس کی دشمنی اور قول پر کچھ تاسف نہیں کرتے اور نہ اس میں قوم تعودوا السبّ والانتصاب لالزراء ات، وحسبوه لأنفسهم من أعظم الكمالات، کچھ زیادہ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک ایسی قوم میں سے ہے جن کو گالیاں دینے اور عیب گیری کی عادت ہے۔ اور اس عادت کو انہوں نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے۔ فنستكفى باللّٰه الافتنان بمفتر ياتہ، ونعوذ به من نيّاتہ وجهلاتہ، وما نعطف إلى السبّ پس ہم ان کے گفتہ میں مبتلا ہونے سے خدا کو اپنے لئے کافی جانتے ہیں اور اس کی نیتوں سے خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں اور ہم گالی کی طرف رجوع نہیں کرتے

﴿۲۹﴾

کَمَا عَظَفَ هُوَ مِنَ الْعِنَادِ، وَنُفُوِضَ أَمْرَنَا إِلَى رَبِّ الْعِبَادِ، وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ.

جیسا کہ اس نے عناد سے کیا اور ہم اپنا امر خدا تعالیٰ کو سونپتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور کیونکر یہ شخص تکذیب کرتا ہے

وَكَيْفَ يَكْذِبُنِي مَعَ أَنَّهُ مَا نَقِضَ بَرَاهِينِي، وَمَا دَوَّنَ كِتَابِي، وَمَا تَصَدَّقْتُ لِدَعْوَى مَا كَانَ

حالانکہ اس نے میرے دلائل کو نہیں توڑا اور میرے مقابلہ پر کچھ لکھ نہیں سکا اور میں نے ایسے دعویٰ کو پیش نہیں کیا جس کے ساتھ

معه الدلائل، بل عرضتُ دلائلَ أزيدَ مما يسألُ السائل، وما كان كلامي بالغيب بضنين.

دلائل نہ ہوں بلکہ میں نے زیادہ سے زیادہ جو لوگ پوچھتے ہیں دلائل پیش کر دیے ہیں اور میرا کلام غیب گوئی سے بخل نہیں ہے۔

وقد ثبت عند جميع الحكّام، وولاية الأحكام، أن الدعوى تجب قبولها بعد الأدلة، كما

اور تمام حکام اور اولیاء حکم کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعد دلائل کے دعویٰ کا قبول کرنا واجب ہو

تجب الأعياد بعد الأهلة، وكنت اذعيت أنى أنا المسيح الموعود، والإمام المهدي المعهود،

جاتا ہے جیسا کہ بعد ہلال عید کے عید کرنا واجب ہو جاتا ہے اور میں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں

فأرى الله آياته على ذلك الأعداء، وسكّنت وبنّكت زمر الأعداء، وأرى آية تارة في زى

پس اللہ تعالیٰ نے اس دعویٰ پر اپنے نشان دکھائے اور تمام دشمنوں کو ساکت اور لاجواب کیا اور کبھی نشان کو

الإيجاد، وأخرى في صورة الإعدام والإفناد، وأعجز الأعداء مرة بخوارق الأقوال،

ایجاد کی صورت پر دکھلایا اور کبھی معدوم کرنے کی صورت پر ظاہر کیا اور کبھی قولی نشان کے ساتھ مخالفوں کو عاجز کیا اور

وأخرى أحزاهم بعجائب الأفعال و أيدنى ربى في كل موطن و مقام، وما بقى دقيقة

کبھی فعلی نشان کے ساتھ ان کو رسوا کیا۔ اور میرے رب نے ہر ایک مقام اور میدان میں میری مدد کی اور کوئی دقیقہ اتمام

من تبكيت وإفحام، ومزّقوا كل ممزّق من الله مُخزى المفسدين. ثم قيض

حجت کا باقی نہیں رہا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خوب پارہ پارہ کئے گئے پھر ان کی بد تقدیر کیوجہ سے خدا کی مشیت نے

قدر الله لنصيبهم ووصبهم، أنهم طعنوا فى علمى وفخروا ببراعتهم

ان کو اس طرف کھینچا کہ انہوں نے میرے علم اور لیاقت میں طعن کیا اور اپنی بلاغت اور ادب پر ناز کیا

وآدبہم، وکانوا علیہا مُصرِّین، ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین.

اور اس پر اصرار کیا۔ اور انہوں نے مکر کیا اور خدا نے بھی مکر کیا اور خدا سب سے بہتر مکر کرنے والا ہے۔

فواللہ ما فکرتُ فی الإملاء والإنشاء، وما کنتُ من الأدباء والفصحاء، وما احتاج یراعی

پس بخدا میں نے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی۔

إلی من یراعی کالرفقاء، بل کنتُ لا أعلم ما البلاغة والبراعة، ولا أدری کیف تحصل هذه

بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور نہیں جانتا تھا کہ یہ صنعت کیوں حاصل ہوتی ہے۔ پس اس حالت میں کہ میں اس

الصناعة. فبینما أنا فی حیرة من هذه الإزراء، وقد تواترَ طعنهم کالسفهاء، إذ صُبَّ علی قلبی

کتے چینی سے حیرت میں تھا اور ان کا طعن سفیہوں کی طرح تو اترا تک پہنچ چکا تھا پس یک دفعہ ایک نور میرے دل پر ڈالا گیا اور ایک چیز

نورٌ من السماء، ونزل علیّ شیء کنزول الضیاء، فصرتُ ذا مقول جریّ، وقول سبحانِی،

روشنی کی طرح اتری۔ پس میں صاحب زبان رواں اور صاحب قول سبحانِی وائل ہو گیا۔ پس مبارک ہے وہ خدا جو احسن الخالقین ہے

فتبارک اللہ أحسن الخالقین. ولكن ما تسلّت به عمایات هذه العلماء، وظنّوا أن رجلا

لیکن اس کے ساتھ ان علماء کی ناپیدائی دور نہ ہوئی اور گمان کیا کہ ایک شخص نے میری مدد کی ہے یا ایک گروہ نے فضلاء میں سے مدد کی

أعانیّ أو جمعا من الفضلاء، وأنها ثمرة شجرة الآخیرین. ثم بدا لهم أن یعارضونی مُشافهین،

ہے اور وہ فصاحت اوروں کے درخت کا پھل ہے۔ پھر ان کو یہ سوچھی کہ دو بدو مجھ سے مقابلہ کریں۔ پس جب میں کھڑا ہوا تو گویا وہ

فإذا قمتُ فکأنتهم کانوا من المیتین. والآن ما بقی فی کفهم إلا الرفث والإیذاء، وکذالك

میت تھے اور اب ان کے ہاتھ میں بجز گالیوں اور ایذا کے اور کچھ باقی نہیں رہا اور اسی طرح شجفی نے مجھے گالیاں دیں اور نہیں جانتا کہ حیا

سبّنی النجفیّ وما یدری ما الحیاء. ولكننا لا ندفع السبّ بالسبّ، وما کان لحمام أن یحجر

کیا چیز ہے گرم گالی کو گالی کے ساتھ جواب نہیں دیتے اور کبوتر کی شان میں یہ داخل نہیں کہ اس سوراخ میں داخل ہو جس میں سوسمار

نفسه کالضبّ، أو کالتین. وما نشکوه علی ما فعل، ولا نتأسّف علی ما افعل، فإنهم قوم

داخل ہوتی ہے یا سانپ اور ہم اس شخص کا اسکے کام پر کچھ شکوہ نہیں کرتے اور نہ اسکے بہتان پر کچھ افسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں

﴿۳۱﴾

مَا عَصَمَ مِنْ أَلْسِنِهِمْ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، بَلِ اللَّهُ الَّذِي هُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، وَلَا خَلْفَاءَ

جو ان کی زبان سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچ نہیں سکے بلکہ وہ خدا بھی جو حکم الحاکمین ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ

نبی اللہ و لا أمہات المؤمنین۔

کے خلیفہ ان کی زبان سے بچے اور نہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو امہات المؤمنین تھیں۔

أَلَا تَرَى كَيْفَ ظَنُّوا ظَنَّ السُّوءِ فِي حَضْرَةِ أَصْدَقِ الصَّادِقِينَ، وَكَذَّبُوا نَبَأَ "الاستخلاف"

کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں نے حضرت اصدق الصادقین میں کس طرح ظن بد کیا۔ اور استخلاف کی پیشگوئی کی تکذیب کی۔ اور کہا کہ علی

وَقَالُوا إِنَّ عَلِيًّا مِنَ الْمَظْلُومِينَ، فَأَرَادُوا هَدْمَ مَا شَادَ الرَّحْمَنُ، وَكَفَرُوا بِمَا جَاءَ بِهِ الْقُرْآنُ، وَمَا

مظلوم ہے۔ پس ان لوگوں نے اس عمارت کو مسمار کرنا چاہا جس کو خدا نے بنایا اور قرآنی اخبار کی تکذیب کی اور یہ صریح ظلم ہے اور ان

هَذَا إِلَّا ظَلَمَ مَبِينٌ. وَقَالُوا إِنَّ عَلِيًّا أَنْفَدَ عَمْرَهُ مُبْتَلًى بِالْقَوَّةِ النِّفَاقِ، وَمَا خُلِقَ فِي طَبِئَتِهِ جِرَأةُ

لوگوں نے کہا کہ علی تمام عمر نفاق کے لٹوہ میں مبتلا رہا اور اس کی طینت میں راست گوئی کی جرأت پیدا نہیں کی گئی تھی اور اس نے ظاہر و باطن

الصدق وما تفوقَ دَرَّ إِخْلَاصِ الْأَخْلَاقِ، وَإِذَا اسْتُخْلِفَ الْكَفَّارُ فَمَا أُبِي، بَلِ أَطَاعَهُمْ وَعَقَدَ

ایک بنانے کا دودھ نہیں پیا تھا اور جب کفار کو خلافت ملی تو اس نے انکار نہ کیا بلکہ اطاعت کی اور پیچھے اور ہنڈی کو معما پنے رفیقوں کے

لَهُمْ مَعَ رَفَقَتِهِ الْحُبِّ. أَمَرَ أَمْرَ الْإِسْلَامِ فَأَثَرَ الْإِنصَاتِ، وَأَمَرَ الْفُسْأَقِ فَمَعَهُمْ أَكَلُ وَبَاتَ، وَمَا

ان کے لئے باندھا۔ اسلام کا امر مشکل ہو گیا پس اس نے خاموشی کو اختیار کیا اور فاسق امیر کئے گئے پس اس نے ان کے ساتھ کھایا اور

ذَمَّهُمْ بَلِ أَنْشَدَ فِي حَمْدِهِمُ الْأَبْيَاتِ، وَكَانَ هَذَا خُلِقَهُ حَتَّى مَاتَ، أَهَذَا هُوَ أَسَدُ الْمُتَشَيْعِينَ؟

شب باشی اختیار کی اور ان کی بدگوئی نہ کی بلکہ ان کی تعریف میں شعر بنائے اور یہی اس کا خلق تھا یہاں تک کہ مر گیا کیا یہی شیعوں کا شیر ہے؟

وَقَالُوا إِنَّهُ عَارِضٌ أُمَّةِ الصَّدِيقَةِ، وَمَا بِاللِي الشَّرِيعَةِ وَلَا الطَّرِيقَةَ، وَلَمْ يَكُنْ

اور کہتے ہیں کہ اس نے اپنی ماں صدیقہ کا مقابلہ کیا اور نہ شریعت کی کچھ پروا رکھی اور نہ طریقت کی

بَرًّا بِوَالِدَتِهِ وَلَا تَقِيًّا، بَلِ أَعَقَّ وَصَارَ جَبَّارًا شَقِيًّا. أَثَرَ النِّفَاقِ وَلَمْ يَصْبِرْ

اور اپنی ماں سے نیکوکار نہیں تھا بلکہ عاق اور جبار اور شقی تھا۔ نفاق کو اختیار کیا اور سختی

عَلَىٰ ضَرٍّ وَمَسْغِبَةٍ، وَاتَّعَ النَّفْسَ وَتَرَكَ التَّقَىٰ كَأَرْضٍ مُّعْطَلَةٍ. أَسْرَ الْغِلِّ وَلَكِنْ مَا نَظَرَ بَعِينَ

اور جھوٹ پر صبر نہ کرے گا اور نفس کی پیروی کی اور پرہیزگاری کو زمین خالی کی طرح چھوڑ دیا اور کینہ کو پوشیدہ رکھا مگر خشمگین آنکھ سے نہ

عَضْبِي، وَاخْتَارَ النِّفَاقَ فِي كُلِّ قَدَمٍ وَحَابِي، سَجَدَ لِكُلِّ مَنْ تَبَرَّعَ بِاللَّهِی، وَلَوْ كَانَ عَدُوًّا لِلدِّينِ

دیکھا اور نفاق کو ہر ایک قدم میں اختیار کیا اور خاص کیا جس نے بخشش کے ساتھ احسان کیا اسی کو جہدہ کر دیا اگرچہ وہ دین اور تقویٰ کا دشمن

وَالتَّقَىٰ، وَإِذَا غُرِضَ عَلَيْهِ حُطَامٌ فَقَالَ لِنَفْسِهِ: هَا. وَأَثْنَىٰ عَلَى الْكَافِرِينَ طَمَعًا فِي الْمَوَاتِ، لَا

ہو اور جب کوئی مال دنیا اس پر پیش کیا گیا تو اپنے نفس کو کہا کہ لے لے اور زمین کے حاصل کرنے کیلئے کافروں کی تعریف کی نہ اس خیال

خَوْفًا مِنْ عَقُوبَاتِ الْمَوَاتِ، وَصَلَّىٰ خَلْفَهُمُ لِلصَّلَاتِ، لَا لِبَرَكَاتِ الصَّلَاةِ. اتَّخَذَ النِّفَاقَ

سے کہ ان کی مخالفت سے عقوبت مرگ کا اندیشہ ہے۔ اور ان کے انعام کیلئے ان کے پیچھے نماز پڑھتا رہنا نماز کی برکتوں کیلئے نفاق کو طریقہ

بَشْرُوعَةٍ، وَالْاِقْتِبَاسَ مِنْهُ نُجُوعَةٍ، وَصَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَعَارِفَ، وَلَوْ كَانَ زُمْرًا مِنْ مَعَارِفٍ. فَمَا بَقِيَ

پکڑ اور اس کسب کو اپنی غذا پکڑی اور خدانے اس سے لوگوں کے منہ پھیر دیئے اور اگرچہ آشنا تھے۔ پس اس کے ساتھ صحابہ کے جو ان مردوں

مَعَهُ مِنْ سَرَوَاتِ الصَّحَابَةِ وَلَا سَرَايَا الْمَلَّةِ، حَتَّى رَجَعَ مَضْطَرًّا وَمَخْذُولًا إِلَىٰ بَابِ الصَّدِيقِ،

میں سے کوئی نہ رہا اور نہ اسلام کے لشکر میں سے کوئی اس کا ساتھی ہوا یہاں تک کہ بیقرار اور نہ کام ہو کر ابو بکر صدیق کے دروازے پر آیا اور جانتا

وَكَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَالزَّنْدِيقِ لَكِنِ الْبَطْنَ أَلْجَأَهُ إِلَيْهِ، وَمَا وَجَدَ حَطْبَ تَنْوُرِ الْمَعْدَةِ إِلَّا لَدَيْهِ. وَإِنَّ

تھا کہ بیزندقیوں کی طرح ہے۔ مگر پیٹ نے اس کو اس کی طرف جانے کیلئے بیقرار کر دیا اور اپنے معدہ کے تئور کا ایندھن اس نے اسی کے

صَاحِبِهِ اغْتَالَ بَعْضَ وَلَدِهِ، فَمَا امْتَنَعَ مِنَ التَّرَدُّدِ إِلَيْهِ، وَفَجَعَهُ بِالْفَدَاكِ فَمَا غَارَ عَلَيْهِ، بَلْ كَانَ

پاس پایا اور عمر نے اسکی بعض اولاد کو قتل کر دیا مگر وہ پھر بھی اس کی طرف جانے سے باز نہ آیا اور ابو بکر نے فدک کے معاملہ میں اس کو ورد

عَلَىٰ بَابِهِ كَالْمَعْتَكِفِينَ. وَتَوَاتَرَ عَلَيْهِ جُورُ الشَّيْخِينَ، حَتَّى جَرَتْ عِبْرَةُ الْعَيْنَيْنِ كَالْعَيْنَيْنِ، فَمَا

پہونچا یا مگر پھر بھی اس کو غیرت نہ آئی اور ابو بکر کے دروازے پر اعکاف کر نیوالوں کی طرح پڑا رہا اور اس پر شیخین کا ظلم متواتر ہوا یہاں

انْتَهَىٰ مِنَ الرَّجُوعِ إِلَىٰ هَذَيْنِ الْكَافِرِينَ، بَلْ أَبَدَى الْإِطَاعَةَ بِالنِّفَاقِ وَالسَّمِينِ.

تک کہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری ہوئے مگر وہ ان کے پاس جانے سے باز نہ آیا بلکہ نفاق اور جھوٹ سے اطاعت کو ٹاہر کیا۔



﴿۳۳﴾

واشْتَدَّ عَلَيْهِ غصْبُهُمْ وَنَهَبَهُمْ حَتَّى صَفَرَتِ الرَّاحَةَ، وَفُقِدَتِ الرَّاحَةُ، فَمَا تَرَكَ لِقِيَابِهِمْ، وَمَا  
اور انہوں نے غارتگری سے اس کو تباہ کیا یہاں تک کہ پھیلی خالی ہو گئی اور آرام جاتا رہا مگر اس نے ان کا ملنا  
کروہ رِيَابِهِمْ، بَلْ كَانَ يَسْتَمِرُّ عَلَىٰ بَابِهِمْ، وَيَسْتَمِرُّ فُضْلَةً أَنِيَابِهِمْ، وَمَا بَاعَدَهُمْ  
نہ چھوڑا اور ان کی خوشبو سے بیزار نہ ہوا بلکہ لازمی طور پر حاضر ہوتا رہا اور ان کے دانتوں کے فضلہ کو ہضم کرتا  
كَالْمُسْتَنْكِفِينَ، بَلْ كَانَ يُخَلِّقُ لَهُمْ دِيَابِجَتَهُ، وَيُعْرِضُ عَلَيْهِمْ حَاجَتَهُ، وَيَدُورُ عَلَىٰ أَبْوَابِهِمْ  
رہا اور عار رکھنے والوں کی طرح ان سے علیحدہ نہ ہوا بلکہ ان کی خدمت میں اپنی آبرو کو بٹ لگاتا تھا اور اپنی  
كَالسَّائِلِينَ الْمَلْحَفِينَ وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَتْرُكَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا الْكَافِرِينَ الْمُرْتَدِّينَ، وَلَوْ  
حاجت ان کے پاس پیش کرتا تھا اور ان کے دروازوں پر سوالیوں کی طرح پھرتا تھا اور اس کو چاہیے تھا کہ مدینہ کو اور  
كَانُوا مِنَ الْمُرْتَفِينَ وَالْمَخْصِبِينَ، بَلْ كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ أَنْ يَقْتَعِدَ مَهْرِيًّا، وَيَعْتَقِلَ سَمَهْرِيًّا،  
اس کے باشندوں کو جو کافر اور مرتد تھے چھوڑ دیتا اور اگرچہ وہ لوگ خوشحال ہوتے بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایک  
وَيُهَاجِرُ مِنَ أَرْضِ إِلَىٰ أَرْضٍ، وَيَطْلُبُ رَفْعًا مِنْ خَفْضٍ، وَيُنَادِي بَيْنَ النَّاسِ أَنْ الصَّحَابَةَ  
مضبوط اونٹ پر سوار ہو جاتا اور نیزہ لٹکا لیتا اور ایک زمین سے دوسری زمین میں چلا جاتا اور پستی کے بعد  
ارْتَدُوا كُلَّهُمْ أَجْمَعُونَ، ثُمَّ إِذَا أَحْسَسَ الْإِيْمَانَ مِنْ قَوْمٍ فَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُلْقَىٰ بِأَرْضِهِمْ جِرَانَهُ،  
بلندی طلب کرتا اور لوگوں میں بلند آواز سے کہتا کہ صحابہ سب مرتد ہو گئے۔ پھر جب کسی قوم میں ایمان کو پاتا  
وَيَتَّخِذُهُمْ جِيرَانَهُ، وَيَجْعَلُهُمْ لِنَفْسِهِ مَعَاوِنِينَ، وَيَقْتُلُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ إِنْ لَمْ يَكُونُوا  
پس مناسب تھا کہ اس زمین میں بودوباش کرتا اور ان کو اپنا ہمسایہ اور معاون بناتا اور تمام مدینہ کے لوگوں کو  
مُسْلِمِينَ. فَكَيْفَ تَمُضُّ مَضَّتْ مُقْلَتَهُ بِنَوْمِهَا، وَكَانَ يَرَى الْمَلَّةَ قَدْ أَكْفَهَرَ  
قتل کر ڈالتا اگر وہ مسلمان نہیں تھے۔ پس کیونکر اس کو نیند پڑی اور وہ دیکھتا تھا کہ جو اسلام کا دن تھا اس کا چہرہ تاریک  
وَجِهَ يَوْمِهَا، وَأَمَحَلَتْ بِلَادَ الْإِيْمَانَ وَالْمُؤْمِنِينَ. لِمَ لَمْ يُهَاجِرْ وَلِمَ يَلْقَ نَفْسَهُ  
ہو گیا اور ایمان اور مومنوں کے بلاد پر خشک سالی غالب آ گئی۔ کیوں ہجرت نہ کی اور کیوں اپنے نفس کو دوسروں کے

فِي أَرْجَاءِ آخَرِينَ، وَكَانَ أُعْطِيَ مَنْطِقَ الْبَلَاغَةِ، وَكَانَ يُزَيِّنُ الْكَلِمَ وَيَلَوِّنُهَا كَالدَّبَاغَةِ، فَمَا

کناروں میں نہ ڈال دیا اور اس کو بلاغت زبان دی گئی تھی اور کلمات کو خوب زینت دیتا تھا اور رنگین کرتا تھا جیسا کہ چہرہ کی

نزل علیہ لَمْ يَسْتَعْمَلْ فِي اسْتِمَالَةِ النَّاسِ صِنَاعَتَهُ، وَمَا أَرَى فِي الْإِصْبَاءِ بَرَاعَتَهُ، بَلْ تَمَائِلَ

دباغت کی جاتی ہے۔ پس اس پر یہ بلا کیا نازل ہوئی کہ اس نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بلاغت اور فصاحت سے کام نہ لیا اور

كُلَّ التَّمَائِلِ عَلَى النِّفَاقِ وَالتَّقِيَّةِ، وَحَسِبَهُ لِلْعَدَا كَالرَّقِيَّةِ؟ أَهَذَا فِعْلٌ أَسَدِ اللَّهِ؟ كَلَّا

دلوں کو اپنی طرف پھیرنے میں اپنے حسن بیان کو نہ دکھلایا بلکہ نفاق اور تقیہ کی طرف جھک گیا اور نفاق کو دشمنوں کیلئے مثل

بَلْ هُوَ افْتِرَاؤُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْكٰذِبِينَ - اِنه كان حاز من الفضائل مغنمًا، و كان بقوى الإيمان

انہوں کے سمجھا کیا یہ فعل شیر خدا کا ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو اے کاذبوں کے گروہ تمہارا افتراء ہے۔ علی تو جامع فضائل تھا اور ایمانی تو توں

تَوَّامًا، فَمَا اخْتَارَ نِفَاقًا اَيْنَمَا اَنْبَعَثَ، وَمَا نَافِقٌ فِي كُلِّ مَا فَعَلَ وَنَفَثَ، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُرَائِينَ .

کے ساتھ تو ام تھا۔ پس اس نے کسی جگہ نفاق کو اختیار نہیں کیا اور اپنے قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریا کاروں

فَلَمَّا نَضْنَضْتُمْ فِي شَأْنِهِ نَضْنَضَةَ الصَّلِّ، وَحَمَلْتُمْ اِلَيْهِ حَمَلَقَةَ الْبَازِي الْمَطْلِّ، مَعَ دَعَاوِي

میں سے نہ تھا۔ پس جبکہ تم اس کی شان میں ایسی زبان ہلاتے ہو جیسا کہ سانپ اور ایباس کی طرف دیکھتے ہو جیسا کہ باز جو

الْحَبِّ وَالْمِصَافَاةِ، فَكَيْفَ تَقْصُرُونَ فِي غَيْرِهِ مَعَ جَذَبَاتِ الْمَعَادَاةِ؟

شکار پر گرتا ہے اور یہ سب کچھ باوجود اس محبت کے ہے جس کا تمہیں دعویٰ ہے تو پھر کیونکر تم اس کے غیر میں کچھ کوتاہی کر سکتے

وَكَذٰلِكَ اسْتَحْقَرْتُمْ خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ ، وَقَلْتُمْ دُفْنٌ مَعَهُ الْكٰفِرَانِ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ ، يَمِينَا

ہو کیونکہ وہاں تو دشمنی کے جذبات بھی ہیں۔ اور اسی طرح تم نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور کہا کہ اس کے ساتھ دو کافر دائیں

وَشِمَالًا كَالْاِخْوَانِ وَالْاَبْنَاءِ . فَانظُرُوا اِلَى تَوْهِينِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُجْتَرِّئِينَ . وَنَحْنُ نَسْتَفْسِرُ

بائیں بھائیوں اور بیٹوں کی طرح دفن کئے گئے۔ سو تم اے گروہ بے باکان اس توہین کی طرف جو تم کر رہے ہو نظر کرو اور

مَنْكَ اَيْهَا النِّجْفِيُّ الضَّالِّ، فَاجِبٌ مَّتَحَمَلًا وَلَا يَكْبُرُ عَلَيْكَ السُّؤَالُ . اَنْرَضِيْ

ہم تجھ سے اے نجفی گمراہ ایک بات پوچھتے ہیں۔ سو ٹھہر کر جواب دے اور تیرے پر سوال بھاری نہ ہو۔ کیا تو اس بات پر

﴿۳۵﴾

بأن تُدْفَنَ أُمُّكَ المَتَوَفَاةَ بَيْنَ البَغِيَّتَيْنِ الزَانِئَتَيْنِ المَيِّتَيْنِ؟ أَوْ يُقْبَرُ أَبُوكَ فِي قَبْرِ المَجذُومِينَ راضی ہو سکتا ہے کہ تیری ماں دوزنا کار عورتوں کے درمیان دفن کر دی جائے یا تیرا باپ دو مجذوم بدکاروں کے درمیان گاڑا الفاسقین؟ فَإِنْ كَرِهَتْ فَكَيْفَ رَضِيَتْ بِأَنْ يُدْفَنَ سَيِّدُ الكَوْنَيْنِ بَيْنَ جَنبِي الكَافِرِينَ المَلْعُونِينَ؟ جائے۔ پس اگر تو اس سے کراہت کرتا ہے تو تو کس طرح اس بات پر راضی ہو گیا کہ سید الکونین دو کافروں ملعونوں کے ولا يعصمه فضل الله من جوار الجارین الجائرين الخبيثين والكفر أكبر من الزنا وأشنع درمیان دفن کر دیا جائے اور خدا تعالیٰ کا فضل اس کو دو ظالم اور ناپاک کی ہمسائیگی سے نہ بچائے۔ اور کفر زنا سے بہت بڑا عند ذوی العینین . ففكّرْ كيف تحقرون خاتم النبیین، وتسوِّغون له مكر وهات لا تسوِّغون اور آنکھوں کے نزدیک زیادہ زیوں ہے۔ پس سوچ کہ تم لوگ کیوں کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہو اور وہ لأنفسكم ولا بنات وأمهات ولا بنین.

مکروہات اس کے لئے جائز رکھتے ہو جو اپنے بیٹوں اور ماؤں اور بیٹیوں کے لئے جائز نہیں رکھتے۔

تَبَّأ لَكُمْ وَلَمَا تَعْتَقِدُونَ يَا حُمَاةَ الفِسْقِ وَالمَيِّمِينَ . بَلِ دُفِنَ بِجِوَارِ رَسولِ اللّهِ رَجُلَانِ خدا تمہیں ہلاک کرے اے جھوٹے اور دروغ کی حمایت کرنے والو! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے کا نا صالحین مطہرین مقربین طیبین، وجعلهما اللّهُ رفقاء رسولہ فی الحیاة وبعد گئے ہیں جو نیک تھے، پاک تھے، مقرب تھے، طیب تھے اور خدا نے ان کو زندگی میں اور بعد مرگ اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا۔ پس الحین، فالرفاقۃ ہذہ الرفاقۃ وقلّ نظیرہ فی الثقلین . فطوبی لهما أنهما معہ عاشا، وفی رفاقتی ہی رفاقت ہے جو اخیر تک نبھی اور اس کی نظیر کم پاؤ گے۔ پس ان کو مبارک ہو جو انہوں نے اس کے ساتھ زندگی بسر کی اور اس مدینتہ وفی ماواہ استخلفا، وفی حُجر روضتہ دُفِنَا، ومن جَنَّةِ مزارہ اُذُنِیَا، ومعہ یُعِیثَانِ کے شہر میں اور اس کی جگہ میں خلیفے مقرر کئے گئے اور اس کے کنار روضہ میں دفن کئے گئے اور اس کے مزار کے بہشت سے نزدیک فی یوم الدین . وانظرْ إلی علیّ أَنه إِذَا أُعْطِيَ منصب الخِلافة، فما بعدَ تربةَ کئے گئے اور قیامت کو اس کے ساتھ اٹھیں گے اور علی کی طرف نظر کر کہ جب اس کو منصب خلافت دیا گیا۔ پس اس نے ان دونوں

هٰذَيْنَ الْإِمَامَيْنِ مِنْ رَوْضَةِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ . فَإِنْ كَانَ يَزْعَمُ أَنَّهُمَا لَيْسَا مُؤْمِنَيْنِ طَيِّبَيْنِ ، فَكَيْفَ

اماموں کی قبر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے علیحدہ نہ کیا۔ پس اگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ دونوں مومن پاک دل نہیں

تَرَكَهُمَا وَلَمْ يُنْزِرْهُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ هٰذَيْنِ الْقَبْرَيْنِ؟ فَالذَّنْبُ كُلُّ الذَّنْبِ عَلَى عِنَقِ ابْنِ أَبِي

ہیں تو کیوں کر ان کی قبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ شامل رہنے دیا۔ پس تمام گناہ علی کی گردن پر ہے۔

طَالِبٍ ، كَأَنَّهُ لَمْ يَبَالِ عَرَضَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ نِفَاقِ غَالِبٍ ، وَمَا أَرَى الصَّدَقَ كَالْمَخْلَصِينَ . أَهَذَا

گویا اس نے بوجہ نفاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کی کچھ پروا نہ کی اور صدق نہ دکھلایا۔ آیا یہی

أَسَدُ اللَّهِ وَضُرْغَامُ الدِّينِ؟ أَهَذَا هُوَ الَّذِي يُحَسَّبُ مِنْ أَكْبَرِ الْمُتَّقِينَ؟

شیر خدا اور اسد اللہ ہے؟ کیا یہ وہی شخص ہے جو اکابر پرہیزگاروں میں سے سمجھا گیا ہے؟

فَاعْلَمُوا أَنَّ تُقَاةَ عَلِيٍّ لَا تَثْبِتُ إِلَّا بَعْدَ تَقَاةِ الصَّادِقِ ، فَفَكَّرُوا وَلَا تَعْتَدِ كَالزُّنْدِيقِ ، وَلَا تُلْقِ

پس جان لو کہ علی کی پرہیزگاری تب ثابت ہوتی ہے کہ ابوبکر صدیق کی پرہیزگاری ثابت ہو۔ پس سوچو اور ایک زندیق

بِأَيْدِيكُمْ إِلَى حُفْرَةِ الْهَالِكِينَ . وَإِنْكُمْ تَحِبُّونَ أَنْ تُدْفِنُوا فِي أَرْضِ الْكُرْبَلَاءِ ، وَتُظَنُّونَ أَنَّكُمْ

کی طرح حد سے تجاوز مت کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے میں مت پڑو۔ اور تم دوست رکھتے ہو کہ خاک کر بلا میں

تُغْفَرُونَ بِمَجَاوِرَةِ الْأَتْقِيَاءِ ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالسَّعِيدِينَ الَّذِينَ دُفِنُوا إِلَى جَنْبِ نَبِيِّهِ الْقَدَرِ

دُفِنَ كُنْتُمْ جَاوِرًا لِمَنْ كَرْتُمْ هُوَ كَپرہیزگاروں کی ہمسائیگی سے تم بخشنے جاؤ گے۔ پس ان دو سعیدوں کی نسبت تمہارا کیا گمان

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ . وَسَيِّدِ الشَّافِعِينَ؟ وَيَلْ لَكُمْ لَا تَتَفَكَّرُونَ كَالْخَاشِعِينَ ، وَلَا يَسْفِرُ عَنْكُمْ

ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے جو امام المتقین اور امام الشافعیین اور خاتم النبیین ہے۔ تم پر افسوس کہ تم

زَحَامِ التَّعَصُّبَاتِ ، وَلَا تُعْطَوْنَ حَسْنَ التَّوْفِيقَاتِ ، وَلَا تُسْمَعُونَ كَالْمُسْتَبْصِرِينَ . وَكَيْفَ

عاجزی اور غربت کے ساتھ فکر نہیں کرتے اور تعصبات کا اثر دھام تم سے دور نہیں ہوتا۔ اور نیک کاموں کی تمہیں توفیق نہیں ملتی اور

نَشْكُوكُمْ عَلَى سَبِّكُمْ وَإِنْكُمْ تَلْعَنُونَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ إِلَّا قَلِيلًا كَالْمَعْدُومِينَ ،

دائشمندوں کی طرح تم نہیں سوچتے اور ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدرِ قلیل

﴿۳۷﴾

وتلعنون أزواج رسول اللہ أمهات المؤمنین، وتحسبون کتاب اللہ اور نیز تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں امہات المؤمنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ خدا کی کلاماً زید علیہ ونقص، وتقولون إنه بیاض عثمان وأنه لیس من رب العالمین۔ کتاب میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاض عثمان ہے۔ اور خدا کی طرف سے نہیں ہے فلعنکم اللہ بفسقکم وصرتم قومًا عمین۔ وحسبتم الإسلام کواد غیر ذی زرع پس خدا نے باعث فتنہ تمہارے کے تم پر لعنت کی اور تم اندھے ہو گئے اور تم نے اسلام کو ایسا سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جس کی زمین خشک خالیاً من رجال اللہ المقربین۔ فأتی عرض بقی من أیدیکم یا معشر المسرفین؟ اور زراعت سے خالی ہے یعنی خدا کے مقربوں سے خالی ہے۔ پس کون سی عزت تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو!؟ وأریتم تصویر علیٰ كأنه أجبنا الناس، وأطوع للخناس۔ اعتلق بأهداب الکافرین اور تم نے علی کی تصویر ایسی ظاہر کی کہ گویا وہ سب سے زیادہ نامرد ہے اور لغو ذی اللہ شیطان کا تابع ہے۔ کافروں کے دامن کو اس نے اعتلاق الحریاء بالأعداء، وآثر نار النفاق لیفیض علیہ عذاب المراد۔ أخذی نفسہ بتنافی ایسا پکڑا اور ایسا ان سے آویزاں ہوا جیسا کہ آفتاب پرست شاخوں کے ساتھ اور نفاق کی آگ اس نے اختیار کی تا اس پر مراد کا بہت سا پانی قولہ وفعله، ورضی بشيء لم یکن من أهله۔ وحمد الکافرین فی المحافل، وأثنی علیہم ڈالا جائے۔ اپنے قول و فعل کے تناقض سے اپنے تئیں رسوا کیا اور اس چیز سے راضی ہو گیا جس کا وہ اہل نہیں تھا۔ اور کافروں کی اس نے محفل فی المجمامع والقوافل، وحضر جنابہم وما ترک الطمع، حتی انزوی التأمیل وانقمع، میں تعریف کی اور مجموعوں اور قافلوں میں ان کی ثنا خوانی کی اور انکی جناب میں حاضر ہوا اور طمع کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ امید گم ہو گئی اور اس فما آووا لِمَفْاقِرِهِ، وما فرحوا بمحامد أترعت فی فقره، بل اغتصبوا حدیقة فذکھ، کا قلع قمع ہو گیا پس انہوں نے انکی قسمت کی تھی دتی پر رحم نہ کیا اور ان تعریفوں کے ساتھ خوش نہ ہوئے جو انکی کلام کے فقروں میں بھری ہوئی وقاموا لِفَتْکِهِ، وما أبرزو الہ دیناراً، ليطعم بطناً أماراً، وما كانوا تھیں بلکہ انہوں نے اس کا باغ ذک چھین لیا اور اسکے قتل کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور اس کو ایک مہر نہ دی تا اپنے شکم حکمران کو طعام دیتا

رَاحِمِينَ . وَمَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَائِدَةٌ، وَمَا ظَهَرَتْ مِنَ الْخَلْقِ فَائِدَةٌ، وَدَيْسَ تَحْتَ أَقْدَامِ

اور رحم کرنے والے نہیں تھے اور آسمان سے اس پر کوئی ماندہ نہ اتر اور نہ خلقت سے کچھ فائدہ ہوا اور ظالموں کے قدموں

الْجَائِرِينَ . وَكَانَ لَمْ يَزَلْ يَدْعُو وَيُفْتَكِرُ، وَيَصُوغُ وَيَكْسِرُ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَائِزِينَ . إِلَى أَنْ

کے نیچے چلا گیا اور ہمیشہ دعا کرتا تھا اور سوچتا تھا اور زرگری کرتا تھا اور توڑتا تھا اور کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام

انْقَطَعَتِ الْحِيلَ وَرَكَدَ النَّسِيمَ، وَحَصَّصَ التَّسْلِيمَ، فَخَرَّ تَقِيَّةً عَلَيَّ بِأَبْهَمِ، وَطَلَبَ الْقُوَّةَ مِنَ

حیلے منقطع ہو گئے اور ہوا ٹھہر گئے۔ اور سر جھکانا پڑا۔ پس ان کے دروازے پر تقیہ کے طور پر گر پڑا اور انکی جناب سے قوت

جَنَابِهِمْ، وَهَمَّ كَانُوا مُسْتَكْبِرِينَ . وَغَلَّقْتُ عَلَيْهِ أَبْوَابَ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ، وَسُدَّتْ طُرُقَ الْحِيلِ

طلب کیا اور وہ متکبر تھے۔ اور اسپر دعا کے قبول کرنے کے دروازے بند کئے گئے اور حیلہ اور ہدایت پانے کی راہ مسدود کی

وَالْإِهْتِدَاءِ . فَانظُرْ أَهْذِهِ عِلَامَاتِ عِبَادِ اللَّهِ الْمُؤَيَّدِينَ، وَأَمَارَاتِ الصَّادِقِينَ الْمُقْبُولِينَ،

گئی پس دیکھ کہ کیا یہ ان لوگوں کی علامتیں ہیں جو خدا سے تائید یافتہ ہوتے ہیں اور کیا یہ صادقوں اور مقبولوں کی نشانیاں

وَأَنَارِ الْمَخْلُصِينَ الْمُتَوَكِّلِينَ؟ ثُمَّ انظُرْ كَيْفَ حَقَّرْتُمْ شَأْنَ الْمُرْتَضَى الذِّي كَانَ مِنْ

ہیں؟ اور مخلصوں اور متوکلوں کے آثار ہیں پھر دیکھ کہ تم لوگوں نے کس طرح مرتضیٰ علی کی تحقیر کی ہے وہ علی جو محبوبوں اور

المحبو بين الموققين؟

توفیق یافتوں میں سے تھا۔

وَأَمَّا مَا طَلَبْتَ مِنِّي آيَةَ مِنَ الْآيَاتِ، فَانظُرْ كَيْفَ أَرَاكَ اللَّهُ أَجَلَّ الْكِرَامَاتِ، وَهُوَ أَنِي كُنْتُ

مگر تو نے جو مجھ سے کوئی نشان مانگا ہے۔ پس دیکھ کہ خدا نے کیا تجھے بزرگ نشان دکھلایا اور وہ یہ کہ میں نے ایک مفسد کیلئے جو

دَعَوْتُ عَلَيَّ رَجُلًا مَفْسِدًا مُغْوًى كَالشَّيْطَانِ، وَتَضَرَّعْتُ فِي الْحَضْرَةِ لِيَذِيْقَهُ جَزَاءَ الْعَدْوَانِ،

شیطان کی طرح بہکانے والا تھا بد دعا کی تھی اور جناب الہی میں نہیں نے تضرع کیا تا اس کو ظلم کا مزہ چکھاوے۔ پس میرے رب نے

فَأَخْبَرَنِي رَبِّي أَنَّهُ سَيُقْتَلُ وَيُعَدُّ مِنَ الْإِخْوَانِ، وَكَانَ اسْمُهُ " لِيَكْهَرَامَ " وَكَانَ مِنَ الْبِرَاهِمَةِ، وَكَانَ مَعْتَدِيَا

مجھے خبر دی کہ وہ قتل کیا جائے گا اور اپنے بھائیوں سے دور ڈال دیا جائے گا اور اس کا نام لیکھرام تھا اور برہمنوں میں سے تھا اور گالی دینے میں

﴿۳۹﴾

فِي السَّبِّ وَالشَّتْمِ وَجَاوَزَ الْحَدَّ فِي الْخِبَائَةِ. فَلَمَّا دَعُوْتُ عَلَيْهِ وَتَضَرَّعْتُ فِي حَضْرَةِ  
 حَدِّسَ بَرِّهَ كَمَا تَحْتَاطَرْتُ فِيهِ. لَمَّا دَعُوْتُ عَلَيْهِ وَتَضَرَّعْتُ فِي حَضْرَةِ  
 الْبَارِي، وَأَقْبَلْتُ كُلَّ الْإِقْبَالِ عَلَى جَبَّارِي، سُمِعَ دَعَائِي فِي الْحَضْرَةِ، وَمَنْ عَلِيَ رَبِّي  
 حَضْرَتِ احْدِيثِ فِي مَتَوَجِّهِ هُوَ۔ پس جناب الہی میں میری دعائیں گئی اور خدا نے رحمت اور مدد کے ساتھ میرے پر  
 بِالرَّحْمَةِ وَالنَّصْرَةِ، وَبَشَّرَنِي رَبِّي بِأَنَّهُ يَمُوتُ فِي سِتِّ سَنَةٍ، فِي يَوْمِ دَنَا مِنْ يَوْمِ الْعِيدِ بِلَا  
 احسان کیا اور میرے خدا نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ چھ برس کے عرصہ میں مرجائے گا اور اس دن مرے گا جو عید کے  
 تَفَاوُتًا، وَأَوْمَأَ إِلَيَّ لَيْلَةَ يَوْمِ الْأَحَدِ، وَإِلَى أَنَّهُ يُقْتَلُ بِحَكْمِ الرَّبِّ الصَّمَدِ، وَلَا يَمُوتُ  
 بعد کا دن ہوگا اور اتوار کی رات کا اشارہ کیا۔ اور یہ کہ بحکم خدا تعالیٰ وہ قتل کیا جائے گا اور ہیبت ناک قتل کے ساتھ  
 بِمَرَضَةٍ، وَيَمُوتُ بِقَتْلِ مَهْيَبٍ مَعَ حَسْرَةٍ، لِيَكُونَ آيَةً لِلطَّالِبِينَ. فَلَمَّا انْقَضَى مِنَ الْمِيْعَادِ  
 مرے گا اور حسرت کے ساتھ اور کوئی بیماری نہیں ہوگی تا کہ طالبوں کیلئے نشان ہو۔ پس جب کہ میعاد قریب پانچ برس  
 قَرِيبًا مِنْ خَمْسَةِ أَعْوَامٍ، وَاطْمَأَنَّ الْهَالِكُ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ كَأَوْهَامٍ، نَزَلَ أَمْرُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 کے گزر گئی اور مرنے والا مطمئن ہو گیا کہ پیشگوئی ایک وہم تھا خدا کا امر اس پر نازل ہوا اور فتح عظیم ظاہر کی۔ پس میں  
 وَأَتَى بَفَتْحٍ مَبِينٍ. فَفَرَحْتُ فَرَحَةَ الْمَطْلُوقِ مِنَ الْأَسَارِ، وَهَزَّةَ النَّاجِي مِنَ حَفْرَةِ النَّبَارِ. وَقَبِلَ  
 ایسا خوش ہوا جیسا کہ ایک قیدی چھوٹ کر خوش ہوتا ہے اور جیسا کہ ایک شخص ہلاکت کے گڑھے سے نجات پاتا ہے  
 أَنْ يَأْتِيَنِي أَحَدٌ بِفَصِّ خَيْرٍ وَفَاتِهِ، بَشَّرَنِي رَبِّي بِمَمَاتِهِ، وَكُنْتُ أَفْكُرُ فِي هَذِهِ الْبَشَارَاتِ،  
 اور قبل اس کے جو کوئی شخص اس کی وفات کی خبر میرے پاس لائے میرے خدا نے اس کی موت کے بارے میں مجھے  
 فَيَاذَا عَبْدَ اللَّهِ جَاءَ بِالتَّبَشِيرَاتِ، وَحَصَّصَ الْحَقَّ وَزَهَقَ الْبَاطِلَ وَقُضِيَ الْأَمْرُ مِنْ رَبِّ  
 خوشخبری دی اور میں ان بشارتوں کو سوچ رہا تھا اتنے میں عبد اللہ بشارت لے کر آیا۔ اور ظاہر ہو گیا حق اور نابود ہو گیا  
 الْكَائِنَاتِ، وَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ كَمَا وَعَدَ مِنْ قَبْلِ وَاسُودَ وَجْهُ أَهْلِ الْمَعَادَاتِ، وَظَهَرَ  
 باطل اور خدا نے فیصلہ کر دیا اور مومن خوش ہو گئے جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا اور دشمنوں کے مونہہ کا لے ہو گئے اور خدا کا امر

أمر الله وهم كانوا كارهين . وكان هذا الرجل وقاحا طويل اللسان، كثير السب والهديان، ظاهراً بواوروه كراہت کرتے رہ گئے۔ اور یہ شخص نہایت بے شرم دراز زبان تھا بہت گالیاں دیتا اور کواس کیا کرتا تھا اس نے مجھ سے ایک نشان طلب منی آية ملححاً في طلبه، و شرط لى أن أصرح الميعاد فى عُلبه، وأصرح يوم موته، طلب کیا اور طلب کرنے میں بہت اصرار کیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اس کے نشان میں میعاد کو کھول کر بتلا دوں اور اس کے موت کے دن کی مع إظهار شهر فوته، وأبين كيفية وفاته، و وقت مماته، و كتب کلها ثم طالب تفریح کروں اور مرنے کا مہینہ بتلاؤں اور جس طرز سے مرے گا وہ کیفیت بیان کروں اور مرنے کا وقت بتاؤں اور ان سب باتوں کو لکھا اور كالمُصرين . فلبيتہ ممتطيا شملة عناية الرحمن، و منتضيا سيف قهر الديان . و كنت پھر اصرار کر نیوالوں کی طرح مجھ سے مطالبہ کیا۔ پس میں نے اس کے سوال کا قبول کے ساتھ جواب دیا اس حالت میں کہ میں عنایت الہی کی تیز رو لفرط الالھج بظهور الآیة، والطمع فى إعلاء كلمة الملة، أجاهد فى الحضرة الأحديّة، اونٹنی پر سوار تھا اور نیز اس حالت میں جبکہ میں سزا دہندہ کی تہری تلواری کو کھینچ رہا تھا۔ اور میں از بس کہ نشان کے ظاہر ہونے کیلئے حریص تھا اور اعلاء وأصرف فى الدعاء ما جلّ وعظم من القوّة، ثم تركت الدعاء بعد نزول السكينة، کلمہ اسلام کیلئے طمع رکھتا تھا حضرت جناب باری میں مجاہدہ کرتا تھا اور جس قدر مجھ میں عظمت قوت تھی دعا میں خرچ کرتا تھا۔ پھر میں نے سیکنہ و تواثر الوحى الدالّ على الإجابة . فلما انقضى أربع سنة من الميعاد، ودنا منّا عيد من کے نازل ہونے کے بعد دعا کو ترک کر دیا۔ اور نیز اس لئے کہ ایسا متواتر الہام جو قبولیت دعا پر دلالت کرتا تھا پس جب میعاد میں سے الأعیاد، ألقى فى نفسى أن أتوجه مرّة ثانية إلى الدعاء ، و كذلك أشار بعض الأصدقاء چار برس گذر گئے اور ایک عید ہم سے قریب آگئی۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں پھر دعا کروں اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ فصبرت أنتظر الوقت و المحلّ، و أنعلل بعسى و لعلّ، إلى أن أدركت ليلة القدر فى کیا۔ پس میں نے صبر کیا اور میں وقت اور محل کا منتظر تھا اور اب کرتا ہوں اب کرتا ہوں کا گھونٹ پی رہا تھا یہاں تک کہ آخر رمضان میں أو اخر رمضان، فعرفتُ أن الوقت قد حان، و رأيت ليلةً نشرت أردية الاستجابة، میں نے لیلۃ القدر کو پایا۔ پس میں نے جان لیا کہ وقت آ گیا اور میں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھا دی تھیں۔



﴿۴۱﴾

وَدَعَتِ الدَّاعِيْنَ إِلَى الْمَأْدِبَةِ، وَنَادَتْ كُلَّ مَنْ خَافَ نَابَ النُّوْبِ، وَبَشَّرَتْ كُلَّ مَنْ أَسْلَمَهُ  
اور دعا کر نیوالوں کو دعوت کی طرف بلایا تھا اور ہر ایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا اور ہر ایک کو جس کو نو میدی  
الْيَأْسَ لِلْكَرْبِ . فَنَهَضْتُ لِلدَّعَاءِ نَهْوَضُ الْبَطْلِ لِلْبِرَازِ، وَأَصَلْتُ لِسَانَ التَّنَضُّعِ كَالْعَضْبِ  
نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا بشارت دی۔ پس میں دعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک دلیر لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے اور میں  
الْجُرَازِ، حَتَّى أَحْلَى التَّذَلُّلَ مَقْعَدَ الْعِلَاءِ، وَبَشَّرْتُ بِالْإِجَابَةِ مِنْ حَضْرَةِ الْكَبِيرَاءِ . فَجَلَسْتُ  
نے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمیر بران۔ یہاں تک کہ فروتنی نے بلندی کی جگہ پر مجھ کو بٹھایا اور قبولیت دعا کی مجھ کو  
كَرْجَلٍ يَرْجِعُ بُرْدُنِ مَلَانَ، وَقَلْبٍ جَدْلَانَ، وَسَجَدْتُ لِرَبِّ يُجِيبُ دَعَاءَ الْمَضْطَرِّينَ . وَكَانَ  
خوشخبری دی گئی۔ پس میں اس شخص کی طرح بیٹھا جو پر آستین کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور دل خوش ہوتا ہے اور میں نے اس  
فِي هَذِهِ الْآيَةِ إِعْلَاءَ كَلِمَةِ الْمَلَّةِ، وَإِتْمَامَ الْحِجَّةِ عَلَى الْكُفْرَةِ الْفَجْرَةِ، وَلَكِنِ الَّذِينَ مَلَكُوا  
پر وردگار کو سجدہ کیا جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ اور اس نشان میں کلمہ اسلام کی بلندی تھی۔ اور کافروں پر رحمت پوری ہوتی ہے  
أَثَاتٍ عَقْلٍ صَغِيرٍ، وَتَسْمُوا بِحَمَقِ شَهِيرٍ، مَا آمَنُوا بِهِذِهِ الْبَيِّنَاتِ، وَتَرَكَوْا النُّورَ وَاتَّبَعُوا سَبِيلَ  
مگر وہ لوگ جو تھوڑی سی عقل کے مالک ہیں اور وصف حماقت میں مشہور ہیں وہ ان کھلے کھلے نشانوں پر ایمان نہیں لائے اور نور  
الظُّلُمَاتِ، وَجَحَدُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ظُلْمًا وَزُورًا، وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا، وَمِنَ الْمُسْتَكْبِرِينَ .  
کو چھوڑ دیا اور ظلمات کی پیروی کی اور ظلم اور جھوٹ سے خدا کے نشانوں سے انکار کیا اور وہ ہلاک شدہ قوم تھی اور تکبر کر نیوالے  
وَيَقُولُونَ إِنَّا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ . وَلَيْسَ فِيهِمْ سَبِيلُ الْمُسْلِمِينَ . فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَيَزِيدُ اللَّهُ  
تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور ان میں مسلمانوں کی خصلتیں نہیں ہیں۔ ان کے دلوں میں مرض ہے پس خدا ان  
مَرَضِهِمْ وَيَمُوتُونَ مَحْجُوبِينَ، إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ فَيُنْهَى مِنْ الرَّاجِعِينَ .  
کے مرض کو زیادہ کرے گا اور حجاب کی حالت میں مرے گا مگر ان میں سے تھوڑے کہ وہ رجوع کریں گے۔ اور یہ لوگ دنیا  
وَيَغُونُ عَرَضَ الدُّنْيَا وَعَرَضُهَا وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ . فَسَيُضْرَبُ  
کا مال اور دنیا کی عزت چاہتے ہیں اور خدا سے جو رب العالمین ہے نہیں ڈرتے۔ پس عقرب ان پر

عليهم الذلّة ويُمسّون أخصا عيلة، يسألون الناس ولا يملكون بيت ليلة، كذلك

ذلت ماردی جائے گی اور بھوکھے ننگے ہو جائیں گے۔ لوگوں سے مانگیں گے اور رات کا قوت ان کے پاس نہیں ہوگا اسی طرح  
یجزی اللہ الفاسقین۔

خدا تعالیٰ فاسقوں کو سزا دیتا ہے۔

وإذا قيل لهم آمنوا بما أنزل الله من الآيات، قالوا لن نؤمن ولو كان إحياء الأموات، وطبع

اور جب ان کو کہا جائے کہ جو خدا نے نشان اتارے ان پر ایمان لاؤ کہتے ہیں کہ ہم کبھی ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ مردے زندہ کئے جائیں  
اللہ علی قلوبہم بما كانوا مفتريين . و كانوا يستفتحون من قبل ، فلما جاءهم الفتح و صاب النبل ،  
اور ان کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی کیونکہ وہ مفتزی تھے اور اس سے پہلے وہ کفار پر فتح چاہتے تھے۔ پس جب فتح آئی اور تیر نشانہ پر لگا۔ اس سے انہوں  
أعرضوا عنه، فويل للمعرضين . و جحدوا بها واستيقنتها أنفسهم، فما بالهم إذا ماتوا ظالمين .

نے کنارہ کیا پس ان پر دوا پلا ہے اور انہوں نے انکار کیا اور دل ان کے یقین کر گئے پس کیا حال ہے ان کا جب ایسی حالت میں مرے گی ان کے  
أبقي في كنانتهم مرماة، أو في قلوبهم ممرارة؟ كلاً بل مرفهم الله كل ممزق فلا يتحور كون إلا

تیردان میں کوئی تیر باقی رہ گیا ہے؟ یا ان کے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت  
كالمذبوحين . ألا يرون كيف يفحمون الفينة بعد الفينة، ويخزون كل عام مع رقصهم كالقينة،

مذبوحی ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لا جواب کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سال باوجود تکبیر ان قرص کے ذلیل کئے جاتے ہیں اور انکے بادل  
وتراءت سخبهم جهاما، ونخبهم لثاما، ولمعائهم ظلاما، وجنائهم عباما، فبأى آية بعده يؤمنون؟

بغیر پانی کے ٹکڑے اور انکے ہرگز پیدہ لٹیم ثابت ہوئے اور انکی روشنی اندھیر اور انکے دل بے عقل اور بے ادب ثابت ہو گئے۔ پس کس نشان پر اسکے بعد  
أما أحلنى ربي محلّ من يبلغ قصوى الطلب، ونقلنى من وقيد الكُرب إلى روح الطرب، وأبدنى

ایمان لائیں گے کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اتارا جو مراد یا نبی کا محل ہے اور مجھے بیقرار یوں کی آگ سے خوشی کی آسائش تک پہنچایا اور میری  
وأعانسى، وأهان كل من أهاننى، وأرانى العيد، ووفى المواعيد، وأرى الفتح كل من فتح

تائید کی اور میری مدد کی اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اس کو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدوں کو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کے لئے

﴿۴۳﴾

العین، و طوی قصة كيف وأين، وأتمّ الحجّة على المنكرين. فالحمد لله الذي كفاني من

فتح کو دکھلایا اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا اور منکروں پر حجت پوری کر دی۔ پس اس خدا کو تعریف ہے کہ بغیر میری تدبیر

غیر تدبیری، و جعل لی فرقانا و فرق بین قبیلی و دبیری. و كنتم لا تُصغون إلى العظات،

کے میرے لئے کافی ہو گیا اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک امر فارق پیدا کر دیا اور تم لوگ نصیحت کی

ولا تحفظونها بل تؤذون بالكلم المحفظات، فذق الله رأسكم بالآيات، و جاءكم

طرف کان نہیں دھرتے تھے اور نصائح کو یاد نہیں رکھتے تھے بلکہ غصہ دینے والے لفظوں کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ

سُلطانہ بالروایات، و أدبکم بالزجر والغضب، لتأخذوا نفوسكم بهذا الأدب. فلا تستنوا

نے نشانوں کے ساتھ تمہارے سر کو فتنہ کیا اور اسکی حجت جھنڈوں کے ساتھ تمہارے پاس آئی اور خدا نے زجر اور غضب کے ساتھ

استنار الجیاد، و فکروا فی فعل ربّ العباد، لعلکم تُعصمون كالراشدین. ما لكم

تمہیں ادب دیا ہے تا تم اس ادب پر قائم ہو جاؤ۔ پس تم تیز گھوڑوں کی طرح سرکشی مت کرو اور خدا تعالیٰ کے فعل میں غور کرو تا تم

تتکایدکم کلمات الحق والصواب، و تمیلون من الیقین إلى الارتیاب، و لا تترکون

رشیدوں کی طرح بچ جاؤ۔ تمہیں کیا ہوا کہ حق اور صواب کے کلمے تم پر گراں گذرتے ہیں اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو۔

سبل المجرمین؟

اور مجرموں کی راہ نہیں چھوڑتے

وانظروا إلى آیات رأیتموها، و خوارق شاهدتموها، أهذه من المکائد الإنسانية، أو من

اور ان نشانوں کی طرف نظر کرو جن کو تم دیکھ چکے ہو اور ان خوارق کی طرف جن کو تم مشاہدہ کر چکے ہو۔ کیا یہ انسانی فریبوں سے

الطاقة الربّانية؟ وإنی عزمْتُ علیکم فاشهدوا إن كنتم مقسطين. وإنه من كان أُعطی حظًا من

ہے یا خدا کی طاقت سے اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں پس گواہی دو اگر منصف ہو اور وہ شخص جو تقویٰ میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اگرچہ

التقوی، و لو کُمصاصة النوی، فلا یکنتم شهادة أبدا. وأمّا الذی اتّبع الهوی، و ما

گتھلی کے چھلکے کے موافق دیا گیا ہو پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہیں کرے گا مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہوا اور خدا سے

حَسْبِيَ اللَّهُ الْأَعْلَى، وَمَا تَوَاضَعَ وَمَا اسْتَحْيَا، فَلْيُظْهِرْ مَا نَحَا وَتَمَنَّى، وَلْيَنْكِرِ اللَّهُ مَا أَوْلَى

نڈرا اور نہ تواضع کی اور نہ حیا کیا۔ پس چاہیے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے اور چاہیے کہ خدا سے اور اس کی بخشش سے منکر ہو جائے اور اس

مِنْ جَدْوَى، وَمِنْ نَصْرَتِهِ وَالْعُدْوَى، فَسَوْفَ يَنْظُرُ هَلْ يَنْفَعُهُ كَيْدُهُ أَوْ يَكُونُ مِنَ الْهَالِكِينَ.

کی نصرت اور عدوی سے یعنی مدد سے انکار کرے۔ پس عنقریب دیکھے گا کہ کیا اس کا کمر اس کو نفع دیتا ہے یا مرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُحَقِّرُوا اللَّهَ وَالْآيَاتِ، وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَاعْتُوا لَهُ مِنَ الْفُرْطَاتِ. أَجْهَلْتُمْ

اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کے سامنے اپنے گناہوں

مَالَ قَوْمٍ كَذَّبُوا مِنْ قَبْلِ هَذَا الزَّمَانِ، أَوْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي زُبُرِ اللَّهِ الْدِيَّانِ؟ فَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ

کے خوف سے فروتنی کرو کیا تمہیں اس قوم کا انجام بھول گیا جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی۔ یا خدا سے سزا دہندہ کی کتابوں

ذَاتِ صَدُورِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ شَاشِعِينَ. قُومُوا فِرَادَى فِرَادَى، وَاجْتَبُوا مِنْ عَادَا، ثُمَّ فَكِّرُوا أَمَا أُوتَيْتُمْ

میں تمہیں بری رکھا گیا ہے۔ پس اپنے بد خطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ اگر ڈرنے والے ہو۔ ایک ایک ہو کر

مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ؟ أَمَا جَاءَتْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ الْقَهَّارِ؟ أَمَا حُقِّرْتُمْ بِتَحْقِيرِ حَضْرَةِ

کھڑے ہو جاؤ اور عداوت کرینو الوں سے پرہیز کرو پھر فکر کرو کہ کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے جو تم سے پہلے کافروں کو

الْكِبْرِيَاءِ؟ أَمَا قُضِيَتْ دِيُونُكُمْ كَالْغَرْمَاءِ؟ فَوَحَقَّ الْمَنْعِمِ الَّذِي أَحَلَّنِي هَذَا الْمَحَلَّ،

دیئے گئے اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے۔ کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور ذلیل نہیں ہو چکے۔ کیا تمہارے یہ تمام

وَأَرَى لَتَصْدِيقِي الْعَقْدِ وَالْحَلِّ، وَوَهَبَ لِي الْوَالِدَ وَأَهْلَكَ لِي الْعِدَا اللَّثَامَ، وَأَرَى

قرض قرض داروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے۔ پس اس منعم حقیقی کی قسم ہے جس نے مجھے اس محل میں وارد کیا۔ اور میری

فِي آيَاتِهِ الْإِبْجَادِ وَالْإِعْدَامِ، وَأَرَى فِي نِدْوَةِ الْمَذَاهِبِ إِعْجَازَ الْإِنْشَاءِ،

تصدیق کیلئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی اور میرے لئے دشمنوں کو ہلاک کیا اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو

ثُمَّ أَرَى فِي الْعَجَلِ الْمَقْتُولِ إِعْجَازَ الْإِفْنَاءِ، وَأُظْهِرُ آيَةَ الْقَوْلِ

دکھلایا اور مذاہب کے جلسہ میں پیدا کرنے کا نشان دکھلایا اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا اور قوی نشان اور فعلی

﴿۴۵﴾

وآية الفعل للناظرين، وأرى الكسوف والخسوف في رمضان، وأفحمتكم ببلاغتي وعلمني

نشان دیکھنے والوں کیلئے دکھلایا اور خدا تعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا اور میری بلاغت کے ساتھ تم کو

القرآن، فسکتّم بل متّم مع غلوّكم في العناد، وأخزيتّم ورّمت عظمتكم بالكساد، فأصبحتم

ملزم کیا اور مجھ کو قرآن سکھلایا۔ پس تم چپ ہو گئے بلکہ باوجود عناد کے مر گئے اور تم رسوا کئے گئے اور تمہاری بزرگی کی سرد بازاری

کالمغبوبین۔ إن هذا لحق فلا تكونوا من الممتّرين.

ہو گئی۔ پس زیاں کاروں کی طرح تم نے صبح کی۔ یہ سچ ہے پس تم شک کر نیوالوں میں سے مت ہو۔

أيها الناس إنى جنتكم من الربّ القدير، فهل فيكم من يخشى قهر هذا الغيور الكبير، أو

اے لوگو! میں ربّ قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس غیور کبیر سے خوف کرے یا

تسمرون بنا غافلين؟ وإنكم تناهيتهم في المكائد، وتماديتم في الحيل كالصائد، فهل رأيتم إلا

غفلت کے ساتھ ہم سے گزر جاؤ گے اور تم نے اپنے کمروں کو انتہا تک پہنچا دیا اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔ پس

الخذلان والحرمان؟ وهل وجدتم ما أردتم غير أن تضيّعوا الإيمان؟ فاتقوا الله يا ذراري

کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا اور کیا تم نے وہ امر پایا جس کو ڈھونڈنا بغیر اس کے کہ ایمان کو ضائع کرو۔ پس اے

المسلمين! أما تنظرون كيف أتّم الله لي قوله، وأجزل لي طوله؟ فما لكم لا تلفتون

مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔ پس تمہیں کیا

وجوهكم إلى آيات النخبير العلام، وتنصلون لي أسهم الملام؟ أما رأيتم بطل زعيمكم، وخطأ

ہو گیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف موزن نہیں کرتے۔ اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا

وهمكم؟ فلا تقوموا بعده للذم، ولا تنحتوا فرية بعد العجم، وكفوا ألسنكم إن كنتم متقين.

اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی۔ پس اس کے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو اور بعد از ماش کے جھوٹے کومت تراشو اور زبانوں کو بند کرو

توبوا إلى الله كرجل سقط في يده، وخبثي ماله وسوء مقعده، وإن الله يحب التوابين.

اگر تم متقی ہو اس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے انجام اور بد عاقبت سے ڈرتا ہے اور خدا توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

وَإِنِّي عَلَّمْتُ مَذْبُورَ كَثِّ قَدَمِي، وَأَيْدِي لِسُنِي وَقَلَمِي. إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِنَادَ شِرْعَةً،  
اور مجھ سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا۔ اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے عناد کو  
وَكَالِمِ الْخَبِيثِ نُجْعَةً، إِنَّهُمْ سَيُخَذَلُونَ، وَيُغْلَبُونَ وَيُخْسَأُونَ، وَلَا يَلْقَوْنَ بُغْيَتَهُمْ وَلَا يُنصَرُونَ  
اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غنا ٹھہرایا ہے عنقریب وہ ناکام رہیں گے اور مغلوب کئے جائیں گے اور رد کئے جائیں گے اور اپنی  
وَتَحْرِقَهُمْ جَذْوَتَهُمْ، فَهَم مِّنْ جَذْوَتِهِمْ يُعَدَمُونَ. وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا مِنْهُمْ فَسَيُهِدُونَ بَعْدَ  
مراؤ کو نہیں پائیں گے اور مدد نہیں دیے جائیں گے اور ان کا شعلہ نہیں کوجلائے گا اور معدوم کئے جائیں گے مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی  
ضَالًّا لَهُمْ، وَيَتَدَارَكُهُمْ رُحْمٌ رَبِّهِمْ قَبْلَ نَكَالِهِمْ، فَيَسْتَقِظُونَ مُسْتَرْجِعِينَ، وَيَتْرَكُونَ حَقْدًا  
کے بعد ہدایت یاب کئے جائیں گے اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لے گا پس اناللہ کہہ کر جاگ اٹھیں گے اور کینے اور  
وَلَدَدًا، وَيَخْرُونَ عَلَى الْأَذْقَانِ سُجَّدًا، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ وَهُوَ  
بجھڑے چھوڑ دیں گے اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا کرتے تھے پس خدا انکو بخش دے گا اور وہ ارحم  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. فَيَوْمَئِذٍ يَنعَكِسُ الْأَمْرُ كَلَّهُ وَيَتَجَلَّى اللَّهُ لِلنَّاطِرِينَ. وَتَرَى النَّاسَ يَأْتُونَ نَا  
الراحمین ہے۔ پس اس وقت تمام باتیں الٹ جائیں گی اور خدا نظر کریں والوں کیلئے ظاہر ہو جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج  
أَفْوَاجًا، وَتَرَى الرَّحْمَةَ أَمْوَاجًا، وَتَتَمُّ كَلِمَةُ رَبِّنَا صِدْقًا وَعَدْلًا، وَتَرَى كَيْفَ يَنْبِيرُ سَرَاجًا،  
ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ موازن ہو رہی ہے اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائے گا اور تو اسے  
فَحِينَئِذٍ تَشْرِقُ أَيَّامُ اللَّهِ وَتَفْنِي فِتْنُ الْمَفسِدِينَ. وَيُقْضَى الْأَمْرُ بِاتِّمَامِ الْحِجَّةِ وَالْإِفْحَامِ،  
دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہے۔ پس اس وقت خدا کے دن چمکیں گے اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائیں گے اور اتمام  
وَتَهْلِكُ الْمَلَلُ كُلُّهَا غَيْرِ الْإِسْلَامِ، وَتَرَى الْقَتْرَةَ رَهَقَتْ وَجُوهَ الْكَافِرِينَ. فَمَا لَكُمْ إِلَى مَا  
حجت سے امر پورا کیا جائے گا اور بجز اسلام ہر ایک ملت ہلاک ہو جائے گی۔ اور تو جھوٹوں کے منہ پر غبار پائے گا۔ پس تمہیں کیا  
تَكذَّبُونَ؟ أَنْتُمْ لَنْ تَرْزُقُوا أَنْتُمْ تَكْفُرُونَ؟ أَعْرَضْتُمْ كَثْرَةَ عِلْمَائِكُمْ،  
ہو گیا اور کب تک تم تکذیب کرو گے۔ کیا اس الہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہے کہ تم تکفیر کرو۔ کیا تمہارے علماء کی کثرت اور تمہاری

﴿۴۷﴾

تظاہر آرائکم؟ وقد رأیتم مبلغ علمکم و علم فضلائکم، و شاهدتم نقص فهمکم  
 راؤں کے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تم نے اپنے علم اور اپنے فاضلوں کے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا اور تم نے اپنے نقص  
 ودھانکم، و آنستم کیف ولیتم مدبرین۔

عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کر لیا اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح تم نے شکست کھائی۔

وأيها النجفی لِمَ تُوذینی و قد رأیت آیاتی، و شاهدت حُججی و بیناتی؟ ثم أبیت و هذیت،  
 اور اے نجفی تو مجھے کیوں دکھ دیتا ہے اور تو میرے نشانوں کو دیکھ چکا ہے اور میری براہین کو سن چکا ہے۔ پھر تو نے نافرمانی کی اور

فقاتلک اللہ کیف هذیت، و قد رأیت آثار الصادقین . أيها التعلب أنک تخوفنی و تُغری  
 بکواس کی پس خدا تجھے ہلاک کرے یہ کیسی بکواس تو نے کی حالانکہ صادقوں کے نشان تو نے دیکھ لئے۔ اے لومڑی کیا تو مجھے ڈراتا  
 علیٰ هذه الدولة، و ما رأث منّا الدولة إلا الإخلاص و النصر، و اللہ یحفظ عبادہ من مکائد  
 ہے اور اس گورنمنٹ کو مجھ پر برا بیچنے کرتا ہے۔ اور اس گورنمنٹ نے ہم سے بجز اخلاص اور نصرت کے کچھ نہیں دیکھا اور خدا تعالیٰ

الخبیثین . ثم إنک اخترت فی کل أمر طریق الدجل و الضییم، و وعدت کالجہام لا کالغیم،  
 خبیثوں کے فریبوں سے اپنے بندوں کو نگہ رکھتا ہے۔ پھر تو نے ہر ایک امر میں دجل اور ظلم کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور اس بادل کی طرح  
 و نطقت کالمعارف العرفاء مع البعد و الریم، فما هذا أصحبت إبلیس ذات العویم، أو هذا

تو نے گرج دکھائی جس میں پانی نہ ہو۔ اور تو نے روشناسوں کی طرح کلام کی حالانکہ تو دور اور پھور ہے۔ پس یہ کیا طریق ہے کیا تو چند  
 من سیر المتشعین؟ و خاطبتنی فی رسالاتک، و قلت إنی جئت البلاد لمباراتک، و ما هذا

روزا بلیس کی شاگردی میں رہا ہے یا یہ شیعوں کی عادت ہی ہوتی ہے اور تو نے اپنے خطوں میں مجھ کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ ”ہم نے  
 إلا زور مبین . بل الحق أنک سافرت لهوی من الأهواء، و سمعت الریف،

تیرے مباحثہ کیلئے دور دراز سفر طے کیا ہے، یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ بعض نفسانی خواہشوں کیلئے تو نے سفر کیا ہے  
 فطمعت الرغیف کالفقراء، و وردت هذه الدیار من برهة طويلة، لا من مدة

اور اس ملک کی تو نے حالت اچھی سنی پس روٹیوں کی طمع تجھے دامنگیر ہوئی اور تو ایک مدت دراز سے اس ملک میں ہے نہ کہ تھوڑے

قلیلۃ، فانظر إلی کذبتک یا رئیس المفتقرین. وأظنّ أن بلادک أمحلّت، أو المتربة علیک

عرصہ سے۔ پس اے رئیس المفتقرین اپنے جھوٹ کی طرف دیکھ۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ تیرے ملک میں قحط پڑ گیا یا

اشتدّت، ففررت إلی بلاد المخصّیین، لتدور حول البیوت، وتکسب القوت کبنی غبراء

تجھ پر فقر و فاقہ غالب آ گیا۔ پس تو اس سبب سے ان لوگوں کے ملک کی طرف دوڑا جو رزق کی کشادگی رکھتے ہیں

مُشَقِّقین. فما أجاہک إلا فقرک إلی مغنانا الخصب، فألقیت بہا جرانک وآثر

تا کہ گداؤں کی طرح چلا کر بھیک مانگ کر گزارہ کرے۔ پس ہمارے سرسبز ملک کی طرف تیرا فقر و فاقہ تجھ کو کھینچ

الحبوب علی الحبيب، ثم سترت الأمر یا مضطرم الأحشاء، ومضطراً إلی العشاء،

لایا۔ پس تو نے یہاں اپنی گردن کو ڈال دیا اور وطن کے دوستوں پر اناج کو اختیار کر لیا۔ پھر تو نے اے بھوکھ کے

وتجافیت عن طرق الصادقین. هذا عرضک ومُنیتک من هذا السفر، ولکنک سترجع

جلائے ہوئے اور طعام شب کے محتاج حقیقت کو پوشیدہ کر دیا۔ اور بچوں کی راہ سے برگشتہ ہو گیا۔ یہ تیری غرض اور

خائباً ولا تری فائزاً وجہ الحضر؛ فاسترجع علی ضلّة المَسعی، وإمحال المرعی، وسوء

آرزو اس سفر سے ہے مگر تو خائب و خاسر رجوع کرے گا اور کامیابی میں اپنا وطن نہیں دیکھے گا۔ پس اپنی سعی ضائع

الرجعی، واحسأ فإنک من المفسدین. وإنی التقطتُ لفظک کلّ ما نفست، ورددتُ

ہونے پر انا للہ کہہ اور نیز چراگاہ کے قحط پر اور بد بازگشت پر افسوس کر اور دور ہو کیونکہ تو مفسد ہے۔ اور میں نے جو

علیک جمیع ما رفست، فکلُّ ما سقط علیک فهو منک یا أخوا الغول، ولیس منّا

کچھ تو بولا تھا تیرے ہی لفظ لئے ہیں اور جو کچھ تو نے بدگوئی کی میں نے تجھے واپس دیدی۔ پس جو کچھ تیرے پر گرا

إلا جواب الغویّ الجھول، وما کنّا سابقین. ولو کنّت تخاف عرضک

وہ تیری ہی طرف سے ہے اے برادر غول۔ اور ہماری طرف سے تو صرف جواب ہے۔ اور ہم نے سبقت نہیں کی

وعزّتک، لهدّبت قولک ولفظتک، ولكن کنّت من السفهاء السافلین.

اور اگر تجھے اپنی عزت اور آبرو کا اندیشہ ہوتا تو تو مہذبانہ کلام کرتا مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔



﴿۳۹﴾

وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نُصِيبُنَا ضَرْبًا مِمَّا تَكْتُمُونَ، وَيُرْجَعُ إِلَيْكُمْ سَهْمٌ جَهْلًا تَكْتُمُونَ، وَمَا تَفْتَرُونَ كَالْفَاسِقِينَ .

مگر ہم پس نہیں تمہاری باتوں سے کچھ تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اور تمہارے تیر تمہاری طرف ہی لوٹ جاتے ہیں اور جو کچھ تم افتراء کرتے ہو وہ

و كَذَلِكَ إِذَا اشْتَهَرَ أُنْفِيكُمُ الْإِفَّاكِينَ عَلِمَى غَيْرِ سَفَاكِينَ، فَأَمَدْتُمُ الْهِنُودَ كَالْمَحْتَالِينَ، وَقَلْتُمْ إِنَّا

تم پر ہی آتا ہے اور اسی طرح جب جھوٹ باندھنے والوں نے ناحق لوگوں کو خونی بنایا جو خونی نہیں تھے۔ پس تم نے حیلہ گروں کی طرح ناحق

هَذَا الرَّجُلُ كَرَجَلِكُمْ فَخُذُوهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْمَغْتَالِينَ . وَمَا قَامَ مِنْكُمْ أَحَدٌ لِنَسْتَوْفِي مِنْهُ الْيَمِينَ، وَمَا

ہندوؤں کو مدد دی اور تم نے کہا کہ جیسا کہ لکھرام ایسا ہی شخص ہے پس اگر یہ قاتل ہے تو اس کو پکڑ لو اور کوئی تم میں سے کھڑا نہ ہوتا ہم

كَانَ أَمْرٌ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ غَيْرِ أَيْ يَمِينٍ . لَا تَبْطَرُوا وَلَا تَفْرَحُوا بِكُفْرَةِ جَمْعِكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَيَّ

اس سے قسم لیتے اور تمہارا اور کوئی کام نہ تھا بغیر اس کے جو جھوٹ بولو۔ مت اتراؤ اور نہ اپنی کثرت کے ساتھ خوش ہو کیونکہ خدا تمہاری بیخ کنی

قَمْعَكُمْ . فَاجْتَنِبُوا الْبَطْرَ مُرْتَاعِينَ . وَلَا تَقُولُوا إِنَّا الزَّحَامُ جَمَعُوا عَلَيْكَ لَا عَيْنِينَ، وَقَدْ كَذَّبَ

پر قادر ہے پس ڈرتے ہوئے اترانے سے پرہیز کرو اور یہ مت کہو کہ لوگ تجھ پر بالاتفاق لعنت کرتے ہیں۔ اور پہلے اس سے رسولوں کی

الرُّسُلُ مِنْ قَبْلِ وَأَوْذُوا وَلُعِنُوا، حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ فَسُودَ وَجْهُ الْمَكْذِبِينَ .

تکذیب کی گئی اور دکھ دینے گئے اور لعنت کئے گئے۔ یہاں تک کہ جب خدا کا امر آیا تو مکذبوں کا مونہہ کالا کیا گیا۔

وَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، وَنُحِبُّ أَصْفِيَاءَهُ، أَنَّهُمْ

اور خدا تعالیٰ کی عادت اسکے اولیاء اور برگزیدوں میں اس طرح پر جاری ہوئی ہے کہ وہ اپنے ابتداء امر میں دکھ

يُؤْذُونَ فِي مَبْدَأِ الْأَمْرِ، وَيُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ أَوْبَاشَ مِنَ الزُّمَرِ، فَيَسْبَوْنَهُمْ

دیئے جاتے ہیں اور اوباش آدمی ان پر مسلط کئے جاتے ہیں۔ پس وہ اوباش انکو گالیاں دیتے ہیں اور بدزبانی کرتے

وَيَسْتَمُونَهُمْ وَيَكْفُرُونَ وَهُمْ مُسْتَهْزِئِينَ . وَلَا يُبَالُونَ الْاِفْتِرَاءَ، وَيَقُولُونَ فِيهِمْ

ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کافر ٹھہراتے ہیں اور افتراؤں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور طرح طرح کی باتیں ان کے حق

أَشْيَاءَ، وَيُغَرِّى بَعْضُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْمَكْرِ وَالتَّدَابِيرِ، وَلَا يَغَادِرُونَ

میں کہتے ہیں۔ اور ان کے بعض بعض کو طرح طرح کے مکروں اور تدبیروں سے اکساتے ہیں اور جھوٹ اور فریب سے

شِينًا مِنَ الْمَكَائِدِ وَالِدَقَارِيرِ، وَيَفْتَرُونَ مَجْتَرَيْنِ . وَيُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا أَنْوَارَهُمْ، وَيَحْرَبُوا  
کوئی چیز بھی اٹھائیں رکھتے اور جرأت کے ساتھ افزا کرتے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ ان کے نوروں کو بجھادیں اور انکے گھر کو  
دارہم، وَيَحْرِقُوا أَشْجَارَهُمْ، وَيُضَيِّعُوا ثَمَارَهُمْ، وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ مَنَظَاهِرِينَ . وَيَزْمَعُونَ أَنْ  
خراب کردیں اور ان کے درختوں کو جلا دیں اور ان کے پھلوں کو ضائع کر دیں اور اسی طرح ایک دوسرے کی پینہ ہو کر کرتے رہتے ہیں  
يَدُو سَوْهَمَ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ، وَيُمَزِّقُوهُمْ بِحَسَامِهِمْ، وَيَجْعَلُوهُمْ أَحْقَرَ الْمُحَقَّرِينَ . فَإِذَا تَمَّ أَمْرُ  
اور ارادہ کرتے ہیں کہ ان کو اپنے پیروں کے نیچے چل دیں اور تلوار کے ساتھ ان کو کلوئے کلوئے کر دیں اور سب ذلیلوں سے زیادہ  
النَّوْهِينَ وَالتَّحْقِيرِ وَالْإِيذَاءِ ، وَظَهَرَ مَا أَرَادَ اللَّهُ مِنَ الْإِبْتِلَاءِ ، فَيَتَمَوَّجُ حِينَئِذٍ غَيْرُهُ اللَّهُ لِأَحْبَابِهِ  
ذلیل کر دیں۔ پس جس وقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہو چکا۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ کی  
مِنَ السَّمَاءِ ، وَيَطَّلِعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَيَجِدُهُمْ مِنَ الْمَظْلُومِينَ ، وَيَرَى أَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَسُبُّوا وَشْتَمُوا  
غیرت اس کے دوستوں کیلئے جوش مارتی ہے اور خدا انکی طرف دیکتا ہے اور انکو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے اور  
وَكُفَّرُوا مِنْ غَيْرِ حَقِّ وَأَوْذُوا مِنْ أَيْدِي الظَّالِمِينَ . فَيَقُومُ لِيُتِمَّ لَهُمْ سُنَّتَهُ، وَيُرِيهِمْ رَحْمَتَهُ، وَيُؤَيِّدُ  
گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھ سے دکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے تاکہ ان کے لئے اپنی سنت  
عِبَادَةِ الصَّالِحِينَ . فَيُلْقِي فِي قُلُوبِهِمْ لِيُقْبِلُوا عَلَى اللَّهِ كَلَّ الْإِقْبَالِ، وَيَتَضَرَّعُوا فِي حَضْرَتِهِ فِي  
پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس انکے دلوں میں ڈالتا ہے تاکہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی  
الْغَدْوِ وَالْآصَالِ، وَكَذَلِكَ جَرَتْ سُنَّتُهُ فِي الْمُقْرَبِينَ الْمَظْلُومِينَ . فَتَكُونُ لَهُمُ الدَّوْلَةُ وَالنَّصْرَةُ  
طرف متوجہ ہوں اور صبح شام اس کی جناب میں تضرع کریں اور اسی طرح اس کی سنت اس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس  
فِي آخِرِ الْأَمْرِ، وَيَجْعَلُ اللَّهُ أَعْدَاءَهُمْ طُعْمَةً الْأَسَدِ وَالنَّمْرِ، وَكَذَلِكَ جَرَتْ سُنَّتُهُ  
آخر کار دولت اور مدد ان کے لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کر دیتا ہے اور اسی طرح مخلصوں  
لِلْمُخْلِصِينَ . إِنَّهُمْ لَا يُضَاعُونَ وَيُيَازَكُونَ، وَلَا يُحَقَّرُونَ وَيُكْرَمُونَ،  
میں سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں

﴿۵۱﴾

وَيُحْمَدُونَ وَلَا يُسَبِّحُونَ، وَيَسْعَى الرِّجَالُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُتْرَكُونَ يُدْخَلُونَ فِي النَّارِ، وَلَكِنْ لَا لِلتَّبَارِ،  
اور تریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے اور لوگ انکی طرف دوڑتے ہیں اور چھوڑے نہیں جاتے آگ میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ  
وَيُؤَلِّجُونَ فِي اللَّجْبَةِ، وَلَكِنْ لَا لِلضُّعِيفَةِ، بَلِ اللَّهُ يُظَهِّرُ أُنُورَهُمْ عِنْدَ الْإِبْتِلَاءِ، ثُمَّ يُهْلِكُ أَعْدَاءَ هِمِ  
ہلاک کرنے کیلئے اور دنیا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنے کیلئے بلکہ ابتلاء کے وقت خدا تعالیٰ انکے نوروں کو ظاہر فرماتا ہے۔ پھر انکے  
بأنواع الإحزاء، فَيُتَبَّرُ فِي سَاعَةٍ مَا عَلُوا فِي مَدَّةٍ، وَيَبْرِّئُهُمْ مِمَّا قَالُوا، وَيَنْزِلُهُمْ عَمَّا افْتَعَلُوا،  
دشمنوں کو قسمتہم کی رسوائی سے ہلاک کرتا ہے۔ پس ایک ساعت میں اس تمام عمارت کو تباہ کر دیتا ہے جو ایک مدت میں بنائی گئی تھی پس دشمنوں  
وَيَفْعَلُ لَهُمْ أَفْعَالًا يَتَحَيَّرُ الْخَلْقُ بِرُؤْيَيْهَا، وَيُنْزِلُ أُمُورًا يُتَزَعَرُ الْقُلُوبُ بِهَيْبَتِهَا، وَيُورِي كُلَّ أَمْرٍ  
کے قولوں سے انکو بری کرتا ہے اور انکے بہتانوں سے انکو ممتزہ کرتا ہے اور ان کیلئے وہ کام کرتا ہے کہ انکے دیکھنے سے خلقت حیران رہ جاتی ہے  
كَالْصَّوْلِ الْمَهِيْبِ، وَيُقَلِّبُ أَمْرَ الْعَدَا كُلِّ التَّقْلِيْبِ، وَيُورِي الظَّالِمِيْنَ أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِيْنَ؛  
اور وہ امور نازل کرتا ہے جن کی ہیبت سے دل کانپ جاتے ہیں اور ہر ایک امر ہیبت ناک حملہ کے ساتھ ظاہر فرماتا ہے اور دشمنوں کے کاروبار کو بالکل الٹا دیتا ہے  
وَيُؤَيِّدُهُمْ بِتَأْيِيْدَاتٍ مُتَوَاتِرَةٍ، وَإِمْدَادَاتٍ مُتَوَالِيَةٍ مُتَكَثِرَةٍ، وَيَجْرِدُ سَيْفَهُ عَلَيَّ الْمُجْتَرِّئِيْنَ.  
اور ظالموں کو دکھلاتا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔ اور متواتر تائیدوں کے ساتھ اور پے در پے امدادوں کے ساتھ مدد کرتا ہے اور پیا کوں پر اپنی تلوار کھینچتا ہے۔

**فاعلموا أنه هو أرسلني عند فساد الديار، وأنه هو رب هذه الدار، وأنه سينصرني**  
پس جانو کہ اس نے فساد زمانہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور وہی اس گھر کا مالک ہے۔ اور وہ عنقریب میری مدد کرے گا اور  
وَيَسْرَتْنِي مِنَ الْأَشْرَارِ. فاحفظ قصتي التي هي أحسن القصص، ودق ما نذيقك ولو  
شریروں کی تہمتوں سے مجھے بری کر دے گا پس میرے اس قصہ کو یاد رکھ کہ جو سب قصوں سے بہتر ہے۔ اور چکھ جو کچھ ہم تجھے  
متجرعًا بالغصص. أزعمت أني أكيد كيدًا للدنيا الدنيّة، وأصيد صيدًا للأهواء النفسانية؟  
چکھتے ہیں اگرچہ غصہ کے گھونٹ کے ساتھ۔ کیا تو نے یہ گمان کیا ہے کہ میں ناچیز دنیا کیلئے فریب کر رہا ہوں یا میں نفسانی خواہشوں  
أيها الجهول! هذا قياس قست على نفسك الأمانة، فإنك من قوم لا يعلمون حقيقة  
کیلئے دکھا رکھیل رہا ہوں۔ اے جاہل تو نے یہ قیاس اپنے نفس پر کیا ہے کیونکہ تو اس قوم میں سے ہے کہ جو پاکیزگی کی حقیقت

﴿۵۲﴾

الطَّهَّارَةَ، ويلعنون قومًا مُطَهَّرِينَ. أيها الغرّی! إنا لا نبغی المشیخة والعلاء، ولا الأمانة

کو نہیں جانتے اور پاکوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اے گمراہ ہم بزرگی اور برتری کو نہیں چاہتے۔ اور نہ ہم امیری اور بلندی کے

والاستعلاء، ولا نمیل إلى الترفه والاحتشام، ولا نطلب ما طاب وراق من الطعام، ونجد فی

خواہاں ہیں اور نہ ہم آسائش اور حشمت کی طرف جھکتے ہیں۔ اور نہ ہم اچھے کھانے مانگتے ہیں۔ اور ہم اپنے دل میں محبت

نفسنا أذواق حُبِّ الرحمن، وسُكْرًا فاق صهباء الدنان، فلا نرید أرائك منقوشة، ولا طناسف

رحمان کا ذوق پاتے ہیں۔ اور وہ نشہ جو شراب سے بڑھ کر ہے۔ سو ہم تخت منقش نہیں چاہتے اور نہ فرش جو بچھاتے ہیں

مفسروشة، إن نرید إلا وجه المحبوب، فالحمد لله على ما أوصلنا إلى المطلوب،

طلب کرتے ہیں ہم صرف روئے محبوب چاہتے ہیں۔ پس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مطلوب تک پہنچایا اور ہم کو وہ

وَأرانا ما تغیب من أعین العالمین.

دکھلایا جو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔

والعجب کلّ العجب أن عبد الحق الغزنوی یسبّنی منذ خمس سنین، ولا

اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبد الحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے اور صلحاء کی طرح مباحثہ

یُباحثنی كالصالحین المتّقین، ولا یتقی الله بعد رؤیة الآیات، ولا ینتھی عن الافسراء ات،

نہیں کرتا اور نشانوں کے دیکھنے کے بعد خدا سے نہیں ڈرتا اور افتراؤں سے باز نہیں آتا۔ اور ظالموں کے

وسلك مسلك الظالمین. وانی صبرْتُ علی مقالاته، وأعرضتُ عن جهلاته،

طریق پر چلتا ہے اور میں نے اسکی باتوں پر صبر کیا اور اس کی جاہلیت سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اس نے

حتی غلا فی السبّ والشتّم والتوهین، وسمّانی بأسماء الفاسقین، وأشاع اشتہارات،

گالی اور توہین میں غلو کیا اور فاسقوں کے ناموں کے ساتھ مجھے پکارا اور اشتہار شائع کئے اور جاہلیت

وأری جهلات، وکان من المعتدین. فرأینا أن نردّ علیہ وقومه ونکسر

دکھلائی اور تجاوز کرنے والوں میں سے تھا۔ پس ہم نے مناسب دیکھا کہ اس کا اور اس کی قوم کا رد لکھیں اور

﴿۵۳﴾

نفوسہم الأمارات، ونذيقهم جزاء السَّبِيْعِيَّةِ وسوءِ الجذبات، وإنَّما الأعمال بالنيَّات، وإنَّ  
ان کے نفوس امارہ کو توڑیں اور ان کو درندگی اور بد جذبوں کی سزا چکھائیں۔ اور تمام کام نیّتوں کے ساتھ ہیں اور  
اللہ يعلم ما فى القلوب ويعلم ما فى الأرض والسموات. وإنَّا أسسنا كل ما قلنا على تقوى  
خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اور ہم نے ہر ایک امر کی تقویٰ اور دیانت  
و دیانۃ، وصدق و أمانة، واجتنبنا الرفث وفضول الهدر، و كل شجرة تُعرَف من الثمر .  
پر بنیاد ڈالی ہے اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کی ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ہم اس خناس  
ونستكفى برّب النَّاس الا فتنان، بهذا الوسواس الخناس. ونعلم بعلم اليقين أنه ليس بذاته  
کے فتنہ میں پڑنے سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور ہم یقینی علم سے جانتے ہیں کہ وہ بذات خود اس سبب اور توہین کا  
مبدأ هذا السبِّ والتوهين، بل علمه إبليس آخِر من الغزنويين. ولا ريب أنهم هم العلل  
موجب نہیں بلکہ اس کو غزنویوں میں سے ایک اور شیطان نے سکھایا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ اس کے فتنہ کے  
الموجبة لفتنته، ومنبتُ شعبيته، وجر موثثة شدبته، و حطبُ تلهبِ جذوته، ومحركُ  
موجب ہیں اور اس کی شاخ کے منبت اور اسکی شاخ کی جڑ ہیں اور اس کے شعلہ کے اشتعال کے ہی زم میں اور اسکی آواز  
عومرته. يذكرون النعلين عند المقال، كأنهم يتمنون ضرب النعال، ويتضاغى رأسهم ليُدقَّ  
اور فریاد کے موجب بات کے وقت جو توں کا ذکر کرتے ہیں گویا وہ جو توں کے خواہشمند ہیں اور ان کا سرفریاد کر رہا ہے  
بالأحذية الثقالة. وما قام عبد الحق هذا المقام الشاين، إلا بعد ما أروه صفاتي كمشاين،  
تا کہ نعلوں کے ساتھ کوفتہ کیا جائے۔ اور عبد الحق اس بد مقام پر کھڑا نہیں ہوا۔ مگر بعد اس کے کہ میری صفات اس کو ان  
فويل لهم إلى يوم القيامة، ما سلكوا كأبيهم طرق السلامة، وتركوا سبيل الصلاح  
لوگوں نے معائب کی طرح دکھائیں پس قیامت تک ان پر وایلا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کی طرح سلامتی کے طریق  
معتدين. وإنهم ما استسروا عنى حيناً من الأحيان، وأعلم أنهم هم المفسدون  
کی پیروی نہیں کی اور صلاحیت کو چھوڑ دیا اور وہ کبھی مجھ سے چھپے نہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہی مفسد اور ظلم کے

وَأَنَّمَا الْعَدْوَانِ بِيَدِ أُنَى كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّهُمْ يَتَعَلَّقُونَ بِأَهْدَابِ صَالِحٍ، وَيُحَسِّبُونَ مِنْ وُلْدِهِ مَعَ

امام ہیں۔ مگر میں یہ خیال کرتا تھا کہ وہ لوگ ایک صالح کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور اس کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے

كُونَهُمْ كَمِثْلِ طَالِحٍ، فِدْرَأْتُ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ، وَنَافَسْتُ فِي الْمَصَافَاةِ. وَكُنْتُ أَصْبِرُ

ہیں باوجودیکہ وہ ایک طالح کی طرح ہیں۔ پس میں نے بدی کا نیکی کے ساتھ بدلہ دیا اور دوقتی میں رغبت کی اور میں ان

عَلَى مَا آذَوْنِي بِالْجَوْرِ وَالْجَفَاءِ، وَأَرْجُو أَنَّهُمْ يَنْتَهُونَ مِنَ الْغُلُوِّ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ شَرَّهُمْ إِلَى

کے جو رجوع پر صبر کرتا رہا اور امید رکھتا تھا کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آ جائیں گے یہاں تک کہ جب انکی شرکال تک پہنچ گئی

الْإِنْتِهَاءِ، وَمَا انْتَهَوْا مِنَ النَّبَاحِ وَالْعَوَاءِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُمُ الْمَرْدُودُونَ الْمَخْذُولُونَ، وَالْأَشْقِيَاءُ

اور بکواس سے باز نہ آئے پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں پس اس وقت میں

الْمَحْرُومُونَ. فَهِنَاكَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَفْلَ عَرَبِيَّهُمْ، وَنَذِيْقُهُمْ حَرْبَهُمْ، وَلَا نُجَاوِزُ فِي قَوْلِنَا

نے ارادہ کیا کہ انکی تیزی کو دور کروں۔ اور ان کی لڑائی کا مزہ انہیں چکھاؤں۔ اور ہم اپنی بات میں دیانت سے آگے قدم نہیں

حَدِ الدِّيَانَةِ، بَلْ نَرُدُّ إِلَيْهِمْ كَلِمَاتِهِمْ كَرْدَ الْأَمَانَةِ.

رکھتے۔ بلکہ ہم انکے کلمات امانت کی طرح ان کی طرف رد کرتے ہیں۔

أَيُّهَا الْغَوِيُّ الْمَسْمُومُ بَعْدَ الْجَبَّارِ، لِمَ لَا تَخْشَى قَهْرَ الْقَهَّارِ؟ أَتَنْكَبُ بِلِحْيَةِ كَثَّةٍ، أَوْ مَشِيخَةِ مَجْتَنَّةٍ؟

اے گمراہ عبد الجبار نام تو خدا کے قہر سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو گھن دار دارڑھی کے ساتھ تکبر کرتا ہے یا تیرا مشجخت پرناز ہے کیا

أَتُخْفِي نَفْسَكَ كَالنِّسَاءِ، وَتُعْرَى عَلَيْنَا جُرُوكَ لِلْإِيذَاءِ؟ أَيَسْتَسْنِي النَّاسُ بِهَذَا الْكَيْدِ شَأْنُكَ، أَوْ

تو اپنے تئیں عورتوں کی طرح چھپاتا ہے اور اپنے جرو کو ہمارے پر چھوڑتا ہے۔ کیا اس مکر کے ساتھ لوگ تیری شان بلند خیال کریں گے

يَسْتَغْزِرُونَ عِرْفَانُكَ؟ كَلَّا. بَلْ هُوَ سَبُّ لَهْوَانِكَ، وَعَلَّةَ مَوْجِبَةِ لَخْسَرَانِكَ. تَحْسَبُ نَفْسَكَ مِنْ

یا تیری معرفت بہت خیال کی جا بگی ہرگز نہیں بلکہ وہ تیری ذلت کا موجب ہے اور تیرے خسران کا سبب ہے اپنے تئیں تو

أَخَائِرَ الصَّلْحَاءِ، وَتَسْلُكُ مَسْلِكَ الْأَشْقِيَاءِ وَالسَّفَهَاءِ - تَعِيشُ عَيْشَةَ الْفَاسِقِينَ، ثُمَّ تَرْجُو

بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے پھر آرزو رکھتا ہے

﴿۵۵﴾

أَنْ تُعَدَّ مِنَ الصَّالِحِينَ. وَإِذَا زُرَعَتْ حَبَّ السَّمِّ الْمَبِيدِ، فَمِنَ الْغَبَاوَةِ أَنْ تَطْمَعُ اجْتِنَاءَ الثَّمَرِ

کہ نیک بختوں سے شمار کیا جائے اور ہر گاہ کہ تو نے زہر کے بیج کو بویا پس یہ بیوقوفی ہے کہ تو مفید پھل چننے کی  
المفید. انظر نظرة في أعمالك، ولا تهلِكُ نفسك بسوء أفعالك.

امید رکھے اپنے اعمال کو ذرا دیکھ اور برے کاموں سے اپنے تئیں ہلاک مت کر۔

أيها الغوي! الوقت وقت التوبة، لا أوان الجدال والخصومة. وقد تجلّى ربنا ليُظهر دينه

اے گمراہ یہ وقت توبہ کا وقت ہے نہ جنگ اور خصومت کا وقت اور ہمارے رب نے تجلی کی ہے تا اپنے دین کو دوسرے

على الأديان، وقد أشرقت شمس الله لإزالة ظلام العدوان. فالآن ينظر الله إلى كلِّ مكذّب

دینوں پر غالب کرے اور خدا کا سورج اندھیرے کے دور کرنے کیلئے چمک اٹھا ہے پس اس وقت خدا تعالیٰ ہر ایک مکذّب

بعين غضبي، فكيف تظن نفسك من أهل الصلاح والتقوى؟ صدء بالک، وأرداك

کی طرف غضب کی نظر سے دیکھ رہا ہے پس کیونکر تو اپنے تئیں اہل صلاح میں سے خیال کرتا ہے تیرا دل زنگ پڑ گیا اور

أعمالك ومالك، حتى أحوالت نحو تُك حليتك، وغيّرت عذرةً باطنك صورتك.

تیرے عملوں اور تیرے مال نے تجھے ہلاک کیا یہاں تک کہ تیرے تلبے نے تیری شکل کو بدل ڈالا اور تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو

فمن أمعن النظر في وشمك، وسرح الطرف في ميسمك، عرف أنك كالمسرحان، لا من

متغیر کر دیا پس جس نے تیرے نقش و نگار کو امعان نظر سے دیکھا اور تیرے چہرہ کی تفتیش کے لئے آنکھ کو چھوڑا وہ جان لے گا کہ تو ایک

نوع الإنسان، ومن الأشرار، لا من الصلحاء الأخيار، فاتق الله ولا تكن من الظالمين.

بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے نہ نیکوں اور صالحوں میں سے پس خدا سے خوف کرو اور ظالموں میں سے نہ ہو۔

انظر ما هذا المسلك الذي سلكت، واتق فإنك هلكت هلكت. أوتيت

دیکھ یہ کیا طریق ہے جو تو نے اختیار کیا اور ڈر کہ تو ہلاک ہو گیا تجھے دنیا دی گئی

الدينا فما شكرت، وذكّرت فما تذكّرت. تُب أيها الغوي اللئيم،

پس تو نے شکر نہیں کیا اور تجھے یاد دلایا گیا پس تو نے یاد نہیں کیا۔ توبہ کر اے گمراہ

وَقَدْ شِخْتُ وَاسْتَشَنَّ الْأَدِيمُ، وَقُرُبُ أَنْ يَتَأَوَّدَ الْقَوِيمُ، وَحَانَ الْوَقْتُ الْوَحِيمُ. مَا لَكَ لَا تَعْنُو

اور تو بوڑھا ہو گیا اور چمڑا پرانا ہو گیا اور وقت نزدیک آ گیا کہ پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے اور وقت بھاری نزدیک آ گیا۔ کیا سبب ہے کہ تیری

ناصیتک لرب العباد، ولا تترك طرق الخبث والفساد؟ ألا تؤمن بيوم المعاد، أو تنكر

پیشانی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں جھکتی اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ کیا تو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔ یا تو

وجود اللہ القادر على الإعدام والإيجاد؟ فأصلح نفسك قبل أن تأكلك الدود،

خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا جو مارنے اور پیدا کرنے پر قادر ہے پس قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آ جائے اپنے

ويجيئك الأجل الموعود، وبادر لما يحسن به المال، قبل أن يأخذك الوبال، وحيهّل

نفس کی اصلاح کر اور ان چیزوں کے حصول کیلئے جلدی کر جس سے انجام اچھا ہو جائے قبل اس کے جو تجھ کو وبال پکڑ لے اور تو بہ کی

بالتوبة قبل أن تنخر عظمك فى التربة، فإن الله يحب التوابين ويحب المتطهرين. وإنما

طرف جلدی کر قبل اس کے جو قبر میں تیری ہڈی بوسیدہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ تو بہ کرنے والوں اور پاکیزگی ڈھونڈنے والوں کو دوست رکھتا

الْوَصْلَةَ إِلَى الرَّحْمَنِ. التَّقْوَى وَتَطْهِيرِ الْجَنَانِ. فَاتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمَجْتَرِئِينَ.

ہے۔ اور خدا کی طرف وسیلہ وہی چیزیں ہیں۔ تقویٰ اور دل کا پاک کرنا۔ پس خدا سے ڈر اور دلیروں میں سے مت ہو۔

ثم نرجع إلى عبد الحق، الذى تكبر ووثب كالبق، فاعلم يا عدو الصالحين، ومكفر

پھر ہم عبد الحق کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے تکبر کیا اور پشہ کی طرح کودا ہے پس اے عدو صالحین اور مومنوں کے کافر

المؤمنين، إنك آذيتنى، فقَاتَلَكِ اللَّهُ كيف آذيتنى، وعاديتنى، فتبأ لك لما

کہنے والے تجھے معلوم ہو۔ تو نے مجھے دکھ دیا پس خدا تجھے ہلاک کرے تو نے یہ کیسا دکھ دیا اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا

عاديتنى. أما كنت من المهملين المسلمين؟ أما كنت من المصلين الصائمين؟

تجھے تباہ کرے تو نے یہ کیوں دشمنی کی کیا میں کلمہ گو اور مسلمان نہیں تھا؟ کیا میں نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں میں سے

فكيف كفرتنى قبل تفتيش الأحوال، وأفحّت دم الصدق بأباطيل المقال؟

نہیں تھا۔ پس تو نے اصل حقیقت کی تفتیش سے پہلے کیونکر مجھے کافر ٹھہرا دیا۔ اور باطل باتوں کے ساتھ تو نے سچائی کا خون کیا۔



﴿۵۷﴾

وَعَزَّوَتْ فَتَحَ الْمَبَاهِلَةَ إِلَى نَفْسِكَ الْأُمَّارَةَ، مَعَ أَنَّ اللَّهَ أَذْلَكَ وَأَرَاكَ سُوءَ الْعَاقِبَةِ. وَكَانَ

اور تو نے فتح مہابہلہ کو اپنی طرف منسوب کیا باوجود اس بات کے کہ خدا نے تجھے ذلیل کیا اور بد انجام تجھے دکھلایا اور

مَرَامَ دَعَائِكَ الْمَتَهَالِكِ، أَنْ يَجْعَلَ لِي اللَّهُ كَالِهَالِكِ، فَسُودَ اللَّهُ وَجْهَكَ وَأَسْلَمَكَ إِلَيَّ

تیری بہت بہت دعا کا یہ منشاء تھا کہ خدا مجھے مرنے والے کی طرح کرے۔ پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا اور ذلت کی قبر

لَحْدِ الذَّلَّةِ، وَأَدْخَلَكَ فِي جَدَّتِ أَضْيَقَ مِنْ سَمِّ الْإِبْرَةِ، وَأَكْرَمَنِي إِكْرَامًا كَثِيرًا بَعْدَ الْمَبَاهِلَةِ،

میں تجھ کو سو نپا اور ایسی قبر میں تجھ کو داخل کیا جو سوئی کے ناکہ سے تنگ تر تھی اور بعد مہابہلہ مجھے بہت بزرگی بخشی اور قسم قسم

وَأَعَزَّنِي وَخَصَّنِي بِأَنْوَاعِ النِّعْمَةِ، حَتَّى مَا انْقَطَعَ آثَارُهَا إِلَيَّ هَذَا الْوَقْتُ مِنَ الْحَضْرَةِ، وَإِنْ فِيهَا

کی نعمت سے مجھے خاص کیا یہاں تک کہ اس وقت تک اس کے آثار منقطع نہیں ہوئے۔ اور اس میں غور کرنے والوں

لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ. وَأَنْتَ رَأَيْتَ كُلَّ رَفْعَتِي وَعِلَائِي، ثُمَّ انْتَصَبْتَ بِتَرْكِ الْحَيَاءِ بَسِيًّا

کے لئے نشان ہیں اور تو نے میری تمام بلندی کو دیکھا پھر حیا کو ترک کر کے میری بدگوئی میں تو مشغول ہو گیا اور ہم

وَإِزْرَائِي. وَكَيْفَ نَأْمَنُ حَصَائِدَ أَلْسِنِ الْفَجَّارِ، وَمَا نَجَا الرَّسُلُ كُلَّهُمْ مِنْ كَلِمِ اللَّثَامِ الْكُفَّارِ.

بدکاروں کی زبان سے کیونکر نجات پاسکیں اور کسی رسول نے لٹیہوں کے کلموں سے نجات نہیں پائی لیکن تیرے پر

وَلَكِنْ عَلَيْكَ أَنْ تَعَى مَنَى أَنْ غَوَّالِ كَلَامِكَ عَلِيكَ، وَأَنْ رَأْسِكَ تَلِيْنِ بِنَعْلِكَ، وَمَا

واجب ہے کہ میری یہ بات یاد رکھے کہ تیری کلام کے آفات تجھ پر ہیں اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا

ظلمتنا ولكن ظلمت نفسك يا أجهل الجاهلين.

جائے گا اور تو نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے نفس پر ظلم کیا۔

أَيُّهَا الْجَهْلُ! تَحَارَبَ رَبُّكَ وَلَا تَخْشَاهُ، وَتَخْتَارُ الْفُسْقَ وَ

اے جاہل تو اپنے رب سے لڑائی کرتا ہے اور نہیں ڈرتا اور بدکاری کو اختیار کرتا ہے اور نہیں پرہیز

لَا تَتَحَامَاهُ. كَلِمَاتُ تَوَاضَعْتُ اسْتِكْبَرْتُ، وَكَلِمَاتُ أَكْرَمْتُ حَقَّرْتُ.

کرتا۔ جس قدر میں نے تواضع کی تو نے تکبر کیا اور جس قدر میں نے تیری بزرگی کی تو نے تحقیر کی۔

وَمَا كَانَ هَذَا إِلَّا لَصِيقِ رَبِّكَ، وقساوة زرعك، ثم كان قدرُ الله فيك افتضاحك، فما اور یہ سب تیری تنگدلی اور سخت دلی کے سبب سے ہوا۔ پھر خدا کی تقدیر یہ تھی کہ تو رسوا ہو پس تو نے کوئی طریق اخترت طریقاً کان فیہ صلاحك، وما أقصرت عن السبِّ والإيذاء، و آذيتني فبلغت الأمر صلاحيت کا اختیار نہ کیا اور تو نے کوئی دقیقہ گالی اور ایذا کا اٹھا نہیں رکھا اور تو نے مجھے دکھ دیا پس امر کو انتہا تک إلى الانتہاء، و الآن أكتب جواب اعتراضاتك، ليعلم الناس تعصّبك وجهلا تك، پہنچا دیا اور اب میں تیرے اعتراضات کا جواب لکھتا ہوں تاکہ لوگ تیری جاہلیت پر اطلاع پائیں اور تاکہ ولتستبين سبيل المجرمين.

مجرموں کی راہ کھل جائے۔

فمنها ما هذيت في قصة آتم، وتركت الحياء واخترت الإفك الأعظم. وقد پس ایک وہ اعتراض ہے جو تو نے قصہ آتھم میں بکواس کی۔ اور حیا کو ترک کر کے جھوٹ باندھا ہے۔ اور تو علمت أن آتم قد مات، وتم فيه نبأ الله فليحق الأموات، وصدق الله فيه قولی جانتا ہے کہ آتھم مر گیا اور اس میں خدا کی خبر پوری ہوئی اور وہ مردوں کو جاملے۔ اور خدا نے اس میں میرے قول کو وأخزى الفتاة، فلا تغض عينك كالعميين. وأما ما تكلمت في موته بعد الميعاد، سچا کیا اور نکتہ چینی کو رسوا کیا پس اندھوں کی طرح آنکھیں بند مت کر اور جو کچھ تو نے یہ گفتگو کی ہے کہ وہ میعاد کے فهذا حُمقك يا قضاة العناد. أيها الجهول! كان موت ”آتم“ مشروطاً بعدم بعد فوت ہوا ہے پس یہ تیری حماقت ہے اے کلب العناد۔ اے نادان آتھم کی موت عدم رجوع کے ساتھ مشروط تھی الرجوع، وقد ثبت أنه خاف في الميعاد وزجى أوقاته بالخوف والخشوع، فلما اور ثابت ہو گیا کہ وہ میعاد میں ڈرتا رہا اور اپنے وقتوں کو خوف میں گزارا پس جبکہ اس کی میعاد گزر گئی اور اس انقضی میعاده وعاد إلى سيرة الإنكار، أخذه نكال الله ومات في سبعة أشهر نے خصلت انکار کی طرف رجوع کیا پس خدا کے عذاب نے اس کو پکڑا اور آخری اشتہار سے

﴿۵۹﴾

من آخر الاشتهار . ومگر النصراری مکرًا کبیرًا، واشتهروا خلاف ما وارا، وأما "آتم" سات مہینہ میں مر گیا اور نصرائی نے بڑا مکر کیا اور خلاف اس امر کے مشہور کیا جو آتم نے چھپایا مگر آتم نے فماتألّی وما بارا . وقد کان ذکر مکرهم فی "البراهین"، وکان فیها ذکر فتنهم نہ قسم کھائی اور نہ میدان میں آیا اور نصرائی کے مکر کا ذکر براہین میں موجود ہے اور اس میں اس فتنہ اڑنے المتطائرة، وبيان فريتهم المنسوجة، قبل ظهور ذلك الواقعة . فانظر إلى دقائق علم والے کا ذکر تھا اور اس باہم بافتہ جھوٹ کا قبل از واقعہ بیان تھا پس خدا تعالیٰ کے دقائق علم پر نظر ڈال اور اس اللہ الخبير، وحکم اللہ اللطيف القدير، ولا تهذ كالمتعجلين . ألا ترى إلى شريطة قدیر اور لطیف کی حکمتوں کو دیکھ اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر کیا تو اس شرط کی طرف نہیں دیکھتا جو كانت فی نبأ "آتم"، واللہ أحق أن یوفی شرطه الذی قدّم، فاتق اللہ واجتنب بهتاناً أعظم . آتم کی پیشگوئی میں تھی اور خدا سب سے زیادہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی شرط کو جو پہلے ذکر کر دی پورا کرے پس ألا تُنزّه نفسك عن نقض الشرائط یا عدوّ الأخیار، فكيف لا تُنزّه السبّوح القدّوس خدا سے ڈر اور بہتان سے پرہیز کر کیا تو اپنے نفس کو شرائط کے توڑنے سے پاک نہیں سمجھتا پس کس طرح اس عن تلك الأقدار؟ وتعلم أن "آتم" ما تفوّة بلفظة فی أيام الميعاد، وترک سیرتہ الأولى سبّوح قدّوس کو ان پلیدیوں سے ملوث کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ ایام میعاد میں آتم کوئی بات زبان پر نہیں لایا وما أظهر ذرّة من العناد، بل أظهر رجوعه من الأقوال والأفعال، والحركات اور پہلی سیرت کو اس نے چھوڑ دیا اور ایک ذرہ عناد ظاہر نہ کیا بلکہ اپنے رجوع کو اقوال اور افعال اور حرکات والسکنات والأحوال، وما أثبت ما ادّعی، من صول الحیة وغیرها من البهتانات اور سکناات اور حالات سے ظاہر کیا۔ اور سانپ کے حملہ وغیرہ بہتانات کو وہ ثابت نہ کر سکا اور قسم نہ کھائی الواہیة وما تألّی، بل أعرض وولّی، وشهد قوم من الأشهاد، أنه أنفد أيام الميعاد، بلکہ کنارہ کیا اور منہ پھیرا اور ایک قوم نے گواہوں میں سے گواہی دی کہ اس نے میعاد کے دنوں کو



﴿۶۱﴾

وَلَمْ تَنْتَهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا عَدُوَّ الْإِسْلَامِ. إِنَّكَ تَرِيدُ عِزَّةَ نَفْسِكَ لَا عِزَّةَ خَيْرِ الْأَنْامِ .

اور نہ باز آئے پس تجھ پر لعنت اے دشمن اسلام تو اپنے نفس کی عزت چاہتا ہے نہ عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ مگر یہ

وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّ النَّصَارَى وَمِثْلَكَ مِنَ الْيَهُودِ، لَعْنُونِي فِي أَمْرٍ ”آتم“ وَحَسْبُونِي

جو تو نے ذکر کیا کہ نصاریٰ اور تیرے جیسے یہودیوں نے آتم کے مقدمہ میں میرے پر لعنت کی اور مردود سمجھا

كَالْمَرْدُودِ، فَاعْلَمْ أَيُّهَا الْمَمْسُوحُ أَنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْخَوَاتِيمِ، وَكَذَلِكَ جَرَتْ عَادَةُ

پس اے مسخ شدہ سمجھ کہ حکم خاتمہ پر ہوتا ہے اور اسی طرح قدیم سے عادت اللہ جاری ہے بہ تحقیق اسکے اولیاء اور

اللَّهُ مِنَ الْقَدِيمِ. إِنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَصْفِيَاءَ هُ يُؤَدُّونَ فِي ابْتِدَاءِ الْحَالَاتِ، وَيُلْعَنُونَ

برگزیدہ اوائل میں ستائے جاتے ہیں اور لعنت کئے جاتے ہیں اور کافر ٹھہرائے جاتے ہیں اور طرح طرح کی

وَيُكْفَرُونَ وَيُذَكَّرُونَ بِأَنْوَاعِ التَّحْقِيرَاتِ، ثُمَّ يَقُومُ لَهُمْ رِبْهَمُ فِي آخِرِ الْأَمْرِ، وَيَبْرَأُهُمْ

تحقیر کی جاتی ہے پھر ان کا رب ان کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور ان کو مخالفین کے قول سے بری کر دیتا ہے اور اسی

مِمَّا قَالُوا وَيُنَجِّهِمْ مِنَ أَلْسِنِ الزَّمْرِ، وَكَذَلِكَ يَفْعَلُ بِالْمَحْبُوبِينَ. أَمَا قَرَأْتَ أَنْ

طرح وہ محبوبوں سے کرتا ہے۔ کیا تو نے نہیں پڑھا کہ انجام کار متقیوں کیلئے ہے۔ پس ابتداء حالات سے خوشی کرنا

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ؟ فَالْفَرْحُ بِمَبْدَأِ الْأَمْرِ مِنْ سَيْرِ الْفَاسِقِينَ، وَاللَّعْنَةُ الَّتِي تُرْسَلُ إِلَى أَهْلِ

بدکاروں کی سیرت میں سے ہے۔ اور وہ لعنت جو اہل فلاح اور سعادت کی طرف بھیجی جاتی ہے وہ لعنت

الْفَلَاحِ وَالسَّعَادَةِ، تُرَدُّ إِلَى اللَّاعِنِينَ، فَتُظْهِرُ فِيهِمْ آثَارَ اللَّعْنَةِ. فَالْإِبْشَارُ بِمِثْلِ ذَلِكَ

کرنیوالوں کی طرف واپس بھیجی جاتی ہے پس انہیں لعنت کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں پس ایسی لعنتوں کے ساتھ

الْلعن ندامة في الآخرة، وجعله أمارة الفتح من أمارات الحمق والسفاهة،

خوش ہونا انجام کار ندامت ہے۔ اور اسکو فتح کی نشانیوں میں سے قرار دینا حق اور سفاہت کی نشانیوں میں سے

بل الفتح فتح يُبْدِيهِ اللَّهُ لِعِبَادِهِ فِي مآلِ الْأَمْرِ وَالْعَاقِبَةِ، وَكَذَلِكَ

ہے بلکہ فتح وہ فتح ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انجام اور خاتمہ امور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور اسی طرح

﴿۲۲﴾ الخزی خزئی الخاتمة، ولا اعتبار لمبادئ الأمور، بل الحكم كله على آخر المصارعة،	
رسوائی وہ ہے جو انجام کار رسوائی ہو اور مبادی امور کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ تمام حکم کشتی کے انجام پر ہے اور اس پر مدار عزت	
وعلیه مدار العزة والذلة، والفتح والهزيمة. وكل لعن لم يُبَن على الواقعة الصحيحة، فهو	
اور ذلت اور فتح اور شکست کا ہے اور ہر ایک لعنت جس کی واقعہ صحیحہ پر بنا نہیں وہ لعنت کرنے والے پر بلا اور دنیا اور	
بلاء على اللاعن وعذاب عليه فى الدنيا والآخرة. والعاقلون يتدبرون الخاتمة والمآل،	
آخرت میں اسپر عذاب ہے اور عقلمند لوگ خاتمہ اور انجام کو سوچتے ہیں اور نادان ابتداء حالات سے خوش ہوتا ہے اور	
والسفيه يفرح بمبادئ الأمر ويخدع الجهال. فانظر الآن وتطلب أين "آتم" عمك	
نادانوں کو دھوکہ دیتا ہے پس دیکھ اور ڈھونڈ کہ اس وقت آتھم تیرا چچا کہاں ہے اور اگر نہیں مرا تو اے شیر کہاں گیا اور تو	
الكبير؟ فلو لم يمت فأين ذهب أيها الشرير؟ وتعلم أن الله ذكر شرطاً فى إلهامه فرعاه،	
جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک شرط اپنے الہام میں ذکر فرمائی پس اسکی رعایت کی۔ پس اسلئے کہ آتھم ڈرا اس کی موت	
فأخّر موت "آتم" لخوف عراه، وأكمل شرط نبئه ووفاه. ثم إذا تمرّد أراده، فتمّ ما قال	
میں تاخیر ڈال دی اور اپنی شرط کو پورا کیا پھر جب آتھم سرکش ہو گیا تو اسکو ہلاک کیا پس ہمارے رب کا فرمودہ پورا ہو گیا	
ربنا وفاح ربه، وأذلّ الله من كذب وأخزاه، وححص الحق وبورك مغناه، فهذه	
اور اسکی خوشبو پھیل گئی اور خدا نے مکذب کو ذلیل کیا اور رسوا کیا اور حق ظاہر ہو گیا اور اس کا گھر مبارک کیا گیا۔ پس یہ تیری	
شقتو تک إن كنت ما تراه .	
بدقسمتی ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا۔	
هل مات أو تُلْفِيهِ حَيًّا بين احباب	ياقرد غزنى اين آتم سل عشيرته
کیا وہ مر گیا یا تو اسکو اسکے دوستوں میں زندہ پاتا ہے	اے غزنی کے بندر آتھم کہاں ہے اسکے قبیلہ سے پوچھ
هل حان أو فى حِينِهِ شك لمرتاب	هل تمّ ما قلنا من الرحمن فى الخصم
کیا وہ مر گیا یا اسکے مرنے میں شک کرنیوالے کو شک ہے	کیا اس دشمن میں ہمارے خدا کی بات پوری ہو گئی

﴿۲۳﴾

فانظر الى الشرط الذى ألغيت لعتابى	آن كُنْتُ تُبصر ايَّها المحجوبُ من بخل
پس پیشگوئی کی اس شرط کو دیکھ جسکو تو نے نظر انداز کر دیا ہے	اے مجوب بوجہ بخل اگر تجھے کچھ نظر آتا ہے۔
اِحْسًا فَاِنَّ اللّٰهَ صَدَقْنِي وَاِحْبَابِي	قَدَمَاتٍ اَتَمَّ اَيَّهَا اللّعَان من فسق
دفع ہو کہ خدا نے ہماری باتیں پوری کیں	اے لعنت کرنے والے آتھم مرگیا
اردى المهيمن عجل اهل الويد بعداب	انظر الى نبدأ تجلّى الان كذكاء
خدا نے ہنود کے گوسالہ کو عذاب کے ساتھ ہلاک کیا	اس پیشگوئی کی طرف دیکھ جو اب آفتاب کی طرح پوری ہوگئی
يشفى الصدور و يروى قلب طُلاب	للسدق فيه لارباب النهى ارج
سینوں کو شفا بخشتی ہے اور دل کو سیراب کرتی ہے	اس پیشگوئی میں صدق کی ایک خوشبو ہے
عين الرجال ولكن كُنْتُ ككلاب	عَيْنُ جبرت لرياض دين الله تونسها
مردوں کی آنکھ دیکھتی ہے مگر تو کتوں کی طرح تھا	یہ چشمہ دین کے باغ کے لئے رواں ہوا ہے اس کو
ثم إن كنت تجعل لعنة الخلق دليلاً على سخط رب العالمين، ففكرُ في "عبد الله" الذى تحسبه	
پھر اگر تو خلقت کی لعنت کو خدا کے غضب کی دلیل ٹھہراتا ہے پس عبداللہ کے حال میں سوچ جسکو تو صلحاء میں سے گمان کرتا ہے	
من الصالحين، كيف انصب عليه مطر الذلّة والهوان واللعنة، وكيف صار ذليلاً محقراً من أيدى	
کس طرح اُس پر ذلت اور لعنت کی بارش پڑی اور کیونکر علماء کے ہاتھ سے ذلیل اور حقیر ہوا اور کیونکر اس کو اس ملک میں سے کافروں کی	
العلماء وعامة البرية، وكيف أخرجوه من بلاده كالكفرة الفجرة، حتى اشتدت عليه الأهوال،	
طرح نکال دیا یہاں تک کہ خوف اس پر غالب ہوا اور ہاتھ خالی ہو گیا اور مال لوٹا گیا اور عیال فریاد کرنے لگا۔ اور ایسے عذاب سے	
وصفرت الراحة ونهب المال، وأعوّل العيال، وعذّب بالعذاب الموقع، ودقق بالفقر الموقع.	
معذب کیا گیا جو اسکو برا معلوم ہوتا تھا اور اس محتاجی کے ساتھ پیسا گیا جو رُخی اور مجروح کر نیوالی تھی۔ اور ایک مدت تک پیر گھساتے	
وطالما احتذى الوجى، و اغتذى الشجى، واستبطن الجوى. و كذلك أنفد عمره فى الكرب، وانتياب	
پھرنا اس کیلئے بمنزلہ جوتی کے تھا اور غم کھانا اسکی غذا تھی اور بھوک کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اسی طرح اس نے بقیہ عمر گذاری اور	

النَّبِّ، ثم هاجر إلى الهند مخذولاً ملوماً، وعاش مطعوناً مكلوماً. ما زال به قطوب

پے درپے مصیبتوں میں وقت گزاری کی۔ پھر ملک ہند کی طرف اس حالت میں ہجرت کی کہ نشاۃِ ملامتوں کا تھا۔ اور مطعون اور

الخطوب، وحرور الكروب، ولعن اللاعنين، وطعن الطاعنين، حتى تواترت المحن،

مجرح ہونے کی حالت میں زندگی گزاری۔ ہمیشہ حوادث سے تڑس رو ہونا سکے نصیب تھا اور بقراریاں اس سے لڑ رہی تھیں اور

وتكاثرت الفتن، وأفوى المجمع، ونبا المرتع. وكان يُداس تحت هذه الشدائد حتى فاجأه

لعنت کر نیوالوں کی لعنت اور طعن کر نیوالوں کا طعن۔ یہاں تک کہ تختیں متواتر ہوئیں اور فتنے بہت ہوئے اور مجمع خالی ہو گیا۔

الموت، وأخذہ كالصائد الفوت، وأدخله في الزمر الفانين. فما ظنك أكان هو من

اور چراگاہ دور چاڑھی اور ان مصیبتوں کے نیچے کچلا جا رہا تھا کہ یک دفعہ اس کو موت آگئی اور شکاری کی طرح اس کو وفات نے

الصلحاء أو من الفاسقين؟

پکڑ لیا اور فانیوں میں اس کو داخل کر دیا۔ پس تیرا کیا گمان ہے۔ کیا وہ نیک تھا یا بدکار۔ پس ثابت ہوا کہ بدکاروں اور ظالموں کی

فنبت أن لعن الفاسقين وأهل العدوان، لا يدل على سحق الرحمن، وإيذاء المفسدين وأهل

لعنت خدا تعالیٰ کے غضب پر دلالت نہیں کرتی اور مفسدوں کا دکھ دینا صاحب اعمال صالحہ کے مراتب کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ ان

الشرور، لا ينقص مراتب أهل العمل المبرور، بل يكون لعنهم وسيلة رُحم حضرة الكبرياء، ووُصلة

کی لعنت خدا تعالیٰ کے رحم کا وسیلہ ہو جاتی ہے۔ اور برگزیدگی کا سبب بن جاتی ہے اور اسی طرح آتھم کے فتنے میں مجھے میرے

الاجتباء والاصطفاء وكذلك بشرنی ربی فی تلك الفتنة، وإن شئت فارجع إلى "البراهین الأحمدیة"

خدا نے بشارت دی۔ اور اگر چاہے تو کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کر اور دیکھ کس طرح خدا نے اس میں اس قصہ کی خبر

وانظر كيف أخبر ربی فیها عن هذه القصة، وأنبأ من نبأ "آتم" وفتن النصارى ويهود

دی اور اس پیشگوئی سے خبر دی جو آتھم کے بارے میں تھی اور نصاریٰ کے فتنوں اور اس ملت کے یہود کے

هذه الملة، وأخبر أن النصارى يمكرون بك فی الأزمنة الآتية، ويهيجون فتنة عظيمة

فتنہ سے خبر دی اور یہ خبر دی کہ نصاریٰ آئندہ زمانہ میں تجھ سے ایک مکر کریں گے اور ایک فتنہ عظیمہ برپا کریں گے۔



﴿۶۵﴾

وَيَكُونُونَ مَعَهُمْ علماء هذه الأمة . فهذه شهادة من الله قبل هذه الواقعة، فهل أنتم تؤمنون

اور ان کے ساتھ مولوی ہو جائیں گے۔ پس اس واقعہ سے پہلے یہ ایک خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی

بشہادات حضرة العزة؟ وإن كنت لا تترك الآن ذكر اللعنة، ففكر في هذا النبأ وانظر من

گواہیوں پر ایمان لاتے ہو؟ اور اگر تو اب بھی لعنت کا ذکر نہیں چھوڑتا تو اس خبر میں فکر کر اور دیکھ کہ اس میں کس کو

لعنة الله فيه ومن جعله مورد الرحمة . وانظر أنه كيف أخبر أن النصارى يمكنون ويأتون

خدا نے ملعون ٹھہرایا اور کس کو مورد رحمت ٹھہرایا اور دیکھ کہ اس نے کس طرح خبر دی کہ نصاریٰ مکر کریں گے اور

بالفرية، ثم يفتح الله ويجعل الكفرة لأهل الحق براءة الآية الواضحة، وينصر عبده ويحقي

جھوٹ باندھیں گے پھر خدا فتح دے گا اور اہل حق کی نوبت لائے گا اور نشان واضح دکھلائے گا اور اپنے بندہ کی مدد

الحق ويُبطل الباطل بالصلة العظيمة، ويخزي قومًا كافرين . فهذه الأنباء التي كتبت في

کرے گا اور باطل کو حملہ عظیمہ سے نابود کر دے گا اور قوم کفار کو رسوا کرے گا۔ پس یہ خبریں جو براہین احمدیہ میں

"البراهين" من الله العلام، كانت مكنونة فيها لهذه الأيام، ليتم الله حجته على الخواص

خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھی گئیں ان دنوں کے لئے چھپی ہوئی تھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی حجت کو خواص اور عوام پر

والعوام، ولتستبين سبيل المجرمين .

پوری کرے۔ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔

أيها المسارعون إلى الحرب والخصام، والساعون من النور إلى الظلام، ما لكم لا

اے وہ لوگو جو جنگ و جدل کی طرف دوڑتے ہو اور نور سے اندھیرے کی طرف دوڑنے والے ہو تمہیں کیا ہو گیا

تتفكرون في الكلام، ولا تتقون قهر الله ذي الجلال والإكرام؟ أأنت كون في دنياكم ولا

کہ تم کلام میں فکر نہیں کرتے اور خدا کے قہر سے نہیں ڈرتے؟ کیا تم اپنی دنیا میں چھوڑے جاؤ گے اور

تروون وجه الحمام؟ أأترتم عيشة الحيوة الدنيا، أو نسيتم يوم الأثام والعقبي؟ توبوا توبوا،

موت کا منہ نہیں دیکھو گے کیا تم نے اس دنیا کی زندگی کو قبول کر لیا۔ یا پاداش کے دن اور عاقبت کو تم نے بھلا دیا۔ توبہ کرو

﴿۲۶﴾

وإلى الله ارجعوا، فإنه لا يحب قوماً فاسقين.

اور خدا کی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ فاسقوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ومما اذعيت يا من أضاع الدين، أنك قلت إنى أناضل فى العربية كالمرتجلين،

اور اے دین کے ضائع کرنے والے تیرے دعووں میں سے ایک یہ ہے کہ تو نے کہا ہے کہ میں عربی میں بدیہہ گو لوگوں

وَأستملى كالأدباء الماهرين، وأكون من الغالبين. وَيَحْك يا مسكين، لِم تُحزى اسم

کی طرح مقابلہ کروں گا اور ماہر ادیبوں کی طرح لکھوں گا۔ اور غالب رہوں گا۔ وائے تجھ پر اے مسکین۔ تو اپنے دنیا کے نام

دنیاک وقد ضاع الدين؟ ألسنت الذى أعر فك من قديم الزمان. غبى الفطرة سفيه

کو کیوں رسوا کرنے لگا اور دین تو ضائع ہو چکا۔ کیا تو وہی نہیں جس کو میں قدیم زمانہ سے جانتا ہوں۔ فطرت کا نبی دل کا

الجنان، كثير الهديان قليل العرفان، الموصوم بمعرة لكن اللسان؟ أتصارع بهذه

سفیه بہت بک بک کر نیوالاکم معرفت کنت لسان کا داغ رکھنے والا کیا تو اس قوت سے دلیر شدید القوت کے ساتھ کشتی

القوة الفاتك البازل، وتحارب الكمى الجازل؟ كلا بل تريد أن ترى الناس

کرے گا۔ اور سوار کاٹنے والے کے ساتھ جنگ کرے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ تو تو اپنا عیب لوگوں کو دکھانا چاہتا ہے۔ اور اپنی

وَصمتك، وتشهد على جهلك أبتك، وإن كنت عزمت على مناظلتى، وأردت

ثولیدہ زبانی کو اپنی جہالت پر گواہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اگر تو نے میرے جنگ کا قصد کر لیا ہے۔ اور ارادہ کر لیا ہے کہ میری

أن تذوق حربى وحربتى، فأدعوك كما يدعى الصيد للاصطياد، أو يدنى النار

جنگ اور میرے حربہ کا مزہ چکھے۔ پس میں تجھے اس طرح بلاتا ہوں جیسا کہ شکار پکڑنے کیلئے بلایا جاتا ہے۔ یا آگ

لإخماد. بيد أنى اشترطت من الابتداء أن لا يعارضنى أحد إلا بنينة

بجھانے کیلئے نزدیک کی جاتی ہے۔ مگر یہ بات ہے کہ میں پہلے سے یہ شرط رکھتا ہوں کہ کوئی شخص بجز نیت ہدایت پانے

الاهتداء، فاسمع منى أنى أناضلك على هذه الشريطة، ليهلك

کے مجھ سے مقابلہ نہ کرے۔ پس مجھ سے سن کہ میں اسی شرط کے ساتھ تجھ سے مقابلہ کروں گا تاکہ جو پینہ

﴿۶۷﴾

مَنْ هَلَكَ بِالْبَيِّنَةِ. فَإِنْ اتَّفَقَ أَنْ أُغْلَبَ فِي النِّضَالِ، وَتَغَلَّبَ فِي مُحَاسِنِ الْمَقَالِ،  
 کے ساتھ ہلاک ہو اوہ ہلاک ہو جائے۔ پس اگر یہ اتفاق ہو گیا کہ میں مغلوب ہو گیا اور بلاغت میں تو غالب  
 فَاتُوبَ عَلَيَّ يَدُكَ بِالْإِخْلَاصِ التَّامِ، وَأَحْسِبُكَ مِنَ الْأَتَّقِيَاءِ الْكِرَامِ، وَإِنْ اتَّفَقَ أَنْ  
 آیا پس میں تیرے ہاتھ پر اخلاص سے توبہ کروں گا اور تجھے نیک بخت بزرگوں میں سے سمجھوں گا۔ اور اگر  
 اللَّهُ أَظْهَرَ غَلْبَتِي فِي الْجِدَالِ، فَمَا أُرِيدُ مِنْكَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ تُتُوبَ فِي الْحَالِ، وَتَبَايَعُنِي  
 یہ اتفاق ہو کہ میں غالب آ گیا۔ پس میں تجھ سے بجز توبہ کے اور کچھ نہیں چاہتا اور نیز کہ اسی وقت بکمال  
 بِالتَّذَلُّلِ وَالْإِنْفِعَالِ وَتُصَدِّقَ دَعْوَاتِي بِصَدَقِ الْبَالِ، وَتَدْخُلَ فِي سِلْكِ جَمَاعَتِي  
 تذلزل مجھ سے بیعت بھی کرے اور صدق دل سے میرے دعوے کی تصدیق کرے۔ اور جلدی سے میری  
 بِالِاسْتِعْجَالِ، وَتَوْثُرْنِي عَلَيَّ النَّفْسَ وَالْعِرْضَ وَالْمَالِ. فَإِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ بِهَذِهِ  
 جماعت میں داخل ہو جائے۔ اور اپنی جان اور آبرو اور مال پر مجھے اختیار کرے۔ پس اگر تو اس شرط سے راضی  
 الشَّرِيطَةَ، فَتَعَالَ تَعَالَ بِصِحَّةِ النِّيَّةِ، وَاشْهَدْ مَجْمَعَ الْحَيِّ، لِيَتَّبِعَنَّ الرَّشِدَ  
 ہو گیا۔ پس صحت نیت کے ساتھ آ جا اور ایک مجمع میں حاضر ہو تا کہ رُشد اور گمراہی میں فرق ہو جائے۔  
 مِنَ الْغَيِّ، وَتَعْلَمُ أُنِي مَا أُرِيدُ فِي هَذِهِ الدَّعْوَةِ، أَنْ تَحْسِبُنِي النَّاسَ أَدِيبًا فِي  
 اور تو جانتا ہے کہ میں اس دعوت میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے لوگ عربی میں ادیب سمجھیں اور میں اس بات کی  
 الْعَرَبِيَّةِ، وَلَا أَبَالِي أَنْ يَرْمُونِي بِجَهَالَةٍ، أَوْ يَقُولُوا أُمَّيٌّ لَا يَطَّلِعُ عَلَيَّ  
 پرواہ نہیں رکھتا کہ لوگ مجھے جاہل کہیں۔ یا یہ کہیں کہ ایک ناخواندہ ہے اسکو ایک صیغہ بھی معلوم نہیں۔ میں تو  
 صِيغَةٍ، إِنْ أُرِيدُ إِلَّا إِقَامَةَ الْآيَةِ، وَإِثْبَاتِ الدَّعْوَى بِهَذِهِ الْبَيِّنَةِ، لِيَتِمَّ  
 صرف نشان کو قائم کرنا چاہتا ہوں اور اس دلیل کے ساتھ دعوے کو ثابت کرنا میرا مقصد ہے۔ تا لوگوں  
 حُجَّةَ اللَّهِ عَلَيَّ النَّاسِ، وَلِيَنْجُو الْخَلْقُ مِنَ الْوَسْوَاسِ، وَلِيَمْتَنِعُوا  
 پر خدا کی حجت پوری ہو جائے اور تا شیطان سے لوگ نجات پائیں اور تا گمراہی سے

﴿۶۸﴾

مَنْ الْغَوَايَةِ ، وَتَنْكَشِفُ عَلَيْهِمُ أَبْوَابُ الْهِدَايَةِ ، وَيَأْتُونِي تَوَّابِينَ  
باز آجائیں اور ان پر ہدایت کی راہیں کھل جائیں اور توبہ اور تصدیق کی حالت میں میرے پاس  
مُصَدِّقِينَ .

آئیں۔

فَإِنْ كُنْتَ تُعَاهِدُنِي عَلَى هَذَا ، وَلَسْتُ كَالذِي نَقَضَ الْعَهْدَ وَآذَى ، فَقُمْ بِهِذَا  
پس اگر تو اس بات پر میرے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور تو ایسا آدمی نہیں کہ عہد کو توڑے اور دکھ  
الشروط للنضال ، وَأُنْتِنِي حَالِفًا بِوَجْهِ اللَّهِ ذِي الْجَلَالِ ، وَأَشْهَدُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَدْلٍ مِنْ  
دیوے۔ پس اس شرط کے ساتھ لڑائی کیلئے کھڑا ہو اور خدا کی قسم کھا کر میرے پاس آ جا اور اس پر دل  
الرجال ، ثُمَّ اشْتَهَرُهُ بَعْدَ طَبْعِهِ بِصَدَقِ الْبَالِ ، فَتِرَانِي بَعْدَهُ حَاضِرًا عِنْدَكَ فِي  
عادل گواہوں کی گواہی کر لے۔ پھر وہ مضمون چھپوا کر مشتہر کر دے۔ پس بعد اسکے تو مجھے بلا تو قف اپنے  
الْحَالِ ، كِبَازِي مَقْضَى عَلَيَّ طَيُورِ الْجِبَالِ ، فَتَمَزَّقُ كُلَّ مَمَزَّقٍ بِإِذْنِ  
پاس حاضر پائے گا ایسا جیسے باز جو پہاڑ کے پرندہ پر پڑتا ہے پس اس وقت تو بحکم جناب الہی ٹکڑے ٹکڑے کیا  
رَبِّ الْعَالَمِينَ .

جائے گا۔

هَذَا عَهْدُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ، لِيُظْهَرَ مِنْهُ مَيْنِي أَوْ مَيْنُكَ ، وَلِيُهْلَكَ مَنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ .  
یہ وہ عہد ہے جو مجھ میں اور تجھ میں ہے تاکہ میرا یا تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔ اور تاکہ جھوٹا ہلاک ہو جائے۔ اور جھوٹ اس  
وَإِنَّ الْكَذِبَ يُخْزِي أَهْلَهُ ، وَيُحْرِقُ رَحْلَهُ ، وَلَكِنْكُمْ لَا تَبَالُونَ اللَّهُ وَيَوْمَ الْإِخْرَاءِ ،  
کے اہل کو رسوا کرتا ہے اور اسکے اسباب کو جلا دیتا ہے لیکن تم لوگ خدا اور اسکے رسوا کرنے کے دن کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور  
وَتَقُولُونَ مَا تَشَاءُ وَنَ بَتْرَكَ الْحَيَاءِ . أَلَا إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْمَزُورِينَ ، الَّذِينَ  
حیا کو ترک کر کے جو چاہتے ہو کہتے ہو۔ خبردار ہو کہ جھوٹ کو آراستہ کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے۔ وہ لوگ جو

﴿۶۹﴾

يُخْفَوْنَ الْحَقَّ وَيَزَيِّنُونَ الْبَاطِلَ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ مُفْسِدِينَ. وَقَالُوا  
 حَقٌّ كُوْجِحِطَاتِي هِي اَوْرِبَابِل كوزينت ديتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو مفسدانہ باتوں سے بجھادیں۔ اور کہا  
 اهْجُرُوا هُوْلَاءِ وَلَا تَلَقُوْهُم مَسْلَمِيْنَ، وَلَا تُصَلُّوْا عَلٰى اَمْوَاتِهِمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا  
 کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور السلام علیکم کے ساتھ ان کو مت ملو اور ان کے مردوں پر نماز مت پڑھو۔ اور  
 جَنَازَاتِهِمْ، وَاقْتُلُوْهُم اِنْ قَدَرْتُمْ عَلٰى قَتْلِهِمْ فِى حَيْنٍ، وَاسْرِقُوْا اَمْوَالِهِمْ، وَانْهَبُوْا  
 ان کے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ اور اگر قدرت پاؤ تو ان کو قتل کر ڈالو۔ اور ان کے مالوں کو چرائو  
 رِحَالِهِمْ، وَكْفُرُوْهُم وَسَبُّوْهُم وَاسْتَمْوَهُم، وَلَا تَذْكُرُوْهُم اِلَّا مُحَقَّرِيْنَ. تَبَّ اَلِهِيْمَا  
 اور ان کے اسباب لوٹ لو اور ان کو گالیاں دو اور تحقیر کرتے ہوئے ان کا ذکر کرو ان کو ہلاکی  
 كَيْفَ نَحْتُوْا مَسْاِئِلَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ وَمَا خَافُوْا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ. اَوْلٰئِكَ عَلِيْهِمْ  
 ہو کیوں کر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرے ان پر خدا کی لعنت ہے اور  
 لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَاٰخِيَارِ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَاَوْلٰئِكَ هُم شَرُّ الْبَرِيَّةِ تَحْتِ السَّمَاوَاتِ  
 فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہیں اگرچہ  
 وَلَوْ سَمَّوْا اَنْفُسَهُمْ عَالَمِيْنَ.

اپنے تئیں مولوی کر کے پکاریں۔

ثم اعلم انى كتبتُ مکتوبى هذا فى اللسان العربیة، لأخبرک قبل أن أحيثک  
 پھر تجھے معلوم ہو کہ میں نے یہ مکتوب اس لئے لکھا ہے تاکہ میں قبل اس کے کہ تیرے پاس آؤں تجھ کو آزما لوں  
 للمناضلة، فإنى أظنک غیباً ومن الجاهلین. وما أريد أن یکون ذهابى إلیک  
 کیونکہ میں تجھے جاہلوں میں سے خیال کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ میرا تیرے پاس آنا بے سود ہو اور میں نہیں چاہتا کہ  
 صُلْفَةً، وَأکون کالذی یقصد غَدِرَةً، أُو یأخذ فى یدِهِ رَوْثَةً، وَمَا أريد أن أُعْطِ  
 میں ایسے شخص کی طرح ہو جاؤں جو پلیدی کا قصد کرتا ہے یا اپنے ہاتھ میں گوبر لیتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایک جاہل

جآهلا بحثاً عزّة المقابلة، وأرفع له ذكره في العامة. فإن كنت من أدباء هذا  
کو مقابلہ کی عزت دوں اور عام لوگوں میں اس کا ذکر بلند کروں پس اگر تو اس زبان کے ادیبوں میں سے ہے  
اللسان، فلا يشقّ عليك أن ترينى في العربية بعض درر البيان، بل إن كنت بارعاً  
پس یہ بات تجھ پر گراں نہیں آئے گی کہ تو عربی میں بعض گوہر بیان دکھلائے بلکہ اگر تو بغیر لاف و گزاف کے  
من غير التصلفّ والمّين، فستكتب جواب ذلك المكتوب في ساعة أو ساعتين،  
درحقیقت فصیح و بلیغ ہے پس عنقریب تو اس خط کا جواب ایک گھڑی یا دو گھڑی میں لکھ دے گا۔ اور میرے سوال  
ولا تردّ مسألتي كالجاهل المحتال، بل تملئ بقدر ما أملت و ترسل في الحال .  
کو جاہل حیلہ گر کی طرح رد نہیں کرے گا بلکہ جس قدر میں نے لکھا ہے اسی قدر تو لکھے گا اور فی الفور روانہ کر دے  
وعليك أن تراعى مماثلتي في النظم والنثر والمقدار، وتأتى بما أتيت به من درر  
گا۔ اور تیرے پر لازم ہوگا کہ نظم اور نثر اور مقدار میں مماثلت کی رعایت رکھے اور میری طرح اپنے کلام کو  
كدرر البحار. وإذا فعلت كله فأرسل إليّ مكتوبك العربيّ بالسرعة، ثم أنزل  
جو اہرات بلاغت سے پُر کرے۔ اور جب تو نے یہ سب کچھ کر لیا پس اپنا مکتوب عربی جلدی میری طرف بھیج  
ساحتك كالصاعقة المحرقة، ويفتح الله بيننا بالحق وهو خير الفاتحين. وإن  
دے۔ پھر میں تیرے صحن خانہ میں جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہو جاؤں گا۔ اور خدا تعالیٰ ہم میں سچا فیصلہ کر  
كنت ما أرسلت جوابك إلى سبعة أيام، أو أرسلت في الهندية كعوام، أو عربية  
دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کر نیوالا ہے۔ اور اگر تو نے سات دن تک جواب نہ بھیجا یا ہندی زبان میں عوام کی  
غير فصيحة كجهام، أو أرسلت قليلا من كلام، فيثبت أنك  
طرح بھیجا یا عربی غیر فصیح میں جو اس بادل کی طرح ہے جس میں پانی نہیں یا تو نے کچھ تھوڑا سا کلام بھیجا۔ پس  
من السفهاء الجاهلين، لا من الأدباء المتكلمين، ومن العجماء، لا  
ثابت ہو جائے گا کہ تو جہلاء میں سے ہے نہ ادیبوں میں سے اور چار پایوں میں سے ہے نہ

﴿۷۱﴾

مَنْ رَجَالَ يُوَثِّرُ نَطْقَهُمْ عَلَى ثَمَارِ الْعِجْمَاتِ، فَأَتْرُكُكَ كَمَا يُتْرَكُ سَقَطٌ مِنَ الْمَتَاعِ،  
 ان مردوں میں سے ہے کہ ان کا نطق کھجوروں سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ پس میں تجھے چھوڑ دوں گا جیسا کہ ردی متاع  
 وَاَعْرَضَ عَنْكَ كَاعْرَاضِ النَّاسِ عَنِ السَّبَاعِ، وَأَشِيعَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْئًا لِأُولَى الْأَلْبَابِ  
 چھوڑ دی جاتی ہے اور تجھ سے کنارہ کروں گا جیسا کہ درندوں سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ اور عقلمندوں کے لئے اس بارے میں  
 والمستبصرين.

کچھ چھپوادوں گا۔

وَأَمَّا مَا تَدْعُونِي مُتَفَرِّدًا فِي الْمَبَاهِلَةِ، فَهَذَا دَجْلُكَ وَكَيْدُكَ يَا عُورِلَ الْبَادِيَةِ. أَلَا تَعْلَمُ أَيُّهَا  
 اور تُو جو مبالغہ کے لئے اکیلا مجھے بلاتا ہے سو یہ اے دیوبادیہ تیرا کمر ہے کیا تو اے دجال اور گمراہ  
 الدِّجَالِ، وَالغَوِيُّ الْبَطَّالُ، أَنْ الشَّرْطَ مَنْ فِي الْمَبَاهِلَةِ مَجِيءُ عَشْرَةِ رَجَالٍ، لِمَلَاعِنَةِ وَابْتِهَالِ،  
 بطل نہیں جانتا کہ میری طرف سے مبالغہ کے لئے دس آدمی کی شرط ہے جو ملاعنہ اور ابتهال کے لئے  
 فِي حَضْرَةِ مُعِينِ الصَّادِقِينَ؟ فَمَا قَبِلْتَ شَرِيطَتِي، وَكَانَ فِيهِ نَفْعٌ لَا مَنْفَعَتِي. ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ  
 آئیں پس تو نے میری شرط کو قبول نہیں کیا اور اس میں تیرا نفع تھا نہ میرا پھر میں نے ارادہ کیا کہ تجھ پر اور  
 أَتَمَّ الْحِجَّةَ عَلَيْكَ وَعَلَى رَهْطِكَ الْمُتَعَصِّبِينَ، فَرَضِيْتُ بِثَلَاثَةِ مِنْ رَجَالِ عَالَمِينَ، وَخَفَّفْتُ  
 تیرے گروہ پر حجت کو پوری کروں پس میں تین آدمیوں کے ساتھ راضی ہو گیا اور تیرے پر میں نے تخفیف کر دی  
 عَلَيْكَ وَقَبَعْتُ يَا عَدُوَّ الْأَخْيَارِ، بَأَنْ تَبَاهِلَنِي مَعَ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَعَبْدِ الْجَبَّارِ، وَإِنَّهُمَا أَكْبَرُ  
 اور میں نے کہا کہ اے نیکوں کے دشمن عبدالواحد اور عبدالجبار کو لیکر میرے ساتھ مبالغہ کر اور وہ دونوں تیری  
 جَمَاعَتِكَ وَحَرِثَاءَ زِرَاعَتِكَ، وَابْنَا شَيْخِ أَمِينٍ. فَفَرَرْتُ فِرَارَ الظَّلَامِ مِنَ النُّورِ،  
 جماعت کے بزرگ اور تیری کھیتی کے زمیندار اور امین شیخ کے بیٹے ہیں پس تو ایسا بھاگا جیسا کہ اندھیرا روشنی  
 وَوَلَّيْتُ دُبُرَ الْكُذْبِ وَالزُّورِ، وَدَخَلْتُ الْجُحْرَ كَالْمُتَخَوِّفِينَ. وَمَا وَرَدَ  
 سے بھاگتا ہے اور جھوٹ کی پیڑھ کو تو نے پھیر لیا۔ اور ڈرنے والوں کی طرح سوراخ میں جا چھپا۔ اور تیرے

﴿۷۲﴾

علیٰ صاحبیک؟ انہما قرّا و فقاء اعینیک، وما جاء انی کالمباہلین۔ وأی خوف منعہما من المباہلۃ دونوں صاحبوں کو کیا پیش آیا وہ دونوں بھاگ گئے اور تجھے اندھا کر گئے۔ اور مباہلہ کرنے والوں کی طرح میرے مقابل پر نہ آئے۔ اور کس

اِنْ کانا یُکفّرانی علیٰ وجہ البصیرۃ؟ فأین ذہبا إن کانا من الصادقین؟ ومن أقوالک فی اشتہارک، خوف نے ان کو مباہلہ سے منع کیا اگر وہ علیٰ وجہ البصیرت مجھ کو کافر جانتے تھے۔ پس کہاں چلے گئے اگر وہ سچے تھے۔ اور مجملہ تیرے

أنک خاطبتنی وقلت بکمال إصرارک: إنک تحترق فی النار وتغرق فی الماء، ولا یمسّنی ضرّاً اقوال کے جو تیرے اشتہار میں ہیں جو تو نے مجھے مخاطب کر کے کمال اصرار کہا ہے کہ تو آگ میں جل جائے گا اور پانی میں غرق ہو جائے

لو دخلتہما وأحفظ من البلاء أما الجواب۔ فاعلم أيہا الکذاب أنك رأیت کلّ ذالک بعد المباہلۃ گا اور مجھے اگر ان دونوں میں داخل ہوں کچھ دکھ نہیں پہنچے گا۔ مگر ہمارا جواب اے کذاب یہ ہے کہ تو پہلے مباہلہ کے بعد یہ سب کچھ دیکھ چکا

الأولی، وأغرقت وأحرقت یا فضلة النوکی۔ فانبئنا أين خرجت من الماء؟ بل مت فی ماء التندّم ہے۔ اور تو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے حقوں کے فضلے۔ پس ہمیں بتلا کہ کب تو پانی میں سے نکلا۔ بلکہ تو توندامت کے پانی میں بد بختوں کی

کالاشقیاء۔ وأین نجیت من النار؟ بل احترقت بنار الحسرة التي تطّلع علی الأشرار، وما صارت طرح ڈوب گیا اور کہاں تجھے آگ سے نجات حاصل ہوئی۔ بلکہ تو اس حسرت کی آگ سے جل گیا جو شر بروں پر بھڑکتی ہے اور تیرے

النار علیک برداً وسلاماً، بل أکلتک نار إخراج اللہ ولقیّت آلاماً، وکذلک یخزی اللہ المفترین۔ پر آگ ٹھنڈی نہ ہوئی بلکہ خدا کی رسوا کرنے کی آگ تجھ کو کھا گئی اور کئی دردوں کو تو جاملا۔ اور اسی طرح خدا مفسرین کو رسوا کرتا ہے۔

إنّ الذین یتکبرون بغير الحق هم الفاسقون حقاً ولو حسبوا أنفسهم من الصالحین۔ والذین وہ لوگ جو ناحق تکبر کرتے ہیں وہی درحقیقت فاسق ہیں اگر چاہنے میں صالح سمجھیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا

وَجَدُوا فضل ربهم یعرفون بأنوارهم، ویمشون علی الأرض هوناً لانکسارهم، ولا یمشون فضل پانے والے ہیں وہ اپنے نوروں سے پہچانے جاتے ہیں اور تو ارض کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور تکبر سے قدم

مستکبرین۔ وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین۔

نہیں رکھتے۔ اور آخری دعا ہماری الحمد لله رب العالمین ہے۔



## قَصِيدَةٌ مِّنَ الْمُؤَلَّفِ

إِنِّي صَدُوقٌ مَّصْلُوحٌ مُتَرَدِّمٌ  
میں صادق اور مصلح ہوں  
إِنِّي أَنَا الْبِسْتَانُ بَسْتَانُ الْهُدَى  
میں باغ ہدایت ہوں  
رُوحِي لِتَقْدِيسِ الْعَلِيِّ حَمَامَةٌ  
میری روح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتر ہے  
مَا جِئْتَكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ عَابِثًا  
میں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا  
صَارَتْ بِلَادُ الدِّينِ مِنْ جَدْبِ عَتَا  
دین کی ولایت باعثِ قحط کے جو غالب آگیا  
هَلْ بَقِيَ قَوْمٌ خَادِمُونَ لِدِينِنَا  
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں  
فَاللَّهُ أَرْسَلَنِي لِأَحْيَىٰ دِينِهِ  
سو خدا نے مجھے بھیجا تاکہ میں اس کے دین کو زندہ کروں  
جُهِدِ الْمَخَالَفَ بَاطِلَ فِي أَمْرِنَا  
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے  
فِي وَجْهِ نَوْرِ الْمَهِيْمِنِ لَا نَبْخُ  
ہمارے منہ میں خدا تعالیٰ کا نور واضح ہے  
الْيَوْمَ يُنْقِضُ كُلَّ خَيْطٍ مَّكَائِدٍ  
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائے گا  
مَنْ كَانَ صَوًّا لَا فَيَقْطَعُ عِرْقَهُ  
جو شخص حملہ آور ہو پس اس کی رگ کاٹ دی جائے گی  
اللَّهُ آثَرْنَا وَكَفَّلَ أَمْرَنَا  
خدا نے ہمیں چن لیا اور ہمارے کام کا متکفل ہو گیا

سَمَّ مُعَادَاتِي وَسَلِمِي أَسْلِمُ  
اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے  
تَأْتِي إِلَيَّ الْعَيْنُ لَا تَتَصَرَّمُ  
میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا  
أَوْ عِنْدَ لَيْبٍ غَارِدٍ مُتَرَنَّمُ  
یا بلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے  
قَدْ جِئْتَكُمْ وَالْوَقْتُ لَيْلٌ مَّظْلِمٌ  
میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی  
أَقْوَىٰ وَأَقْفَرُ بَعْدَ رَوْضٍ تَعْلَمُ  
خالی ہو گئی بعد اس کے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی  
أَمْ هَلْ رَأَيْتَ الدِّينَ كَيْفَ يُحْطَمُ  
اور کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے  
حَقٌّ فَهَلْ مِنْ رَاشِدٍ يَسْتَسَلِمُ  
یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے  
سَيْفٌ مِنَ الرَّحْمَنِ لَا يَتَشَلَّمُ  
یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہو سکتا  
إِنْ كَانَ فِيكُمْ نَاطِرٌ مُتَوَسَّمُ  
اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو  
لَيْسَ سَحِيلٌ أَوْ شَدِيدٌ مُبْرَمُ  
نرم اک تارہ ہو یا سخت دو تارہ ہو  
يُرْدِيهِ عَالِيَةُ الْقَنَا أَوْ لَهْدَمُ  
اور نیزہ کا اوپر کا سر ایسے نیچے کا سر اس کو ہلاک کر دے گا  
فَالْقَلْبُ عِنْدَ الْفِتَنِ لَا يَتَجَمَّمُ  
پس دل فتنوں کے وقت متروک نہیں ہوتا

﴿۷۴﴾

مَلِکٌ فَلَا يُخْزِي عَزِيزُ جَنَابِهِ  
 وہ بادشاہ ہے اس کی جناب کا عزیز کبھی رسوا نہیں ہوتا  
 كَفَرُوا وَمَا التَّكْفِيرُ مِنْكَ بِيَدَعِيَةٍ  
 تو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں  
 قَدْ كُفِّرْتُ مِنْ قَبْلِ صَحْبِ نَبِيِّنَا  
 اس سے پہلے ہمارے نبی ﷺ کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے  
 أَنْظِرُوا إِلَى الْمُتَشَيْعِينَ وَلَعْنَهُمْ  
 شیعوں اور ان کی لعنت کی طرف دیکھ  
 جَاءَ تَكَذُّبُ آيَاتِي فَأَنْتَ تَكْذِبُ  
 میرے نشان تیرے پاس آئے اور تو تکذیب کر رہا ہے  
 يَا مَنْ دَنَا مَنِّي بِسَيْفِ زَجَاجَةٍ  
 اے وہ شخص جو آگینے کی تلوار کے ساتھ میرے پاس آیا  
 يُدْرِيكَ مَنْ شَهِدَ الْوَقَائِعَ أَنْسَى  
 وقائع شناس آدمی تجھے جتنا دے گا  
 كَمْ مِنْ قُلُوبٍ قَدْ شَفَقَتْ جَدُورَهَا  
 بہت سے دلوں کی جڑیں میں نے پھاڑ دیں  
 وَإِذَا نَطَقَتْ فَإِنَّ نَطْقِي مَفْحَمٌ  
 اور جب میں بولوں تو میرا نطق منہ بند کر نیوالا ہے  
 حَارِبْتُ كُلَّ مَكْذُوبٍ وَبِأَخْسَرِ  
 ہر ایک مکذب سے میں لڑا اور سب سے آخر  
 يَا لَأَيْمِي إِنَّ الْمَكَارِمَ كُلَّهَا  
 اے میرے ملامت کر نیوالے تمام بزرگیاں صدق میں ہیں  
 إِنْ كُنْتَ أَرْمَعْتَ النَّضَالَ فَإِنَّا  
 اگر تو نے مقابلہ کا قصد کیا ہے

إِنَّ الْمَقْرَبَ لَا أْبَالُكَ يُكْرَمُ  
 اور مقرب ضرور عزت پالیتا ہے  
 رَسْمٌ تَقَادِمٌ عَهْدُهُ الْمَتَقَدِّمُ  
 یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے  
 قَالُوا لِمَ كَفَرُوا، وَهُمْ هُمْ  
 اور وافض نے کہا کہ یہ لہتم کافر ہیں اور ان کی شان وہی ہے جو ہے  
 مَا غَادَرُوا نَفْسًا تَعَزُّ وَتُكْرَمُ  
 جو کسی ذی عزت کو انہوں نے نہیں چھوڑا  
 شَاهِدَاتٌ رِيَايَاتِي فَأَنْتَ تُكْتَمُ  
 اور میرے جھنڈوں کو تو نے مشاہدہ کیا اور پھر پوشیدہ رکھتا ہے  
 فَاحْذَرِ فَإِنِّي فَارِسٌ مُسْتَلِمٌ  
 مجھ سے ڈر کہ میں سوار زرہ پوش ہوں  
 بَطْلٌ وَفِي صَفِّ الْوَعْيِ مُتَقَدِّمٌ  
 کہ میں دلیر ہوں اور جنگ کی صف میں سب سے پہلے  
 كَمْ مِنْ صُدُورٍ قَدْ كَلَمْتُ وَأَكَلْتُ  
 اور بہت سے سینوں کو میں نے زخمی کر دیا اور کرتا ہوں  
 سَيْفٌ فَيَقْطَعُ مَنْ يَكِيدُ وَيَجْدُمُ  
 تلوار ہے پس وہ مکر کر نیوالوں کو کاٹ دیتی ہے  
 لِلْحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَيَّ فَتَعَلَّمُ  
 تیرے پر لڑائی کا چکر آئے گا اور پھر تو جان لے گا  
 فِي الصَّدَقِ فَاسْأَلُكَ سُبُلَ صَدَقٍ تَسْلُمُ  
 پس صدق کا طریق اختیار کر تا سلامت رہے  
 نَأْتِي كَمَا يَأْتِي لِصَيْدٍ ضَيِّعُمُ  
 پس ہم اس شیر کی طرح آئیں گے جو شکار کیلئے آتا ہے

هَلَّا أُرَيْتَ الْعِلْمَ يَا ابْنَ تَصْلُفٍ  
 اے لاف کے بیٹے تو نے اپنا علم کیوں نہ دکھلایا  
 قد ضاع عمرک فی السَّفَاهةِ وَالْعَمَى  
 تیری عمر سفاہت میں اور نابینائی میں ضائع ہوگئی  
 قد جَاءَ إِنْ الظَّنَّ إِنْثَمَّ بَعْضُهُ  
 قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں  
 الْكِبَرُ يُخْزِي أَهْلَهُ الْعَاتِي وَمَنْ  
 تکبر، تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا آجَالَكُمْ  
 اے لوگو اپنا وقت موت یاد رکھو  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا خَلْقَكُمْ  
 اے لوگو اپنے پیدا کرنے والے کی پرستش کرو  
 إِنِّي أَرَى الدُّنْيَا تَمُرُّ بِسَاعَةٍ  
 میں دنیا کو دیکھتا ہوں کہ جلد گذر جاتی ہے  
 فَلِهَذِهِ لَا تُسَخِّطُوا مَعْبُودَكُمْ  
 پس اس دنیا کیلئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو  
 توبوا وَإِنِ الْعُذْرُ لَغَوُّ بَعْدَ مَا  
 توبہ کرو اور اس وقت توبہ کرنا بے فائدہ ہے  
 إِنَّا صَرَفْنَا فِي النِّصِيحَةِ رَحْمَةً  
 ہم نے از روئے رحمت وہ سب نصیحت دینے میں خرچ کر دیا ہے  
 وَاللَّهِ إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ لَخَيْرِكُمْ  
 بخدا میں تمہاری بھلائی کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں  
 إِنْ كُنْتَ تَبْغِي حَرْبَنَا فَنَحَارِبُ  
 اگر تو ہماری لڑائی کو چاہتا ہے پس ہم لڑائی کریں گے

﴿۷۵﴾  
 إِنْ كُنْتَ عَلَامًا بِمَا لَا أَعْلَمُ  
 اگر تو وہ چیزیں جانتا تھا جو مجھے معلوم نہیں  
 طوبى لمن بعد السَّفَاهةِ بِحِلْمٍ  
 مبارک وہ شخص جو سفاہت کے بعد عقلمند ہو جائے  
 فَارْفُقْ وَلَا يُضِلُّ جَنَانِكَ مَاثِمٌ  
 پس نرمی کر اور تیرے دل کو گناہ گمراہ نہ کرے  
 لِّلَّهِ يَصْغُرُ فَالْمُهَيْمِنِ يُعْظِمُ  
 اور جو خدا کیلئے چھوٹا ہوتا ہے خدا اس کو بڑا کر دیتا ہے  
 إِنْ الْمُنْيَا لَا تُرَدُّ وَتَهْجُمُ  
 اور موت جب آتی ہے تو روکی نہیں جاتی اور یکدم آتی ہے  
 توبوا وَإِنَّ اللَّهَ رَبُّ أَرْحَمُ  
 توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے  
 غَيْمٌ قَلِيلٌ الْمَاءُ لَا يَتَلَوُّمُ  
 یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی توڑا ہے اور زیادہ وقف نہیں کرتا  
 توبوا وَطوبى لِلَّذِي يَتَنَدَّمُ  
 توبہ کرو اور مبارک وہ جو متندم ہوتا ہے  
 كُشِفَتْ سَرَائِرُكُمْ وَأُخِذَ الْمَجْرِمُ  
 جبکہ تمہارے بھید کھولے گئے اور مجرم پکڑا گیا  
 مَا حَمَلَ حَسَنُ بَيَانِنَا وَتَكَلَّمُ  
 جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کر سکا  
 وَاللَّهِ إِنِّي مُلْهِمٌ وَمُكَلِّمٌ  
 اور بخدا میں ملہم اور مکلم ہوں  
 بَارِزٌ فَإِنِّي حَاضِرٌ مَتَخِيْمٌ  
 میدان میں آ کہ ہم حاضر ہیں اور خیمہ لگا رہے ہیں

## القَصِيْدَةُ الثَّانِيَّةُ

﴿ ۷۶ ﴾

بحمدک یُرَوِّی کُلَّ مَنْ کان یستقی  
 تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے  
 بحسبک یحییٰ کلَّ مَیِّتٍ مُّمَزَّقٍ  
 اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے  
 وفضلُک یُنجی کُلَّ مَنْ کان یُزْبِقِ  
 اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے  
 وما الکھف إلا أنت یا مُتَّکاً التَّقی  
 اور تو ہی پرہیز گاروں کی پناہ ہے  
 وتجرى دموع الراسیات وتثقی  
 اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں  
 سواک مُربِحٌ عند وقت التَّأزُّقِ  
 کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو  
 وأنت لنا کھفٌ کبیرٌ مُسَرِّدِ  
 اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر  
 فویلٌ لغمُرٍ لا یراها وینہقِ  
 پس وہ نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور بے معنی شور کرتا ہے  
 أهدا من الرحمن أو فعل بُندقی؟  
 کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے  
 وتعرفها عین رأث بالتعمقِ  
 اور اس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے  
 بل الآیُّ قد کشرت فأمعن وحققِ  
 بلکہ نشان بہت ہیں پس سوچ اور تحقیق کر

لک الحمد یا تُرْسِی وجرزی وجرزی  
 اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو  
 بذکرک یجری کُلُّ قلبٍ قد اعتقی  
 تیرے ذکر کیساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے  
 وباسمک یحفظ کُلُّ نفس من الردا  
 اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے  
 وما الخیر إلا فیک یا خالق الوری  
 اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین  
 وتعنو لک الأفلاک خوفا وھیبة  
 اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں  
 ولیس لقلبی یا حفیظی وملجأی  
 اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ  
 یمیل الوری عند الکروب إلى الوری  
 دکھ کے وقت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے  
 وإنک قد أنزلت آیات صدقنا  
 اور تو نے ہمارے صدق کے نشان اتارے ہیں  
 ألم یر عجلاً مات فی الحی دامیاً  
 کیا اس گوسالہ کو اس نے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلودہ ہو کر مر گیا  
 أری اللہ آیتہ بتدمیر مفسدِ  
 خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کر کے دکھلادیا  
 وما کان هذا أوّل الآی للعدا  
 اور یہ دشمنوں کے لئے کوئی پہلا نشان نہیں

﴿۷۷﴾

فَأَنسُ بِعَيْنِ النَّاطِرِ الْمُتَمَعِّقِ  
پس اس آنکھ سے دیکھ جو سونے والی اور غور کر کے دیکھا کرتی ہے  
وَلَا سَيِّمًا يَوْمَ عِلَافِيهِ مَنْطِقِي  
بالخصوص وہ دن جس دن میری تقریر غالب آئی  
وَكَانَ بِحَسَنِ اللَّحْنِ يَتَلَوُ وَيَعْقِي  
اور حسن آواز سے پڑھتے اور ترجیع کے ساتھ آواز کرتے تھے  
كَمِثْلِ عُطَاشِي أَهْرَعُوا أَوْ كَأَعْشِقِي  
پیا سوں کی طرح یا عاشقوں کی طرح دوڑے  
تَعَاطَوْا سُلَاقًا مِّن رَّحِيقِ مُزْهَقِي  
وہ شراب لے لی جو اس شراب کی قسم میں سے تھی جو رقص آور ہو  
كَمِثْلِ جِيَاعٍ عِنْدَ خَبْزِ مُرَقَّقِي  
جیسا کہ بھوکے نرم چپاتیوں کی طرف  
وَأَنْزَلَ عُضْمًا مِّن جِبَالِ التَّعَزُّقِي  
اور پہاڑی بکروں کو بجل کے پہاڑوں سے نیچے اتارا  
حَفِيفٌ طَبُورٌ أَوْ صَدَاءُ التَّمِطُّقِي  
پروں کی ہلکی آواز کی جب جانور صف بانہہ کراتے ہیں یا زبان کے ساتھ قبضہ بند کر جائے کی آواز کی  
وَلَا أَدْنَا إِلَّا حَادِمًا مِثْلَ غِيَهَقِي  
اور نہ کسی کان کو مگر اونٹ کی طرح اس کو چلایا  
عَلَى قَلْبِهِ لُفَّتْ كَنْبَتِ مُعَلَّقِي  
اس کے دل پر لپیٹے گئے جیسا کہ ایک بوٹی درخت پر لپٹی جاتی ہے  
وَكَانَ الْمَعَانِي فِيهِ كَالدَّرَرِ تَبْرَقِي  
اور معانی اس میں موتیوں کی طرح چمکتے تھے  
إِذَا مَارَ أَوْ دَرَّرًا وَسِمَطَ التَّزْيُوقِي  
جس وقت انہوں نے موتی دیکھے اور زینت کی لڑی دیکھی

وَلِلَّهِ آيَاتٌ لِّتَأْيِيدَ دَعْوَتِي  
اور میری تائید دعویٰ میں خدا کے لئے نشان ہیں  
أَلَا رَبُّ يَوْمٍ قَدْ بَدَتْ فِيهِ آيُنَا  
خبردار ہو بہت سے ایسے دن ہیں جن میں ہماری نشانیاں ظاہر ہوئیں  
إِذَا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ كَرِيمِنَا  
اور جس وقت مولوی عبد الکریم صاحب کھڑے ہوئے  
فَكُلٌّ مِنَ الْحُضَارِ عِنْدَ بِيَانِهِ  
پس تمام حاضرین اس کے بیان کے وقت  
وَقَامُوا بِجَذَبَاتِ النَّشَاطِ كَأَنَّهُمْ  
اور نشاط کے جذبوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے گویا کہ انہوں نے  
وَمَالَتْ خَوَاطِرَهُمْ إِلَيْهِ لِذَاذَةِ  
اور ان کے دل اس کی طرف لذت کے ساتھ ایسے میل کر گئے  
فَأَخْرَجَ حَيَوَاتِ الْعِدَا مِّنْ جُحُورِهَا  
پس اس نے دشمنوں کے سانپوں کو ان کے سوراخوں سے باہر نکالا  
وَكَانُوا بِهَمْمَسٍ بِحَمْدُونِ كَأَنَّهُ  
اور نرم آواز سے تعریف کرتے تھے گویا وہ  
حَدَاهُمْ فَلَمْ يَتَرَكَ بِهَا قَلْبَ سَامِعِ  
ان کو خوش آوازی سے چلایا اور کسی دل کو نہ چھوڑا  
كَأَنَّ قُلُوبَ النَّاسِ عِنْدَ كَلَامِهِ  
گویا لوگوں کے دل اس کے کلام کے وقت  
وَكَانَ كَسِمَطِي لُؤْلُؤٍ وَزَبْرَجِدِ  
اور موتی اور زبرجد کی دوڑیوں کی طرح وہ مضمون تھا  
إِلَيْهِ صَبَتْ رَعْبًا قُلُوبُ أَوْلَى النَّهْيِ  
عقل مندوں کے دل اس کی طرف رغبت سے جھک گئے

وَفِي السِّمِطِ كَانَتْ دُرُّهُ لَمْ تُفَرِّقِ  
 حالانکہ رشتہ کے موتی رشتہ میں موجود رہے اور اس سے الگ نہ ہوئے  
 عِذَارِيْ اَرِيْنَ الْوَجْهَ مِنْ تَحْتِ بُحْنُقِ  
 پس گویا وہ باکرہ عورتیں تھیں جنہوں نے برقع میں سے منہ نکالا  
 بَعَاغَ قُلُوبَ الْمَبْصِرِيْنَ بِمَازِقِ  
 کہ وہ عارفوں کے دلوں کے مال کو لڑائی میں لوٹی تھیں  
 لِمَا مَأْلُ الْاِيْوَانِ عِشَاقِ مَنْطَقِي  
 کیونکہ اس ایوان کو میرے سخن کے عاشقوں نے بھر دیا  
 بِاَقْطَارِهِ الْقَصُوِيْ كَطِيْرِ مُرْتَقِي  
 اس ایوان کے کناروں میں ایسے تھے کہ جیسے ایک پرندہ ایک طرف پرواز کر کے جانا چاہے اور جانے کے  
 يِرُوْنَ عَجَائِبَ رِبْهَمِ مِنْ تَعَمُّقِ  
 جو خدا تعالیٰ کے عجائب کام دیکھ رہے تھے  
 اِذَا مَا رَاوَا آيَاتِ رَبِّ مُوَفَّقِ  
 جبکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے  
 وَكَلِمَاتُفَرَّحْهَمِ كَمَسْكِ مَدْفَقِ  
 اور ان کلمات کو سنتے تھے جو مشک باریک کردہ کی طرح تھے  
 وَهَزَّ عَلَيْنَا مِنْ عُذْبِقِكِ وَاَنْتَقِي  
 اور اپنی کھجوروں کو ہمارے پر ہلا اور جھاڑ  
 فَهَلْ عِنْدَ امْرٍ وَاَضَحٍ مِنْ مُبَسَّرِقِ؟  
 پس کوئی ہے کہ ایک واضح امر کو آنکھ کھول کر دیکھے  
 وَاَعْطَيْتِ حَكْمًا عَافَهَا قَلْبَ اَحْمَقِ  
 اور وہ حکمتیں بھی مجھے عطا کی گئی ہیں جو صرف احمق ان سے کراہت کرتا ہے  
 جَوَاهِرُ سَيْفٍ قَدْ فِدَاهَا لِمُؤَبِّقِ  
 تلوار کے جوہر ہیں جو کشتہ حسن کا خون بہا ہیں

وَمِنْ عَجَبٍ قَدْ أَخَذَ كُلَّ نَصِيْبِهِ  
 اور تعجب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنا حصہ لے لیا  
 اِذَا رُفِعَتْ اُسْتَارُهَا فَكَانَتْهَا  
 اور جب ان کے پردے اٹھائے گئے  
 فَظَلَّ الْعِذَارِيْ يَنْتَهِيْنَ بِجَلْوَةِ  
 پس ان باکرہ عورتوں نے یہ شروع کیا  
 فَشَبَّرُ مِنَ الْاِيْوَانِ لَمْ يَبْقَ خَالِيَا  
 پس میدان میں سے ایک بالشت جگہ خالی نہ رہی  
 وَكَانَ الْاُنْسَانُ لِمَيْلِهِمْ نَحْوُ كَلِمَتِي  
 اور لوگ باعث اس کے کہ ان کو میرے کلام کی طرف میل تھا  
 وُقُوفًا بِهِمْ صَحْبِي لَخِدْمَةِ دِيْنِهِمْ  
 اور ان کے پاس میرے دوست کھڑے تھے  
 اِذَا مِنْ عِيُوْنِ الْخَلْقِ فَاضَتْ دَمُوعُهَا  
 اور بہتوں کے آنسو جاری ہو گئے  
 وَكَانُوا اِذَا سَمِعُوا كَلَامًا كَلُوْلُوْ  
 اور لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جس وقت وہ اس کلام گوہر مثال کو سنتے تھے  
 يَقُولُوْنَ كَرَّرْهَا وَاَرُوْ قَلُوْبِنَا  
 کہتے تھے دوبارہ پڑھ اور ہمارے دلوں کو سیراب کر  
 هِنَالِكَ لَاحِثٌ اَيَّةُ الْحَقِّ كَالضُّحَى  
 اس جگہ دن کی طرح نشان خدا کا ظاہر ہو گیا  
 وَاِنِّي سَقَيْتُ الْمَاءَ مَاءَ الْمَعَارِفِ  
 اور میں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں  
 يَمَانِيَّةٌ بِيضَاءُ دُرَّرُ كَانَهَا  
 وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ

﴿۷۹﴾

إليه ولم يسخر ولم يتملّق  
 اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دجوبی تھی  
 علی کل قلب مستعدّ مُجْعَفِقِ  
 دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا  
 سروراً وذوقاً ما ینافی التآزِقِ  
 وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دلی کے منافی تھا  
 کما تشکی إبلّ عُقِیبَ التبرُقِ  
 پس اس نے گلہ کیا جیسا کلاؤن بردق کی بوٹی کھا کر زحمت کی شکایت کرتا ہے  
 فیاعجباً من میلهم کالتعشّیقِ  
 پس کیا عجب ان کی میل تھی جو عشق کے مانند ساتھ تھی  
 وکم درر کانت تلوح وتبرُقِ  
 اور بہت سے موتی ستارہ کی طرح چمک رہے تھے  
 لمارغبوافی وصف قولی کمنتقی  
 کیونکہ انہوں نے بات کے چننے والوں کی طرح میرے قول کی طرف رغبت کی ہے  
 أشاعوا کلامی للأناس کُمُشْفِقِ  
 میرے کلام کو لوگوں میں مشفق کی طرح شائع کیا  
 فأصبّت بحسنٍ ثم لحنٍ کیلْمِقِ  
 پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کیساتھ جو بطور تبا کے تھی دل اس کی طرف جھک گئے  
 علیہ عیون قلوبهم بالتومّقِ  
 تو ان کے دلوں کی آنکھیں دوستی کیساتھ اس طرف جھک گئیں  
 فنفیأنها قد غسّل أو ساخ حُنْبِقِ  
 پس اس کے اڑنے والے قطروں نے متکبر بخیل کے میلوں کو دھو دیا  
 وکل لطیف لا محالة یرمقِ  
 اور ہر ایک لطیف ناچار ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اور نظریں اس کی طرف لگی رہتی ہیں

فکان بکلماتی یجرّ قلوبهم  
 پس وہ میرے کلموں کے ساتھ ان کے دلوں کو کھینچتا تھا  
 وأضحی یسُحّ السماء ماءً فصاحةً  
 اور اس نے شروع کیا کہ ہر ایک مستعد  
 وکلّ أراؤوا من أساریر وجههم  
 اور ہر ایک نے اپنے چہرہ کے نقشوں سے  
 ومن سمع قولاً غیر ما قرأ فاشتکی  
 اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سنا  
 وکانوا کممّحوّ بعالمٍ سکتیہ  
 اور وہ لوگ عالم سکتہ میں محو کی طرح تھے  
 وکم حکم کانت بلفّ کلامنا  
 اور بہت سی حکمتیں ہمارے کلام میں تھیں  
 جرائد أقوام تصدّت لذكرها  
 قوموں کے اخباروں نے اس کا ذکر کیا ہے  
 تری زمر الأدياء فی أخبارهم  
 تو ان کو دیکھتا ہے کہ انہوں نے اپنے اخباروں میں  
 وکانت مضامینی کعبید بلطفها  
 اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے  
 ولما رآها أهل رأی تمايلت  
 اور جب اس مضمون کو اہل الرائے لوگوں نے دیکھا  
 ومراً علی الأعداء بعض رشاشها  
 اور بعض رشحات اس کے دشمنوں پر گرے  
 إلی هذه الأيام لم ینس ذکرها  
 ان دنوں تک ان کا ذکر فراموش نہیں ہوا

فصارت مضامین العدا كالممزق  
پس دشمنوں کے مضمون پارہ پارہ ہو گئے  
حراساً إليه كمثل طفلٍ لبسَعِقٍ  
اس کی طرف ایسے حریص تھے جیسا کہ ایک بچہ عمدہ کھجور کیلئے  
وقال سيعلوا ما كتبت وبيرق  
اور کہا کہ جو کچھ تو نے لکھا ہے غالب رہے گا اور اس کی چمک ظاہر ہوگی  
وفاقت و راقصت كل قلب كصملي  
اور فائق ہوا اور ہر ایک سیدھے اور صاف دل کو اچھا معلوم ہوا  
وكلماتها كأنها بيض عقيق  
اور کلمات ایسے دکھائی دیئے کہ گویا وہ عقیق کے انڈے ہیں  
كعصب رقيق الشفرتين مشقق  
جیسے کہ ایک تلوار پتے کنارہ والی پھاڑنے والی  
إلينا بصدق غير من كان ممحق  
صدق کیساتھ بجز ایسے شخص کے جو تیر اور برکت سے بے نصیب تھا  
كأسدٍ ونمر غير فأرٍ وخرنق  
مثل شیر اور چیتا کے اور چوہا اور خرگوش باہر رہ گیا  
خذولٌ أتت ترعى خميلةً منطقي  
پس گویا کہ وہ منفرد رہنیاں تھیں جو میرے سخن کے باغ میں چرنے لگیں  
وقد هنونا كالحبيب المشوق  
اور دوست آرزو مند کی طرح ہمیں مبارکباد دی  
كورِدٍ طريّ الجسم لم يتشقق  
مثل گلاب کے پھول کے جو تازہ ہو اور پھٹا ہوا نہ ہو  
قلوبُ العدا وتواردوا بالتأنق  
اور تعجب کرتے ہوئے ان باغوں میں داخل ہوئے

جزى الله عني مخلصي حين قرأها  
میرے مخلص کو خدا جزائے خیر دے جبکہ اس نے وہ مضمون پڑھا  
وكان الأناص غداة يوم قيامه  
اور جس دن وہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ  
وأخبرني من قبل ربّي بوحيه  
اور خدا نے پہلے سے بذریعہ وحی مجھے خبر دی  
فشهدت جذور قلوبهم أنها علت  
پس ان کے دلوں نے گواہی دی کہ وہ مضمون غالب رہا  
تراءى بعين الناس حسن نكاتها  
لوگوں کی نظر میں اس کے نکات  
فوقعت مضاميني على كل منكر  
پس میرے مضامین منکروں پر ایسے پڑے  
وكل من الأحرار ألقوا قلوبهم  
اور تمام آزاد طبقوں نے اپنے دل ہماری طرف پھینک دیئے  
فصدنا بكلم كل صيد معظم  
پس ہم نے بڑے بڑے شکاروں کو شکار کر لیا  
وتركوا لقولي رأيهم فكأنهم  
اور میرے قول کیلئے انہوں نے اپنے قول چھوڑ دیئے  
على ألسن قدادار ذكر كلامنا  
اور زبانوں پر ہمارے کلام کا ذکر وارد ہوا  
وسر عيون الناظرين صفاؤه  
اور دیکھنے والوں کے دلوں کو اس کی صفائی نے خوش کیا  
ولمابدت روض الكلام تضععت  
اور جب کلام کے باغ ظاہر ہوئے تو دشمنوں کے دل بل گئے



وَقَدْ جَدَّ شَيْخُ الْمَبْطَلِينَ لِمَنْعِهِمْ  
 اور شیخ بٹالوی نے ان کے منع کرنے کے لئے کوشش کی  
 تَسَلَّتْ عَمَايَاثَ الْهِنُودِ بِسَمْعِهَا  
 ہندوؤں کے کورانہ خیال اس مضمون سے دور ہو گئے  
 فِفَاضَتْ دَمُوعِي مِّنْ تَذَكُّرٍ بِخَلِّهِ  
 فِیْسُ مَجِّهِ اس کے بجل کا خیال کر کے رونا آیا  
 إِذَا قَامَ لِاسْمَاعِ شَيْخٍ "بَطَالَةَ"  
 اور جب سنانے کے لئے شیخ بٹالوی اٹھا  
 وَلَمَّا تَلَا الشَّيْخَ الْمَزُورَ مَا تَلَا  
 اور جب شیخ دروغ آرا نے پڑھا جو پڑھا  
 وَكَانَ يَعْثُ الْكَلِمَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ  
 اور وہ کلموں کو بغیر حاجت کے بار بار پڑھتا تھا  
 وَمَنْ سَمِعَ قَوْلِي قَبْلَهُ ظَنَّ أَنَّهُ  
 اور جو شخص میرا قول اس سے پہلے سن چکا تھا وہ خیال کرتا تھا  
 وَقَالَ أَرَى الْإِسْلَامَ كَالْجَوْ خَالِيًا  
 اور کہا کہ میں اسلام کو پول کی طرح خالی دیکھتا ہوں  
 فَصَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ فِي جَمْعِ الْعَدَا  
 پس دشمنوں کے مجمع میں اسلام پر حملہ کیا  
 وَحَمَّدَ كِبْرَاءَ الْهِنُودِ وَدِينَهُمْ  
 اور ہندوؤں کے بزرگوں اور ان کے دین کی تعریف کی  
 أَرَادَ لِيُخْزِي دِينَنَا مِنْ عِدَاوَتِي  
 اس نے ارادہ کیا کہ میری عداوت سے دین کو رسوا کرے  
 فَلَمَّا رَأَوْا سِيرَ الْغُرَابِ بِنَطْقِهِ  
 پس جب لوگوں نے کوءے کی سیرت اس کے نطق میں دیکھی

فَهَلْ عِنْدَ شَوْقٍ غَالِبٍ مِنْ مُعَوِّقٍ  
 مگر شائق کو کون روک سکتا ہے  
 وَمَا قَلَّ بِخَلِّ الشَّيْخِ فَا نْظُرُ وَعَمِّقُ  
 اور شیخ بٹالوی کا بجل دور نہ ہوا پس سوچ اور غور کر  
 أَهْذَاهُو الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يَتَّقِي  
 کیا یہ وہی شخص ہے جو پرہیزگاری دکھلاتا تھا  
 فَفَرَّتْ جَمُوعُ كَسَارِهِينَ كَجَوْرِقِ  
 تو اکثر لوگ کراہت کر کے شتر مرغ کی طرح بھاگے  
 فَكَانَ الْأُنَاسُ يَرُونَهُ كَيْفَ يَنْطِقُ  
 پس لوگ اس کو دیکھتے تھے کہ کیونکر پڑھتا ہے  
 وَيَأْتِي بِالْأَفَاطِ كَصَخْرٍ مُدْمَلِقِ  
 اور بڑے بھاری پتھر کی طرح الفاظ لاتا تھا  
 لَدَى ثَمَرَاتِ الْعَدُوقِ نَافِضُ عَسْبِقِ  
 کہ بھور کے پھلوں کے ہوتے ہوئے ایک کڑوے درخت کا پھل توڑ رہا ہے  
 وَمَا إِن أَرَى الْآيَاتِ مِنْ صَالِحِ تَقِي  
 اور کوئی صاحب کرامت اس میں پایا نہیں جاتا  
 وَقَدْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَتَخَلَّقُ  
 اور وہ خوب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا تھا  
 وَدَاهِنَ مِنْ وَجْهِ النِّفَاقِ كَمُنْفِقِ  
 اور محتاجوں کی طرح نفاق سے مداہنہ کیا  
 فَأَحْزَاهُ رَبُّ قَادِرٌ حَافِظُ الْحَقِ  
 سو خدائے قادر حق کے محافظ نے اس کو ہی رسوا کر دیا  
 فَقَالُوا لَكَ الْوِيْلَاتُ إِنَّكَ تَنْعِقُ  
 تو انہوں نے کہا تجھ پر وایلا تو تو کاں کاں کر رہا ہے

فأَحْسِنُ إِلَيْنَا بِالسَّكُوتِ وَأَطْرِقِ  
 پس اپنی خاموشی سے ہم پر احسان کر  
 ففَقِيلَ: عَلِيٌّ عَقِيْبِكِ إِنَّكَ تَدْمُقِ  
 پس کہا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو بے اجازت کھڑا ہوتا ہے  
 فَقَالُوا إِذَا صَهَّ صَهٌّ وَلَا تَكُ مُقْلِقِي  
 پس لوگوں نے کہا کہ چپ رہ چپ رہ اور بے آرام نہ کر  
 بِسُجْرٍ يَلِيْقُ بِنَدَى مَكَائِدِ أَفْسَقِ  
 اور اسے جھڑکی کے ساتھ نکالا جو فاسقوں کا علاج ہے  
 فَرَمَّقُ وَمِيضُ الْحَقِّ إِنْ كُنْتَ تَرْمُقِ  
 پس حق کی چمک کو دیکھ اگر دیکھ سکتا ہے  
 وَإِنْ الْمَزْوُورُ يَضْمَحَلُّ وَيَزْهَقِ  
 اور جھوٹا مضمحل ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے  
 عَلَى النَّارِ تَفْنَى الْكَاذِبُونَ كَزَيْبِ  
 اور جھوٹے آگ پر پارہ کی طرح فنا ہو جاتے ہیں  
 فَكُلْ كَذُوبٍ لَا مَحَالَةَ يُحْرَقِ  
 پس ہر ایک جھوٹا جلایا جاتا ہے  
 فَطُوبَى لِمَنْ يُصَلِّي بِنَارِ التَّوَمُقِ  
 پس مبارک وہ جو دوستی کی آگ سے جلتا ہے  
 فَيَسْفِيهِ إِعْصَارٌ وَيُخْزِي وَيَسْفُقِ  
 پس ایک گردبا دی ہواں کو اڑا کر لے جاتی اور اس کو سارکتی ہے اور اس کے مذہب پر ٹانچا مارتی ہے  
 وَإِنْ رَدَّهَازِمُرٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْرِقِ  
 اگرچہ لوگ اس کو رد کریں تب بھی وہ چمک اٹھتا ہے  
 وَيَهْلِكُ كَذَابٌ بِسَمِّ التَّخَلُّقِ  
 اور کاذب جھوٹ کے زہر سے مر جاتا ہے

وقالوا له يا شيخ وفتك قد مضى  
 اور لوگوں نے کہا کہ اے شیخ تیرا وقت گزر گیا  
 ولما أصرَّ على القيام وما نأى  
 پس جب اپنے قیام پر اصرار کیا اور دور نہ ہوا  
 فما طواعَ الأحرارَ حمقًا وما انتهى  
 پس حماقت کی وجہ سے اس نے چھوٹی بات کو نہ مانا اور باز نہ آیا  
 فلما أبى فنفاه صدرُ المُنْتدئِ  
 پس جبکہ سرکشی کی تو میر مجلس نے اس کو نکال دیا  
 أهانَ المهيمَنُ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتِي  
 خدا نے اس شخص کو ذلیل کیا جو میری ذلت چاہتا تھا  
 يذُ اللّٰه تحمى نفسَ مَنْ هُوَ صَادِقُ  
 خدا کا ہاتھ صادق کی حمایت کرتا ہے  
 وتبقى رجالُ اللّٰه عندَ نهَابِ  
 اور خدا کے مرد مصیبتوں کے وقت باقی رہتے ہیں  
 إِذَا مَا بَدَتْ نَارٌ مِنَ اللّٰهِ فِتْنَةٌ  
 جس وقت خدا کی آگ آشکارا ہوتی ہے  
 وَمَنْ يُحْرِقِ الصَّدِيقَ حَبَّ مَهِيمِنٍ  
 اور صدیق کو جو خدا کا دوست ہے کوئی جلانہیں سکتا  
 وَمَنْ كَذَّبَ الصَّدِيقَ خَبْثًا وَفِرْيَةً  
 جو شخص خباثت اور جھوٹ کی راہ سے صدیق کی توہین کرے  
 وَمَهْمَا يَكُنْ حَقٌّ مِنَ اللّٰهِ وَاضِحٌ  
 اور جس جگہ حق واضح ہو  
 وَمَنْ كَانَ مُفْتَرِيًّا يُضَاعَ بِسُرْعَةٍ  
 اور مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے

﴿۸۳﴾

کَنْبِتْ خَبِيثَ الرِّيحِ مُرِّ سَنَعْبِقِ  
 جیسا کہ ایک پلید بوٹی بد بو والی کڑوی جس کا نام سنعیق ہے  
 وکل نخیل لا محالة یسْمُقِ  
 اور ہر ایک کھجور کا درخت ضرور اپنی لمبائی تک پہنچ جاتا ہے  
 فِیَعْرِقُ قَاطِعُ شَجَرَتِیْ كُلِّ مَعْرِقِ  
 پس جو شخص میرے درخت کو قطع کرنا چاہے گا  
 اس کے بدن سے گوشت علیحدہ کیا جائیگا  
 وَاِنْ سَهَامِ الصَّادِقِیْنَ سِیَخْرِقِ  
 اور صادقوں کے تیر آخر نشانہ پر لگا کرتے ہیں  
 فَأُقْرِیْکَ مَا اَهْدِیْتُ لِیْ کَالْمَشْوِقِ  
 پس میں تیری ویسی ہی دعوت کروں گا جیسا کہ تو نے اپنی آرزو سے تھوڑا  
 وجاوزت حد الامریا ایہا الشقی  
 اور اے شقی تو حد سے زیادہ گزر گیا  
 فَمَثَلُکَ یَنْبِیْحُ کَالکَلَابِ وَیَزَعِقِ  
 پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے  
 وَمَنْ اَکْثَرَ التَّفْسِیْقِ یَوْمًا یُفْسِقِ  
 اور جو بدکار کہنے میں حد سے زیادہ زرجاے آخر وہ بدکار ٹھہرایا جاتا ہے  
 وَذَالِکَ دَیْنٌ لَّازِمٌ کَیْفَ یُمَحَقِ  
 اور یہ لازم الادا قرض ہے پس اس سے کم نہیں کیا جائے گا  
 صَفِیْفٌ شِوَاءٌ بِالصَّبِیْبِ الْمَرْقِیِ  
 بھنا ہوا گوشت ہے چپائی کے ساتھ  
 فَلِیْسَتْ لَنَا النِّعَلِیْنَ مِنْ جِلْدِ عَوْهَقِ  
 پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا  
 وَاِنْ تَرَفَّقْنَا فِی الْقَوْلِ وَالصَّوْلِ اَرْقِیِ  
 اور اگر توبات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے

تَرَى قَوْلَهُ مِنْ کُلِّ خَیْرِ خَالِیَا  
 تو اس کی بات کو ہر ایک نیکی سے خالی پائے گا  
 فَيَقْطَعُ نَبْتُ لَا مُرِیْحَ وَجُودُهُ  
 پس ایسی بوٹی کاٹ دی جاتی ہے جس کا وجود کچھ فائدہ نہیں دیتا  
 وَاِنِّیْ مِنَ الْمَوْلِیِّ عُدَّیْقِ مُرَجَّبِ  
 اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ کھجور ہوں جو بار  
 کثرت میوہ کے اس کے نیچے ستون دیا گیا ہے  
 حَسِبْتُمْ قَتَالَ الصَّادِقِیْنَ کَهَیْنِ  
 تم نے صادقوں کی لڑائی کو آسان سمجھ لیا ہے  
 تَقَدَّمْتُ "عَبْدَ الْحَقِّ" فِی السَّبِّ وَالْهَجَا  
 اے عبد الحق تو نے گالیوں میں پیشقدمی کی  
 وَسَمَّیْتَنِیْ کَلْبًا وَقَدْ فَهَّتْ شَاتِمَا  
 اور میرا نام تو نے کتارکھا اور گالیوں سے تو نے منہ کھولا  
 وَمَا الْکَلْبُ اِلَّا صَوْرَةٌ اَنْتَ رُوْحُهَا  
 اور کتا ایک صورت ہے اور تو اس کی روح ہے  
 رَمِیْتُکَ اِذْ عَرَّضْتَ نَفْسَکَ رَمِیَّةً  
 میں نے تجھے اس وقت گالی دی جبکہ تو نے اپنے نفس کو گالی کا نشانہ بنا دیا  
 فَاَسْقِیْکَ مِمَّا قَلْتِ کَاَسَا رُوِیَّةً  
 میں تیرے ہی قول سے تجھے لبالب پیالے پلاؤں گا  
 فَذُقْ اَیْهَا الْعَالِیُّ طَعَامَ التَّبَادُلِ  
 پس اے غلو کرنے والے بھاجی کا کھانا کھا  
 لَطْمُنَاکَ تَنْبِیْهًا فَالْغِیْتَ لَطْمُنَا  
 ہم نے تنبیہ کے لئے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا  
 وَتَسْمَعُ مِنْیْ کُلِّ سَبِّ تَرِیْدُهُ  
 اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا

أَطَلَّتْ لِسَانَكَ كَالْبَغَايَا وَقَاحَةً  
 تو نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی زبان دراز کی  
 وَأَعْلَمُ أَنْ جَمُوعَكُمْ أَيُّهَا الْغَوِيُّ  
 اور اے گمراہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے گروہ  
 فَأَقْسَمْتُ جَهْدًا بِالذِّي هُوَ رَبَّنَا  
 پس میں نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے  
 أَكْفُ لِسَانِي كُلَّ كَفِّ فَإِنْ تَرُمُ  
 میں جہاں تک ممکن ہے زبان کو بند رکھتا ہوں  
 وَأُشْرَاكَ مَا قُلْنَا وَقَدْ فَهَيْتَ بِالْهَجَا  
 اور میری بات تجھے غصہ میں لائی اور تو پہلے بدگوئی کر چکا  
 وَلَا خَيْرَ فِى رَفْقٍ إِذَالِمَ تَكُنْ بِهِ  
 اور اس نرمی میں بہتری نہیں  
 وَلَوْ قَبْلَ سَبِّ الْمُكْفِرِينَ سَبَيْتُهُمْ  
 اور اگر کافر ٹھہرانے والوں کے گالی دینے سے پہلے میں گالی دیتا  
 وَلَكِنْ هَجَوْنَا قَبْلِي فَأَوْجَبَ لِي الْهَجَا  
 مگر انہوں نے مجھ سے پہلے ہجو کی پس ان کی ہجو نے  
 وَقَدْ كَفَرُونَ وَفَسَقُونَ وَإِنَّهُمْ  
 انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور فاسق ٹھہرایا اور انہوں نے  
 وَمَا كَانَ قَصْدِي أَنْ أَكَلِمَ مِثْلَهُمْ  
 اور میری نیت نہ تھی کہ ان کی طرح گفتگو کروں  
 لَهُمْ صَوْلٌ كَلْبٍ وَالتَّحْوَى كَحَيَّةٍ  
 ان کا کتے کی طرح حملہ ہے اور سانپ کی طرح پیچ و تاب ہے

ظَلَمْتِكَ جَهْلًا يَا أَخَا الْغُولِ فَاتَّقِ  
 اور اے دیو تو نے اپنے پر ظلم کیا  
 عَلَيَّ حِرَاصٌ لَوْ تُسْرُونَ مُوبِقِي  
 میرے قتل کے لئے سخت حریص ہیں اگر میرے قتل کا موقع پائے  
 سَأَصِلِي قُلُوبَ الْمَفْسِدِينَ وَأُحْرِقِ  
 کہ عنقریب میں مفسدوں کے دل جلاؤں گا  
 بِحُبِّثِ فَيَانِي دَامِعُ هَامَةِ الشَّقَى  
 پس اگر تو حُبِّث کا ارادہ کرے تو میں شقی کا سر توڑنے والا ہوں  
 بِكَلِمٍ أَسَأَلْتَنِي إِلَيْكَ فَأَغْلِقِ  
 ایسے کلموں کے ساتھ جنہوں نے مجھے غصہ دلایا پس میں غصہ کرتا ہوں  
 مَوَاضِعَ رَفْقٍ تَطْلُبُ الرِّفْقَ كَالْحَقِي  
 جزمی کے نکل پر نہ ہوا ایسا مل جزمی کو چاہتا ہے اور حق کی طرح اس کو مانگا ہے  
 لَكُنْتُ ظَلُومًا مُسْرِفًا غَيْرَ مَتَّقِي  
 تو میں ظالم اور حد سے گزرنے والا اور ناپربہیز گار ہوتا  
 هَجَاهُمْ فَمَا عُدُوا نَّ عَبْدٌ مُسَبِّقِ  
 مجھے جو پر برا بیچنے کیا پس اور اس شخص پر کیا الزام جس پر سبقت کئے گئے  
 كَذُئِبَ سَطَوَا أَوْ مِثْلَ سَيْفٍ مُشَقِّقِ  
 بھیڑیے کی طرح حملہ کیا یا پھاڑنے والی تلوار کی طرح  
 وَلَكِنَّهُمْ قَدْ كَلَّفُونِي فَأُفْلِقِ  
 مگر مجھے انہوں نے تکلیف دی پس میں بے آرام کیا گیا  
 وَعَادَاتُ سِرْحَانٍ وَقَلْبٌ كَخِرْنَقِ  
 اور بھیڑیے کی طرح عادتیں ہیں اور خرگوش کا دل ہے

وَأَرْسَلْنِي رَبِّي لَكَفَّاءٍ سَيُولَهُمْ  
اور میرے خدائے مجھے بھیجا ہے تا میں اسلام کی طرف سے ان کے پیلاب کو ہٹا دوں  
وَأِنِّي مِنَ الْمَوْلَىٰ وَعَلَّمْتُ سُبُلَهُ  
اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں  
فَنَجَّيْتُ مِنَ بَدْعِ الزَّمَانِ وَفِتْنِهِ  
پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں سے  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَشْقَىٰ فُلْكَى حُبَابَهَا  
کیا تو دیکھتا نہیں کہ میری کشتی فتنہ کے بھاری پانی کو کیوں کھڑی رہی ہے  
وَأَعْطَيْتُ مِنَ عِلْمِ الْهُدَىٰ وَتَأَقَّفْتُ  
اور میں علم ہدایت دیا گیا اور اس کے جلوہ کا آفتاب  
وَلِيَ آيَةَ كَبْرَىٰ فَمَنْ غَضَّ بَصَرَهُ  
اور میرے لئے نشان عظیم ہے پس جو شخص عناد سے اپنی آنکھ بند کرے  
أَلَمْ تَرَ فِتْنِ الدَّهْرِ كَيْفَ تَكْنَفْتُ  
کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمانہ کے فتنے کیسے محیط ہو گئے  
فَجِئْتُ مِنَ الرَّبِّ الَّذِي يَرْحَمُ الْوَرَىٰ  
پس میں اس رب کی طرف سے آیا جو خلقت پر رحم کرتا ہے  
أَنَا الضَّيْعَمُ الْبَطْلُ الَّذِي تَعْرِفُونَهُ  
میں وہ شیر بہادر ہوں جس کو تم پہچانتے ہو  
عَلَىٰ مَوْطِنِ يَخْشَى الْكُذُوبَ هَلَاكُهُ  
اس میدان میں جو جھوٹا اپنی موت سے ڈرتا ہے  
فَمَنْ جَاءَ نَافِي مَوْطِنِ الْحَرْبِ وَالْوَعَىٰ  
پس جو شخص لڑائی کے میدان میں ہمارے پاس آیا  
وَاللَّهِ الْبَلِيغُ الْمَرَّاسِي لِلْعَدَا  
اور بخدا میں نے دشمنوں کے لئے لنگر ڈالا ہے

وَأَرْسَلْنِي رَبِّي لَكَفَّاءٍ سَيُولَهُمْ  
اور میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئے ہیں  
وَأَعْطَيْتُ حِكْمًا مِنْ خَبِيرٍ مُّوَفَّقٍ  
اور حکیم توفیق دہندہ سے مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں  
أَنَاسَا أَطَاعُونِي وَزَادُوا تَعَلُّقِي  
ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرا تعلق زیادہ کیا  
وَتَجَرَىٰ عَلَيَّ رَاسُ الْعَدَا كَالْمُصَفَّقِي  
اور دشمنوں کے سروں پر ایسی چلتی ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال تک پہنچا دیتی ہے  
بِنَا شَمْسُ جَلَسَتْهُ فَصَرْتُ كَمَشْرِقِ  
مجھے پہنچا اور میری افق میں سے نکلا پس میں مشرق کی طرح ہو گیا  
عَنَادًا فَمَنْ يَعْطِيهِ عَيْنَ التَّأْنِقِ  
اس کو محاسن پر غور کرنے کی کون آنکھ بخشے  
وَهَبَّتْ رِيَّاحٌ لَا كَهَيْجَانِ سَوْهَقِ  
اور ایسی ہوائیں چلیں جو تیز ہوا کا گرد بادی کیا ہوتا ہے  
وَيُرْسَلُ غَيْمًا عِنْدَ قَحْطِ مُعَنْزِقِ  
اور بادل کو تنگ کرنے والے قحط کے وقت بھیجتا ہے  
ثَمَالِ الصَّدُوقِ مُبِيدِ أَهْلِ التَّخَلُّقِ  
پناہ راستباز کی اور دروغ گو کو ہلاک کرنے والا  
نَقُومِ بَصْمُصَامِ حَدِيدِ وَأَذَلِّقِ  
ہم تیز تلوار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں  
يُدَاسُ وَيُسْحَقُ كَالدَّوَاءِ الْمَدَّقِ  
پس وہ پیسا جائے گا جیسا کہ دوائی پیسی جاتی ہے  
وَقَمْتُ لِسَلِيمٍ أَوْ لِحَرْبِ مُمَزَّقِ  
اور میں صلح کیلئے کھڑ ہوا ہوں اور یا اس لڑائی کے لئے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہوتی ہے

فَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَالْسَّلْمُ دِينُنَا  
پس اگر صلح کے لئے جھکیں تو صلح ہمارا دین ہے  
أَرَاهِمُ كَأَرَامٍ وَعَيْنٍ بِصُورِهِمْ  
میں ان کو بظاہر صورت ہر نیوں اور گودشتی کی طرح دیکھتا ہوں  
وَإِنْ تَبَغْنِي فِي نَدْوَةِ السَّلْمِ تُلْفِنِي  
اور اگر تو مجھے صلح کی مجلس میں بلائے گا تو مجھے وہاں پائے گا  
وَنَخْضَعُ لِمَأْعَدَاءِ قَبْلِ خِضْوَعِهِمْ  
اور ہم دشمنوں کے لئے جھکتے ہیں قبل اس کے جو وہ جھکیں  
فَإِنْ أَسْلَمُوا خَيْرَ لَهُمْ وَلَنْ عَصُوا  
پس اگر اسلام لائے تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر نافرمان ہوئے  
وَقَدْ جِئْتَكُمْ مِنْ نَحْوِ عَشْرِينَ حِجَّةً  
اور میں تمہارے پاس تھینتاً بیس برس سے آیا ہوں  
عَجِبْتَ عَمَاءَ أَنْ أَكُونَ ابْنَ مَرْيَمَ  
تو نے نابینائی سے تعجب کیا کہ میں ابن مریم ہو جاؤں  
وَتَذَكَّرُ لِعَنْ الْخَلْقِ فِي أَمْرٍ "أَتَمِّ"  
اور آتمم کے مقدمہ میں تو لوگوں کی لعنت کا ذکر کرتا ہے  
وَإِنَّ الْوَرَى عَمِيَّ يَسْبُونَ عُجْلَةً  
اور لوگ اندھے ہیں جلدی سے گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں  
بَلِ اللّٰهُ يُرْجِعُ لِعَنْ كُلِّ مَزُورٍ  
بلکہ خدا تعالیٰ ہر ایک جھوٹے کی لعنت ایسے پر ڈالتا ہے  
فَدَعُ عَنكَ ذِكْرَ اللَّعْنِ يَا صَيْدَ لَعْنَةٍ  
اے لعنت کے شکار لعنت کا ذکر چھوڑ دے  
أَنْزِعْ يَا مَنْ لَعَنَنِي بِالْجَفَاءِ أَنْ  
اے وہ شخص جو ظلم کے ساتھ مجھ پر لعنت کی

وَإِنْ نُدَّعَ فِي الْهَيْجَاءِ لَمْ نَتَأَبَّقِ  
اور اگر ہم لڑائی میں بلائے جائیں تو ہم پوشیدہ نہیں  
وَإِنَّ الْقُلُوبَ كَمَثَلِ حَجَرٍ مُدْمَلِقٍ  
اور دل ان کے پتھر کی طرح سخت ہیں  
وَإِنْ تَدْعُنِي فِي مَوْطِنِ الْحَرْبِ تَلْتَقِ  
اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان میں بلائے گا تو میں تجھے ملوں گا  
وَنَرْحَلُ بَعْدَ الْخِصْمِ مِنْ كُلِّ مَأْزِقٍ  
اور ہم میدان سے جب تک دشمن کوچ نہ کرے کوچ نہیں کرتے  
فَنَكَلِّمُهُمْ مِنْ بَعْدِهِ كَالْمَشَقَّقِ  
پس ہم بعد اس کان کو ایسا مجروح کریں گے جیسا کہ کوئی پھاڑا جاتا ہے  
فَفَكَّرُ أَهَذَا مَدَّةَ الْمَتَخَلِّقِ  
پس سوچ کہ کیا یہ دروغ گو مدت ہے  
وَإِنْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ أَعْلَى وَأَسْبَقِ  
اور اگر خدا چاہے تو میں اس مرتبہ سے بھی برتر ہو جاؤں  
وَقَدْ لُعِنَ الْأَبْرَارُ قَبْلِي فَحَقِّقِ  
حالانکہ ہمیشہ پہلے اس سے نیکیوں پر لعنت بھیجی گئی تو تحقیق کر لے  
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لِعَنِهِمْ يَا ابْنَ أَحْمَقِ  
پس ان کا لعنت کرنا اے ابن احمق کچھ چیز نہیں ہے  
إِلَيْهِ فَيَمْسِي بِالْمَلَاعِينِ مُلْحَقِ  
پس وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ ملعون ہوتا ہے  
أَلَمْ تَرِ مَا لَاقَيْتَ بَعْدَ التَّلَقُّلِقِ  
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بکواس کے بعد تیرا کیا حال ہوا  
تَخَلَّصَ مِنِّي بَلْ تَدَقُّ وَتُسْحَقِ  
کہ تو مجھ سے رہائی پا جائے گا بلکہ پیسا جائے گا

فِيعْرُكُهُ دُورَ الرَّحَىٰ وَيُدَقِّقُ  
پس چکی اس کو پس ڈالے گی اور باریک کر دے گی  
وَلَا لَعْنُ إِلَّا لَعْنُ رَبِّ مَمْرُقٍ  
اور لعنت خدا کی لعنت ہے  
فَلَمَّا انْتَهَى الْإِيذَاءَ ذُقْتُمْ تَخْفُقِي  
اور جب ایذا انتہاء کو پہنچی تو تم نے میرے دُرّہ کو چکھ لیا  
فَلَا شَكَّ أَنِّي فَاسِقٌ بَلْ كَأَفْسَقٍ  
تو کچھ شک نہیں کہ میں فاسق بلکہ افسق ہوں  
تَصُولُ كَخَنْزِيرٍ وَكَالْحَمْرِ تَشَهَّقِي  
اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے  
وَفَسَقْتَنِي مَعَ كَوْنِ نَفْسِكَ أَفْسَقٍ  
اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے  
وَنَأْتِيكَ يَوْمَ نَضَالِكُمْ بِالشَّوْقِ  
اور ہم تمہاری لڑائی میں شوق کے ساتھ آئیں گے  
وَأِنْ رَدَّهَازِمْرٌ مِّنَ النَّاسِ يَبْرُقِ  
اور اگر چہ لوگ اس کو رد کر دیں وہ حق چمک اٹھتا ہے  
وَأِنْ أَكَّ كَذَابًا فَارْدَىٰ وَأُوبَقِ  
اگر میں کاذب ہوں تو ہلاک کیا جاؤں گا  
عَلَيْكَ فَصْرَتٌ كَمَثَلِ ثَوْبٍ مُّخْرَبِقِ  
پس تو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہو گیا  
لِيَهْلِكَ مَنَ أَرْدَاهُ سَمَّ التَّخْلُقِ  
تاکہ وہ شخص ہلاک ہو جو جھوٹ کے زہر سے ہلاک ہوا  
وَضَاهِي تَكَلُّمِكُمْ حَمَارًا يَنْهَقِ  
اور تمہارا کلام گدھے کی آواز سے مشابہ ہے

كَحَبِّ إِذَا مَا وَقَعَ فِي مِطْحَنِ الرَّحَىٰ  
مثلاً اس دانہ کے جو چکی کے پینے کی جگہ میں پڑ جائے  
لَعْنَتُمْ وَإِنَّ اللَّهَ يَلْعَنُ وَجْهَكُمْ  
تم نے لعنت کی اور خدا تمہارے منہ پر لعنت بھیجتا ہے  
وَكَنتَ أَغْضُ الطرفَ صَبْرًا عَلَى الْأَذَىٰ  
اور میں ایذا پر چشم پوشی کرتا رہا  
وَإِنْ كَانَ صَلْحَاءَ الزَّمَانِ كَمَثَلِكُمْ  
اور زمانہ کے صلحاء اگر تمہارے جیسے ہوں  
وَمَا إِنْ أَرَىٰ فِي نَفْسِكَ الْعِلْمَ وَالتَّقَىٰ  
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا  
رَقِصْتَ كَرَقِصٍ بَغِيَّةٍ فِي مَجَالِسِ  
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا  
وَمَا نَكَرَهُ الْمَضْمَارُ إِنْ كُنْتَ أَهْلَهُ  
اور ہم میدان سے کراہت نہیں کرتے اگر تو اس کا اہل ہو  
وَمَهْمَا يَكُنْ حَقٌّ مِّنَ اللَّهِ وَاصِحٌ  
اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق واضح ہو  
فَذُرْنِي وَرَبِّي إِنِّي لَكَ نَاصِحٌ  
پس مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے  
دَعْوَتِ عَلِيِّ فَرَدَّهُ اللَّهُ سَاخِطًا  
تو نے میرے پر بدعا کی سو خدا نے تیری بدعا کو تھہر پر رد کر دیا  
تَعَالَوْا نَنَاصِلْ أَيُّهَا الزَّمْرُ كَلِّمِكُمْ  
اے تمام گروہ کے لوگو آ جاؤ  
أَرَاكُمْ كَذُنُبِ أَوْ كَكَلْبٍ بِصَوْلِكُمْ  
میں تمہیں بھیڑیئے کی طرح دیکھتا ہوں یا کتے کی طرح حملہ میں

حُسَامًا جَرَا حَتُّهُ إِلَى الْفَرَقِ تَرْتَقِي  
 ہماری تلوار کا وہ مزہ چکھا ہے کہ جن کا زخم چوٹی تک پہنچتا ہے  
 غَوِيًّا غَبِيًّا فِي الْبَطَالَةِ مُوَبِقِ  
 جو غبی اور غوی اور بطالت میں ہلاک کیا گیا ہے  
 إِهَانَةُ دِينِ اللَّهِ فَاذْهَبْ وَحَقِّقِ  
 اور قصداً شخص کا اہانت دین کی ہے جا اور تحقیق کر لے  
 وَفَكِّرْ كَيْسَانَ إِلَى مَا تَنْهَقِ  
 اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر  
 ظَلَمْتَكْ جَهْلًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَارْفُقِ  
 تو نے جہالت سے اپنے پر ظلم کیا پس ڈر اور نرمی کر  
 فَقُلْ مَا جَزَاءُ مَكْفَرٍ وَمُفْسِقِ  
 پس کہہ کہ کافر ٹھہرانے والے کی سزا کیا ہے  
 وَخَادَعْتَ أُنْعَامًا بِقَوْلٍ مَلْفِقِ  
 اور چارپایوں کو تو نے محض باتوں سے دھوکہ دیا  
 فإِنِّي سَأْمَحُو كُلِّ مَا كُنْتَ تَنْمِقِ  
 پس میں ہر ایک جو تو نے لکھا تھا عنقریب محو کر دوں گا  
 شَرُورًا وَسَبَّو الصَّالِحِينَ كَجِدْلِقِ  
 بغل میں اور صلحاء کو گالیاں دیں جیسے دروگلو لاف دیتے ہیں  
 عَلَيَّ فَادُونِي كَكَلْبِ يَحْرَقِ  
 پس انہوں نے مجھے کتے دانت پینے والے کی طرح تکلیف دی  
 لِأَزْمَعْتُ أَنْ أَفْنِيكَ سَبًّا وَأَدْهَقِ  
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا  
 وَدِينِكَ هَذَا فَاتَّقِ اللَّهَ وَارْفُقِ  
 اور دین تیرا یہ ہے پس خدا سے ڈر اور نرمی کر

لَقَدْ ذَاقَ مِنَّا قَوْمَنَا غَيْرَ مَرَّةٍ  
 ہماری قوم نے بے شمار مرتبہ  
 وَإِنْ كُنْتَ فِي شَكِّ فَسَلْ شَيْخَ فَجْرَةٍ  
 پس اگر تجھے شک ہے تو شیخ بطلوی کو پوچھ لے  
 لِكُلِّ أَمْرٍ عَزْمٌ لِأَمْرٍ وَعِزْمُهُ  
 ہر ایک شخص کسی امر کے واسطہ ایک قصد رکھتا ہے  
 أَلَا أَيُّهَا الشَّيْخُ الشَّقِيُّ تَعَمَّقِ  
 اے شیخ شقی سوچ  
 أَكْفَرْتَ قَوْمًا مُسْلِمِينَ خِبَانَةً؟  
 کیا تو نے مسلمان کو از روئے خیانت کے کافر ٹھہرایا  
 وَتُقَطِّعَ أَيْدِيَ السَّارِقِينَ لِذِرْهِمِ  
 اور ایک درہم کیلئے چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں  
 صَبْرُنَا عَلَى طَعْوَاكَ فَازِدِدْتَ شَقْوَةً  
 ہم نے تیری زیادتی پر صبر کیا  
 وَإِنْ شِئْتَ بَارِزْنِي وَإِنْ شِئْتَ فَاسْتِئِرْ  
 اگر چاہے تو مقابلہ کر اور اگر چاہے تو چھپ جا  
 وَجَدْتُكَ مِنْ قَوْمٍ لئَامٍ تَأْبَطُوا  
 میں نے تجھ کو اس قوم میں سے پایا ہے جنہوں نے شرارتوں کو  
 سَبَبَتْ وَأَغْرَبَتْ السَّلَامَ خِبَانَةً  
 تو نے گالیاں دیں اور بہت جاہلوں کو گالی کیلئے ترغیب دی  
 فَأَقْسِمُ لَوْ لَا خَشْيَةَ اللَّهِ وَالْحَيَا  
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیاء نہ ہوتا  
 وَقَدْ ضَاقَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ كَمَا تَرَى  
 اور دنیا تجھ پر تنگ ہو گئی جیسا کہ تو دیکھتا ہے



﴿۸۹﴾

فَمَزَّقُ ثِيَابِي، مِنْ ثِيَابِكَ أَمْرِقِ  
 پس تو میرے کپڑے پھاڑ اور میں تیرے پھاڑوں کا  
 فلیت کمٹک جاہل لم يُخْلَقِ  
 پس کاش تیرے جیسا جاہل پیدا ہی نہ ہوتا  
 وَقَلَّتْ بَخْبِثٍ أَنَّهُ لَمْ يَصْدَقِ  
 اور خباث کی رو سے کہا کہ وہ سچی نہیں ہوئی  
 وَتُعْزَى إِلَى نَفْسِي جِرَائِمَ مُؤَبِقِ  
 اور لیکھرام کے ہلاک کرنیوالے کا جرم میری طرف منسوب کرتا ہے  
 أَلَا تَتَّقِي الْمَدْيَانَ يَا أَيُّهَا الشَّقِيُّ  
 اے شقی کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا  
 تَشِيرُ إِلَى حِزْبِي بِكَذِبِ تَخْلُقِ  
 اور کبھی میری جماعت کی طرف اس جھوٹ سے جو بنا رہا ہے  
 كَشَجَرَةٍ عَذْقٍ عِنْدَ نَبْتِ السَّنْعَبِ  
 کھجور کے درخت کی طرح ہے جو ایک خراب بوٹی کے پاس ہو جس کا نام سنعب ہے  
 كَمِثْلِ ذُرَى سِرِّ مُرَبِّي بِأَوْدِقِ  
 جیسے کہ وادی کی زمین عمدہ کی چوٹی جس پر کالا بادل برس گیا ہے  
 فَصَارَ كَمَوْلَى الْأَسْرَةِ مُورِقِ  
 بس وہ اس عمدہ زمین کی طرح ہو گئے جس پر دوبارہ بارش ہوتی ہے اور اپنی بزرگی ہار لے آتی ہے  
 وَآيَةَ مَيِّتٍ بِاللِّدَمِ الْمَسْدِقِ  
 اور اس مردہ کے نشان کو جس کے ساتھ خون چپکتا ہے  
 أَجَاءَ تَنِي الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ مُقْلِقِ؟  
 کیا علما بغیر کسی محرک اور بے آرام کرنیوالے کے یونہی آگئے  
 وَإِنَّ الْمَكْذَبَ سَوْفَ يُخْزِي وَيُسْحِقِ  
 اور مکذب رسوا کیا جائے گا اور پیسا جائے گا

وَإِنْ كُنْتَ قَدْ سَرَّتْكَ عَادَةٌ غَلْظَةٍ  
 اور اگر تجھے درشت گوئی کی عادت اچھی معلوم ہوتی ہے  
 أَلَمْ تَرَ شَمْلَ الْمَدِينِ كَيْفَ تَفْرَقُثُ  
 کیا تو نے دیکھا نہیں کہ دین میں کس طرح تفرقہ پڑ گیا ہے  
 وَكَذَّبَتْ نَبَأَ اللَّهِ فِي خَائِرِ فَنَا  
 اور لیکھرام کی پیشگوئی کے بارے میں تو نے تکذیب کی  
 وَتَسَحَّتْ بُهْتَانًا عَلَيَّ كَفَاسِقِ  
 اور میرے پر تو ایک فاسق کی طرح بہتان باندھ رہا ہے  
 أَتُرْمَى بَرِيًّا يَا حَبِيبَ بَدْنَبِه  
 کیا تو اے خبیث قتل کرنیوالے کا گناہ مجھ پر لگاتا ہے  
 فَطَوْرًا تَشِيرُ إِلَى حُبَّأٍ وَتَارَةً  
 پس کبھی تو تو میری طرف اشارہ کرتا ہے  
 وَوَاللَّهِ إِنْ جَمَاعَتِي فِي جَمُوعِكُمْ  
 اور بخدا میری جماعت تمہاری جماعتوں میں  
 وَمِثْلَ الَّذِي يَتَّبَعُنِي بَعْدَ سَلْمِهِ  
 اور جو اسلام کے بعد میرا اتباع رہا اس کی یہ مثال ہے  
 فَلَمَّا عَرَاهُ الْمَحَلُّ رَبِّي ثَانِيًا  
 پس جب خشک سال اس پر طاری ہوا تو پھر اس پر پانی برسا  
 أَتُنْكَرُ آيَةَ اللَّهِ حُبَّأً وَشِقْوَةً  
 کیا تو خدا کے نشانوں کا انکار کرتا ہے  
 أَذَلَّتْ لِي الْأَعْنَاقُ مِنْ غَيْرِ آيَةٍ؟  
 کیا نشان کے بغیر ہی گردنیں میری طرف جھک گئیں  
 إِلَى اللَّهِ نَشْكُو مِنْ ظَنُونٍ مُكْذَّبِ  
 ہم خدا کی طرف مکذبوں کی بدگمانیوں سے شکایت لیجاتے ہیں

أَأَنْتِ تَحَارِبِ قَدْرَهُ أَيُّهَا الشَّقِيُّ  
 کیا تو اے شقی اس کی تقدیر سے جنگ کرے گا  
 وَإِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَىٰ حَافِظٍ يَبْقَىٰ  
 اور ہمیں اس نگہبان پر توکل ہے جو نگہ رکھنے والا ہے  
 رَضِينَا بِعُسْرٍ إِنْ قَضَىٰ أَوْ تَفَنَّقِ  
 اور ہم تنگدستی پر راضی ہو گئے اگر وہ چاہے اور یا تنعم پر  
 أَحَلَّتْ بِجَهْلِكَ أَيُّهَا الْغُولُ فَاتَّقِ  
 یہ تو کلمہ محال منہ پر لایا پس توبہ کر  
 فَأَيَّدِنِي رَبِّي مَعِينِي مُوَفِّقِي  
 پس خدا توفیق دہندہ نے میری مدد کی  
 فَمَزَّقْتُمْ بِاللَّهِ كُلَّ الْمُمَزَّقِ  
 پس میں نے خدا کے ساتھ تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا  
 فَيُسْعِرِ نِيرَانًا وَكَالْبُرْقِ يَخْفِقُ  
 پس آگ کو سلگاتی ہے اور برق کی طرح ہلتی ہے  
 كَدَابٍ أَجَارِدَ عِنْدَ مَوْقِدِ مَا زَقِ  
 جیسا کہ لڑائی کے میدان میں عمدہ گھوڑوں کی عادت ہے  
 كِنَارٍ وَمَا النِّيرَانُ مِنْهُ بِأَحْرَقِ  
 اور آگ اس سے کچھ زیادہ جلانے والی نہیں  
 يَجُذُّ رُؤُوسَ الْمَفْسُودِينَ وَيَفْرُقِ  
 مفسدوں کا سر کاٹتی اور جدا کرتی ہے  
 فَنَاوَلَنِي رَبِّي أَفَانِينَ مَنْطِقِي  
 پس میں اپنے رب سے گونا گوں فصاحت کلام دیا گیا  
 كَحَوْجَاءِ مِرْقَالٍ تَزُجُّ وَتَدْبِقُ  
 جو اس اونٹنی لاغر کی طرح ہے جو جلد اور ہر ایک اونٹنی پر مقدم رہتی ہے

﴿۹۰﴾  
 أَتَنْكَرُ آيَةَ خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ  
 کیا تو خدا کے نشانوں سے انکار کرے گا  
 أَتُذْعِرُنَا كَالذُّئْبِ يَا كَلْبَ جِيْفَةٍ  
 اے مردار کے کتے کیا تو ہمیں بھیڑنے کی طرح ڈراتا ہے  
 رَضِينَا بِرَبِّ يُظَهِّرُ الْخَيْرَ وَالْهُدَىٰ  
 ہم خدا سے جو خیر اور ہدایت کو ظاہر کرتا ہے راضی ہو گئے  
 أَأَنْتِ تُوَيْدُ فَاسِقًا غَيْرَ صَالِحِ  
 کیا تو فاسق ہونے کی حالت میں مدد کیا جائے گا  
 وَإِنِّي إِذَا مَا قَمْتُ لِلَّهِ مُخْلِصًا  
 اور میں جب اخلاص سے خدا کے لئے کھڑا ہوا  
 وَكَانَ لِي الرَّحْمَنُ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ  
 اور خدا میرے لئے ہر میدان میں تھا  
 وَأُعْطِيتُ قَلَمًا مِثْلَ مَنْجَرِدِ الْوَعْيِ  
 اور میں قلم لڑائی کے گھوڑے کی طرح دیا گیا ہوں  
 مِغْرٌ مِقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعًا  
 حملہ کرنیوالے بھاگنے والے آگے ہو نیوالے پیچھے ہو نیوالے  
 وَإِنْ يَرَاعَىٰ صَارُمٌ يَحْرَقُ الْعَدَا  
 اور میرا قلم ایک تلوار ہے جو دشمنوں کو جلاتا ہے  
 وَإِنْ كَلَامِي مِثْلَ سَيْفٍ مَقْطَعِ  
 اور میرا کلام تیغ بران کی طرح ہے  
 وَإِنِّي إِذَا حَاوَلْتُ كَلِمًا فَصِيحَةً  
 اور جب میں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کئے  
 وَأُعْطِيتُ فِي سُبُلِ الْكَلَامِ قَرِيحَةً  
 اور کلام کی راہوں میں ایسی طبیعت دیا گیا ہوں

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”عوجاء“ ہونا چاہیے۔ سبع معالقات کے دوسرے قصیدہ میں ”عوجاء مرقال“ استعمال ہوا ہے۔ (ناشر)

✽ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”تدلق“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

﴿۹۱﴾

وَصَبِرَ غَيْرِي كَالْحَقِيرِ الْحَبْلَقِ  
اور میرا غیر حقیر کو تہ قد کی طرح کیا گیا  
زَلَالٌ نَمِيرٌ لَا كَمَاءٍ مُرْنَقٍ  
آبِ خَوْشٍ اور صافی ہے اور میلا کچلا نہیں  
لَفَرٌّ مِنَ الْمِيدَانِ خَوْفًا كَخِرْنَقٍ  
ہر آئینہ ڈر کر خرگوش کی طرح میدان سے بھاگ جائے  
فَقَوْلِي وَنَطْقِي آيَةً لِّلْمُحَقِّقِ  
پس میرا قول اور نطق محقق کے لئے ایک نشان ہے  
وَجَمَلِ كَأَفْنَانَ الْمُعْذِقِ الْأَسْمَقِ  
اور جمالِ لطیف جو کھجور کی شانوں کی طرح ہیں وہ کھجور جو بہت لمبی چلی گئی ہے  
كَمَيِّتِ سَقَطِمِ \* أَوْ كَنُوبِ مُخْرَقِ  
پس تم مردہ کی طرح یا پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح گر گئے  
لِيُبْدِيَ رَبِّي شَأْنَ رَجُلٍ مُّوَفَّقِ  
اور تا خدا تعالیٰ توفیق یافتہ انسان کی شان ظاہر کرے  
وَإَيْدِنِي فَضْلًا فَفَكَّرُ وَعَمَّقِ  
اور اپنے فضل سے میری تائید کی پس سوچ اور خوب سوچ  
مُصْرًا عَلَى تَكْفِيرِهِ غَيْرِ مُعْتَقِي  
تکفیر پر اصرار کرنے والا باز نہ آنے والا  
أَتَانِي وَبَايَعَنِي بِقَلْبٍ مُّصَدِّقِ  
میرے پاس آیا اور دل کی تصدیق سے بیعت کی  
وَيَسْكُرُ شَأْنِي جَاهِلٌ مُّتَحَزِّقِ  
اور جو جاہل اور بخیل ہو وہ میری شان سے انکار کرتا ہے  
يُرِيهِمْ إِذَا فَقَدُوا عِيُونَ التَّانُقِ  
کون دکھاوے جب وہ اچھی باتوں کے دیکھنے کی آنکھ نہیں رکھتے

وَنَزَّهَهَا الرَّحْمَنُ عَنْ كُلِّ أَيْبَلَةٍ  
اور خدا نے ان کلموں کو ہر ایک نقصان سے منزہ کیا  
عَلَوْنَا ذَرِي قِنَنِ الْكَلَامِ وَقَوْلُنَا  
ہم کلام کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور ہمارا قول  
فَلَوْ جَاءَنَا بِالزَّمْرِ سَحْبَانٌ وَائِلٍ  
پس اگر اپنے گروہ کے ساتھ سحابِ نازل بھی ہمارے پاس آئے  
وَفَاصَتْ عَلَيَّ شَفْتِي مِنَ اللَّهِ رَحْمَةً  
اور خدا کی طرف سے میرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے  
وَكَوَلِمِ كَسِمَطِي لُؤْلُؤٍ قَدْ نَظَّمْتُهَا  
اور کلمے موتیوں کی طرح ہیں جن کو میں نے منظوم کیا  
إِذَا مَا عَرَضْنَا قَوْلَنَا كَالْمَنَاضِلِ  
جب ہم نے لڑنے والے کی طرح اپنا سخن پیش کیا  
فَمَا كَانَ يَوْمَ الْجَمْعِ إِلَّا لَدَلَّكُمْ  
پس جلسہ ہدایت کا دن ایسی غرض سے تھا کہ تمہاری ذلت ظاہر ہو  
أَبَادَكُمْ الرَّحْمَنُ خَزْبًا وَذَلَّةً  
خدا نے تم لوگوں کو ذلت کی مار سے مار دیا  
أَلَا رَبُّ خَصْمٍ كَانَ أَكْوَى كَمَثَلِكُمْ  
خبردار ہو بہت سے دشمن تمہاری طرح سخت لڑنے والے تھے  
فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّشْدُ مِنْ وَاهِبِ الْهَدْيِ  
پس جبکہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پہنچی  
رَأَيْتُ أَوْلَى الْأَبْصَارِ لَا يَنْكُرُونَنِي  
میں نے دانشمندیوں کو دیکھا ہے کہ میرا انکار نہیں کرتے  
لَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يَبْصُرُونَ بَهَا فَمَنْ  
ان کے واسطے آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے پس ان کو

☆ ”ہر آئینہ“ سہو کتابت سے زائد لکھا گیا ہے صرف ”تو“ ہونا چاہیے (ناشر)

✽ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”سقطتم“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

فدونک نُصحی واتق اللہ وارفق  
 پس میری نصیحت قبول کر اور خدا سے ڈر اور نرمی کر  
 وقد أشرقَت آياتِ ربِّي وتشرق  
 اور میرے رب کے نشان چمکے ہیں اور بعد اس کے چمکیں گے  
 ومالم يقع فاتركُ هواك ورتق  
 اور جو واقع نہیں ہوا اس کے لینے کا منظر رہ  
 كمشلك ما أنستُ رجلاً زَبَعْبِقِ  
 تیرے جیسا بدخو کوئی نہ دیکھا  
 كلب عفا في بطن جوز مُرصق  
 اس مغز انروٹ کی طرح جو تنگ اور سخت چھلکے والے انروٹ میں چھپ گیا ہو  
 فلا بد من رجل يسوق ويزعق  
 پس ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہے کہ ہانکے اور بلند آواز سے زجر کرے  
 وتحسب نفسك من عماء كسوذق  
 اور نابینائی سے اپنے تئیں ایک شاہین سمجھتا ہے  
 تمزق تمزيقا كثوب مُشبرق  
 پتلے کپڑے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا  
 تشابهت الأطوار يا أيها الشقي  
 اے شقی تمہارے طور ان سے مشابہ ہو گئے  
 كمثل خفافيش إذا الشمس تُشرق  
 ان سپروں کی طرح جو سورج کے چمکنے کے وقت اڑتی ہو جاتی ہیں  
 يَكُن أمره تكذيبُ أمرٍ محقق  
 محققوں کی تکذیب اس کی عادت ہو گئی  
 فإني عليكم يا عدا الحق أشفيق  
 و میں اود دشمنانِ حق تمہاری حالت پر ہراساں ہوں

آلا أيها الغالي إلام تُفسق؟  
 اے غلو کرنے والے تو کب تک گالیاں دے گا  
 وما جئكم من غير آي وحجة  
 اور میں بغیر نشانوں کے تمہارے پاس نہیں آیا  
 فما وقع منها خذ كمن يطلب الهدى  
 پس جو کچھ اس میں سے واقع ہو گیا اس کو طالب ہدایت کی طرح لے لے  
 رأيت كثيرا من لسام وإنسى  
 میں نے بہت لٹیم دیکھے مگر میں نے  
 تستر ثبك تحت كبر ونخوة  
 تیری عقل تکبر اور نخوت کے نیچے چھپ گئی  
 أراك كفدان تخاذل رجله  
 میں تجھے اس نیل کی طرح دیکھتا ہوں جو چلنے میں سستی کرتا ہے  
 وما أنت إلا كالعصافير ذلة  
 اور تو کچھ نہیں مگر ایک چڑیا ہے  
 فترجم يا إبليس ثم بحرية  
 پس اے ابلیس تو سگسار کیا جائے گا اور پھر ایک حربہ کے ساتھ  
 ورثت لئاماً قد خلوا قبل وقتكم  
 تو ان لٹیموں کا وارث ہو گیا جو تمہارے پہلے گزر گئے  
 وساءتكم ما قلنا فعينك قد عمث  
 اور تجھے ہماری بات بری معلوم ہوئی اور تو اندھا ہو گیا  
 ومن لم يكن في دينه ذا بصيرة  
 اور جو شخص اپنے دین میں بصیرت نہ رکھتا ہو  
 قفوتهم أموراً لم يكن علمها لكم  
 تم ان امور کے پیرو ہو گئے جن کا تمہیں علم نہ تھا

وَلَا تَسْتَهَيِّ بَلْ كَالْمَجَانِينِ تَشْمَقِ  
 اور باز نہیں آتا بلکہ دیوانوں کی طرح خوش ہوتا ہے  
 فَنَبْلَعُكُمْ كَالْقُرْشِ يَا أَهْلَ عَمَلِقِ  
 پس ہم تمہیں بڑی مچھلی کی طرح نگل لیں گے اے ظالمو  
 وَصِرْتُمْ كَمَيْتٍ أَوْ كَخَشْبٍ مُدْهَقِ  
 اور تم مردہ کی طرح ہو گئے یا ٹوٹی ہوئی لکڑی کی طرح  
 وَمِنْ أَفْقَانِ شَمْسُ الْمَحَاسِنِ تُشْرِقِ  
 اور ہمارے آفتق سے آفتاب محاسن طلوع کرتا ہے  
 وَمَا كَانَ مِنْ غَوْلٍ فَيَفْنَى وَيُمْحَقِ  
 اور جو شیطان کی طرف سے ہو وہ فنا ہو جاتا ہے اور نقصان پذیر ہو جاتا ہے  
 أَنْتَ عَلَيْنَا بَابُ ذِي الْمَجْدِ تُغْلِقِ  
 کیا تو ہم پر خدا تعالیٰ کا دروازہ بند کرتا ہے  
 تَقُولُ فَاقِمْ مَفْلِسٌ بَلْ كُمْدَحِقِ  
 اور کہتا ہے کہ ایک محتاج مفلس بلکہ ایسے آدمی کی طرح ہے جو بالکل بے نصیب ہو  
 بِمَالٍ وَأَوْلَادٍ وَجَاهٍ وَنُسْتَقِ  
 مال اور اولاد اور مرتبہ اور نوکر چاکروں سے فخر کرتا ہے  
 وَلَا مَالٌ فِي الدُّنْيَا كَقَلْبٍ يَتَّقِي  
 اور دنیا میں کوئی مال پرہیزگار دل کی طرح نہیں  
 وَإِنْ الْفِتْنَى بَعْدَ الْبَصِيرَةِ يَعْتَقِي  
 اور مرد آدمی بصیرت کے بعد بدگوئی سے ٹھہر جاتا ہے  
 حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا كَقَوْلِ مُلْفِقِ  
 یہ حدیث صحیح ہے کوئی بناوٹی کا قول نہیں  
 وَقَدْ عَصَمَنِي رَبُّ الْوَدَى مِنْ تَخَلُّقِ  
 اور خدا نے مجھے جھوٹ بولنے سے بچایا ہوا ہے

وَتُنَكِّرُ مَا أَبْدَى الْمُهْمِمُنْ عَزَّتِي  
 اور خدا نے جو ہماری عزت ظاہر کی اس سے تو انکار کرتا ہے  
 وَبَوْنٌ بَعِيدٌ بَيْنَ شَلْقٍ وَقُرْشِنَا  
 اور چھوٹی مچھلی اور ہماری بڑی مچھلی میں بڑا فرق ہے  
 وَنَحْنُ بِحَمْدِ اللَّهِ نَلْنَا مَدَارِجًا  
 اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مدارج تک پہنچ گئے  
 أَحَاطَتْ بِنَا الْأَنْوَارُ مِنْ كُلِّ جَانِبِ  
 ہر ایک طرف سے ہمیں نور محیط ہو گئے ہیں  
 وَيَسْمُو مِنَ الرَّحْمَنِ حَقُّ مَطَهَّرُ  
 اور خدا کی بات نشو و نما پاتی ہے  
 وَوَاللَّهِ إِنِّي مُؤْمِنٌ وَمُحِبُّهُ  
 اور بخدا میں مومن اور محب خدا ہوں  
 وَتَذَكَّرُنِي كَالْمُفْسِدِينَ مُحَقَّرًا  
 اور مجھے تحقیر سے تو یاد کرتا ہے  
 أَنْفَخِرِيَا مَسْكِينَ مِنْ قِلَّةِ النَّهْيِ  
 اے مسکین کیا کم عقلی کی وجہ سے  
 وَمَا الْفَخْرُ إِلَّا بِالتَّقَاةِ وَبِالْهُدَى  
 اور فخر محض پرہیز گاری کے ساتھ ہے  
 تَسْبُ وَقَدْ شَاهَدَتْ صِدْقِي وَآيَتِي  
 تو مجھے گالی دیتا ہے اور میرا صدق اور میری شان دیکھ چکا ہے  
 عَلَى رَأْسِ مَائَةٍ بُعِثَ رَجُلٌ مُجَدِّدٌ  
 صدی کے سر پر ایک مجدد آیا  
 أَنْعَزُو إِلَيَّ الْاِفْتِرَاءَ خَبَائِثُ  
 کیا میری طرف خباثت سے افترا کی تہمت کرتا ہے

وکھلاؤ لو لمُزَقْتُ کُلَّ الممزَقِ  
 سچائی سے دوستی رکھتا ہوں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں  
 وَذُقْنَا شراباً محییاً مِنْ تَذْوِقِ  
 اور ہم نے وہ شربت پیا ہے جو وقتاً فوقتاً پینے سے زندہ کر دیتا ہے  
 تَرَکْتَ نَمِیرَ المَاءِ مِنْ حُبِّ غَلْفِقِ  
 تو نے اچھا پانی کائی کی خواہش سے ترک کر دیا  
 وَعَیْنُکَ مِنْ جِدْلِ عَمَّا تَشْتَقِ  
 اور تیری آنکھ ایک موٹی جڑ کے اندر جانے سے پھٹ رہی ہے  
 وَتَکْرَهُ رَوْضًا مِنْ عَدِیْقِ مُلَبِّقِ  
 اور کھجوروں کے باغ سے پرہیز کرتا ہے  
 وَأَنْتَ کَخَفَاشِ الدُّجَى تَتَأَبَّقِ  
 اور تو خفاش کی طرح چھپتا ہے  
 فَتَعْلَمُ إِنْ مِتْنَا غَدًا أَيْنَا الشَّقِی  
 پس مرنے کے بعد تجھے معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کون شقی ہے  
 وَآخِرُ یَتَبَعُ کُلَّ قَوْلٍ مُلَفِّقِ  
 اور دوسرا ہر ایک رطب و یابس کی پیروی کرتا ہے  
 وَقَلْبًا کَمَوْمَاءِ وَنَفْسًا کَسَلْمِقِ  
 اور تیرے دل کو بے آب و دانہ جنگل کی طرح اور تیرے نفس کو بنجر زمین کی طرح  
 فَلَا یُؤْنِسُ الوَحْلَ المَزْلَ وَیَزْمِقِ  
 پس وہ پھسلانے والے کچھڑ کو نہیں دیکھتا اور پھسل جاتا ہے  
 فَأَنْیَ لَکُمْ تَأْیِیْدُ رَبِّ مُوَفِّقِ  
 پس خدا کی تائید تمہیں کہاں ہے  
 لَکُمْ أیْهَا الرَامُونَ رَمَى التَّخَلُّقِ  
 اے وہ لوگو جو محض دروغگوئی سے گالیاں دے رہے ہو

نَشَأْتُ أَحِبُّ الصَّدَقَ طِفْلاً وَیَافِعاً  
 میں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک  
 شَرِبْنَا زُلَالاً لَا یُکَدِّرُ صَفْوَهُ  
 ہم نے وہ پانی پیا ہے جس کی صفائی مکر نہیں ہوتی  
 عَجِبْتُ لِعَقْلِکَ یَا أُسَیْرَ ضَالِیةً!  
 تیری عقل پر اے گرفتار ضلالتِ تعجب ہے  
 أَتُبْصِرُ فِی عَیْنِی مَخَالَفَکَ القَدِی  
 کیا تو اپنے مخالف کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہے  
 تَمُوتُ بَوَادِ ذِی حِقَافٍ عَقْنَقْلِ  
 تو ایک ریتلے اور تہ بہ ریت کے جنگل میں مرتا ہے  
 تَجَلَّى الھُدَى وَالشَّمْسُ نَضَّتْ نِقَابَهَا  
 ظاہر ہو گئی ہدایت اور سورج نے برقع اتار ڈالا  
 وَسَمَّیْتَنِی أَشْقَى الرِّجَالِ تَعْصَباً  
 اور میرا نام تو نے اشقی الرجال رکھا ہے  
 وَلَا یَسْتَوِی المرءُ إِنْ هَذَا مُحَقِّقُ  
 اور ایسے دو آدمی برابر نہیں ہو سکتے کہ ایک ان میں سے محقق ہے  
 أَرِی رَأْسَکَ المَنْحُوسَ قَفْرًا مِنَ النُّهَى  
 میں تیرے منحوس سر کو عقل سے خالی دیکھتا ہوں  
 مَتَى ضَلَّ عَقْلُ المرءِ ضَلَّتْ حَوَاسُهُ  
 جب انسان کی عقل گمراہ ہو جاتی ہے تو ساتھ ہی حواس بھی گمراہ ہو جاتے ہیں  
 کَذَلِکَ مَتَّمْ مِنْ عِنَادٍ وَنَقْمَةٍ  
 اسی طرح تم عناد اور کینہ سے مر گئے  
 أَفِی الکُفْرِ أَمْثَالُ جَفَاءٍ وَغَلْظَةٍ  
 کیا کافروں میں ظلم اور درشتی میں تمہارا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے

أَتَلِكِ الْأُمُورِ وَمِثْلَهَا شَأْنُ مَتَّقِي  
 کیا یہ امور اور ان کی مانند متقی کی شان کے لائق ہیں  
 فَمَا كَانَ فِيكُمْ مَن يَتُوبُ وَيَتَّقِي  
 پس تم میں کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ توبہ اور تقویٰ اختیار کرتا  
 وَإِنَّا كَتَبْنَا بَعْضَهَا لِلْمُحَقِّقِ  
 اور بعض کو ہم نے محققوں کے لئے لکھ دیا  
 وَقَلْبِكَ يَا مَفْتُونُ يَعْوِي وَيَسْهَقُ  
 اور تیرا دل اے فتنہ میں پڑے ہوئے گدھے کی طرح آواز کر رہا ہے  
 فَخَفَّ قَهْرَ رَبِّ حَافِظِ الْحَقِّ وَأَتَّقِ  
 پس خود نگہدارندہ حق سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر  
 فَمَوْتَ الْفَتَى خَيْرَ لَهٗ مِّنْ تَخَلُّقِ  
 پس مرد کا مرنا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے  
 وَكُلِّ كَذُوبٍ لَا مَحَالَةَ يُؤَبِّقِ  
 اور ہر ایک دروغگو آخر ہلاک ہوتا ہے  
 وَتَكْذِيبِ أَهْلِ الْحَقِّ إِلَّا لَتُمْلَقِ  
 اور اس لئے تکذیب کرتا ہے کہ تا محو کیا جائے  
 وَلَيْسَ دَوَاءٌ فِي الدِّكَائِنِ لِلشَّقَى  
 مگر شقاوت کی کسی دواکان میں دوا نہیں  
 نَهِيَكَ تَحُطُّ ضَلَالَةً حِينَ تَسْمُقِ  
 تو تو کوئی ایسا بہادر نہ پاتا کہ گمراہی کو بلند ہونے سے روکتا  
 فَمِنَ حَيِّكُمْ مَن كَانَ حَيًّا لِيَسْمُقِ  
 پس تمہارے گروہ میں سے جو زندہ ہے وہ بھی لکھے  
 غَدًا طَلَّقَ السُّنْبُكِمَ كَزَوْجٍ تَطْلُقِ  
 اور تمہاری زبان کی روانگی ایسی کھوئی گئی جیسا کہ عورت کو طلاق دی جاتی ہے

أَهَذَا هُوَ التَّقْوَى الَّذِي فِي جَمِيعِكُمْ  
 کیا یہی تمہاری جماعتوں کا تقویٰ ہے  
 وَقُلْتُ لَكُمْ تَوَبُوا وَكُفُّوا لِسَانَكُمْ  
 اور میں نے تمہیں کہا کہ توبہ کرو اور زبان کو بند رکھو  
 وَلِلَّهِ آيَاتٌ لِّتَأْيِيدَ أَمْرَنَا  
 اور خدا نے ہمارے امر کی تائید میں کئی نشان ظاہر کئے ہیں  
 عَلَى قَلْبِ أَهْلِ اللَّهِ نَزَلَتْ سَكِينَةٌ  
 اہل اللہ کے دل پر سکینت نازل ہو گئی  
 أَيَا لَاعِنِي إِنْ السَّعَادَةَ فِي التَّقَى  
 اے میرے لعنت کرنے والے سعادت نیک بختی میں ہے  
 إِذَا كُتِبَ أَنْ الْمَوْتَ لَا بَدَّ تُدْرِكُ  
 جب لکھا گیا کہ موت ضرور ہے  
 وَلَا يَفْلِحُ الْإِنْسَانُ إِلَّا بِصَدَقِهِ  
 اور انسان محض صدق سے نجات پاتا ہے  
 وَمَا انْفَتَحَتْ شِدْقَاكَ بِالسَّبِّ وَالْهَجَا  
 اور تو نے گالیوں کے ساتھ اس لئے منہ کھولا ہے  
 وَإِنْ سَقَامَ الْجِسْمِ مَلْتَمَسُ الشِّفَا  
 اور جسم کی بیماری قابل شفا ہے  
 وَوَاللَّهِ لَوْ لَا حَرَبْتَنِي لَمْ تَكْذُبْ تَرَى  
 اور بخدا اگر میرا حربہ نہ ہوتا  
 وَإِنِّي كَتَبْتُ قَصِيدَتِي هَذِهِ لَكُمْ  
 اور میں نے یہ قصیدہ تمہارے مقابلہ کیلئے لکھا ہے  
 كَبُّكُمْ أُرَاكُمْ أَوْ كَأَحْمِرَةِ الْفَلَاحِ  
 میں گوگنوں کی طرح تمہیں دیکھتا ہوں یا جنگل کے گدھوں کی طرح

وقد ضُربَ من عینِی کماءٍ مُدْغَفِقِ  
 حالانکہ یہ میرے چشمہ سے پانی نکلنے والے کی طرح گرایا گیا ہے  
 فقالوا اَعَانَ عَلَیْهِ قَوْمٌ کُمُشْفِقِ  
 اور لوگوں نے کہا کہ اس کی دوسروں نے مدد کی ہے  
 فیملوا ☆ القِصائد لی بحِجْرِ التَّابِقِ  
 پس وہ میرے لیے پوشیدہ بیٹھ کر قصیدہ لکھتا ہے  
 عَلَیْهِ وَتَنْبَحُ کَالکَلَابِ وَتَزَعَقِ  
 اور کتوں کی طرح بھونکتا اور فریاد کرتا ہے  
 وَآثَرَتْ سَبَلَ الْغَیِّ یَا أَيْهَا الشَّقِیِّ  
 اور گمراہی کی راہیں اے شقی تو نے اختیار کیں  
 أَتُعْرِضُ عَنِ حَقِّ مِیْنِ مُزَوِّقِ  
 کیا تو کھلے کھلے اور آراستہ حق سے انکار کرتا ہے  
 وَقَدْ حُقِّقَ أَنْ تُمَحِیَ لِحَاكِمِ وَتُحَلِّقِ  
 اور واجب ہوا کہ تمہاری داڑھیاں نابود کی جائیں اور منڈائی جائیں  
 وَتُمْتَمُ کَمَوْتِ الْمَفْسَدِ الْمُتَحَلِّقِ  
 اور تم اس طرح مر گئے جس طرح مفسد دروغ گو مرتا ہے  
 وَأَخْزَى الْعِدَا وَأَبَادَ كُلًّا بِمَازِقِ  
 اور دشمنوں کو رسوا کیا اور سب کو میدان میں ہلاک کر دیا  
 فَمَا إِنْ أَرَى فِیْکَ الْهَدَایَةَ تُشْرِقِ  
 پس میں نہیں دیکھتا کہ ہدایت تجھ میں چمکے  
 کَزُبْرِ إِذَا حُمِلَتْ عَلَیْ ظَهْرِ زَهْلِقِ  
 ان کتابوں کی طرح جبکہ گدھے پر لادی جائیں  
 تَلَا بَعْضُکُمْ بَعْضًا کَأَحْمَقِ أَنْزِقِ  
 بعض بعض کے پیچھے لگے جیسے نادان شتاب کار

أَتَحْسَبُ أَنْ الْقَوْلَ قَوْلُ الْأَجَانِبِ  
 کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ قول غیروں کا قول ہے  
 فَمَا هِيَ إِلَّا كَلِمَةٌ قِيلَ مِثْلَهَا  
 پس یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ پہلے ایسا کہا گیا ہے  
 فَفَكَرُّ أَعْلَمُ مُنْشَأً لِي كَتَمْتُهُ  
 پس فکر کر لیا ایسا شئی تجھے معلوم ہے جو میں نے چھپا رکھا ہے  
 أَتَسْحَتُ كَذِبًا لَيْسَ عِنْدَكَ شَاهِدُ  
 کیا تو ایسا جھوٹ تراشتا ہے کہ اس پر تیرے پاس کوئی گواہ نہیں  
 رَضِیْتَ بِحُكَاكَاتِ إِبْلِیسَ شَقِوَةً  
 شیطانی وساوس کے ساتھ تو راضی ہو گیا  
 أَتَنْكِرُ آيَاتِي وَقَدْ شَاهَدْتَهَا  
 کیا تو دیدہ و دانستہ میرے نشانوں سے اعراض کرتا ہے  
 وَقَدْ مَاتَ "أَتَمُّ" عَمَّكَ الْمُتَنْصِرُ  
 اور آہتم تیرا چچا نھرائی مر گیا  
 رَأَيْتُمْ جَوَازِیْکُمْ مِنَ اللَّهِ رَبَّنَا  
 لو تم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں  
 وَقَدْ قَطَعَ رَبِّي أَنْفَ الْجَمْعِ كُلِّهِمْ  
 اور میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی  
 تَكْنَفَ قَلْبِکَ صَدًّا ظَلَمَاتِ الشَّقَا  
 تیرے دل پر انکار شقاوت محیط ہو گیا ہے  
 وَقَدْ ضَاعَ مَا عُلِّمْتَ إِنْ كُنْتَ عَالِمًا  
 اگر تو عالم تھا تو تیرا سب علم برباد ہو گیا  
 أَرَاکَ وَمَنْ ضَاهَاکَ رَبَّرَبَ جَهْلَةً  
 میں تجھے اور تیرے امثال کو جاہلوں کا ریوڑ دیکھتا ہوں



﴿۹۷﴾

وَصَاعَتْ خَلَائِكُمْ وَمُتَّمَّ كُمْغَرَقٍ  
 اور تمہاری بڑی بڑی کشتیاں تباہ ہو گئیں اور تم غرق شدہ انسان کی طرح مر گئے  
 هِنِيئًا لِرَجُلٍ قَدْ دَنَاهَا لِيَسْتَقِي  
 اس آدمی کو وہ چشمے گوارا ہوں کہ ان سے نزدیک ہوتا پانی پیئے  
 وَنُورًا عَلَيَّ وَجْهَ الْمَخَالَفِ يَبْزُقُ  
 اور نور دیا گیا ہوں جو مخالف کے منہ پر تھوکتا ہے  
 وَمَنْ جَاءَ نِيَّ صِدْقًا فَقَدْ دَخَلَ جَوْسَقِي  
 اور جو صدق کے ساتھ میرے پاس آیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا  
 عِدَاوَةٌ مَنِ يَدْعُو عَلَيَّ لِأَوْبَقِي  
 عداوت ضرر پہنچاتی جو مجھ پر میرے ہلاک ہونے کے لئے بددعا کرتا تھا  
 لِمَا حَفِظْتُنِي عَيْنُ رَبِّ مُرْمَقِي  
 کیونکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ نے مجھے بحال یا وہ خدا جو ہمیشہ مجھ اپنی نظر میں رکھتا ہے  
 فَيُعَلِّي الْمَهِيْمَنَ كُلَّ مَنْ كَانَ أَصْدَقِ  
 پھر خدا تعالیٰ اس شخص کا غلبہ ظاہر کرتا ہے جو اس کے نزدیک صادق ہوتا ہے  
 يَصْلُنَ إِلَىٰ حَقِّ مَبِينٍ مُّحَقِّقِ  
 کھلے کھلے حق کو پا لیں  
 وَقَدْ جِئْتُ مِنْ رَبِّي كِرَاعٍ مُّعْفِقِ  
 اور میں اپنے بپ کی طرف سے ایسا چرواہا ہوں جو بکریوں پر اگندہ کو اپنی طرف لاتا ہے  
 لِأُرْوِي أَقْوَامًا بِمَاءٍ أَغْدِقِ  
 تاکہ میں قوموں کو بہت سے پانی سے سیراب کروں  
 يَجِدُ كَاهِلِي هَذَا ذَلُولًا لِمُسْتَقِي  
 میرے اس موہنڈے کو پانی کے طلب کرنے والے کیلئے جھکا ہوا پایگا  
 وَأَكْرَمُ نَاسٍ عِنْدَهُ فَاتِكُ تَقِي  
 اور خدا کے نزدیک بزرگ آدمی وہی ہے جو دلیر اور نیک بخت ہے

رَأَيْتُمْ عَوَاقِبَكُمْ بَتْرَكَ سَفِينَتِي  
 تم نے میرے سفینہ کے ترک سے اپنا انجام دیکھ لیا  
 وَعِنْدِي عَيْوُنٌ جَارِيَاتٍ مِنَ الْهُدَى  
 اور میرے پاس ہدایت کے چشمے جاری ہیں  
 وَأُعْطِيْتُ عِلْمًا يَمَلَأُ الْعَيْنَ قُرَّةً  
 اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہوں جو آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے  
 وَإِنِّي أَرَى الْعَادِينَ فِي تَيْهَةِ الشَّقَا  
 اور میں ظالموں کو شقاوت کے جنگل میں دیکھتا ہوں  
 وَلَوْ كُنْتُ دَجَالًا كَذُوبًا لَضَرْنِي  
 اور اگر میں دجال اور دروغگو ہوتا تو مجھے اس شخص کی  
 دَعَاؤُهُمْ سَبُّوا ثُمَّ كَادُوا فُخِّيْبُوا  
 انہوں نے بددعا میں کس پھر گالیاں دیں پھر مکر کیا پھر نا امید ہو گئے  
 يَنَازِعَ أَقْوَامٌ وَيَشْتَدُّ حَرْبُهُمْ  
 تو میں جھگڑتی ہیں اور ان کی لڑائی سخت ہوتی ہے  
 فَلَيْتَ عَقُولَ الزَّمْرِ قَبْلَ افْتِضَاحِهَا  
 پس کاش کہ مخالف جماعتوں کی عقلیں ان کی رسوائی سے پہلے  
 وَمَا أَنَا إِلَّا مَنْزَرٌ عِنْدَ فِتْنَةٍ  
 اور میں فتنہ کے وقت ایک منزر ہو کر آیا ہوں  
 وَلِي قَرِيبَةٌ شَدُّوا عَلَيَّ عِصَامَهَا  
 اور میری ایک منٹک ہے جس کا بند میرے پر مضبوط کیا گیا ہے  
 فَمَنْ يَأْتِنِي صِدْقًا كَعِطْشَانَ سَاعِيًا  
 پس جو شخص صدق کے ساتھ پیاسے کی طرح دوڑتا ہوا میرے پاس آئیگا  
 فَقُمْ شَاهِدًا لِلَّهِ إِنْ كُنْتَ خَاشِعًا  
 پس اگر تو خدا کے لئے خشوع رکھتا ہے تو للہ گواہی کے لئے کھڑا ہوجا

وَذَلِكَ سِرٌّ بَيْنَ رُوحِي وَمُزْعَعِي  
 اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری فریادگاہ میں  
 فَوَاهَا لَهُ وَلِوَجْهِهِ الْمَتَأَلَّقِ  
 پس کیا اچھا وہ ہے اور کیا اچھا ہے اس کا منہ چمکنے والا  
 وَإِنِّي لِأَوَّلُ مَنْ نَوَى كُلَّ مُلْزَقِ  
 اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے ہر ایک پیوستہ کو پھینک کر دیا ☆  
 فَسَلُّ مَنْ يَشَاهِدُ بَعْضَ هَذَا التَّعَلُّقِ  
 پس اس شخص سے پوچھ جو اس تعلق کو دیکھنے والا ہے  
 فَفِي الْقُرْبِ يَحْيِي سِنِي وَفِي الْبُعْدِ يُؤَبِقِ  
 پس وہ قرب میں زندہ کرتا ہے اور دوری میں ہلاک کرتا ہے  
 قَمِيصَ رَسُولِ اللَّهِ أَيْضًا أَمْهَقِ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص جو بہت سفید ہے  
 وَأُعْطِيَتْ سَيْفًا جَدًّا أَصَلَ التَّخَلُّقِ  
 اور میں وہ تلوار دیا گیا ہوں جس نے جڑ دروغوں کی کاٹ دی  
 فَإِنْ كُنْتَ تَطْلُبُهَا فَفْتَشْ وَعَمِّقِ  
 پس اگر تو ان علامتوں کو طلب کرتا ہے پس تفتیش کر اور سوچ  
 حَفَافَهُ نَارًا فَاتِنِي أَيُّهَا التَّقِيُّ  
 اور دونوں کنارے اس کے آگ ہے پس اے پرہیزگار میرے پاس آ جا  
 فَأَيَقِنْتُ أَنْ شَرِيفَ قَوْمِي سَيَلْتَقِي  
 پس میں نے یقین کیا کہ جو میری قوم کا شریف ہے وہ ضرور مجھ سے ملے گا  
 عِبَادًا لَهُ قَتَلُوا بِسَيْفِ التَّعَشُّقِ  
 بندوں کو جو عشق کی تلوار سے قتل کئے گئے چن لے گا  
 يَجُذُّ رُؤُوسَ الْمُفْسِدِينَ وَيَفْرُقِ  
 مفسدوں کے سر کاٹے گا اور جدا کرے گا

وَقَدْ كُنْتُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ مَلْجَأِي  
 اور میں اس خدا کے لئے ہو گیا جو میری پناہ ہے  
 رَأَيْتُ وَجُوهًا ثُمَّ آثَرْتُ وَجْهَهُ  
 میں نے کئی منہ دیکھے پس اس کا منہ اختیار کر لیا  
 أَحَبُّ بِرُوحِي فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى  
 تمہاری پائی جان کے ساتھ اس کو دوست رکھتا ہوں جو انہماں کے نرم سے پلیدہ کرنے والا ہے  
 وَلِلَّهِ أَسْرَارٌ بِعَاشِقِ وَجْهِهِ  
 اور خدا کو اس کے عاشق کے ساتھ بھید ہیں  
 لِجَبِي خَوَاصُّ فِي الْوَصَالِ وَفُرْقَةٍ  
 میرے دوست کے لئے وصال اور جدائی میں خواص ہیں  
 وَأُعْطِيَتْ مِنْ جَبِي قَمِيصَ خِلَافَةٍ  
 اور میں اپنے پیارے کی طرف سے قمیص خلافت دیا گیا ہوں  
 وَأُعْطِيَتْ عِلْمَ الْفَتْحِ عِلْمَ مُحَمَّدٍ  
 اور میں فتح کا جھنڈا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے دیا گیا ہوں  
 فَسَلِّكَ عِلْمَاتِ عَلِيٍّ صَدَقَ دَعْوَتِي  
 پس میرے صدق دعویٰ پر یہ علامتیں ہیں  
 وَإِنْ صِرَاطِي مِثْلَ جَسْرِ عَلِيِّ اللَّطِيِّ  
 اور میری راہ دوزخ پر پل ہے  
 إِذَا مَا تَحَامَتْنِي الْأَرَادُلُ كَلْهَمِ  
 اور جب تمام رزیلوں نے مجھے چھوڑ دیا  
 أَرَى السَّلَاةَ يُحْزِي الْفَاسِقِينَ وَيُصْطَفِي  
 میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو رسوا کرے گا اور اپنے  
 وَيَأْتِي زَمَانٌ إِنَّ رَبِّي بِفَضْلِهِ  
 اور وہ زمانہ آتا ہے کہ میرا رب اپنے فضل سے

﴿۹۹﴾

فَتَرَوْنَ إِلَيْهَا مُقَلَّةً السَّمْتَانِقِ  
پس تعجب کر نیوالے کی نظر اس کو ٹٹکنگی لگا کر دیکھتی ہے  
وَمِنْ غَيْرِنَا بَاعِدُنْ كَالْمَتَابِقِ  
اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہو گئیں  
فَأَصْبَى رَشَاقْتُهُنَّ قَلْبَ مُرْمَقِ  
پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا  
فَرَحَلْتُ كَجَالِيَةِ ظِلَامٍ يَغْسِقِ  
پس اندھیرا یوں چلا گیا جیسا کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں  
كَحَسَنِ عَذَارَانَا وَخَدَّ أَبْرَقِ  
ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے  
وَأَنْسَتْ وَهَدَّ الْجَائِرِينَ كَصَمَلِقِ  
اور میں نے ظلم کر نیوالوں کے گڑھوں کو برابر زمین کی طرح دیکھا  
وَمِنْ أَرْدِي الْأَوْقَاتِ وَقْتُ النَّازِقِ  
اور سب وقتوں سے زیادہ ردی وقت تنگدلی کا وقت ہے  
بِهَا الذُّئْبُ يَعْوَى كَالْأَسِيرِ الْمَخْنَقِ  
انہیں بھیڑیا چیخیں مارتا ہے جیسا کہ قیدی جس کا گلا گھونٹا گیا ہو  
بِمَا صَانِي رَبِّي بَعِينِ التَّوَمِقِ  
کیونکہ خدا نے مجھے اپنی محبت کی آنکھ سے بچا لیا  
عَلَى فَيَدْفَعُهُ الْحَفِيفُ وَيَغْفِقِ  
پس خدا ایسے دشمن کو دفع کرتا اور اس کو تازیا نہ مارتا ہے  
فَمَا الْخَوْفُ إِنْ تُعْرِضُ وَإِنْ تَعْرِقِ  
پس کچھ خوف کی جگہ نہیں اگر تو کنارہ کرے یا بجل کرے  
فَهَلُّوْا وَرُضُّوْا مِنْ أَكْفٍ وَأَسْوِقِ  
پس اگر ممکن ہے تو اس عمارت کو تھیلیوں اور پنڈلیوں سے سہارا کر دو

وَقَدْ صُقِلْتُ كَلِمَى كَمَثَلِ سَجْنَجَلِ  
اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کئے گئے ہیں  
أَرَى غَيْدًا أَسْرَارٍ نَضُضْنَ لِرْمُقِنَا  
میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لئے تنگی ہو گئیں  
إِذَا مَا خَرَجْنَ مِنَ الْغَيْبِطِ بَزِينَةِ  
اور جبکہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں  
إِذَا مَا تَجَلَّى حَسَنُهُنَّ بِنُورِهِ  
اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا  
وَقَلَّ مِنَ الْأَخْدَانِ مَنْ كَانَ حُسْنُهُ  
اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حسن ہمارے  
فَجَعَلْتُ بِهِ ذَاثَ الْكُسُورِ لَنَا الشُّوَى  
پس ہمارے لئے ان کے ساتھ نشیب و فراز کی راہ سیدھی کی گئی  
وَلَيْسَ كَشَرِ الْصَدْرِ لِلْمَرْءِ نِعْمَةٌ  
اور انسان کے لئے شرح صدر جیسی اور کوئی نعمت نہیں  
وَنَفْسٌ كَمَوْمِاقِ السَّبَاعِ مُيَسَّدَةٌ  
اور بہت ایسے نفس ہیں کہ جنگل کے درندوں کی طرح ہلاک کر نیوالے  
فَمَا خَفْتُ صَوْلَتَهُمْ وَحَقَّرْتُ أَمْرَهُمْ  
پس میں ان کے حملہ سے نہیں ڈرا اور ان کے کاروبار کو حقیر جانا  
وَكَسَائِنُ تَسْرَى مِنْ مَفْسَدٍ هُوَ صَائِلٌ  
اور بہت مفسد تو دیکھے گا کہ وہ مجھ پر حملہ کر نیوالے ہیں  
تَجَلَّتْ مِنَ الرَّحْمَنِ أَنْوَارُ حَجَّتِي  
خدا کی طرف سے میری حجت کے نور ظاہر ہو گئے ہیں  
سَيْنُصْرُنِي رَبِّي وَيُعَلِّي عِمَارَتِي  
عنقریب خدا مجھے مدد دے گا اور میری عمارت کو بلند کرے گا

﴿۱۰۰﴾

تَبَصَّرْ خَصِيمِي هَل تَرَى مِنْ عِلَامَةٍ  
 اے میرے دشمن خوب دیکھ کیا تو کوئی علامت پاتا ہے  
 إِذَا مَا نَقُولُ هَلُمَّ لَا تَنْبِرِي لَنَا  
 جب کہیں آ تو ہمارے مقابل پر آتا نہیں  
 دَعْوَتْ فَأَكْثَرْتَ الدَّعَاءَ لِنَكْبَتِي  
 تو نے بددعا کی اور میرے ادبار کیلئے بہت بددعا کی  
 عَرَضْنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً أَمْرًا رَبَّنَا  
 ہم نے مہربانی سے اپنا ☆ رب کا امر تمہارے پیش کیا  
 وَقَلْتُ لَكُمْ تَوَبُوا وَلَا تَتْرَكُوا الْحَيَا  
 اور میں نے کہا کہ توبہ کرو اور حیا کو مت چھوڑو  
 وَإِنِّي حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ فَضُولِكُمْ  
 اور میں نے تمہاری بکواس کے وقت اپنے تئیں روکا  
 وَوَاللَّهِ لَا يُحْزِنِي الصَّدُوقُ بِقَوْلِكُمْ  
 اور بخدا صادق تمہاری بات کے ساتھ رسوائی نہیں کیا جاوے گا  
 فَتَوَبُوا إِلَى الرَّبِّ الْوَرَى \* وَاسْتَغْفِرُوا  
 پس خدا کی طرف توبہ کرو اور گناہ کی معافی چاہو

بِهَا يُعْرَفُ الْكَذَّابُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِ  
 جس سے جھوٹا پہچانا جاتا ہے  
 وَفِي بَيْتِكَ الْمُنْحَسُوسِ تَهْدِي وَتَرْتَقِي  
 اور اپنے منحوس گھر میں لکھتا اور اوپر چڑھتا ہے  
 فَوَاللَّهِ زِدْنَا بَعْدَهُ فِي التَّفَنُّقِ  
 پس بخدا ہم بعد اس کے تنعم میں زیادہ ہوئے  
 فَلَمَّ تَحْفَلُوا كِبْرًا وَقَدْ كُنْتُ أَشْفَقِي  
 پس تم نے کچھ پرواہ نہ کی اور میں ڈرتا تھا  
 فَزِدْتُمْ عِنَادًا وَاعْتَدَيْتُمْ كَأَفْسَقِي  
 پس تم عناد کی رو سے بڑھ گئے اور حد سے زیادہ گزر گئے جیسا کہ نفاق ہوتے ہیں  
 صَبْرًا عَلَى سَبِّ وَشْتِمٍ مُحَرِّقِ  
 اور تمہاری گالیوں پر صبر کیا  
 أَيُرْهَقُ قَتْرٌ وَجْهَ مَنْ كَانَ أَصْدَقِ  
 کیا صادق کے منہ پر غبار آسکتی ہے  
 وَلَا تَشْتَرُوا بِالْحَقِّ عَيْشًا مُرَمَّقِ  
 اور تھوڑے عیش کے لئے حق کو مت چھوڑو

## خاتمة الكتاب

إِنَّ كِتَابِي هَذَا آخِرُ الْوَصَايَا لِلْعُلَمَاءِ ، الَّذِينَ تَصَدَّقُوا لِلتَّكْذِيبِ وَالِاسْتِهْزَاءِ يَا حَسْرَةَ  
 عَلَيْهِمْ وَعَلَى مَا أَرَوْا مِنْ حَالَةٍ ! إِنَّهُمْ فَتَحُوا عَلَى النَّاسِ أَبْوَابَ ضَلَالَةٍ ، فِي زَمَنِ تَطَايُرَتْ فِيهِ الْفِتْنُ  
 كَشُعْلَةٍ جَوَالِيَةٍ ، وَالنَّاسُ كَانُوا تَائِهِينَ فِي مَوَامِةٍ بَطَالَةٍ ، فَأَلْفَاهُمُ الْعُلَمَاءُ فِي وَهْدٍ مُغْتَالَةٍ ،  
 وَجَمَعُوا لَهُمْ قِذَائِفَ جَهَالَةٍ ، ثُمَّ أَوْقَدُوا قِذَائِفَهُمْ بِقَبْسٍ وَذُبَالَةٍ ، وَصَارُوا لَهُمْ كَضِعْطِ  
 عَلَى إِبَالَةٍ ، وَاخْتَارُوا مَدْرَجَ الْيَهُودِ ، وَسَلَكُوا مَسْلَكَ الْغِيِّ وَالْعُنُودِ ، وَمَا كَانُوا مُنْتَهِيْنَ .

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”اپنے“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

❁ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”رَبِّ الْوَرَى“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)





ٹائپل بار اول

الہدیۃ المبارکہ

یعنی کتاب

حکمتیہ عکرم

بقلم قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۱۸۹۷ء







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

### یہ عریضہ مبارکبادی

اس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھڑانے کے لئے آیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دنیا میں سچائی قائم کرے اور لوگوں کو اپنے پیدا کنندہ سے سچی محبت اور بندگی کا طریق سکھائے۔ اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں سچی اطاعت کا طریق سمجھائے اور بنی نوع میں باہمی سچی ہمدردی کرنے کا سبق دیوے۔ اور نفسانی کینوں اور جوشوں کو درمیان سے اٹھائے اور ایک پاک صلح کاری کو خدا کے نیک نیت بندوں میں قائم کرے جس کی نفاق سے ملونی نہ ہو اور یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکرگذاری ہے کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ والی انگلستان و ہند دامت اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوہلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

اس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہندوانگلستان کی شصت سالہ جوہلی کو دیکھا۔ جس قدر اس دن کے آنے سے مسرت ہوئی کون اس کو اندازہ کر سکتا ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور شکر سے بھری ہوئی مبارکباد پہنچے۔ خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے!

وہ خدا جو زمین کو بنانے والا اور آسمانوں کو اونچا کرنے والا اور چمکتے ہوئے سورج اور چاند کو ہمارے لئے کام میں لگانے والا ہے۔ اس کی جناب میں ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو جو اپنی رعایا کی مختلف اقوام کو کنارِ عاطفت میں لئے ہوئے ہے جس کے ایک وجود سے کروڑہا انسانوں کو آرام پہنچ رہا ہے تا دیرگاہ سلامت رکھے اور ایسا ہو کہ جلسہ جوہلی کی تقریب پر (جس کی خوشی سے کروڑہا دل برٹش انڈیا اور انگلستان کے جوش نشاط میں ان پھولوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں جو نسیم صبا کی ٹھنڈی ہوا سے شگفتہ ہو کر پرندوں کی طرح اپنے پروں کو ہلاتے ہیں) جس زور شور سے زمین مبارکبادی کیلئے اچھل رہی ہے ایسا ہی آسمان بھی اپنے آفتاب و ماہتاب اور تمام ستاروں کے ساتھ مبارکبادیاں دیوے! اور عنایتِ صمدی ایسا کرے کہ جیسا کہ ہماری عالی شان محسنہ ملکہ معظمہ والی ہندوانگلستان اپنی رعایا کے تمام بوڑھوں اور بچوں کے دلوں میں ہر دل عزیز ہے ویسا ہی آسمانی فرشتوں کے دلوں میں بھی ہر دل عزیز ہو جائے۔ وہ قادر جس نے بے شمار دنیوی برکتیں اس کو عطا کیں دینی برکتوں سے بھی اسے مالا مال کرے۔ وہ رحیم جس نے اس جہان میں اس کو خوش رکھا اگلے جہان میں بھی خوشی کے سامان اس کے لئے عطا کرے۔ خدا کے کاموں سے کیا بعید ہے کہ ایسا مبارک وجود جس سے کروڑہا بلکہ بے شمار نیکی کے کام ہوئے اور ہو رہے ہیں اس کے ہاتھ سے یہ آخری نیکی بھی ہو جائے

﴿۳﴾

کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائے تا فرشتوں کی روحیں بھی بول اٹھیں کہ اے موحدہ صدیقہ تجھے آسمان سے بھی مبارکباد جیسا کہ زمین سے !!

یہ دعا گو کہ جو دنیا میں عیسیٰ مسیح کے نام سے آیا ہے اسی طرح وجودِ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے جیسا کہ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا۔ سواگر چہ جلسہ جوہلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکرگذاری کا ہدیہ گزارنے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لئے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کارروائی کیلئے ملکہ معظمہ کی پُر امن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کیلئے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امن کے ساتھ میں نے اس ملک میں بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ میں نے اس شکرگذاری کیلئے بہت سی کتابیں اردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلانی ہیں اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے لیکن میرے لئے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ سو اسی بناء پر آج مجھے جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جوہلی کے مبارک موقعہ پر جو سچی وفادار رعایا کے لئے بے شمار شکر اور خوشی کا محل ہے اس

دلی مدعا کے پورا کرنے کے لئے جرأت ہوئی ہے۔

میں اس بات کو ظاہر کرنا بھی اپنی روشناسی کرانے کی غرض سے ضروری دیکھتا ہوں کہ میں حضرت ملکہ معظمہ کی رعایا میں سے پنجاب کے ایک معزز خاندان میں سے ایک شخص ہوں جو میرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوں۔ میرے والد کا نام میرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے والد کا نام میرزا عطاء محمد اور ان کے والد کا نام میرزا گل محمد تھا۔ یہ آخر الذکر اس زمانہ سے پہلے والیان ملک میں سے تھے۔ مجھے خدا نے جیسا کہ آگے بیان ہوگا اپنی خدمت میں لے لیا اور جیسا کہ وہ اپنے بندوں سے قدیم سے کلام کرتا آیا ہے مجھے بھی اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف بخشا اور مجھے اس نے نہایت پاک اصولوں پر جو نوع انسان کے لئے مفید ہیں قائم کیا چنانچہ مجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گذر گیا ہے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے کیوں کہ خدا کی سنت ابتدا سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں آیا بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے کبھی سرسبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے خدا اس بے باک کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے کیوں کہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا اور دلیری سے خدا پر

﴿۵﴾ افترا کیا۔ پس خدا اُس کو وہ عظمت نہیں دیتا جو راستبازوں کو دی جاتی ہے اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے جو صادق نبیوں کے لئے مقرر ہے۔

اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر یہی بات سچ ہے تو پھر دنیا میں ایسے مذہب کیوں پھیل گئے جن کی کتابوں میں انسانوں یا پتھروں یا فرشتوں یا سورج اور چاند اور ستاروں اور یا آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ مخلوق کو خدا کر کے مانا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے مذہب یا تو ان لوگوں کی طرف سے ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ الہام اور وحی کے مدعی ہوئے بلکہ اپنی فکر اور عقل کی غلطی سے مخلوق پرستی کی طرف جھک گئے۔ اور یا بعض مذہب ایسے تھے کہ درحقیقت خدا کے کسی سچے نبی کی طرف سے ان کی بنیاد تھی لیکن مرور زمانہ سے ان کی تعلیم لوگوں پر مشتبہ ہو گئی۔ اور بعض استعارات یا مجازات کو حقیقت پر حمل کر کے وہ لوگ مخلوق پرستی میں پڑ گئے۔ لیکن دراصل وہ نبی ایسا مذہب نہیں سکھاتے تھے۔ سو ایسی صورت میں ان نبیوں کا قصور نہیں کیونکہ وہ صحیح اور پاک تعلیم لائے تھے بلکہ جاہلوں نے بد فہمی سے ان کی کلام کے اٹلے معنی کئے۔ سو جن جاہلوں نے ایسا کیا انہوں نے یہ دعویٰ تو نہیں کیا کہ ہم پر خدا کا کلام نازل ہوا ہے اور ہم نبی ہیں بلکہ نبوت کی کلام کو اجتہاد کی غلطی سے انہوں نے الٹا سمجھا۔ سو یہ غلطیاں اور گمراہیاں اگرچہ گناہ میں داخل ہیں اور خدا تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں مگر ان کے پھیلنے کو خدا تعالیٰ اس طرح پر نہیں روکتا جس طرح اس مفتری کی کارروائی کو روکتا ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے۔ کوئی سلطنت خواہ زمینی ہے خواہ آسمانی ایسے مفتری کو مہلت نہیں دیتی جو ایک جھوٹا قانون بنا کر پھر سلطنت کی طرف منسوب کرتا ہے کہ وہ قانون اس گورنمنٹ سے پاس ہو کر نکلا ہے اور نہ کوئی سلطنت جائز رکھتی ہے کہ کوئی شخص جھوٹے طور پر سرکاری

ملازم بن کر ناجائز حکومت کو عمل میں لاوے۔ اور ایسا ظاہر کرے کہ وہ گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ہے حالانکہ وہ عہدہ دار کیا کسی ادنیٰ درجہ کا ملازم بھی نہیں۔

سو یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا بلکہ ایسا شخص جلد پکڑا جاتا اور اپنی سزا کو پہنچ جاتا ہے۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا اور اگر ہم ان کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس مذہب کے پابندوں کو بد چلیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملالت ان مذاہب کے بانیوں پر لگاویں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص کھلا کھلا خدا پر افترا کرے اور کہے کہ میں اس کا نبی ہوں اور اپنا کلام پیش کرے اور کہے کہ ”یہ خدا کا کلام ہے“ حالانکہ وہ نہ نبی ہو اور نہ اس کا کلام خدا کا کلام ہو۔ اور پھر خدا اس کو سچوں کی طرح مہلت دے اور سچوں کی طرح اس کی قبولیت پھیلانے۔

لہذا یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں۔ جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا اور کروڑ ہا لوگ اس مذہب میں آگئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے اور اگر اس اصل کی تمام دنیا پابند ہو جائے تو ہزاروں فساد اور توہین مذہب جو مخالف امن عامہ خلاق ہیں اٹھ جائیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ کسی مذہب کے پابندوں کو

﴿۷﴾

ایک ایسے شخص کا پیرو خیال کرتے ہیں جو ان کی دانست میں دراصل وہ کاذب اور مفتری ہے تو وہ اس خیال سے بہت سے فتنوں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور وہ ضرور تو بہن کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس نبی کی شان میں نہایت گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں اور اپنے کلمات کو گالیوں کی حد تک پہنچاتے ہیں اور صلح کاری اور عامہ خلائق کے امن میں فتور ڈالتے ہیں حالانکہ یہ خیال ان کا بالکل غلط ہوتا ہے اور وہ اپنے گستاخانہ اقوال میں خدا کی نظر میں ظالم ہوتے ہیں۔ خدا جو رحیم و کریم ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو ایک جھوٹے کو ناحق کا فروغ دے کر اور اسکے مذہب کی جڑ جما کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے اور نہ جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص باوجود مفتری اور کذاب ہونے کے دنیا کی نظر میں سچے نبیوں کا ہم پلہ ہو جائے۔

پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت

اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہیے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں بلکہ چاہیے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کے رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے اور یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں جن کو تورات میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں۔ سو ایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتاب کاری ہوتی ہے۔



﴿۹﴾

خلاصہ یہ کہ دنیا کی بھلائی اور امن و صلح کاری اور تقویٰ اور خدا ترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں جن کی سچائی کی نسبت کروڑ ہا انسانوں کی صد ہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو اور خدا کی تائیدیں قدیم سے ان کے شامل حال ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو یا یورپین ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہو۔

میں اس اصول کو اس غرض سے حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ امن کو دنیا میں پھیلانے والا صرف یہی ایک اصول ہے جو ہمارا اصول ہے اسلام فخر کر سکتا ہے کہ اس پیارے اور دلکش اصول کو خصوصیت سے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم ایسے بزرگوں کی کسر شان کریں جو خدا کے فضل نے ایک دنیا کو ان کے تابع کر دیا اور صد ہا برسوں سے بادشاہوں کی گردنیں ان کے آگے جھکتی چلی آئیں؟ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم خدا کی نسبت یہ بدظنی کریں کہ وہ جھوٹوں کو بچوں کی شان دے کر اور بچوں کی طرح کروڑ ہا لوگوں کا ان کو پیشوا بنا کر اور ان کے مذہب کو ایک لمبی عمر دے کر اور ان کے مذہب کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے؟ اگر خدا ہی ہمیں دھوکا دے تو پھر ہم راست اور ناراست میں کیونکر فرق کر سکتے ہیں؟

یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے کہ جھوٹے نبی کی شان و شوکت اور قبولیت اور عظمت ایسی پھیلنی نہیں چاہیے جیسا کہ سچے کی اور جھوٹوں کے منصوبوں میں وہ رونق پیدا نہیں ہونی چاہیے جیسا کہ سچے کے کاروبار میں پیدا ہونی چاہیے۔ اسی لئے سچے کی اول علامت یہی ہے کہ خدا کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اس کے شامل حال ہو اور خدا اس کے مذہب کے پودہ کو کروڑ ہا دلوں میں لگا دیوے اور عمر بخشنے۔ پس جس نبی کے مذہب

میں ہم یہ علامتیں پاویں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی موت اور انصاف کے دن کو یاد کر کے ایسے بزرگ پیشوا کی اہانت نہ کریں بلکہ سچی تعظیم اور سچی محبت کریں۔ غرض یہ وہ پہلا اصول ہے جو ہمیں خدا نے سکھلایا ہے جس کے ذریعہ سے ہم ایک بڑے اخلاقی حصہ کے وارث ہو گئے ہیں۔

اور دوسرا اصول جس پر مجھے قائم کیا گیا ہے وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے۔ سو مجھے خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آج کل جہاد سمجھا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہیں۔ بے شک قرآن شریف میں لڑائیوں کا حکم ہوا تھا جو موسیٰ کی لڑائیوں سے زیادہ معقول اور یشوع بن نون کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدگی اپنے اندر رکھتا تھا اور اس کی بنا صرف اس بات پر تھی کہ جنہوں نے مسلمانوں کے قتل کرنے کے لئے ناحق تلواریں اٹھائیں اور ناحق کے خون کئے اور ظلم کو انتہا تک پہنچایا ان کو تلواروں سے ہی قتل کیا جائے مگر پھر بھی یہ عذاب موسیٰ کی لڑائیوں کی طرح بہت سختی اپنے اندر نہیں رکھتا تھا بلکہ جو شخص قبول اسلام کے ساتھ اگر وہ عربی ہے یا جزیہ کے ساتھ اگر وہ غیر عربی ہے پناہ لیتا تھا تو وہ عذاب ٹل جاتا تھا اور یہ طریق بالکل قانون قدرت کے موافق تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کے عذاب جو وباؤں کے رنگ میں دنیا پر نازل ہوتے ہیں وہ صدقہ خیرات اور دعا اور توبہ اور خشوع اور خضوع کے ساتھ بیشک زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جب شدت سے وبا کی آگ بھڑکتی ہے تو طبعاً دنیا کی تمام قومیں دعا اور توبہ اور استغفار اور صدقہ خیرات کی طرف مشغول ہو جاتی ہیں اور خدا کی طرف رجوع کرنے کے لئے ایک طبعی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب کے نزول کے وقت طبائع

﴿۱۱﴾

انسانیہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ایک طبعی امر ہے اور توبہ اور دعا کرنا عذاب کے وقتوں میں انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا ہے یعنی توبہ اور استغفار سے عذاب ٹل بھی جاتا ہے جیسا کہ یونس نبی کی قوم کا عذاب ٹل گیا ایسا ہی حضرت موسیٰ کی دعا سے کئی دفعہ بنی اسرائیل کا عذاب ٹل گیا۔ سو خدا تعالیٰ کا ان کفار کو جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں پر بہت سختی کی تھی یہاں تک کہ عورتیں اور بچے بھی قتل کئے تھے۔ تلوار کے عذاب سے شکنجہ میں گرفتار کرنا اور پھر ان کی توبہ اور رجوع اور حق پذیری سے نجات دے دینا یہ وہی خدا کی قدیم عادت ہے جس کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے۔

غرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسلامی جہاد کی جڑ یہی تھی کہ خدا کا غضب ظلم کرنے والوں پر بھڑکا تھا لیکن کسی عادل گورنمنٹ کے سایہ معدلت کے نیچے رہ کر جیسا کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سلطنت ہے پھر اس کی نسبت بغاوت کا قصد رکھنا اس کا نام جہاد نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہایت وحشیانہ اور جہالت سے بھرا ہوا خیال ہے۔ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کر سکیں اس کی نسبت بد نیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد۔ اسی لئے ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکرگزاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں

تفصیل سے لکھا کہ کیوں کر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیوں کر آزادی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں۔ پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔ یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

میں نے اپنی تالیف کردہ کتابوں میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جو کچھ نادان مولوی تلوار کے ذریعہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ امر سچے مذہب کیلئے دوسرے رنگ میں گورنمنٹ برطانیہ میں حاصل ہے یعنی ہر ایک شخص تمام تر آزادی اپنے مذہب کا اثبات اور دوسرے مذہب کا ابطال کر سکتا ہے اور میری رائے میں مسلمانوں کیلئے مذہبی خیالات کے اظہار میں قانونی حد تک وسیع اختیارات ہونے میں بڑی پر خیر مصلحت ہے کیونکہ وہ اس طور سے اپنی اصل غرض کو پا کر جنگجویی کی عادات کو جو کتاب اللہ کی غلط فہمی سے بعضوں میں پائی جاتی ہیں بھلا دیں گے۔ وجہ یہ کہ جیسا کہ ایک منشی چیز کا استعمال کرنا دوسری منشی چیز سے فارغ کر دیتا ہے ایسا ہی جب ایک مقصد ایک پہلو سے نکلتا ہے تو دوسرا پہلو خود دست ہو جاتا ہے۔

انہیں اغراض سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مذہبی مباحثات کے بارے میں

﴿۱۳﴾

انگریزی آزادی سے فائدہ اٹھاؤں اور نیز اسلامی جوش کے لوگوں کو اس جائز امر کی طرف توجہ دے کر ناجائز خیالات اور جوشوں سے ان کے جذبات کو روک دوں۔ مسلمان لوگ ایک خونِ مسیح کے منتظر تھے اور نیز ایک خونِ مہدی کی بھی انتظار کرتے تھے۔ اور یہ عقیدے اس قدر خطرناک ہیں کہ ایک مفتری کا ذب مہدی موعود کا دعویٰ کر کے ایک دنیا کو خون میں غرق کر سکتا ہے کیوں کہ مسلمانوں میں اب تک یہ خاصیت ہے کہ جیسا کہ وہ ایک جہاد کی رغبت دلانے والے فقیر کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ شاید وہ ایسی تابعداری بادشاہ کی بھی نہیں کر سکتے۔ پس خدا نے چاہا کہ یہ غلط خیالات دور ہوں اس لئے اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معبود کا خطاب دے کر میرے پر ظاہر فرمایا کہ کسی خونِ مہدی یا خونِ مسیح کی انتظار کرنا سراسر غلط خیال ہے بلکہ خدا ارادہ فرماتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دنیا میں پھیلا دے۔ سو میرا اصول یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے لیکن اس گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت نہ صرف اس قدر ہے بلکہ چونکہ ہم اس دولت کے سایہ عاطفت کے نیچے با من زندگی بسر کرتے ہیں اس لئے اس دولت کے لئے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اس کی دنیا اور آخرت کے لئے دعا بھی کریں۔

افسوس کہ جس وقت سے میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سنائی ہے کہ کوئی خونِ مہدی یا خونِ مسیح دنیا میں آنے والا نہیں ہے بلکہ ایک شخص صلح کاری کے ساتھ آنے والا تھا جو میں ہوں اس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور مجھ کو کافر اور دین سے خارج ٹھہراتے ہیں۔ عجیب بات ہے

کہ یہ لوگ بنی نوع کی خونریزی سے خوش ہوتے ہیں مگر یہ قرآنی تعلیم نہیں ہے اور نہ سب مسلمان اس خیال کے ہیں۔ یہ پادریوں کی بھی خیانت ہے کہ ناحق دائمی جہاد کے مسئلہ کو قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر بعض نادانوں کو دھوکہ میں ڈال کر نفسانی جوشوں کی طرف ان کو توجہ دیتے ہیں۔ اور میں نہ اپنے نفس سے اور نہ اپنے خیال سے بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گورنمنٹ کے سایہ عطوفت کے نیچے میں امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں اس کے لئے دعا میں مشغول رہوں اور اس کے احسانات کا شکر کروں اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھوں اور جو کچھ مجھے فرمایا گیا ہے نیک نیتی سے اس تک پہنچاؤں۔ لہذا اس موقعہ جو بلی پر جناب ملکہ معظمہ کے ان متواتر احسانات کو یاد کر کے جو ہماری جان اور مال اور آبرو کے شامل حال ہیں ہدیہ شکرگزاری پیش کرتا ہوں اور وہ ہدیہ دعائے سلامتی و اقبال ملکہ ممدوحہ ہے جو دل سے اور وجود کے ذرہ ذرہ سے نکلتی ہے۔

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الہی میں جھکتے ہیں اور ہماری رو میں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرہ ہند! اس جو بلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جان سے تجھے مبارکباد دیتے ہیں اور خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے ان نیکیوں کی بہت بہت جزا دے جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکر گزار تیرے لئے کر سکتا ہے ہماری طرف سے تیرے

﴿۱۵﴾

حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو مرادوں کے ساتھ ٹھنڈی رکھے اور تیری عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے اور تیری اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھاوے۔ اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے۔ ہم اس کریم و رحیم خدا کا بہت بہت شکر کرتے ہیں جس نے اس مسرت بخش دن کو ہمیں دکھایا۔ اور جس نے ایسی محسنہ رعیت پرورداد گستر بیدار مغز ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی۔ اور ہمیں اس کے مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقعہ دیا کہ ہم ہر ایک بھلائی کو جو دنیا اور دین کے متعلق ہو حاصل کر سکیں۔ اور اپنے نفس اور اپنی قوم اور اپنے بنی نوع کے لئے سچی ہمدردی کے شرائط بجالا سکیں اور ترقی کی ان راہوں پر آزادی سے قدم مار سکیں جن راہوں پر چلنے سے نہ صرف ہم دنیا کی مکروہات سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ ابدی جہان کی سعادتیں بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ تمام نیکیاں اور ان کے وسائل جناب قیصرہ ہند کی عہد سلطنت میں ہم کو ملی ہیں اور یہ سب خیر اور بھلائی کے دروازے اسی ملکہ معظمہ مبارکہ کے ایام بادشاہت میں ہم پر کھلے ہیں تو اس سے ہمیں اس بات پر قوی دلیل ملتی ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی نیت رعایا پروری کے لئے نہایت ہی نیک ہے کیونکہ یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ بادشاہ کی نیت رعایا کے اندرونی حالات اور ان کے اخلاق اور چال چلن پر بہت اثر رکھتی ہے یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب کسی حصہ زمین پر نیک نیت اور عادل بادشاہ حکمرانی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ اس زمین کے رہنے والے اچھی باتوں اور نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے ہیں اور خدا اور خلقت کے ساتھ اخلاص کی عادت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ امر ہر ایک آنکھ کو بدیہی طور پر نظر آ رہا ہے کہ برٹش انڈیا

میں اچھی حالتوں اور اچھے اخلاق کی طرف ایک انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور وحشیانہ جذبات ملکوتی حالات کی طرف انتقال کر رہے ہیں اور نئی ذریت نفاق کی جگہ اخلاص کو زیادہ پسند کرتی جاتی ہے اور لوگوں کی استعدادیں سچائی کے قبول کرنے کے لئے بہت نزدیک آتی جاتی ہیں۔ انسانوں کی عقل اور فہم اور سوچ میں ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور اکثر لوگ ایک سادہ اور بے لوث زندگی کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد سلطنت ایک ایسی روشنی کا پیش خیمہ ہے جو آسمان سے اتر کر دلوں کو روشن کرنے والی ہے۔ ہزاروں دل اس طرح پر راستی کے شوق میں اچھل رہے ہیں کہ گویا وہ ایک آسمانی مہمان کے لئے جو سچائی کا نور ہے پیشوائی کے طور پر قدم بڑھاتے ہیں۔ انسانی قوموں کے تمام پہلوؤں میں اچھے انقلاب کا رنگ دکھائی دیتا ہے اور دلوں کی حالت اس عمدہ زمین کی طرح ہو رہی ہے جو اپنا سبزہ نکالنے کے لئے پھول گئی ہو۔ ہماری ملکہ معظمہ اگر اس بات سے فخر کریں تو بجا ہے کہ روحانی ترقیات کے لئے خدا اسی زمین سے ابتدا کرنا چاہتا ہے جو برٹش انڈیا کی زمین ہے۔ اس ملک میں کچھ ایسے روحانی انقلاب کے آثار نظر آتے ہیں کہ گویا خدا بہتوں کو سفلی زندگی سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ اکثر لوگ بالطبع پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے میل کرتے جاتے ہیں اور بہت سی روحوں میں تعلیم اور عمدہ اخلاق کی تلاش میں ہیں اور خدا کا فضل امید دے رہا ہے کہ وہ اپنی ان مرادوں کو پائیں گے۔

اگرچہ اکثر قومیں ابھی ایسی کمزور ہیں کہ سچائی کی گواہی صفائی کے ساتھ دے نہیں سکتیں بلکہ سچائی کو سمجھ نہیں سکتیں اور ان کی تحریر اور تقریر میں کم و بیش تعصب کی رنگ آمیزی پائی جاتی ہے مگر دیکھا جاتا ہے کہ انصاف پسند انسانوں میں حق شناسی کی قوت بڑھ گئی ہے۔ وہ راستی کی چمک کو بہت سے پردوں میں سے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی قابل قدر



﴿۱۷﴾

بات ہے کہ اکثر لوگ عرفانی روشنی کی تلاش میں لگ گئے ہیں۔ ہاں تلاش کی دُھن میں غلطیوں میں بھی پڑ رہے ہیں اور غیر معبود کو حقیقی معبود کی جگہ بھی دیتے ہیں مگر کچھ شک نہیں کہ ایک حرکت پیدا ہوگئی ہے اور باتوں کی حقیقت اور اصلیت اور جڑ تک پہنچنا اور سطحی خیالات تک رکے نہ رہنا قابل تعریف خلق سمجھا گیا ہے جس سے آئندہ کی امیدیں مضبوط ہوگئی ہیں۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ یہ بھی بادشاہ وقت کا ایک پرتوہ ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ گورنمنٹ ہندوستان میں داخل ہوتے ہی ایک روحانی سرگرمی اور حق کی تلاش کا اثر ساتھ لائی ہے اور بلاشبہ یہ اس ہمدردی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دل میں برٹش انڈیا کی رعیت کی نسبت مرکوز ہے۔

اور اگرچہ میں ان احسانوں کا بھی بدرجہ غایت قدر کرتا ہوں جو جسمانی طور پر جناب ملکہ معظمہ کی توجہات سے شامل حال مسلمانان ہند ہیں لیکن ایک بڑا حصہ عنایات حضرت قیصرہ ہند کا یہی ہے کہ ان کے ایام دولت میں ہندوستان کی بہت سی وحشیانہ حالتیں رو بہ اصلاح ہوگئی ہیں اور ہر ایک شخص نے روحانی ترقیات کا بڑا موقعہ پایا ہے۔ ہم صریح دیکھتے ہیں کہ گویا زمانہ ایک سچی اور پاک صلاحیت کے نزدیک آتا جاتا ہے اور دلوں کو حقیقت شناسی کی طرف توجہ پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مذہبی امور میں بوجہ تبادل خیالات کے ہر ایک حق کی تلاش کرنے والے کو آگے قدم رکھنے کی جرأت ہوگئی ہے اور وہ سچا اور اکیلا خدا جو بہتوں کی نظر سے پوشیدہ تھا اب اپنی تجلیات کے دکھلانے کے لئے صریح ارادہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ بھی گزرتا ہے کہ اس سے پہلے اس ملک کی فارغ البالی اور دولت مندوں کی روحانی ترقی کی بہت مانع تھی اور ہر ایک مال اور دولت رکھنے والا عیاشی اور آرام پسندی کی طرف اعتدال سے زیادہ جھک گیا تھا۔ اگر ہندوستان کی وہی صورت رہتی تو آج شاید

اس ملک کے رہنے والے وحشیوں سے بھی بدتر ہوتے۔ یہ اچھا ہوا کہ بہ سبب احسن تدبیر گورنمنٹ برطانیہ کے اس ملک کے اسباب تنعم و آرام طلبی کچھ مختصر کئے گئے تا لوگ فنون اور علوم کی طرف متوجہ ہوں اور روحانی ترقیات کا بھی دروازہ کھلے اور نفسانی جذبات کے وسائل کم ہو جائیں۔ سو یہ سب کچھ عہد سعادت مہد ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں ظہور میں آیا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ مصیبت اور محتاجی بھی انسان کی انسانیت کے لئے ایک کیمیا ہے بشرطیکہ انتہا تک نہ پہنچے اور تھوڑے دن ہو۔ سو ہمارا ملک اس کیمیا کا بھی محتاج تھا۔ میرا اس میں ذاتی تجربہ ہے کہ ہم نے اس کیمیا سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور بہت سے روحانی جواہرات ہم کو اس ذریعہ سے ملے ہیں۔ میں پنجاب کے ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جو سلاطین مغلیہ کے عہد میں ایک ریاست کی صورت میں چلا آتا تھا اور بہت سے دیہات زمینداری ہمارے بزرگوں کے پاس تھے اور اختیارات حکومت بھی تھے۔ پھر سکھوں کے عروج سے کچھ پہلے یعنی جبکہ شاہان مغلیہ کے انتظام ملک داری میں بہت ضعف آ گیا تھا۔ اور اس طرف طوائف الملوک کی طرح خود مختار ریاستیں پیدا ہو گئی تھیں۔ میرے پڑدادا صاحب میرزا گل محمد بھی طوائف الملوک میں سے تھے اور اپنی ریاست میں من کل الوجوہ خود مختار رئیس تھے۔ پھر جب سکھوں کا غلبہ ہوا تو صرف اسی گاؤں ان کے ہاتھ میں رہ گئے اور پھر بہت جلد اسی کے عدد کا صفر بھی اڑ گیا اور پھر شاید آٹھ یا سات گاؤں باقی رہے۔ رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کے وقت میں تو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے چنانچہ اوائل عملداری اس سلطنت میں صرف پانچ گاؤں کے مالک کہلاتے تھے اور میرے والد میرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ

﴿۱۹﴾

کو مدد دی تھی۔ غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہوگئی۔ بظاہر یہ بات بہت غم دلانے والی ہے کہ ہم اول کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے لیکن جب میں سوچتا ہوں تو یہ حالت نہایت قابل شکر معلوم ہوتی ہے کہ خدا نے ہمیں بہت سے ان ابتلاؤں سے بچالیا کہ جو دولت مندی کے لازمی نتائج ہیں جن کو ہم اس وقت اس ملک میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مگر میں اس ملک کے امیروں اور رئیسوں کے نظائر پیش کرنا نہیں چاہتا جو میری رائے کی تائید کرتے ہیں اور میں مناسب نہیں دیکھتا کہ اس ملک کے سست اور کاہل اور آرام پسند اور دین و دنیا سے غافل اور عیاشی میں غرق امیروں اور دولتمندوں کے نمونے اپنی تائید دعویٰ میں پیش کروں کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کے دل کو دکھ دوں۔ اس جگہ میرا مطلب صرف اس قدر ہے کہ اگر ہمارے بزرگوں کی ریاست میں فتور نہ آتا تو شاید ہم بھی ایسی ہی ہزاروں طرح کی غفلتوں اور تاریکیوں اور نفسانی جذبات میں غرق ہوتے۔ سو ہمارے لئے جناب باری تعالیٰ جلّ جلالہ نے دولت عالیہ برطانیہ کو نہایت ہی مبارک کیا کہ ہم اس بابرکت سلطنت میں اس ناچیز دنیا کی صد ہا زنجیروں اور اس کے فانی تعلقات سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے۔ اور خدا نے ہمیں ان تمام امتحانوں اور آزمائشوں سے بچالیا کہ جو دولت اور حکومت اور ریاست اور امارت کی حالت میں پیش آتے اور روحانی حالتوں کا ستیاناس کرتے ہیں یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ان گردشوں اور طرح طرح کے حوادث میں جو حکومت کے بعد تحکم کے زمانہ سے لازم حال پڑی ہوئی ہیں برباد کرنا نہیں چاہا بلکہ زمین کی ناچیز حکومتوں اور ریاستوں سے ہمیں نجات

﴿۲۰﴾ دے کر آسمان کی بادشاہت عطا کی جہاں نہ کوئی دشمن چڑھائی کر سکے اور نہ آئے دن اس میں جنگوں اور خونریزیوں کے خطرات ہوں اور نہ حاسدوں اور بخیلوں کو منصوبہ بازی کا موقع ملے۔ اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور تواریخ کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہوگئی جس کو خدا نے پورا کیا کیوں کہ یسوع کے ہاتھ میں داؤد بادشاہ نبی اللہ کے ممالک مقبوضہ میں سے جس کی اولاد میں سے یسوع تھا ایک گاؤں بھی باقی نہیں رہا تھا صرف نام کی شہزادگی باقی رہ گئی تھی۔

ہر چند میں اس قدر تو مبالغہ نہیں کر سکتا کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان تمام صعوبتوں اور شدتوں کے بعد جن کا اس جگہ ذکر کرنا بے محل ہے مجھے ایسے طور سے اپنی مہربانی کی گود میں لے لیا جیسا کہ اس نے اس مبارک انسان کو لیا تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ اس نے میرے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ باتیں میرے پر کھولیں جو کسی پر نہیں کھل سکتیں جب تک اس پاک گروہ میں داخل نہ کیا جائے جن کو دنیا نہیں پہچانتی کیوں کہ وہ دنیا سے بہت دور اور دنیا ان سے دور ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے جس کی مانند اور کوئی نہیں اور اس نے مجھے اپنے مکالمہ کا شرف بخشا۔ اور اس نے بلا واسطہ اپنے راہ کی مجھے تعلیم دی ہے اور مرور زمانہ سے جو قوموں کے عقیدہ میں غلطیاں واقع ہوئیں ان سب پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔

اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے

﴿۲۱﴾

رکھتا ہے لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشتی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابہیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشتی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیوں کہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دنیا کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں اور اس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے وہ دوسروں کے دلوں میں کیوں کراتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بے تاب کر رہا ہے

کہ میں ان آسمانی نشانوں کی حضرت عالی قیصرہ ہند میں اطلاع دوں۔ میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے۔

ایک اور بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے یہودیوں نے تو اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا لیکن عیسائیوں نے بھی اس بہتان میں کسی قدر شراکت اختیار کی کیونکہ یہ گمان کیا گیا ہے کہ گویا یسوع مسیح کا دل تین دن تک لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی رہا ہے۔ اس بات کے خیال سے ہمارا بدن کانپتا ہے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ کیا مسیح کا پاک دل اور خدا کی لعنت!!! گواہی سیکنڈ کے لئے ہی ہو۔ افسوس! ہزار افسوس کہ یسوع مسیح جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ کسی وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہو گیا تھا۔

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کے لئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کی طرف سے رسول کی طرح ہو کر جس طرح کشفی عالم میں اس کی زبان سے سنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچا دیتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جناب مدوحہ اس غلطی کی اصلاح فرمائیں۔ یہ اس زمانہ کی ایک فاحش غلطی ہے کہ جبکہ لوگوں نے لعنت کے مفہوم پر غور نہیں کی تھی لیکن اب ادب تقاضا کرتا ہے کہ نہایت جلدی اس غلطی کی اصلاح کر دی جائے اور خدا کے اس اعلیٰ درجہ کے پیارے اور برگزیدہ کی عزت کو بچایا جائے۔ کیونکہ زبان عرب اور عبرانی میں لعنت کا لفظ خدا سے دور اور برگشتہ ہونے کیلئے آتا ہے۔ اور کسی شخص کو اس وقت لعین کہا جاتا ہے کہ جب

وہ بالکل خدا سے برگشتہ اور بے ایمان ہو جائے اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ اسی لئے لغت کے رو سے لعین شیطان کا نام ہے یعنی خدا سے برگشتہ ہونے والا اور اس کا نافرمان۔ پس یہ کیوں کر ممکن ہے کہ خدا کے ایسے پیارے کی نسبت ایک سیکنڈ کے لئے بھی تجویز کر سکیں کہ نعوذ باللہ کسی وقت دل اس کا درحقیقت خدا سے برگشتہ اور اس کا نافرمان اور دشمن ہو گیا تھا؟ کس قدر بے جا ہو گا کہ ہم اپنی نجات کا ایک فرضی منصوبہ قائم کرنے کے لئے خدا کے ایسے پیارے پر نافرمانی کا داغ لگاویں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ کسی وقت وہ خدا سے باغی اور برگشتہ بھی ہو گیا تھا۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اپنے لئے دوزخ قبول کرے مگر ایسے برگزیدہ کی پاک عزت اور بے لوث زندگی کا دشمن نہ بنے۔

جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں۔ اسی دعویٰ کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر ایک کو بلایا گیا ہے کہ اگر چاہے تو نشانوں کے ذریعہ سے اس دعویٰ میں اپنی تسلی کرے۔ اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سینں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے اپیلچی ہو کر بادب التماس کروں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوحہ کو روٹا ہوا انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کے لئے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کئے ہیں کیا خوب ہو کہ جناب کو اس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔ کیا خوب ہو کہ جناب ممدوحہ دنیا کی تمام لغات کے رو سے عموماً اور عربی اور عبرانی کے رو سے خصوصاً لفظ

لعنت کے مفہوم کی تفتیش کریں اور تمام لغات کے فاضلوں کی اس امر کیلئے گواہیاں لیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ملعون صرف اس حالت میں کسی کو کہا جائے گا جب کہ اس کا دل خدا کی معرفت اور محبت اور قرب سے دور پڑ گیا ہو اور جبکہ بجائے محبت کے اس کے دل میں خدا کی عداوت پیدا ہوگئی ہو۔ اسی وجہ سے لعنت عرب میں لعین شیطان کا نام ہے۔ پس کس طرح یہ ناپاک نام جو شیطان کے حصہ میں آ گیا ایک پاک دل کی طرف منسوب کیا جائے۔ میرے مکاشفہ میں مسیح نے اپنی بریت اس سے ظاہر کی ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے کہ مسیح کی شان اس سے برتر ہے۔ لعنت کا مفہوم ہمیشہ دل سے تعلق رکھتا ہے اور یہ نہایت صاف بات ہے کہ ہم خدا کے مقرب اور پیارے کو کسی تاویل سے ملعون اور لعنتی کے نام سے موسوم نہیں کر سکتے۔ یہ یسوع مسیح کا پیغام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔ اس میں میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے جو مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ اگر حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہندو انگلستان توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھاوے۔ جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کر لیں اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے اس کے موافق ملک میں عملدرآمد کرایا جائے مگر نشان خدا کے ارادہ کے موافق ہوگا نہ انسان کے ارادہ کے موافق ہاں فوق العادت ہوگا اور عظمت الہی اپنے اندر رکھتا ہوگا۔

حضور ملکہ معظمہ اپنی روشن عقل کے ساتھ سوچیں کہ کسی کو خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن

☆ اگر حضور ملکہ معظمہ میرے تصدیق دعویٰ کے لئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی

مذہب بے خبر ہے۔ منہ



﴿۲۵﴾

نام رکھنا جو لعنت کا مفہوم ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور بھی توہین ہوگی؟ پس جس کو خدا کے تمام فرشتے مقرب مقرب کہہ رہے ہیں اور جو خدا کے نور سے نکلا ہے اگر اس کا نام خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن رکھا جائے تو اس کی کس قدر اہانت ہے؟! افسوس اس توہین کو یسوع کی نسبت اس زمانہ میں چالیس کروڑ انسان نے اختیار کر رکھا ہے۔ اے ملکہ معظمہ! یسوع مسیح سے تو یہ نیکی کر خدا تجھ سے بہت نیکی کرے گا۔ میں دعا مانگتا ہوں کہ اس کارروائی کیلئے خدا تعالیٰ آپ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کے دل میں القا کرے۔ پیلطوس نے جس کے زمانہ میں یسوع تھا نا انصافی سے یہودیوں کے رعب کے نیچے آ کر ایک مجرم قیدی کو چھوڑ دیا اور یسوع جو بے گناہ تھا اس کو نہ چھوڑا لیکن اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت میں جو شصت سالہ جو بلی کا وقت ہے یسوع کے چھوڑنے کیلئے کوشش کر۔ اس وقت ہم اپنی نہایت پاک نیت سے جو خدا کے خوف اور سچائی سے بھری ہوئی ہے تیری جناب میں اس التماس کے لئے جرأت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی عزت کو اس داغ سے جو اس پر لگایا جاتا ہے اپنی مردانہ ہمت سے پاک کر کے دکھلا۔ بے شک شہنشاہوں کے حضور میں ان کی استمزاج سے پہلے بات کرنا اپنی جان سے بازی ہوتی ہے لیکن اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں اور محض اس کی طرف سے رسالت لے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ اے ہماری ملکہ معظمہ! تیرے پر بے شمار برکتیں نازل ہوں۔ خدا تیرے وہ تمام فکر دور کرے جو تیرے دل میں ہیں۔ جس طرح ہو سکے اس سفارت کو قبول کر۔ تمام مذہبی مقدمات میں یہی ایک قانون قدیم سے چلا آیا ہے کہ جب کسی بات میں دو فریق تنازعہ کرتے ہیں تو اول منقولات کے ذریعہ سے اپنے تنازعہ کو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں اور جب منقولات سے وہ فیصلہ نہیں ہو سکتا تو معقولات کی طرف توجہ کرتے ہیں اور عقلی دلائل سے تصفیہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب کوئی مقدمہ عقلی دلائل سے بھی طے ہونے میں نہیں آتا تو آسمانی فیصلہ کے خواہاں

ہوتے ہیں۔ اور آسمانی نشانوں کو اپنا حکم ٹھہراتے ہیں لیکن اے مخدومہ ملکہ معظمہ یسوع مسیح کی بریت کے بارے میں یہ تینوں ذریعے شہادت دیتے ہیں۔ منقول کے ذریعے سے اس طرح کہ تمام نوشتوں سے پایا جاتا ہے کہ یسوع دل کا غریب اور حلیم اور خدا سے پیار کرنے والا اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا پھر کیوں کر تجویز کیا جائے کہ کسی وقت نعوذ باللہ اس کا دل خدا سے برگشتہ اور خدا کا منکر اور خدا کا دشمن ہو گیا تھا جیسا کہ لعنت کا مفہوم دلالت کرتا ہے اور عقل کے ذریعے سے اس طرح پر کہ عقل ہرگز باور نہیں کرتی کہ جو خدا کا نبی اور خدا کا وحید اور اس کی محبت سے بھرا ہوا ہو اور جس کی سرشت نور سے مخمور ہو اس میں نعوذ باللہ بے ایمانی اور نافرمانی کی تاریکی آجائے یعنی وہی تاریکی جس کو دوسرے لفظوں میں لعنت کہتے ہیں اور آسمانی نشانوں کے رو سے اس طرح پر کہ خدا اب آسمانی نشانوں کے ذریعے سے خبر دے رہا ہے کہ مسیح کی نسبت جو قرآن نے بیان کیا کہ وہ لعنت سے محفوظ رہا اور ایک سینڈ کے لئے بھی اس کا دل لعنتی نہیں ہوا یہی سچ ہے۔ وہ نشان اس عاجز کے ذریعے سے ظاہر ہو رہے ہیں اور بہت سے نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور بارش کی طرح برستے ہیں۔ سوائے ہماری عالم پناہ ملکہ خدا تجھے بے شمار فضلوں سے معمور کرے۔ اس مقدمہ کو اپنی قدیم منصفانہ عادت کے ساتھ فیصلہ کر۔

میں بادب ایک اور عرض کرنے کے لئے بھی جرات کرتا ہوں کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ قیصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوا اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا تو اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک مؤحد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا باہم بحث کر اویں چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی اور بحث کے سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکان دولت کی صد ہا کرسیاں بلحاظ رتبہ و مقام کے بچھائی گئیں اور دونوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی اور قیصر روم بخوبی فریقین

کے دلائل کو سنتا رہا اور ان پر غور کرتا رہا۔ آخر جو مؤحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ غالب آ گیا اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست آئی کہ اسی مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے مؤحد فرقہ کی طرف کھینچا گیا۔ اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے تو حید کا مذہب اختیار کر لیا۔ اور ان مؤحد عیسائیوں میں سے ہو گیا جن کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔ اور بیٹا اور خدا کہنے سے دستبردار ہو گیا اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک وارث تخت روم مؤحد ہوتا رہا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں۔ ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند دماں اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایہ تخت میں انعقاد فرماویں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہوگی مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہیے کیوں کہ ہماری ملکہ معظمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں۔ اور اس التماس کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ جب سے کہ اس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع پائی ہے طبعاً دلوں میں یہ جوش پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ بھی خاص لندن میں ایسا جلسہ منعقد فرمائیں تاکہ اس تقریب سے اس ملک کی خیر خواہ رعایا اور ان کے رئیسوں اور عالموں کے گروہ خاص لندن پایہ تخت میں شرف لقاۃ حضور حاصل کر سکیں اور اس تقریب سے ملکہ معظمہ کو بھی اپنے برٹش انڈیا کی وفادار رعایا کے ہزار ہا چہروں پر یک دفعہ نظر پڑ سکے اور چند ہفتہ تک لندن کے کوچوں اور گلیوں میں ہندوستان کے معزز باشندے سیر کرتے ہوئے نظر آئیں۔ ہاں یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک روحانی یادگار ہوگا۔ اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں

کے ساتھ اسلامی واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائے گا بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں گے۔ یہ بات بھروسہ کرنے کے لائق نہیں ہے کہ پادریوں کے ذریعہ سے ہندوستان کے مذاہب کی حقیقت انگلستان کو پہنچتی رہتی ہے کیونکہ پادریوں کی کتابیں جن میں وہ دوسرے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں اس کثیف نالی کی طرح ہیں جس کا پانی بہت سی میل کچیل اور خس و خاشاک ساتھ رکھتا ہے پادری صاحبان سچائی کی حقیقت کو کھولنا نہیں چاہتے بلکہ چھپانا چاہتے ہیں اور ان کی تحریروں میں تعصب کی ایسی رنگ آمیزی ہے جس کی وجہ سے انگلستان تک مذاہب کی اصل حقیقت پہنچنا مشکل بلکہ محال ہے۔ اگر ان میں نیک نیتی ہوتی تو وہ قرآن پر ایسے اعتراض نہ کرتے جو موسیٰ کی توریت پر بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو خدا کا خوف ہوتا تو وہ ان کتابوں کو اعتراض کے وقت تمسک بہا نہ ٹھہراتے جو مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلم اور یقینی سچائیوں سے خالی ہیں۔ اس لئے انصاف یہی حکم دیتا ہے کہ اگر سارا یورپ فرشتہ سیرت بھی ہو مگر پادری اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یورپ کے عیسائی جو اسلام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ قدیم سے یہی پادری صاحبان خلاف واقعہ قصوں کو پیش کر کے تحقیر کا سبتی ان کو دیتے چلے آئے ہیں۔ ہاں میں قبول کرتا ہوں کہ بعض نادان مسلمانوں کا چال چلن اچھا نہیں اور نادانی کی عادات ان میں موجود ہیں جیسا کہ بعض وحشی مسلمان ظالمانہ خونریزیوں کا نام جہاد رکھتے ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ رعیت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کا نام بغاوت ہے نہ کہ جہاد۔ اور عہد توڑنا اور نیکی کی جگہ بدی کرنا اور بے گناہوں کو مارنا اس حرکت کا مرتکب ظالم کہلاتا ہے نہ غازی۔

سو یہ خیالات پادریوں کی بد فہمی سے پیدا ہوئے ہیں خدا کی کتاب میں اس کا نشان نہیں۔ خدا کا کلام ظالمانہ تلوار اٹھانے والوں کے لئے تلوار کی سزا بیان فرماتا ہے نہ کہ امن قائم کرنے والوں، رعیت پرور اور ہر ایک قوم کو آزادی کے حقوق دینے والوں

کی نسبت سرکشی کی تعلیم کرتا ہے۔ خدا کی کلام کو بدنام کرنا یہ بددیانتی ہے۔ لہذا انسانوں کی بھلائی کے لئے یہ بات نہایت قرین مصلحت ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی طرف سے اصلیت مذاہب شائع کرنے کے لئے جلسہ مذاہب ہو۔

یہ بھی عرض کر دینے کے لائق ہے کہ اسلامی تعلیم کے رو سے دین اسلام کے حصے صرف دو ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اول ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکرگزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔ اسی لئے ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظل عافیت کے نیچے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا لیکن پادریوں نے اس مقام میں بھی بڑا دھوکہ کھایا ہے اور ایسا سمجھ لیا ہے کہ گویا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کا پابند دوسری قوموں کا بدخواہ اور بداندیش بلکہ ان کے خون کا پیاسا ہوتا ہے۔ ہاں یہ قبول کر سکتے ہیں کہ بعض مسلمانوں کی عملی حالتیں اچھی نہیں ہیں اور جیسا کہ ہر ایک مذہب کے بعض لوگ غلط خیالات میں مبتلا ہو کر نالائق حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں اسی قماش کے بعض مسلمان بھی پائے جاتے ہیں مگر جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ خدا کی تعلیم کا قصور نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے جو خدا کی کلام میں تدبر نہیں کرتے اور اپنے نفس کے جذبات کے تابع رہتے ہیں۔ خاص کر جہاد کا مسئلہ جو بڑے نازک شرائط سے وابستہ تھا بعض نادانوں اور کم عقلوں نے ایسا لٹا سمجھ لیا ہے کہ اسلامی تعلیم سے بہت ہی دور جا پڑے

ہیں۔ اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھلاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور اس کے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اسی کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لاویں بلکہ وہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکر نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔

اسلام کی تعلیم نہایت پُر حکمت تعلیم ہے اور وہ اسی نیکی کو حقیقی نیکی قرار دیتا ہے جو اپنے موقع پر چسپاں ہو۔ وہ صرف رحم کو پسند نہیں کرتا جب تک انصاف اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور صرف انصاف کو پسند نہیں کرتا جب تک اس کا ضروری نتیجہ رحم نہ ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قرآن نے ان باریک پہلوؤں کا لحاظ کیا ہے جو انجیل نے نہیں کیا۔ انجیل کی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دی جائے مگر قرآن کہتا ہے۔

جَزَاءُ وَسِيئَةٍ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا فَعَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ

یعنی اصول انصاف یہی ہے کہ جس کو دکھ پہنچایا گیا ہے وہ اسی قدر دکھ پہنچانے کا حق رکھتا ہے لیکن اگر کوئی معاف کر دے اور معاف کرنا بے محل نہ ہو بلکہ اس سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو تو ایسا شخص خدا سے اجر پائے گا۔ ایسا ہی انجیل کہتی ہے کہ ”کسی نامحرم کی طرف شہوت سے مت دیکھ“ مگر قرآن کہتا ہے کہ نامحرم کی طرف ہرگز نہ دیکھ نہ شہوت سے اور نہ غیر شہوت سے کیوں کہ پاک دل رہنے کے لئے اس سے عمدہ تر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اسی طرح قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھانے کے لئے آگے قدم رکھتا ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہو گئی تھی دوبارہ قائم ہو گئی۔

﴿۳۱﴾

اور پھر دوسرا شکر یہ ہے کہ وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا اور ابتدا سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے اس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا بلکہ جب دنیا کو آسمانی روشنی سے دور پایا تب اس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے۔

### سو اس نے مجھے بھیجا

اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند

﴿۳۲﴾

کئی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز  
 ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو  
 سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا اور اس دعا پر  
 یہ عریضہ ختم کرتا ہوں کہ

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس  
 کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور  
 احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے  
 کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

المستمس

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپورہ پنجاب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

## جلسہ احباب

بر تقریب جشن جوہلی بغرض دعا و شکر گزاری

جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا

ہم بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا کے جشن جوہلی کی خوشی اور شکر یہ کے ادا کرنے کے لئے میری جماعت کے اکثر احباب دور دور کی مسافت قطع کر کے ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب ۲۲۵ آدمی تھے۔ اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے جن سے ایک گروہ کثیر ہو گیا اور وہ سب ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو اس مبارک تقریب میں باہم مل کر دعا اور شکر باری تعالیٰ میں مصروف ہوئے اور جیسا کہ اشتہار وائس پریزیڈنٹ جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند جناب خان صاحب محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی میں اس بارے میں ہدایتیں تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ اسی کے موافق سب مراسم خوشی عمدہ طور پر ظہور میں آئیں چنانچہ ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری طرف سے مبارکباد کی تار برقی بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند بمقام شملہ روانہ کی گئی اور اسی روز سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء تک غریبوں اور درویشوں کو برابر کھانا دیا گیا مگر ۲۱ جون ۱۸۹۷ء کو اس خوشی کے اظہار کے لئے

ایک بڑی دعوت کا سامان ہوا۔ اور اس قصبہ کے غربا اور درویش دعوت کے لئے بلائے گئے اور جیسا کہ شادیوں کے موقع پر کھانے پکائے جاتے ہیں ایسا ہی بڑے تکلف سے کھانے طیار ہوئے اور تمام حاضرین کو کھلائے گئے۔ اس روز تین سو سے زیادہ آدمی تھے جو دعوت میں شریک ہوئے پھر ۲۲ جون کی رات کو چراغاں ہوئی اور کوچوں اور گلیوں اور مسجدوں اور گھروں میں شام ہوتے ہی نظر گاہ عام پر چراغ روشن کرائے گئے اور غریبوں کو اپنے پاس سے تیل دیا گیا اور علاوہ اس کے اظہار مسرت کے لئے عام دعوت میں لوگوں کو شامل کیا گیا۔

غرض یہ مبارک جلسہ تمام احباب کا جنہوں نے بڑی خوشی سے باہم چندہ کر کے اس کا اہتمام کیا۔ ۲۰ جون ۱۸۹۷ء سے شروع ہوا اور ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کی شام تک بڑی دھوم دھام سے اس کا اہتمام رہا چنانچہ پہلے روز میں تمام جماعت نے جو ہمارے مریدوں کی جماعت ہے جن کے ذیل میں نام درج ہوں گے بڑے صدق دل سے حضور قیصرہ اور خاندان شاہی اور برٹش گورنمنٹ کے حق میں اقبال اور شمول فضل الہی کی دعائیں کیں اور پھر جیسا کہ بیان کیا گیا وقتاً فوقتاً تمام مراسم ادا کئے گئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت نے جس میں معزز ملازم سرکاری بھی شامل تھے ایسے صدق دل اور محبت اور پوری ارادت اور پورے شوق اور انبساط سے دعائیں کیں اور شکرگزاری ظاہر کی اور اہتمام غرباء کی دعوت میں چندے دیئے اور ایک رقم کثیر باہمی چندہ سے جمع کر کے بڑی سرگرمی اور مستعدی اور دلی خوشی سے تمام تجاویز جنرل کمیٹی کو انجام تک پہنچایا کہ اس سے بڑھ کر خیال میں نہیں آسکتا۔

اور وہ تقریر جو دعا اور شکرگذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں سنائی گئی جس پر لوگوں نے بڑی خوشی سے آمین کے نعرے مارے وہ چھ زبانوں میں بیان کی گئی تا ہمارے پنجاب کے ملک میں جس قدر مسلمان

﴿۳﴾

کسی زبان میں دسترس رکھتے ہیں ان تمام زبانوں سے شکر ادا ہو۔ ان میں سے ایک اردو میں تقریر تھی جو شکر اور دعا پر مشتمل تھی جو عام جلسہ میں سنائی گئی اور پھر عربی اور فارسی اور انگریزی اور پنجابی اور پشتو میں تقریریں قلمبند ہو کر پڑھی گئیں۔ اردو میں اس لئے کہ وہ عدالت کی بولی اور شاہی تجویز کے موافق دفتروں میں رواج یافتہ ہے۔ اور عربی میں اس لئے کہ وہ خدا کی بولی ہے جس سے دنیا کی تمام زبانیں نکلیں اور جو اُمّ الالسنہ اور دنیا کی تمام زبانوں کی ماں ہے جس میں خدا کی آخری کتاب قرآن شریف خلقت کی ہدایت کے لئے آیا۔ اور فارسی میں اس لئے کہ وہ گذشتہ اسلامی بادشاہوں کی یادگار ہے جنہوں نے اس ملک میں قریباً سات سو برس تک فرمان روائی کی اور انگریزی میں اس لئے کہ وہ ہماری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اسکے معزز ارکان کی زبان ہے جس کے عدل اور احسان کے ہم شکر گزار ہیں اور پنجابی میں اس لئے کہ وہ ہماری مادری زبان ہے جس میں شکر کرنا واجب ہے اور پشتو میں اس لئے کہ وہ ہماری زبان اور فارسی زبان میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال کا نشان ہے۔

اسی تقریب پر ایک کتاب شکرگذاری جناب قیصرہ ہند کے لئے تالیف کر کے اور چھاپ کر اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے ان میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کیلئے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لیفٹننٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی۔ اب وہ دعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد اس کے ان تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تکالیف سفر اٹھا کر اس جلسہ کے لئے قادیان میں تشریف لائے اور اس سخت گرمی میں اس خوشی کے جوش میں مشقتیں اٹھائیں یہاں تک کہ باعث ایک گروہ کثیر جمع ہونے کے اس قدر چارپائیاں نہ مل سکیں تو بڑی

خوشی سے تین دن تک اکثر احباب زمین پر سوتے رہے۔ جس اخلاص اور محبت اور صدق دل کے ساتھ میری جماعت کے معزز اصحاب نے اس خوشی کی رسم کو ادا کیا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔

میں اپنے پہلے بیان میں یہ ذکر بھول گیا تھا کہ اس تقریب جلسہ میں ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری جماعت کے چار مولوی صاحبان نے اٹھ کر عام لوگوں کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی اطاعت اور سچی وفاداری کی ترغیب دی۔ چنانچہ پہلے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اٹھ کر اس بارے میں بہت تقریر کی پھر اخویم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی نے تقریر کی اور پھر بعد ان کے اخویم مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اٹھے اور انہوں نے پنجابی میں تقریر کر کے عام لوگوں کو اطاعت ملکہ معظمہ کے لئے بہت ترغیب دی بعد ان کے مولوی جمال الدین صاحب سیدوالہ ضلع ملنگمری نے اٹھ کر پنجابی میں تقریر کی مگر انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام جن کو نادان مسلمان اب تک خونریز کی صورت میں انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت فوت ہو گئے ہیں۔ یعنی ایسے خیال کہ کسی وقت مہدی اور مسیح کے آنے سے مسلمان خونریزیاں کریں گے صحیح نہیں ہے اور عام لوگوں کو نیک بختی اور نیک چلنی کی ترغیب دی گئی اور اس مبارک موقعہ پر ساٹھ ستر آدمیوں نے ہر ایک گناہ اور بد چلنی سے رو رو کر توبہ کی یہاں تک کہ ان کی گریہ وزاری سے مسجد گونج رہی تھی۔

اب ذیل میں وہ دعائیں چھ زبانوں میں درج کی جاتی ہیں:

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی ۲۳ جون ۱۸۹۷ء

### دعا اور آمین اردو زبان میں

اے مخلصان با صدق و صفا و مجبان بے ریا جس امر کے لئے آپ سب صاحبان تکلیف فرما ہو کر اس عاجز کے پاس قادیان میں پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے احسانات کو یاد کر کے ان کی سلطنت

﴿۵﴾

درازشست سالہ کے پوری ہونے پر اس خدائے عَزَّوَجَلَّ کا شکر کریں جس نے محض لطف و احسان سے ایک لمبے زمانہ تک ایسی ملکہ محسنہ کے زیر سایہ ہمیں ہر ایک طرح کے امن سے رکھا جس سے ہماری جان و مال و آبرو و جابروں اور ظالموں کے حملہ سے امن میں رہی اور ہم تمام تر آزادی سے خوشی اور راحت کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے اور نیز اس وقت ہمیں بغرض ادائے فرض شکرگذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے لئے جناب الہی میں دعا کرنی چاہیے کہ جس طرح ہم نے ان کی سلطنت میں امن پایا اور ان کے زیر سایہ رہ کر ہر ایک شریر کی شرارت سے محفوظ رہے اسی طرح خدا تعالیٰ جناب ممدوحہ کو بھی جزاءِ خیر بخشے اور ان کو ہر ایک بلا اور صدمہ سے محفوظ رکھے اور اقبال اور کامیابی میں ترقیات عطا فرمائے اور ان سب مرادوں اور اقبالوں اور خوشیوں کے ساتھ ایسا فضل کرے کہ انسان پرستی سے ان کے دل کو چھڑا دیوے۔ اے دوستو! کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتے ہو اور کیا تم اس بات کو بعید سمجھتے ہو کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دین اور دنیا دونوں پر خدا کا فضل ہو جائے۔ اے عزیزو! اس ذات قادر مطلق کی عظمتوں پر کامل ایمان لاؤ جس نے وسیع آسمانوں کو بنایا اور زمین کو ہمارے لئے بچھایا اور دو چمکتے ہوئے چراغ ہمارے آگے رکھ دیئے جو آفتاب اور ماہتاب ہے۔ سو سچے دل سے حضرت احدیت میں اپنی محسنہ ملکہ قیصرہ ہند کے دین اور دنیا دونوں کے لئے دعا کرو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تم سچے دل سے اور روح کے جوش کے ساتھ اور پوری امید کے ساتھ دعا کرو گے تو خدا تمہاری سنے گا۔ سو ہم دعا کرتے ہیں اور تم آمین کہو کہ اے قادر توانا جس نے اپنی حکمت اور مصلحت سے اس محسنہ ملکہ کے زیر سایہ ایک لمبا حصہ ہماری زندگی کا بسر کرایا اور اس کے ذریعہ سے ہمیں صدہا آفتوں سے بچایا اس کو بھی آفتوں سے بچا کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے قادر توانا! جیسا کہ ہم اس کے زیر سایہ رہ کر کئی صدموں سے

بچائے گئے اس کو بھی صدمات سے بچا کہ سچی بادشاہی اور قدرت اور حکومت تیری ہی ہے۔ اے قادر تو انا ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کر کے ایک اور دعا کے لئے تیری جناب میں جرات کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اس کا خاتمہ کر۔ اے عجیب قدرتوں والے! اے عمیق تصرفوں والے! ایسا ہی کر۔ یا الہی یہ تمام دعائیں قبول فرما۔ تمام جماعت کہے کہ آمین۔ اے دوستو اے پیارو۔ خدا کی جناب بڑی قدرتوں والی جناب ہے۔ دعا کے وقت اس سے نومیدمت ہو کیونکہ اس ذات میں بے انتہا قدرتیں ہیں اور مخلوق کے ظاہر اور باطن پر اسکے عجیب تصرف ہیں سو تم نہ منافقوں کی طرح بلکہ سچے دل سے یہ دعائیں کرو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بادشاہوں کے دل خدا کے تصرف سے باہر ہیں؟ نہیں بلکہ ہر ایک امر اس کے ارادہ کے تابع اور اس کے ہاتھ کے نیچے ہے۔ سو تم اپنی محسنہ قیصرہ ہند کے لئے سچے دل سے دنیا کے آرام بھی چاہو اور عاقبت کے آرام بھی۔ اگر وفادار ہو تو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرو اور صبح کو اٹھ کر دعائیں کرو۔ اور جو لوگ اس بات کے مخالف ہوں ان کی پرواہ نہ کرو۔ چاہیے کہ ہر ایک بات تمہاری صدق اور صفائی سے ہو اور کسی بات میں نفاق کی آمیزش نہ ہو۔ تقویٰ اور راستبازی اختیار کرو۔ اور بھلائی کرنے والوں سے سچے دل سے بھلائی چاہو تا تمہیں خدا بدلہ دے کیونکہ انسان کو ہر ایک نیکی کے کام کا نیک بدلہ ملے گا۔

اب زیادہ الفاظ جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہی دعا ہے کہ خدا ہماری یہ دعائیں سنے۔ والسلام

### الدَّعَاءُ وَالتَّامِينَ فِي الْعَرَبِيَّةِ

اِيَّهَا الْاِحْبَاءَ الْمَخْلُصُونَ. وَالْاَصْدِقَاءَ الْمُسْتَرَشِدُونَ. جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ. وَحَفِظْكُمْ فِي الْكُوْنِيْنَ مِنَ الْبَلَاءِ. اِنْكُمْ قَاسِيْتُمْ مَتَاعِبَ السَّفَرِ وَشَوَائِبِهِ. وَدُقْتُمْ شِدَائِدَ الْحَرِّ وَنَوَائِبِهِ. وَجِئْتُمْوْنِي مُدْلِجِيْنَ



مَدْلَجِينَ مُكَابِدِينَ . لِتَشْكُرُوا اللَّهَ فِي مَكَانِي هَذَا مُجْتَمِعِينَ . وَتَكْتَشُرُوا  
الدَّعَاءَ لِقَيْصِرَةِ الْهِنْدِ شَاكِرِينَ ذَاكِرِينَ . وَتَدْعُونَ دَعْوَةَ الْمُخْلِصِينَ .  
يَاعِبَادَ اللَّهِ لَا تَعْجَبُوا لِدَعْوَاتِنَا وَشُكْرِنَا فِي تَقْرِيبِ الْجَوَابِلِيِّ . وَتَعْلَمُونَ  
مَاقَالَ سَيِّدِنَا إِمَامِ كُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيِّ - وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ . أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ  
فَمَا شَكَرَ اللَّهَ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ . ثُمَّ تَعْلَمُونَ أَنَّ أُمُورَنَا وَأَعْرَاضَنَا  
وَدُمَاءَنَا قَدْ حَفِظَتْهَا الْعِنَايَةُ الْإِلَهِيَّةُ بِهَذِهِ الْمَلَكَةِ الْمُعْظَمَةِ . وَجَعَلَهَا  
اللَّهُ مُؤَيَّدَةً لَنَا فِي الْمَهْمَمَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ . فَالشُّكْرُ وَاجِبٌ عَلَيَّ  
مَافَعَلَ رَبَّنَا ذُو الْجَلَالِ وَالْعِزَّةِ وَمَنْ أَعْرَضَ فَقَدْ كَفَرَ بِالنِّعَمِ الرَّحْمَانِيَّةِ .  
وَاللَّهُ يُحِبُّ الشَّاكِرِينَ . أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا يَوْمٌ يَجِبُ فِيهِ إِظْهَارُ الشُّكْرِ  
وَالسُّمْرَةِ مَعَ الدَّعَاءِ بِإِخْلَاصِ النِّيَّةِ . فَارْدُنَا أَنْ نَقْبَلَهُ بِمَرَامِ التَّهَانِي  
وَالتَّبْرِيكِ وَالتَّهْنِيَّةِ . وَرَفْعِ أَكْفِ الْإِبْتِهَالِ وَالضَّرَاعَةِ . وَتَذَلُّلِ يَلِيقُ  
بِحَضْرَةِ الْإِحْدِيَّةِ . وَإِنَارَةِ الْمَآذِنِ وَالْمَسَاجِدِ وَالسُّكُكِ وَالْبُيُوتِ  
بِالْمَصَابِيحِ وَالشَّهْبِ النُّورَانِيَّةِ . وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ الْمُخْفِيَّةِ مِنْ أَعْيُنِ  
الْعَامَةِ . وَاللَّهُ يَرَى مَا فِي قُلُوبِ الْعَالَمِينَ . يَاعِبَادَ اللَّهِ الرَّحْمَانِ . هَلْ جَزَاءُ  
الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ . فَلَا تَظُنُّوا ظَنَّ السُّوءِ . مُسْتَعْجَلِينَ وَالآنَ ادْعُوا  
لِلْقَيْصِرَةِ بِخُلُوصِ النِّيَّةِ . فَامْنُوا عَلَيَّ دَعَائِي يَا مَعْشَرَ الْإِحْبَةِ . وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا  
تَنْسُوا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ عِبَادَهُ مِنَ الْخَوَاصِّ وَالْعَامَةِ . وَلَا تَعْتُوا مَفْسِدِينَ .  
يَا رَبِّ أَحْسِنْ إِلَيَّ هَذِهِ الْمَلَكَةُ . كَمَا أَحْسَنْتَ إِلَيْنَا بِأَنْوَاعِ الْعَطِيَّةِ .  
وَاحْفَظْهَا مِنْ شَرِّ الظَّالِمِينَ . يَا رَبِّ شَيْدِ وَأَعْضِدْ دَعَائِمَ سُرِيرِهَا . وَاجْعَلْهَا فَائِزَةً  
فِي مَهْمَمَاتِهَا وَصُنْهَا مِنْ نَوَائِبِ الدُّنْيَا وَآفَاتِهَا . وَبَارِكْ فِي عَمْرِهَا وَحَيَاتِهَا

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . ياربّ ادخل الايمان في جذر قلبها ونجّها و  
ذاريها من ان يعبدوا المسيح ويكونوا من المشركين . ياربّ لا تنوّفها  
الا بعد ان تكون من المسلمين . ياربّ انا ندعو لها بالسنّة صادقة  
وقلوب ملئت اخلاصا وحسن طويّة فاستجب يا اَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ .

اجد الانام ببهجة مستكثره	عيد اتى او جوبلى القيصرة
نشر التهاني في المحافل كلها	فارى الوجوه تهلت مُستبشره
اننى اراها نعمة من ربنا	فالشكر حق واجب لا بربره
لا شك ان سرورنا من شكرها	خير فمن يعمله اخلاصا يره
أمر النبى لشكر رجل محسن	قُتل العنود المعتدى ما اكفره

### دعا و آئين در زبان فارسی

اے گروہ دوستان و جماعت مخلصان خدا شمار اجزاء خیر دہد شام تکالیف گرمی موسم و  
صعوبت سفر برداشته نزد من در قادیان بدین غرض رسیده اید کہ تا بر تقریب جشن جو بلی  
با جماع اخوان خود شکر خدائے عزّوجلّ بجا آرید و برائے خیر دُنیا و دین ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دعا ہا  
کنید۔ می دانم کہ موجب این تکالیف و آنچه برائے انعقاد این جلسہ باہم چندہ فراہم  
کرده رسوم جلسہ بجا آورده اید باعث این ہمہ بجز اخلاص و محبت چیزے دیگر نبوده۔ پس دعا  
می کنم کہ خدا تعالیٰ شمارا پاداش این تکالیف دہد کہ محض برائے حصول مرضات او کشیدہ اید۔  
اے دوستان می دانید کہ مادر عہد سعادت مہد قیصرہ ہند چه آرا مہادیدیم و می بینیم  
و چه قدر زندگی خود در امن و عافیت گذرانیدہ ایم و می گذرانیم۔ پس شرط انصاف این است کہ  
ما برائے این ملکہ مبارکہ از تہ دل دعا کنیم چرا کہ ہر کہ شکر مردم محسن نہ کند شکر خدا بجا نیاورده است۔  
پس این دعا ہا میکنم شما آئین بگوئید۔ اے قادر توانا بدیں ملکہ تو نیکی کن چنانکہ او بما کرد۔ و



﴿۹﴾

آز شر ظالمان او را محفوظ دار۔ اے قادر تو اناستونہائے سریرا و بلند کن و در مہمات خود او را فائز گردان و از حوادث دنیا و دین او را نگہ دار۔ و در عمر و زندگی او برکت بخش۔ اے قادر تو اناسلام در دل او داخل گن و او را و اولاد او را از پرستش مسیح کہ بندہ عاجز است نجات دہ و از مشرکان او را بیرون آر کہ ہمہ قدرت تو داری۔ اے قادر تو ان او را تا آن وقت وفات مدہ کہ بر راہ راست اسلام ثابت قدم بودہ باشد۔ اے رب جلیل دعا ہائے ما قبول گن۔ آمین۔

### دعا نور آمین پو پشتو ژبہ کرے

ای دما بُل دِ خدای دُوستونُ خُدا تاسِ تہ دِ خَیْر جَزَا وُر کَر تاسِہ  
خَلْق تَکْلِیْفون پُخپُل زان بانَدِ آخِسْتی دَہ دِمَا شَخْخہ پُو قَادِیَان لِبَارہ دِ  
دِغَرَض رَاغِلِی وُہ کِہ دِ مَلِکَہ مُعْظَمہ اِشپِی تَرِ کَال جَشْن اِسْتاسُو اُورُو  
رُون سِرَہ دِ مِ خُدائِی عَزْوَجَل شُکْر ادا وُ کَرُو اُور دِ مَلِکَہ مُعْظَمہ  
قَیْصَرہ ہِنْد دُنْیائی خَیْر لِبَارَہ دُعا و کُوز پُوئی گَم کِہ دِ تَکْلِیْفون سَبَب  
خِشہ جَلِسَہ دِ پَارَہ چِنْدَہ تِولہ کَر مِ وُہ بُل دِ جَلِسَہ رَسْم بَہْم پُورَہ کِپ مِ  
وُہ دِ اِخْلَاص اُور دِ مَحَبَّت سِوَابِل شَرِ نَدَمِ نِوَر ز دُعا کُوم کِہ خُدا  
صاحب تاسِ تہ دِ تَکْلِیْفون اَجْر وُر کِی چہ صَرَف دِ اَغَہ لِبَارَہ تاسُو  
آخِسْتی دَہ . اے دُوستون پُوئیگی چہ مُنگَہ دِ مَلِکَہ کِی پُو زَمَانِی مِیْن  
سِرِنِگَہ اَرَام مُنگَہ لَیْدَلِی دَہ اُورَہ سِرِنِگَہ دِ خِپُل زِنْدَگی سِرَہ بَسَر کِپِی  
ہَم دَہ اُور بَسَر بَہ او کُوبِیَا اِنصَاف دَا دَہ چہ مُنگَہ دِ مَلِکَہ دِ پَارَہ دُعا و کُو  
وَلِی چہ ہَسْر چَا چہ دِ نِیک سَرِی شُکْر نِکِی اَغَہ دِ خُدای شُکْر سِرِنِگَہ  
کِوَلِی شِی . پَس ز دُعا کُوم تاسِہ آمِیْن و ہ وائی اے لوئی خُدایا دِ مَلِکَہ  
سِرَہ نِیکِی وُہ کِہ اَغَہ سِرِ چہ مُنگَہ سِرَہ اَغَہ کِپ مِ دِ اُور دِ ظالْمون  
دِ شَرہ اَغَہ اُوسَاتہ یالوئی خُدایا دِ اَغَہ دِ تَخْت اِسْتِن تہ بِلُنْد

﴿۱۰﴾ اُوکْرَه بُل دَدِين اُورْدَ دِنِيَا شَرُون اَغَه اُو سَاتَه اُور پُوْعُمُر بُل پُو اَغَه زِنْدَگِي بَرَكْتِ  
 كَرَه يَا لُوئِي خُدَايَا اِسْلَام پُو اَغَه زِرَه نَنَه كَرَه يَا لُوئِي خُدَايَا مَلِكَه بُل دِ اَغَه زُوْمِي  
 بُل دِ اَغَه عِيَال دِي مَسِيح دِي پَرَسْتَش چِه يُو عَاجِز سَرِي دِه اُو سَاتَه اُور دِ  
 مُشَرِكُون دِگَر وُهَنَه اَغَه اُو بَاسَه چِه تَه قُدْرَت لَرِي اِي لُوئِي خُدَايَا تَرَاغَه وَفْتِ  
 مَلِكَه مَرْمُكَه چِه مُسْلِمَان شِي يَالُوئِي خُدَايَا اِمْنَك دُعَاتَه قَبُول كَرَه.

مہارانی قیصرہ ہندیوں ساریاں مُراداں پوریاں ہون دی

### پنجابی وچہ بیتی

سنو میر یو سچے دوستو تے پکے یار و جس گل واسطے تئیں سارے پھائی اپنے سارے کم ساسا کے  
 تے کشالہ کر کے میرے کول قادیان وچہ آئے او اوہ اک پھارا متبل ایہے جے اسیں سارے دربار  
 رانی ملکہ معظمہ قیصرہ ہندیوں احساناں تے مہربانیاں نوں یاد کر کے اوہدے سٹھورھیاں دے راج دے  
 پورا ہونے دی اپنے رب دے درگاہے شکر کریئے تے ایس دے بے اوڑک کرم دا گاون گائیے جس نے  
 آپنیاں فضلاں تے کرماں دے نال ایڈے لے زمانے توڑیں سانوں اجیہی ملکہ معظمہ دے راج دے  
 چھوایں پھاگاں سہاگاں نال رکھیا۔ جس تھیں اسان غریباں مسلماناں دیاں جاناں تے پٹاں تے مال  
 ہتھیاریاں تے اینائیاں دے پنجیاں تھیں بچ گئے تے اسیں ہن توڑیں من پھاؤندیوں خوشیاں تے  
 انگلیاں چینیاں دے نال اپنی زندگانی پوری کر دے رہے۔ تے دو جامل وڈا ایہے جے ہن اسیں اس  
 ویلے جناب ملکہ معظمہ داکٹر پورا کرنے واسطے سچے رب صاحب دی تھی درگاہے ترلیاں تے جھیر گیاں  
 نال دعا کریئے کہ جس طرح ایس جگت دی رانی تے دھرمی تے لاڈ لڈیانی والی ماتا دے راج وچہ رہے کے  
 اسان آرام پایا تے اوس دی بادشاہی دی ٹھنڈی تے سنگھنی چھاں وچ ہر انتھی دے انرتھوں بچکے ٹھہریاں  
 نیندرار سٹے ہاں اوسے طرح دھرتی انبردارا جاسچا رب ایسی ملکہ معظمہ نوں اینہاں پٹاں داناندا بدلہ  
 دے۔ تے اوہنو ہراک تھکے تھوڑے تے ساریاں درداں تھیں آپنا ہتھ دے کے بچار کھے۔ تے اقبال  
 تے وڈیائی تے آساں امیدیاں دے پورا ہوون وچہ وادھا بخشے تے ساریاں مُراداں پوریاں کرنے

﴿۱۱﴾

سمیت اوستے ایسا فضل کرے تے اجیہا ترٹھے جے بندہ پرستی تھیں اوسدے دل نوں مٹھی نیندروں جگا وے تا ایہ ماتا آپنی جاؤ واسمیت اک وحدہ لاشریک لہ جیوندے جاگدے دھرتی انبر تے ایسے سارے اڈنبر دے سائیں دی پوجا دل آوے۔ تے دوہاں جگاں دا سدا سرگ پاوے۔ میریو پیار یو پیارو تھیں خدا دی قدرت تھیں او پرا جاندے ہو۔ بھلا تھیں ایسی گل نوں اچرج تے انہونی سمجھدے ہو جے ساڈی جگ رانی ملکہ معظمہ دے دین تے دُنیاں تے خدا دا فضل ہو جائے۔ او پیار یو اُس ذات سگت واندیاں وڈیاں تے پورا ایمان لیاؤ جس نے ایڈا چوڑا تے اُچا آسمان بنایا تے دھرتی نوں ساڈے واسطے وچھایا تے دو چمکدے دیوے املے جگ چکان والے ساڈیاں اکھیاں اگے رکھے۔ اک چندر ماہ دو جا سورج ماہ سوتر لیاں تے ہاڑیاں تے دندیاں لہلکنے نال رب صاحب سچے دی درگاہ وچ اپنے سدا پٹاں داناں والی ملکہ معظمہ دے دین تے دُنیاں واسطے دُعا منگو۔

میں سچو سچ کہنا ہاں جیکر تھیں کچیاں تے دو<sup>۲</sup> گلیاں نوں سنگوں ہٹا کے تے سچیاں تے اکو لیاں نوں ساتھ لے کے تے پوری امید نال نہیچہ بنے کے دُعا کرو گے تاں جگاں دا سچا داتا تہا ڈی دُعا ضرور سنے گا۔ سو اسیں دُعا کرنے ہاں تے تھیں آمین آکھو۔ ہے سچیاں سکتاں والیا سچیاں سائیاں جد توں آپنی حکمت تے مصلحت نال ایس دیا وان رانی دے راج دے ٹھنڈی چھو ویں ساڈے جیونید اک لٹا حصہ پورا کیتائی تے اوس دے سببوں ہزاراں آفتاں تے بلاواں تھیں سانوں بچایائی۔ تُوں اوسنو بھی آفتاں تھیں بچا جے توں ہر شے تے سگت تے وس رکھنا تھیں۔ ہے قدرتاں والیاں جس طرح اسیں اوسدے راج وچ دھکیاں دھوڑیاں تے ٹھینے ڈگنے تھیں بچائے گئے ہاں اوسنوں بھی ساریاں چنتاں تے چھوریاں تھیں بچا جے سچے بادشاہی تے پکی زور آوری تے پوری حکومت تیری یے۔ ہے جنتاں والیا ماکا اسیں تیری بے انت قدرت تے تہاں رکھ کے اک ہو دُعا دے واسطے تیری درگاہ دے دلیری کرنے ہاں جے توں ساڈی ان گنت دیا وان رانی ملکہ معظمہ نوں بندہ پوجن دی انھیری کوٹھڑی تھیں باہر کڈھ کے اُپے تے سنہری

تے لٹاں مارنے والے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ دے چبوترے تے موجاں ماننے والی کر کے اوسے تے اوہدا پورن کر۔ ہے اچرج زور انوالیا۔ ہے ڈوہنگیاں نگاہاں والیا۔ ہے پوریاں پہچان والیا۔ ہے بے اوڑک کاہواں والیا اینویں کر۔ ہے رہاں دیار تا ایہ ساریاں دُعاواں منظور کر۔ سارے دوست آمین آکھو۔ اے پیاریو سچے ربدی درگاہ وڈی قدرتاں تے پہنیاں والی درگاہ تے دعا دے ویلے اوس تھیں بے امید نہ ہووو۔ کیوں جی اوس دے دربار دے بے اوڑسدا درتوں کسے سے کوئی پھکھارا پھکھاتے خالی ہتھ نہیں گیا۔ تے اپنے سربت جیا جنت دے اندر باہر اوہدے اچرج کاہوتے قبضے ہین۔ تسیں دوگلیاں تے دورنگیاں تے کھوٹیاں وانگر دعانہ کرو۔ سگوں سچیاں چیلیاں تے سوچیاں چیریاں وانگول اوہدے من دھن تے جت ست تے پت واسطے دھن شادا کھوتے سدا سکھ منگو۔ ہین تسین سمجھدے ہو جے سربت راجیان دے دل اُس مہاراج سرب شکتی مان سدا دیا وان دے کاہوؤں باہر نہیں سگوں سارے کم تے انیک تے ان گنی کرتب اُسیدے اوڈاؤ ہتھ وچہ نے۔ سو تسیں اپنے ان گنت دانانوالی مہارانی ملکہ معظّمہ دے دُنیا تے عاقبت واسطے آند تے آرام منگو جے تسیں وفادار ٹھیلے تے من وارنے والے چاکر ہوتاں شامیں تے پہرراتیں تے پچھلی راتیں نیندراں گنوا کے او بھڑوائی اُٹھ اُٹھ کے بیتیاں کرو تے جہڑے منکھ اس گلدے دوتی تے دوکھی ہون انہاں ہتھ یاریمان دی پرواہ نہ کرو۔

لوڈیدائی جے سبھو گلاں تہاڈیاں نتریاں ہویاں تے سٹھریاں ہون تے کسے گل تھہاڈی وچہ رلا رول نہ ہووے سرت تے سچ ملو پھلا کرن والیاں دا پھلا چاہوتاں تھہانوں تھہاڈا جانی جان سچا رب صاحب چنگا بدلہ دیوے۔ کیوں جے ہر منکھ بے حیائی کپدائی تے کیتائی پاندائے۔ نریاں گلاں کجھ پھل نہیں دیندیاں۔ تھڑیاں تے تھڑیاں نوں پکڑنے والیا بھوڑید او یلائی۔

Almighty God! As Thy Wisdom & Providence has been pleased to put us under the rule of our blessed Empress enabling us to lead lives of peace and prosperity, we pray Thee that our ruler may in return be saved from all evils and dangers as thine is the kingdom, glory and power. Believing in Thy unlimited powers we earnestly ask Thee all powerful Lord to grant us one more prayer that our benefactress the Empress, before leaving this world. May probe her way out of the darkness of man-worship with the light of "La-ilaha-illallahoh Muhammad-al-Rasul-ullah." {There is no God but Allah & Muhammad is His Prophet}, Do Almighty God as we desire, and grant us this humble prayer of ours as Thy will alone governs all minds. Amen!

My Friends! Trust in God and feel not hopeless. Do not even imagine that the minds of wordly potentates and earthly kings are beyond His control. Nay, They are all subservants to His Holy Will. Let therefore your prayers for the welfare of your Empress in this world and the next, come from the bottom of your hearts. If you are loyal subjects remember Her Majesty in your night and morning prayers. Pay no heed to opposition. Let Your words and deeds be true and free from hypocrisy. Lead lives of virtue and righteousness, and pray for the good of your well-wishers, because no virtue goes unrewarded. I conclude with earnest desire that God may grant our prayer. Amen.

Dated 23-6-1897

﴿۱۳﴾

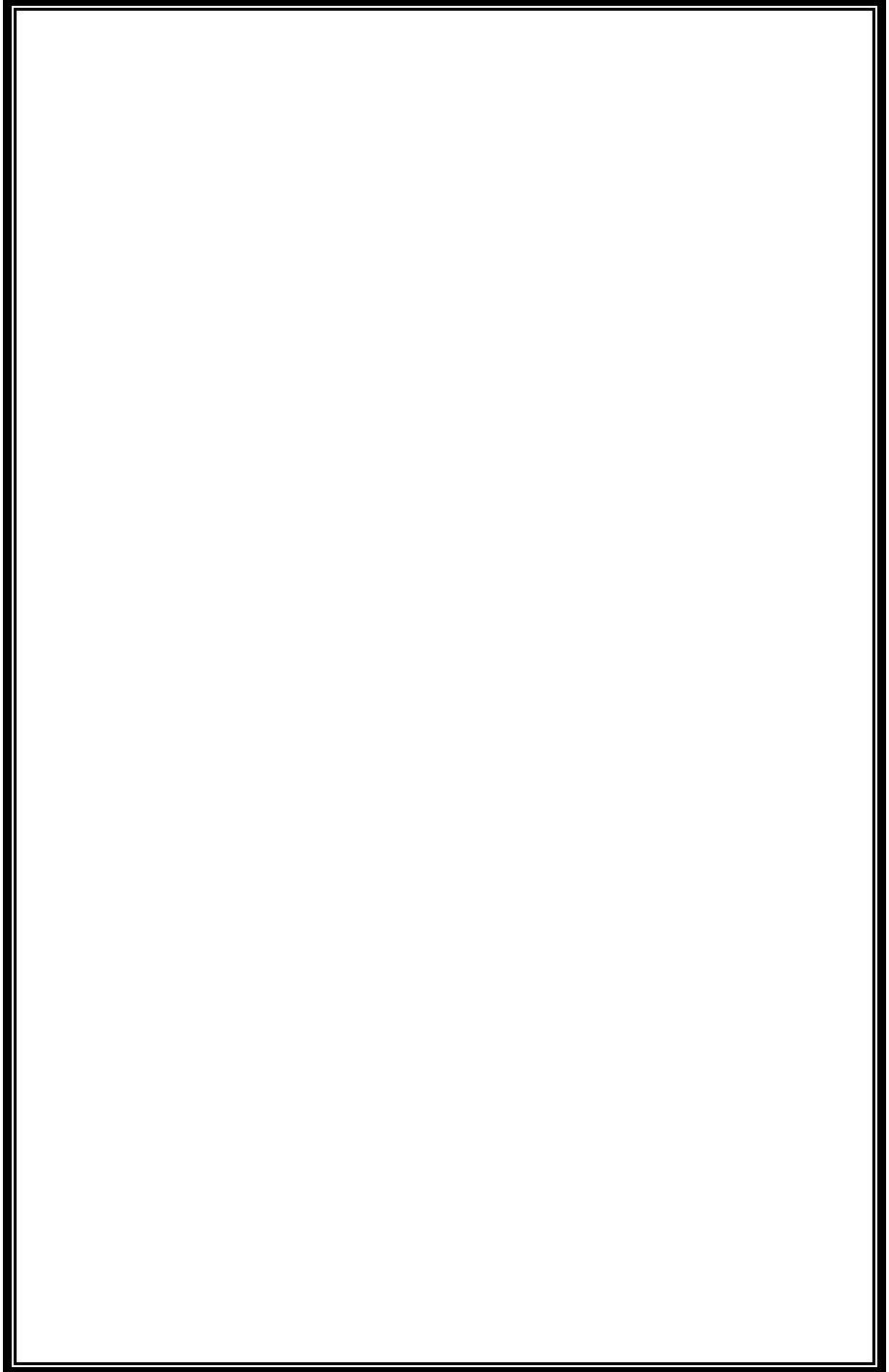
~  
English Translation of  
the prayer recited by  
Mirza Ghulam Ahmad  
Rais of Qadian

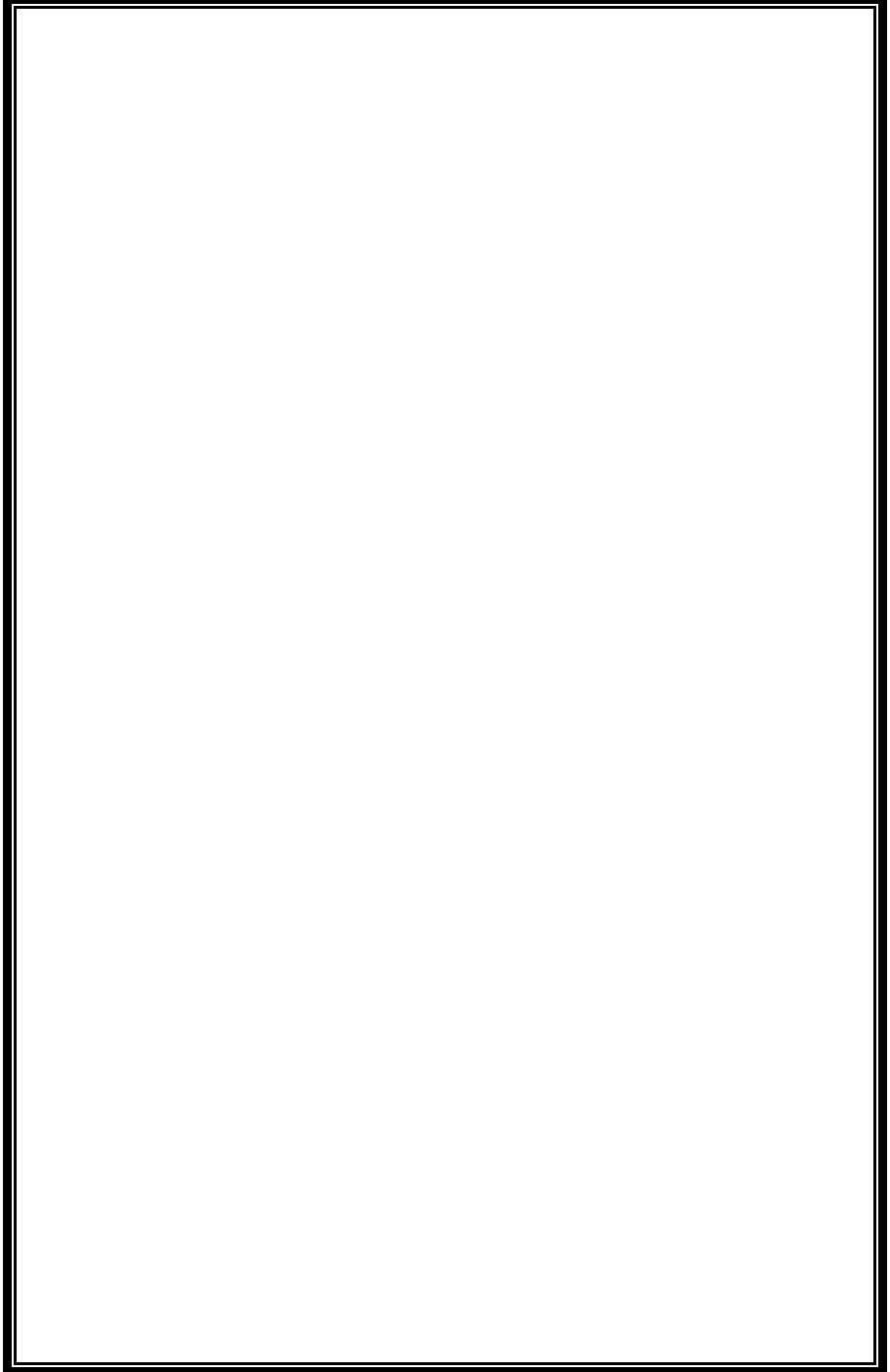
on the occasion of the Diamond Jubilee

﴿۱۴﴾

My friends - The object which has brought you here is to convene a meeting of thanksgiving on the happy occasion of the Diamond Jubilee of Her Majesty's reign in remembrance of the manifold blessings enjoyed by us during Her Majesty's time. We offer our heartfelt thanks to God who out of His special kindness has been pleased to place us under this sovereign rule, protecting thereby our life, property and honour from the hands of tyranny and persecution and enabling us to live a life of peace and freedom. We have also to tender our thanks to our gracious Empress, and this we do by our prayers for Her Majesty's welfare. May God protect our beneficent sovereign from all evils and hardships as Her Majesty's rule has protected us from the mischief of evil doers. May our blessed ruler be graced with glory and success and be saved at the same time from the evil consequences of believing in the divinity of a man and his worship. My friends do not wonder at this, nor entertain any doubt as to the wonderful powers of the Almighty, because it is quite possible for him to confer His choicest blessings upon our gracious Queen in this world and the next. Hence the strong and firm belief in the omnipotence of the Supreme Being who made this spacious firmament on high and spread the earth beneath our feet illuminating them both with the sun and the moon. Let your sincere prayers as to the good of Her Majesty in matters spiritual and temporal, reach His holy throne. And I assure you that prayers that come from hearts sincere and hopeful are sure to be listened to. Let me pray then & you may say Amen:

﴿۱۵﴾







## فہرست

اسمائے حاضرین جلسہ ڈائمنڈ جوبلی بمقام قادیان ضلع گورداسپورہ بھنور امام ہمام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود  
معہ چندہ و بلا چندہ و اسمائے غیر حاضرین جنہوں نے چندہ دیا از ۲۰ جون ۱۸۹۷ء تا ۲۲ جون ۱۸۹۷ء

نمبر	نام	سکونت	رقم چندہ	کیفیت
۱	حضرت اقدس جناب میرزا غلام احمد صاحب مہدی و سیح موعود رئیس قادیان۔ معہ اہل بیت	قادیان	۱۷۵	
۲	حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی	//	۷۷	
۳	مولوی عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ	۷۷	
۴	مولوی برہان الدین صاحب	جہلم	.	
۵	مولوی محمد احسن صاحب	امروہا ضلع مراد آباد	۷۷	باعث مجبوری حاضر نہ ہو سکے
۶	حکیم فضل الدین صاحب معہ ہر دو قبائل	بھیرہ	۷۷	
۷	خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج	لاہور	۷۷	
۸	مفتی محمد صادق صاحب بھیروی کلرک اکونٹنٹ جنرل	//	۷۷	
۹	میرزا ایوب بیگ صاحب بی اے کلاس لاہور کالج معہ قبیلہ خود	کلانور	۷۷	
۱۰	خلیفہ رجب الدین صاحب تاجر برنج	لاہور	۷۷	
۱۱	حکیم محمد حسین صاحب	//	۷۷	
۱۲	خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے رنیر کالج ریاست جموں	//	۷۷	
۱۳	حکیم فضل الہی صاحب	//	۷۷	
۱۴	منشی مولا بخش صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	۷۷	
۱۵	منشی نبی بخش صاحب // // //	لاہور	۷۷	
۱۶	منشی محمد علی صاحب // // //	//	۷۷	
۱۷	منشی محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر اور نیشنل کالج	//	۷۷	
۱۸	شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر رخت	//	۷۷	
۱۹	منشی کرم الہی صاحب مہتمم مدرسہ نصرت اسلام	//	۷۷	

۲۰	میاں محمد عظیم صاحب کلرک دفتر ریلوے	لاہور	۸
۲۱	حافظ فضل احمد صاحب معہ فرزند	//	عہد
۲۲	حافظ علی احمد صاحب //	//	عہد
۲۳	شیخ عبداللہ صاحب نو مسلم منصرم شفا خانہ انجمن حمایت اسلام	//	۸
۲۴	علی محمد صاحب طالب علم بی اے کلاس کالج	//	.
۲۵	منشی عبدالرحمن صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	عہد
۲۶	منشی معراج الدین صاحب جنرل ٹھیکہ دار	//	عہد
۲۷	منشی تاج الدین صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	عہد
۲۸	شیخ دین محمد صاحب	//	۸
۲۹	حکیم شیخ نور محمد صاحب نو مسلم	//	عہد
۳۰	حکیم محمد حسین صاحب پروفیسر کارخانہ رفیق الصحت	//	عہد
۳۱	تاج الدین صاحب طالب علم مدرسہ اسلامیہ	//	.
۳۲	عبداللہ صاحب //	//	.
۳۳	مولانا بخش صاحب پٹولی	//	عہد
۳۴	قاضی غلام حسین صاحب بھیروی طالب علم آرٹ سکول	//	۸
۳۵	حاجی شہاب الدین صاحب	//	لہور
۳۶	چراغ الدین صاحب وارث میاں محمد سلطان	//	عہد
۳۷	احمد الدین صاحب ڈوری بانف	//	عہد
۳۸	جمال الدین صاحب کاتب	//	عہد
۳۹	محمد اعظم صاحب کاتب	//	۸
۴۰	سیف الملوک صاحب	//	عہد
۴۱	میاں سلطان صاحب ٹیلر ماسٹر	//	عہد
۴۲	میاں غلام محمد صاحب کلرک چھاپہ خانہ	//	عہد
۴۳	مظفر الدین صاحب	//	عہد
۴۴	خواجہ محمدی الدین صاحب تاجر پشیمینہ	//	عہد
۴۵	محمد شریف صاحب طالب علم اسلامیہ کالج	//	۸

باعت مجبوری  
حاضر نہ ہو سکے

۲۶	عبداللحق صاحب - اسلامیہ کالج	لاہور	عہدہ	باعث مجبوری شامل نہ ہو سکے
۲۷	عبدالمجید صاحب	//	۸	//
۲۸	غلام محی الدین صاحب جلد بند رسول ملٹری گزٹ	//	معد	//
۲۹	تاج الدین صاحب	//	عہدہ	//
۵۰	بشیر احمد صاحب	//	۳	//
۵۱	نذیر احمد صاحب	//	۳	//
۵۲	ڈاکٹر کرم الہی صاحب	//	ص	
۵۳	شیر محمد خان صاحب طالب العلم بی اے کلاس	//	عہدہ	
۵۴	غلام محی الدین صاحب طالب علم بی اے کلاس	//	ص	
۵۵	شیر علی صاحب	//	عہدہ	
۵۶	صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی ابن حضرت شاہ حبیب الرحمن صاحب مرحوم سجادہ نشین چہار قطب ہانسوی حال وارد قادیان	سرسا وہ	.	
۵۷	قاضی محمد یوسف علی صاحب نعمانی مع اہل بیت سارجٹ پولس ریاست جنید - اولاد حضرت امام اعظم صاحب	توسام ضلع حصار	عہدہ	
۵۸	شیخ فیض اللہ صاحب خالدی القریشی نائب داروغہ	ریاست تائبہ	عہدہ	غیر حاضر
۵۹	سید ناصروناب صاحب دہلوی پینشنر	قادیان	عہدہ	
۶۰	میر محمد اسماعیل صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور	//	عہدہ	
۶۱	محمد اسماعیل صاحب سرساوی طالب علم	//	.	
۶۲	شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم	//	.	
۶۳	شیخ عبدالرحمن صاحب	//	.	
۶۴	شیخ عبدالعزیز صاحب	//	.	
۶۵	خدا یار صاحب	//	.	
۶۶	گلاب الدین صاحب لوئی باف	//	.	
۶۷	اسماعیل بیگ صاحب پریسمین	//	.	
۶۸	امام الدین صاحب	//	.	

۶۹	صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی	قادیان	.
۷۰	صاحبزادہ منظور محمد صاحب //	//	.
۷۱	صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب	//	.
۷۲	مولوی عبدالرحمن صاحب	کھووال ضلع جہلم	.
۷۳	سید نصیبت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر	ڈنگہ ضلع گجرات	لعر
۷۴	سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ اول	سیالکوٹ	لعر
۷۵	حکیم محمد الدین صاحب نقل نویس صدر	//	عد
۷۶	منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر	//	عد
۷۷	شیخ فضل کریم صاحب عطار	//	۱۲
۷۸	غلام محی الدین صاحب تاجر چوب	//	.
۷۹	شیخ حسین بخش خیاط	قادیان	.
۸۰	عبداللہ صاحب //	//	.
۸۱	عبدالرحمن صاحب //	//	.
۸۲	حافظ احمد اللہ خان صاحب	//	.
۸۳	کرم داد صاحب	//	.
۸۴	سید ارشاد علی صاحب طالب علم	سیالکوٹ	.
۸۵	مولوی محمد عبداللہ خان صاحب وزیر آبادی مدرس کالج	ریاست پٹیالہ	عمر
۸۶	حافظ نور محمد صاحب سارجنٹ پلٹن نمبر ۴	//	عمر
۸۷	محمد یوسف صاحب خراٹی	//	عمر
۸۸	حافظ ملک محمد صاحب //	//	.
۸۹	عبدالحمید صاحب طالب علم	//	۳
۹۰	محمد اکبر خان صاحب سنوری	//	.
۹۱	خلیفہ نور الدین صاحب تاجر کتب	ریاست جموں	سے
۹۲	اللہ دتا صاحب //	//	عما
۹۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	//	عما
۹۴	میاں نبی بخش صاحب رفوگر	امر تسر	صدر

۹۵	محمد اسماعیل صاحب تاجر پشمینہ کٹڑہ اہلو والیہ	امر تر	۱
۹۶	میاں محمد الدین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	۱
۹۷	میاں الہی بخش صاحب - محلہ ماٹھکیاں	گجرات	۱
۹۸	میاں چراغ الدین صاحب کٹڑہ اہلو والیہ	امر تر	۱
۹۹	منشی روڑا صاحب نقشہ نویس عدالت	ریاست پور تھلہ	۱
۱۰۰	منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس	//	۱
۱۰۱	منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر	گورداسپور	۱
۱۰۲	نواب خاں صاحب	جموں	۱
۱۰۳	میاں عبدالخالق صاحب رفوگر	امر تر	۱
۱۰۴	شیخ عبدالحق صاحب ٹھیکہ دار	لدھیانہ	۱
۱۰۵	محمد حسن صاحب عطار	//	۱
۱۰۶	منشی محمد ابراہیم صاحب تاجر لنگی گیرون	//	۱
۱۰۷	مستری حاجی عصمت اللہ صاحب	//	۱
۱۰۸	قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار شکرم	//	۱
۱۰۹	مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب امام مسجد صدر	سیالکوٹ	۱
۱۱۰	عبدالعزیز خاں طالب علم بن عبدالرحمن خان صاحب اتالیق سردار ایوب خان صاحب	راولپنڈی	۱
۱۱۱	شیخ نور احمد صاحب مالک مطبخ ریاض ہند	امر تر	۱
۱۱۲	شیخ ظہور احمد صاحب سنگساز مطبخ	//	۱
۱۱۳	میرزا رسول بیگ صاحب	کلا نور ضلع گورداسپور	۱
۱۱۴	حافظ عبدالرحیم صاحب	بٹالہ	۱
۱۱۵	ڈاکٹر فیض قادر صاحب	//	۱
۱۱۶	شیخ محمد جان صاحب تاجر	وزیر آباد	۱
۱۱۷	منشی نواب الدین صاحب ماسٹر	دینانگر	۱
۱۱۸	خلیفہ اللہ داتا صاحب	//	۱
۱۱۹	میاں خدا بخش صاحب خیاط	چھوکر ضلع گجرات	۱

۱۲۰	مولوی حافظ احمد الدین صاحب - چک سکندر	ضلع گجرات	۱۲۰
۱۲۱	میاں احمد الدین صاحب امام مسجد قلعہ دیدار سنگھ	گوجرانوالہ	۱۲۱
۱۲۲	میاں جمال الدین صاحب پشینہ باف	ضلع گورداسپور سیکھواں	۱۲۲
۱۲۳	محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار	بٹالہ	۱۲۳
۱۲۴	ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے مدرس	سیالکوٹ	۱۲۴
۱۲۵	میاں باغ حسین صاحب	بٹالہ	۱۲۵
۱۲۶	میاں نبی بخش صاحب پاندہ	//	۱۲۶
۱۲۷	چودھری منشی نبی بخش صاحب نمبردار	//	۱۲۷
۱۲۸	مولوی خان ملک صاحب کیوال	ضلع جہلم	۱۲۸
۱۲۹	میاں خیر الدین صاحب پشینہ باف سیکھواں	ضلع گورداسپور	۱۲۹
۱۳۰	حکیم محمد اشرف صاحب	بٹالہ //	۱۳۰
۱۳۱	شیخ غلام محمد صاحب طالب علم	ضلع جالندھر	۱۳۱
۱۳۲	حافظ غلام محی الدین صاحب جلد ساز	قادیاں	۱۳۲
۱۳۳	میاں امام الدین صاحب پشینہ باف	سیکھواں	۱۳۳
۱۳۴	اللہ دین صاحب - بٹھیاں	ضلع گورداسپور	۱۳۴
۱۳۵	شیخ عبدالرحیم صاحب ملازم ریاست	کپورتھلہ	۱۳۵
۱۳۶	شیخ محمد الدین صاحب بوٹ فروش	جموں	۱۳۶
۱۳۷	محمد شاہ صاحب ٹھیکہ دار	//	۱۳۷
۱۳۸	نظام الدین صاحب دوکاندار تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپور	۱۳۸
۱۳۹	امام الدین صاحب	//	۱۳۹
۱۴۰	شیخ فقیر علی صاحب زمیندار	//	۱۴۰
۱۴۱	شیخ شیر علی صاحب	//	۱۴۱
۱۴۲	شیخ چراغ علی صاحب	//	۱۴۲
۱۴۳	شہاب الدین صاحب دوکاندار	//	۱۴۳
۱۴۴	منشی عبدالعزیز پٹواری سیکھواں	ضلع گورداسپور	۱۴۴
۱۴۵	میاں قطب الدین صاحب خیاط بدہیچہ	//	۱۴۵

۱۴۶	میاں سلطان احمد طالب علم	گجرات	۰
۱۴۷	شیخ امیر بخش - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپور	۰
۱۴۸	سید نظام شاہ صاحب بازید چک	//	۰
۱۴۹	حافظ محمد حسین صاحب ڈنگہ	ضلع گجرات	۰
۱۵۰	بابو گل حسن صاحب کلرک دفتر ریلوے	لاہور	عمر
۱۵۱	حافظ نور محمد صاحب - فیض اللہ چک	ضلع گورداسپور	۰
۱۵۲	حسن خاں صاحب ملازم توپخانہ ریاست	کیوڑتھلہ	۰
۱۵۳	مرزا جھنڈا بیگ - پیرووال	ضلع گورداسپور	۰
۱۵۴	محمد حسین طالب علم - مدہ	ضلع امرتسر	۰
۱۵۵	میاں محمد امیر - کنڈ	تحصیل خوشاب	۰
۱۵۶	غلام محمد طالب علم	امر تسر	۰
۱۵۷	محمد اسماعیل - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپور	۰
۱۵۸	شیخ قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر	ضلع جہلم	عمر
۱۵۹	میاں غلام حسین نانائی ڈیرہ حضرت اقدس	قادیان	۸
۱۶۰	شیخ مولانا بخش صاحب تاجر چرم - ڈنگہ	ضلع گجرات	۸
۱۶۱	قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ	ضلع گوجرانوالہ	عمر
۱۶۲	عبداللہ سوداگر برنج	لاہور	۰
۱۶۳	مولوی حافظ کرم الدین صاحب - پوڑان والہ	ضلع گجرات	عمر
۱۶۴	حافظ احمد الدین خیاط - ڈنگہ	//	۸
۱۶۵	عبادت علی شاہ سوداگر - ڈوڈہ	ضلع گورداسپور	۰
۱۶۶	محمد خان صاحب نمبردار - جسروال	ضلع امرتسر	۸
۱۶۷	میاں علم الدین صاحب - کالوسائی	ضلع گجرات	۰
۱۶۸	میاں کرم الدین صاحب - ڈنگہ	//	عمر
۱۶۹	شیخ احمد الدین صاحب //	//	۰
۱۷۰	میاں احمد الدین صاحب //	//	۰
۱۷۱	میاں محمد صدیق صاحب پشیمہ باف	سیکووال	۸

۱۷۲	میاں صادق حسین صاحب	ریاست پیٹالہ	عمر
۱۷۳	مولوی فقیر جمال الدین صاحب سیدوالہ	ضلع منگمری	.
۱۷۴	مولوی عبداللہ صاحب ٹھٹھہ شیرکا	//	.
۱۷۵	میاں عبدالعزیز طالب علم	قادیاں	.
۱۷۶	میاں عبداللہ - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپور	.
۱۷۷	مہر الدین صاحب خانساماں - لالہ موسیٰ	ضلع گجرات	عمر
۱۷۸	کرم الدین صاحب خانساماں //	//	عمر
۱۷۹	امام الدین صاحب پٹواری - لوچب	ضلع گورداسپور	عمر
۱۸۰	فضل الہی صاحب نمبردار - چک فیض اللہ	//	عمر
۱۸۱	غلام نبی صاحب //	//	عمر
۱۸۲	چراغ الدین معمار - موضع منڈی کراں	//	.
۱۸۳	قاضی نعمت علی صاحب - خطیب پٹالہ	//	عمر
۱۸۴	احمد علی صاحب نمبردار چک وزیر	//	عمر
۱۸۵	امام الدین صاحب - تھہ غلام نبی	//	.
۱۸۶	میاں فقیردری باف - چک فیض اللہ	//	.
۱۸۷	میاں امیردری باف //	//	.
۱۸۸	شیخ برکت علی دوکاندار //	//	.
۱۸۹	برکت علی صاحب پٹواری //	//	.
۱۹۰	میاں امام الدین //	//	.
۱۹۱	سید امیر حسین چک بازید	//	.
۱۹۲	شیخ فیروز الدین صاحب //	//	.
۱۹۳	شیخ شیر علی //	//	.
۱۹۴	شیخ عطا محمد صاحب //	//	.
۱۹۵	سید محمد شفیع صاحب //	//	.
۱۹۶	عمر چوکیدار //	//	.
۱۹۷	مولوی امیر الدین صاحب - محلہ خوجہ والہ	گجرات	.

غیر حاضر



۱۹۸	مستری محمد عمر	جموں	•
۱۹۹	سید وزیر حسین صاحب - بازید چک	ضلع گورداسپور	•
۲۰۰	مہر اللہ شاہ	//	•
۲۰۱	سلطان بخش	//	•
۲۰۲	منشی عبدالعزیز صاحب عرف وزیر خان سب اوور سیر	بلب گڈہ	عمر
۲۰۳	نور محمد صاحب -	ضلع منگمری	•
۲۰۴	عبدالرشید -	//	•
۲۰۵	مولوی احمد الدین صاحب امام مسجد - نامدار	ضلع لاہور	•
۲۰۶	حافظ معین الدین صاحب	قادیان	•
۲۰۷	عبدالجمید صاحب	کپورتھلہ	•
۲۰۸	محمد خان صاحب	//	عما
۲۰۹	مولوی محمد حسین صاحب - بھاگورائین	//	عما
۲۱۰	نظام الدین	//	•
۲۱۱	فیض محمد نہجدار	سیالکوٹ	•
۲۱۲	سید گوہر شاہ صاحب پھیروچی	ضلع گورداسپور	•
۲۱۳	حکیم دین محمد طالب علم	قادیان	•
۲۱۴	شیخ فضل الہی صاحب چٹھی رسان	//	۲۲
۲۱۵	سلطان محمد صاحب - بکرالہ	ضلع جہلم	•
۲۱۶	اللہ دیا صاحب کبھو	ضلع امرتسر	•
۲۱۷	سید عالم شاہ صاحب موضع سیدلو	ضلع جہلم	•
۲۱۸	مستری حسن الدین صاحب	سیالکوٹ	•
۲۱۹	میراں بخش صاحب چوڑی گر	بٹالہ	•
۲۲۰	مہر سانوں صاحب سیکھواں	ضلع گورداسپور	عمر
۲۲۱	حکیم جمال الدین صاحب تاجر	قادیان	عمر
۲۲۲	محمد اسماعیل صاحب طالب علم	//	•
۲۲۳	محمد اسحاق صاحب	//	•

باعث مجبوری  
شامل نہ ہو سکے

۲۲۴	عبداللہ خان صاحب	ہریانہ	ضلع ہوشیار پور	ع
۲۲۵	کریم بخش مستری	بیل چک	ضلع گورداسپور	.
۲۲۶	مرزا بوٹا بیگ		قادیان	.
۲۲۷	مرزا احمد بیگ		//	.
۲۲۸	محمد حیات صاحب		بٹالہ	.
۲۲۹	نور محمد ملازم ڈاکٹر فیض قادر صاحب		//	.
۲۳۰	شیخ غلام محمد صاحب تاجر		امر تسر	.
۲۳۱	برکت علی صاحب نیچہ بند		بٹالہ	.
۲۳۲	غلام حسین صاحب لکھ زئی		//	.
۲۳۳	رحیم بخش صاحب شانہ گر		جہلم	.
۲۳۴	شیخ غلام احمد صاحب امام مسجد بھڑیال		ضلع سیالکوٹ	.
۲۳۵	شیخ اسمعیل امام مسجد	//	//	.
۲۳۶	شیخ کریم بخش صاحب کانہ چک		ریاست جموں	.
۲۳۷	شیخ چراغ الدین صاحب		//	.
۲۳۸	میاں کنوتیلی	تتلا	ضلع گورداسپور	.
۲۳۹	شیخ مولا بخش صاحب تاجر بوٹ		سیالکوٹ	ع
۲۴۰	مرزا نظام الدین		قادیان	.
۲۴۱	سید عبدالعزیز صاحب		انبالہ	.
۲۴۲	مولوی فضل الدین صاحب - کھاریاں		ضلع گجرات	ع
۲۴۳	مولوی فضل الدین صاحب - خوشاب		ضلع شاپور	ع
۲۴۴	حافظ رحمت اللہ صاحب - کرن پور		ضلع ڈیرہ دون	ع
۲۴۵	نور الدین صاحب نقشہ نویس بارگ ماسٹری		جہلم	ع
۲۴۶	میاں عبداللہ صاحب پٹواری سنوری		ریاست پٹیالہ	ع
۲۴۷	میاں عبدالعزیز صاحب محرر دفتر نہر جنم غربی		دہلی	ع
۲۴۸	ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب اسٹنٹ سرجن		قصور	ع
۲۴۹	مولوی محمد حسین مدرسہ اسلامیہ		راولپنڈی	ع

باعث مجبوری  
شامل نہ ہو سکے

//

//

//

//

//

//

//

۲۵۰	مولوی خادم حسین صاحب - اسلامیہ سکول	راولپنڈی	عد	حاضر نہ ہو سکے
۲۵۱	بابو اللہ دین صاحب فائرس محکمہ روشنی	//	عد	//
۲۵۲	سید عنایت علی شاہ صاحب	لدھیانہ	ع	//
۲۵۳	منشی غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولس	نارووال	ع	//
۲۵۴	مولوی علم الدین صاحب	//	ع	//
۲۵۵	منشی محرم علی صاحب محرر سارجنٹ پولس	//	ع	//
۲۵۶	بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دینہ	ضلع جہلم	ل	//
۲۵۷	منشی اللہ داتا صاحب	سیالکوٹ	ل	//
۲۵۸	منشی فتح محمد صاحب بزدار پوسٹ ماسٹر لیہ	ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	عد	//
۲۵۹	شیخ غلام نبی صاحب دوکاندار	راولپنڈی	ع	//
۲۶۰	منشی مظفر علی صاحب برادر مولوی محمد احسن صاحب امروہی	ڈیرہ دون	عد	//
۲۶۱	میاں احمد حسین صاحب ملازم میاں محمد حنیف سوداگر	//	عد	//
۲۶۲	مولوی محمد یعقوب صاحب	//	عد	//
۲۶۳	منشی علی گوہر خاں صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر	جانلہ دھر	عد	//
۲۶۴	منشی محمد اسعد صاحب نقشہ نویس کالک ریلوے	انبالہ چھاوئی	عد	//
۲۶۵	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مالک مطبع شعلہ طور	بٹالہ	عد	//
۲۶۶	بابو محمد افضل صاحب ملازم ریلوے ممبائے	ملک افریقہ	عد	//
۲۶۷	چودھری محمد سلطان صاحب والد مولوی عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ	ع	//
۲۶۸	سید حامد شاہ صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر بہادر	//	ع	//
۲۶۹	سید حکیم حسام الدین صاحب رئیس	//	عد	//
۲۷۰	فضل الدین صاحب زرگر	//	عد	//
۲۷۱	حکیم احمد الدین صاحب	//	عد	//
۲۷۲	شیخ نور محمد صاحب کلاہ ساز	//	عد	//
۲۷۳	محمد الدین صاحب پٹواری - ترگڑی	ضلع گوجرانوالہ	عد	//
۲۷۴	سید نواب شاہ صاحب مدرس	سیالکوٹ	عد	//
۲۷۵	سید چراغ شاہ صاحب	//	عد	//

حاضر نہ ہو سکے	عمر	سیالکوٹ	چودھری نبی بخش صاحب سارجنٹ پولس	۲۷۶
//	۳۴	//	محمد الدین صاحب	۲۷۷
//	۱۸	//	محمد الدین صاحب جلد ساز	۲۷۸
//	۳۴	//	اللہ بخش صاحب	۲۷۹
//	عمر	//	شادی خاں صاحب سوداگر	۲۸۰
//	عمر	//	چودھری الہ بخش صاحب	۲۸۱
//	عمر	//	چودھری فتح دین صاحب	۲۸۲
//	عمر	بنالہ	اللہ رکھا صاحب شالباف	۲۸۳
حاضر نہ ہو سکے	عمر	لدھیانہ	کرم الہی صاحب کانسٹیبل	۲۸۴
//	عمر	//	پیر بخش صاحب	۲۸۵
//	عمر	سیالکوٹ	منشی الہ بخش صاحب	۲۸۶
//	لکھنؤ	//	کرم الدین صاحب - بھپال والہ	۲۸۷
//	صبر	پٹیالہ	منشی کرم الہی صاحب ریکارڈ کلرک	۲۸۸
//	صبر	ضلع ملتان	مرزانیاز بیگ صاحب ضلع دارنہر - رشیدہ	۲۸۹
//	عمر	بنالہ	اللہ دتا صاحب شالباف	۲۹۰
حاضر نہ ہو سکے	عمر	ریاست پٹیالہ	ڈاکٹر عبدالکیم خان صاحب	۲۹۱
//	عمر	نادون	عزیز اللہ صاحب سرہندی برانچ پوسٹ ماسٹر	۲۹۲
//	عمر	جہلم	نواب خان صاحب تحصیلدار	۲۹۳
//	عمر	//	عبدالصمد صاحب ملازم نواب خان صاحب موصوف	۲۹۴
//	عمر	ضلع لاہور	مولوی نور محمد صاحب موکل	۲۹۵
//	۳	//	سید مہدی حسن صاحب پنسال نویس چوکی لوہلہ	۲۹۶
//	۱۸	ضلع شاہ پور	مولوی شیر محمد صاحب بجن	۲۹۷
//	عمر	ضلع گورداسپور	بابوناب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سکول دینانگر	۲۹۸
//	۳۴	//	والدہ خیر الدین سیکھواں	۲۹۹
حاضر نہ ہو سکے	صبر	سنگرور	رحیم بخش صاحب محرر اصطل	۳۰۰
//	عمر	جہلم	قاری محمد صاحب امام مسجد	۳۰۱

غیر حاضر	عمر	ضلع جہلم	شرف الدین صاحب - کوٹلہ فقیر	۳۰۲
//	عمر	//	// علم الدین صاحب	۳۰۳
//	عمر	پٹیالہ	مولوی محمد یوسف صاحب سنور	۳۰۴
//	عمر	//	// احمد بخش صاحب	۳۰۵
//	عمر	//	// محمد ابراہیم صاحب	۳۰۶
//	عمر	حلقہ لوچپ	// امام الدین پٹواری	۳۰۷
//	عمر	ضلع گورداسپور	غلام نبی عرف نبی بخش - فیض اللہ چک	۳۰۸
//	عمر	پٹیالہ	منشی احمد صاحب محرر باڑہ سرکاری	۳۰۹
//	۴۰	//	مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس	۳۱۰
//	عمر	//	شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی	۳۱۱
//	لحد	بھیرہ	مستری احمد الدین صاحب	۳۱۲
//	عما	//	مستری اسلام احمد	۳۱۳
//	عما	کیورتھلہ	میاں فیاض علی صاحب	۳۱۴
//	عما	ضلع گجرات	میاں صاحب دین صاحب کھاریاں	۳۱۵
//	۴۰	بھیرہ	میاں عالم دین حجام	۳۱۶
//	عمر	لاہور	بابو کرم الہی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ	۳۱۷
//	لحد	لدھیانہ	معرفت شیخ رحمت اللہ صاحب	۳۱۸

## بقیہ اسماء حاضرین جلسہ جوہلی

- عبدالرحمن نو مسلم جالندھری۔ سید ارشاد علی صاحبزادہ سید نصیلت علی شاہ صاحب، ڈنگہ۔  
 اللہ دتا ولد نور محمد کبیرہ۔ عبداللہ ولد خلیفہ رجب دین لاہور۔ غلام محمد طالب علم ڈیرہ بابانانک۔  
 روشن الدین بھیرہ، اللہ ودھایا صاحب پنڈی بھٹیاں۔ شیخ احمد علی، چک بازید۔ نور محمد، ڈھونی۔  
 عبدالرشید، سیدوالہ۔ غلام قادر، قادیان۔ شیخ امیر، تھہ غلام نبی۔ غلام غوث، قادیان۔ گلاب ولد محکم  
 احمد آباد ضلع گورداسپور۔ شاہ نواز، ڈنگہ۔ عمید اولدشادی، قادیان۔ دین محمد، قادیان۔ صدر الدین، قادیان۔  
 بدھا قادیان۔ حسینہ، قادیان۔ امام الدین، قادیان۔ خواجہ نور محمد، قادیان۔ حامد علی اراکین، قادیان۔  
 میراں بخش، قادیان۔ لسو، قادیان۔ فقیر محمد، فیض اللہ چک۔ شیخ محمد، قادیان۔ خواجہ کھیون، قادیان۔  
 شرف دین، قادیان۔ فتح دین، کبارڈلہ۔ عبداللہ قادیان۔ لہجو، قادیان۔ لہجو ڈوگر، کھارا۔ نسو، قادیان۔  
 بوٹا، قادیان۔

## نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے خط کی نقل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

طیب روحانی مسیح الزمان مکرم معظم سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ حسب الحکم حضور کل حال متعلق جوہلی عرض کرتا ہوں:

۲۲ و ۲۱ جون یعنی دو دن جشن جوہلی کے لئے مقرر ہوئے تھے چونکہ گورنمنٹ کا حکم تھا کہ کل

رسوم متعلق جوہلی ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو پوری کی جائیں اس لئے سب کچھ ۲۲ کو کیا جانا قرار پایا۔

ریاست مالیر کوٹلہ میں جیسے رئیس اعظم وفادار رہے ہیں ویسے ہی خوانین

بھی وفادار اور عقیدت مند گورنمنٹ کے رہے ہیں اور بہت مواقع میں اس کا ثبوت

دیا ہے بلکہ بعض جگہ خود لڑائی میں شریک ہو کر گورنمنٹ کی اعانت کی ہے۔ اب

﴿۳۱﴾

چونکہ لڑائی کا موقع تو جاتا رہا ہے اب بموجب حالت زمانہ ہم لوگ ہر طرح خدمت کے لئے حاضر ہیں اور ہم ایسا کیوں نہ کریں جبکہ اس گورنمنٹ کا ہم پر خاص احسان ہے وہ یہ کہ سکھوں کے عروج کے زمانہ میں سکھوں نے اس ریاست کو بہت دق کیا تھا اور اگر وقت پر جنرل اختر لونی صاحب ابررحمت کی طرح تشریف نہ لے آتے تو یہ ریاست کبھی کی اس خاندان سے نکل کر سکھوں کے ہاتھ میں ہوتی۔ پس ہمارا خاندان تو ہر طرح گورنمنٹ کا مرہون منت ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بہ سبب حضور اور زیادہ مستحکم ہو گیا اور جو احسانات گورنمنٹ کے ہماری جماعت پر ہیں وہ قدر مکرر کا لطف دینے لگے تو مجھ کو ضروری ہوا کہ اپنے ہمسرؤں سے بڑھ کر کچھ کیا جائے۔

اول۔ چراغانہ قریب کی مسجد پر اور اپنے رہائشی مکان پر بہت زور سے کیا گیا بلکہ ایک مکان بیرون شہر جو ایک گاؤں سروانی کوٹ نام میں میرا ہے اُس پر بھی کیا گیا کل مکانوں پر اول سفیدی کی گئی اور مختلف طرز پر چراغ نصب کئے گئے اور ایک دیوار پر چراغوں میں یہ عبارت لکھی گئی۔

God save our Empress

یعنی خدا تعالیٰ ہماری قیصرہ کو سلامت رکھے۔ قریباً تمام شہر سے بڑھ کر ہمارے ہاں روشنی کا اہتمام تھا۔ مگر عین وقت پر ہوا کے ہونے سے ۲۲ کو وہ روشنی نہ ہو سکی اس لئے تمام شہر میں ۲۳ کو روشنی ہوئی مگر اُس روز بھی ہوا کے سبب اونچی جگہ روشنی نہ ہو سکی۔

دوم۔ تین ٹرانفل آرچ۔ ایک برس کو چہ اور دو اپنے مکان کے سامنے بنائے گئے اور ان پر مندرجہ ذیل عبارات سنہری لکھ کر لگائی گئیں۔ اول برس کو چہ ”جشن ڈائمنڈ جوبلی مبارک باد“۔ دوم اپنے رہائشی مکان کے دروازہ پر انگریزی میں Welcome یعنی خوش آمدید لکھا تھا۔ سوم دروازہ کے مقابل تیسری محراب پر لکھا تھا۔ ”قیصرہ ہند کی عمر دراز“ اور سروانی کوٹ میں بھی ایک ٹرانفل آرچ بنائی گئی تھی۔

سوم۔ ۲۲ جون کو شام کے چھ بجے اپنی جماعت کے اصحاب کو جمع کر کے

خداوند تعالیٰ سے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے بقائے دولت اور درازی عمر اور یہ کہ جس طرح حضور ممدوحہ نے ہم پر احسان کیا ہے خداوند تعالیٰ بھی حضور ممدوحہ پر احسان کرے اور الدین آمنوا میں داخل کرے یعنی اسلام کے آفتاب سے وہ بھی فیضیاب ہوں دعا کی گئی۔

چہارم۔ میں نے ایک نوٹس اپنی جماعت کے لوگوں کو دے دیا تھا کہ سب صاحب جو کم سے کم مقدرت رکھتے ہوں وہ بھی سو چراغ سے کم نہ جلائیں اور جن کے پاس اتنا خرچ کرنے کو نہ ہو وہ مجھ سے لے لیں۔ چنانچہ پانچ اصحاب کو میں نے خرچ چراغانہ دیا اور باقیوں نے خود چراغانہ کیا۔

پنجم۔ میرے متعلق جو سروانی کوٹ میں معافیدار تھے اُن کو بھی میں نے حکم دیا کہ چراغانہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے بھی کیا اور یہ ایسا امر ہے کہ ریاست کے اور دیہات میں غالباً ایسا نہیں ہوا۔

ششم۔ ۲۳ جون کو اس خوشی میں آتش بازی چھوڑی گئی۔

ہفتم۔ ۲۲ جون کی شام کو معزز احباب کی دعوت کی گئی۔

ہشتم۔ ۲۳ کو مساکین کو غلہ اور نقد خیرات کیا گیا۔

نہم۔ ایک یادگار کے قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔ جب اس کی بابت فیصلہ ہوگا وہ بھی عرض کروں گا۔

راقم محمد علی خان

{ مالیر کوٹلا ۲۵ جون ۱۸۹۷ء }

نوٹ۔ ہم نے اپنی طرف سے سب احباب کے نام کوشش سے درج کرادیئے ہیں۔ اب اگر ایک دو نام رہ گئے ہوں تو سہو بشریت ہے۔

مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع

مورخہ ۲۸ جون ۱۸۹۷ء



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ



جکو

دو کثیر عباد و ائمه هم  
آمرت سیر بین طبع کرانا  
نارنگه کنی

قرآن کریم کی مدح میں عاشقانہ ترانہ اور اس امر کے بیان میں کہ  
قول خداوندی اور قول بشر میں فرق بین ہونا ضروری ہے اور  
اس لئے قرآن کریم لاریب قول خداوندی ہے

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے  
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے  
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے  
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے  
وہاں قدرت یہاں در ماندگی فرق نمایاں ہے  
سخن میں اسکے ہمتائی کہاں مقدر انساں ہے  
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے  
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے  
خدا سے کچھ ڈرو یا رو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے  
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے  
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے  
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے  
نظیر اسکی نہیں جمہتی نظر میں غور کر دیکھا  
بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں  
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز  
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو  
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی  
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز  
ارے لوگو کرو کچھ پاس شان کبریائی کا  
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے  
اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا  
یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے  
ہمیں کچھ کیس نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

## دیگر

پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا  
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفیٰ نکلا  
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا  
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودہ  
یا الہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے

﴿۳﴾

مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا  
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا  
پھر جو سوچا تو ہر ایک لفظ مسیحا نکلا  
ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا  
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا  
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں  
کس سے اُس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ  
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں  
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور  
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں  
جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں

## محمود کی آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی  
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی  
دل میں میرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ  
لرزاں ہیں اہل قربت کرو بیوں پہ ہیبت  
ہم سب ہیں اسکی صنعت اس سے کرو محبت  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ  
اُس سے ہے دل کی بیعت دل میں ہے اسکی عظمت  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ  
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی  
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی  
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی  
ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت  
ہے عام اُس کی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت  
غیروں سے کرنا اُلفت کب چاہے اسکی غیرت  
جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اُسکی جو دو منت  
بہتر ہے اسکی طاعت طاعت میں ہے سعادت  
سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا  
اُس بن نہیں گذارا غیر اُس کے جھوٹ سارا



تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
تو نے مجھے دیئے ہیں یہ تین تیرے چاکر  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قرباں  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
کیونکر ہو حمد تیری کب طاقت قلم ہے  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
بہتر ہے زندگی سے تیرے حضور مرنا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں

یا رب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں  
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں  
کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا  
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا  
تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا  
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا  
ہو شکر تیرا کیونکر اے میرے بندہ پرور  
تیرا ہوں میں سراسر تو میرا رب اکبر  
ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارماں  
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احساں  
تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے  
میں تیرا ہوں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے  
اے قادر و توانا آفات سے بچانا  
غیروں سے دل غنی ہے جب سے کہ تجھ کو جانا  
احقر کو میرے پیارے اک دم نہ دور کرنا  
واللہ خوشی سے بہتر غم سے تیرے گذرنا  
سب کام تو بنائے لڑکے بھی تجھ سے پائے  
تو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے  
یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں

تو سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں  
 کر انکو نیک قسمت دے انکو دین و دولت  
 دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت  
 اے میرے بندہ پرور کر انکو نیک اختر  
 تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر  
 شیطان سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو  
 ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو  
 میری دعائیں ساری کریو قبول باری  
 ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری  
 لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا  
 دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا  
 اسکے ہیں دو برادر انکو بھی رکھیو خوشتر  
 کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر  
 یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ انکو گندے  
 چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے  
 اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے  
 یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گھر یہ سارے  
 اے میری جاں کے جانی اے شاہ دو جہانی  
 دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 کر انکی خود حفاظت ہو ان پر تیری رحمت  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 جاں پر ز نور رکھیو دل میں سرور رکھیو  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 میں جاؤں تیرے واری کرتو مدد ہماری  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 تیرا بشیر احمد۔ تیرا شریف اصغر  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 کر ان سے دور یارب دنیا کے سارے پھندے  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 کر انکے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی  
 یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي



رحمت سے انکو رکھنا میں تیرے منہ کے واری  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
میری دعائیں سن لے اور عرض چا کرانہ  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
جو صبر کی تھی طاقت اب مجھ میں وہ نہیں ہے  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
غم سے نکالتا ہے دروں کو ٹالتا ہے  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
جس سے ملے ہے عرفاں اور دور ہووے شیطان  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
دینِ قویم لایا بدعات کو مٹایا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
احساں ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری  
اپنی پنہ میں رکھیوں کر یہ میری زاری  
اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ  
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا  
فلکروں میں دل حزین ہے جاں درد سے قریں ہے  
ہر غم سے دور رکھنا تو رب عالمیں ہے  
اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا  
خود میرے کام کرنا یا رب نہ آزمانا  
یہ تینوں تیرے چا کر ہوویں جہاں کے رہبر  
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور  
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں  
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں  
تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے  
کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے  
تو نے سکھایا فرقاں جو ہے مدار ایماں  
یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں  
تیرا نبی جو آیا اس نے خدا دکھایا  
حق کی طرف بلایا مل کر خدا ملایا  
قرباں ہیں تجھ پہ سارے جو ہیں میرے پیارے

دلِ خوں ہیں غم کے مارے کشتی لگا کنارے  
اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے  
تجھ پر میرا توکل در پر تیرے یہ سر ہے  
جب تجھ سے دل لگایا سو سو ہے غم اٹھایا  
پر شکر اے خدایا جاں کھو کے تجھ کو پایا  
دیکھا ہے تیرا منہ جب چمکا ہے ہم پہ کو کب  
تیرے کرم سے یارب میرا بر آیا مطلب  
احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے  
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جسمیں پائے  
مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت  
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت  
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑیگا جو ملا ہے  
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے  
اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو  
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو  
جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے  
یارو یہ اڑدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے  
قرآن کتابِ رحماں سکھائے راہِ عرفاں  
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں

یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
تجھ سے میں ہوں منور میرا تو تو قمر ہے  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
تن خاک میں ملایا جاں پر وبال آیا  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گزارو  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے  
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
جو اسکے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیض  
یہ روز ہے مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي

﴿ ۸ ﴾

ہے چشمہ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت  
یہ نور دل کو بخشنے دل میں کرے سرایت  
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا  
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا  
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت  
یہ روز ہے مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي  
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي

أَمِينَ

### اشعار حافظ احمد اللہ خان صاحب

لبوں پر جسکے جاری یہ کلام پاک رحماں ہے  
تجرب ہے کہ لوگوں کو کلام اللہ کے ہوتے  
ہے اس میں ذکر اگلوں کا خبر ہے اس میں پچھلوں کی  
فتن جس وقت ہوتے ہیں اندھیری رات کی مانند  
عرب کے وحشیوں کو کر دیا اس نے شدہ دوراں  
حقائق اور معارف وہ امام وقت نے کھولے  
مقدم اسکے پڑھنے کو کرو تم سب کتابوں پر  
ہوا باہر جو قرآن کا عمل اس پر کیا جس نے

رگ وریشہ میں اسکے نور اس خالق کا پنہاں ہے  
ہوا و حرص نفسانی سے اے بی سی کا خفگان ہے  
خصوصیت میں اسی کا قول فیصل ہے یہ فرقاں ہے  
یہ اس اندھیر میں مہر درخشاں ماہ تاباں ہے  
عرب کیا کل زمانہ پر اسی کا فضل و احساں ہے  
تغافل جس نے قرآن سے کیا تھا اب وہ حیراں ہے  
کہ ہر اک خیر و برکت کا یہیں موجود سماں ہے  
بلاشک دو جہاں میں وہ بڑا محمود انساں ہے

یہیں کھلتے ہیں عقدے آ کے قرآن اور حدیثوں کے

وہ آئے قادیان میں جسکے دل میں کوئی ارماں ہے

اشتبہار کتب :- مفصلہ ذیل کتب بھی علاوہ اس رسالہ کے مشتبہ کے پاس برائے فروخت موجود ہیں جو بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت  
نقد آنے پر روانہ کی جاتی ہیں۔ ایقاظ الناعمین، شہادۃ القرآن، نور القرآن حصہ ۱، رسالہ ست بچن، آریہ دھرم۔ پچاس  
درخواستوں کے آنے پر بارثانی طبع کرایا جاوے گا۔ دس کی درخواستیں آچکی ہیں۔

المشہر

ڈاکٹر عبداللہ ایم۔ بی کٹرہ جمیل سنگھ امرتسر



ٹائٹل بار اول

# سراج الدین

عیسائی

کے چار سوالوں کا

# جواب

س ۱۸۹۴  
۲۲ جون

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین حسنا

کے چھپا

تعداد ۷۰۰

قیمت ۲



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

ایک صاحب سراج الدین نام عیسائی نے لاہور سے چار سوال بغرض طلب جواب میری طرف بھیجے ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ فائدہ عام کے لئے ان کا جواب لکھ کر شائع کر دوں لہذا ہر چہ چار سوال معہ جواب ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

سوال۔ ۱۔ ”عیسائی عقائد کے مطابق مسیح کا مشن اس دنیا میں بنی نوع انسان کی محبت کے لئے آنا اور نوع انسان کی خاطر اپنے تئیں قربان کر دینا تھا۔ کیا بانی اسلام کا مشن ان دونوں معنوں میں ظاہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔ یا محبت اور قربانی کے علاوہ کسی اور بہتر الفاظ میں اس مشن کو ظاہر کر سکتے ہیں؟“

الجواب۔ واضح ہو کہ اس سوال سے اصل مطلب سائل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں کے خیال کے موافق دنیا میں یسوع مسیح اس لئے آیا تھا کہ گنہگاروں سے محبت کر کے ان کے گناہوں کی لعنت اپنے سر پر لیوے اور پھر ان ہی گناہوں کی وجہ سے مارا جائے۔ کیا اس لعنتی قربانی کا کوئی نمونہ گنہگاروں کی نجات کے لئے قرآن بھی پیش کرتا ہے یا نہیں؟ اور اگر نہیں پیش کرتا تو کیا اس سے کوئی بہتر طریق انسانوں کی نجات کے لئے قرآن نے پیش کیا ہے؟ سو اس کے جواب میں میاں سراج الدین صاحب کو معلوم ہو کہ قرآن کوئی لعنتی قربانی پیش

نہیں کرتا۔ بلکہ ہرگز جائز نہیں رکھتا کہ ایک کا گناہ یا ایک کی لعنت کسی دوسرے پر ڈالی جائے چہ جائیکہ کروڑ ہا لوگوں کی لعنتیں اکٹھی کر کے ایک کے گلے میں ڈال دی جائیں۔ قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ یعنی ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ لیکن قبل اسکے جو میں مسئلہ نجات کے متعلق قرآنی ہدایت بیان کروں مناسب دیکھتا ہوں کہ عیسائیوں کے اس اصول کی غلطی لوگوں پر ظاہر کر دوں۔ تا وہ شخص جو اس مسئلہ میں قرآن اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے وہ آسانی سے مقابلہ کر سکے۔

پس واضح ہو کہ عیسائیوں کا یہ اصول کہ خدا نے دنیا سے پیار کر کے دنیا کو نجات دینے کے لئے یہ انتظام کیا کہ نافرمانوں اور کافروں اور بدکاروں کا گناہ اپنے پیارے بیٹے یسوع پر ڈال دیا اور دنیا کو گناہ سے چھڑانے کے لئے اس کو لعنتی بنایا اور لعنت کی لکڑی سے لٹکایا۔ یہ اصول ہر ایک پہلو سے فاسد اور قابل شرم ہے۔ اگر میزان عدل کے لحاظ سے اس کو جانچا جائے تو صریح یہ بات ظلم کی صورت میں ہے کہ زید کا گناہ بکر پر ڈال دیا جائے۔ انسانی کائنات میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک مجرم کو چھوڑ کر اس مجرم کی سزا غیر مجرم کو دی جائے اور اگر روحانی فلاسفی کے رو سے گنہ کی حقیقت پر غور کی جائے تو اس تحقیق کے رو سے بھی یہ عقیدہ فاسد ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پر جوش محبت اور محبت نہ یاد الہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے۔ (۱) ایک محبت (۲) استغفار جس کے

﴿۳﴾

معنی ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ (۳) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے کیونکہ اس سے بھی ہم خدا کا قرب ڈھونڈتے ہیں اسی لئے خدا نے انسان کی جان کو پیدا کر کے اس کا نام روح رکھا کیونکہ اس کی حقیقی راحت اور آرام خدا کے اقرار اور اس کی محبت اور اس کی اطاعت میں ہے۔ اور اس کا نام نفس رکھا کیونکہ وہ خدا سے اتحاد پیدا کر نیوالا ہے۔ خدا سے دل لگانا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ باغ میں وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے۔ یہی انسان کا جنت ہے۔ اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا اور اپنے اندر کھینچتا اور اس سے اپنے زہریلے بخارات باہر نکالتا ہے اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی محبت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے ان مواد کو دفع کرتا ہے اور خدا میں ہو کر پاک نشوونما پاتا جاتا ہے اور بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا اور اچھے پھل لاتا ہے مگر جو خدا میں پیوستہ نہیں وہ نشوونما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا اس لئے دم بدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے آخر پتے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بد شکل ٹھنیاں رہ جاتی ہیں۔ پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس خشکی کے دور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے جس پر قانون قدرت گواہی دیتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ کر کے فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ**

☆ نوٹ: نفس لغت میں عین شے کے معنی رکھتا ہے۔ منہ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّاتِي<sup>۱</sup> یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام یافتہ ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میرے بہشت کے اندر آ۔

غرض گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔ خدا کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کر لیتا ہے۔ اور پھر تیسرا مرتبہ تو بہ جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کر کے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے لہذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔ پس وہ کیسے نادان لوگ ہیں جو کسی کی خودکشی کو گناہ کا علاج کہتے ہیں۔

یہ ہنسی کی بات ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سر درد پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لے یا دوسرے کے بچانے کے خیال سے خودکشی کر لے۔ میرے خیال میں ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا دانا نہیں ہوگا کہ ایسی خودکشی کو انسانی ہمدردی میں خیال کر سکے۔ بیشک انسانی ہمدردی عمدہ چیز ہے اور دوسروں کے بچانے کیلئے تکالیف اٹھانا بڑے بہادروں کا کام ہے مگر کیا ان تکلیفوں کے اٹھانے کی یہی راہ ہے جو یسوع کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کاش اگر یسوع خودکشی سے

﴿۵﴾

اپنے تئیں بچاتا اور دوسروں کے آرام کیلئے معقول طور پر عقلمندوں کی طرح تکلیفیں اٹھاتا تو اسکی ذات سے دنیا کو فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ مثلاً اگر ایک غریب آدمی گھر کا محتاج ہے اور معمار لگانے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس صورت میں اگر ایک معمار اس پر رحم کر کے اس کا گھر بنانے میں مشغول ہو جائے اور بغیر لینے اُجرت کے چند روز سخت مشقت اٹھا کر اس کا گھر بنا دیوے تو بیشک یہ معمار تعریف کے قابل ہوگا۔ اور بیشک اس نے ایک مسکین پر احسان بھی کیا ہے جس کا گھر بنا دیا لیکن اگر وہ اس شخص پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لے تو اس غریب کو اس سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ افسوس دنیا میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو نیکی اور رحم کرنے کے معقول طریقوں پر چلتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے کہ یسوع نے اس خیال سے کہ میرے مرنے سے لوگ نجات پا جائیں گے درحقیقت خودکشی کی ہے تو یسوع کی حالت نہایت ہی لائق رحم ہے اور یہ واقعہ پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ چھپانے کے لائق ہے۔

اور اگر ہم عیسائیوں کے اس اصول کو لعنت کے مفہوم کے رو سے جانچیں جو مسیح کی نسبت تجویز کی گئی ہے تو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اصول کو قائم کر کے عیسائیوں نے یسوع مسیح کی وہ بے ادبی کی ہے جو دنیا میں کسی قوم نے اپنے رسول یا نبی کی نہیں کی ہوگی کیونکہ یسوع کا لعنتی ہو جانا گو وہ تین دن کے لئے ہی سہی عیسائیوں کے عقیدہ میں داخل ہے۔ اور اگر یسوع کو لعنتی نہ بنایا جائے تو مسیحی عقیدہ کے رو سے کفارہ اور قربانی وغیرہ سب باطل ہو جاتے ہیں گویا اس تمام عقیدہ کا شہتیر لعنت ہی ہے۔

اور یہ باتیں جو یسوع نوع انسان کی محبت کیلئے دنیا میں بھیجا گیا اور نوع انسان کی خاطر اس نے اپنے تئیں قربان کیا۔ یہ تمام کارروائی عیسائیوں کے خیال میں اس شرط سے مفید ہے کہ جب یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یسوع اول دنیا کے گناہوں کے باعث ملعون ہوا اور

لعنت کی لکڑی پر لٹکایا گیا۔ اسی لئے ہم پہلے اشارہ کر آئے ہیں کہ یسوع مسیح کی قربانی لعنتی قربانی ہے۔ گناہ سے لعنت آئی اور لعنت سے صلیب ہوئی۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ کیا لعنت کا مفہوم کسی راستباز کی طرف منسوب کر سکتے ہیں؟ سو واضح ہو کہ عیسائیوں نے یہ بڑی غلطی کی ہے کہ یسوع کی نسبت لعنت کا اطلاق جائز رکھا۔ گو وہ تین دن تک ہی ہو یا اس سے بھی کم کیونکہ لعنت ایک ایسا مفہوم ہے جو شخص ملعون کے دل سے تعلق رکھتا ہے اور کسی شخص کو اس وقت لعنتی کہا جاتا ہے جبکہ اس کا دل خدا سے بالکل برگشتہ اور اس کا دشمن ہو جائے اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے۔ اور اس بات کو کون نہیں جانتا کہ لعنت قرب کے مقام سے رد کرنے کو کہتے ہیں اور یہ لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جس کا دل خدا کی محبت اور اطاعت سے دور جا پڑے اور درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ لفظ لعنت کے یہی معنی ہیں جس پر تمام اہل لغت نے اتفاق کیا ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر درحقیقت یسوع مسیح پر لعنت پڑ گئی تھی تو اس سے لازم آتا ہے کہ درحقیقت وہ مورد غضب الہی ہو گیا تھا۔ اور خدا کی معرفت اور اطاعت اور محبت اس کے دل سے جاتی رہی تھی اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو گیا تھا اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو گیا تھا جیسا کہ لعنت کا مفہوم ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ وہ لعنت کے دنوں میں درحقیقت کافر اور خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن اور شیطان کا حصہ اپنے اندر رکھتا تھا۔ پس یسوع کی نسبت ایسا اعتقاد کرنا گویا نعوذ باللہ اس کو شیطان کا بھائی بنانا ہے اور میرے خیال میں ایک راستباز نبی کی نسبت ایسی بے باکی کوئی خدا ترس نہیں کرے گا بجز اس شخص کے جو خبیث طبع اور ناپاک طبع ہو۔

پس جبکہ یہ بات باطل ہوئی کہ حقیقی طور پر یسوع مسیح کا دل مورد لعنت ہو گیا تھا۔ پس ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایسی لعنتی قربانی بھی باطل اور نادان لوگوں کا اپنا منصوبہ ہے۔



﴿۷﴾

اگر نجات اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ اول یسوع کو شیطان اور خدا سے برگشتہ اور خدا سے بیزار ٹھہرایا جائے تو لعنت ہے ایسی نجات پر!!! اس سے بہتر تھا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کر لیتے لیکن خدا کے ایک مقرب کو شیطان کا لقب نہ دیتے۔ افسوس کہ ان لوگوں نے کیسی بیہودہ اور ناپاک باتوں پر بھروسہ کر رکھا ہے۔ ایک طرف تو خدا کا بیٹا اور خدا سے نکلا ہوا۔ اور خدا سے ملا ہوا فرض کرتے ہیں اور دوسری طرف شیطان کا لقب اس کو دیتے ہیں کیونکہ لعنت شیطان سے مخصوص ہے اور لعین شیطان کا نام ہے اور لعنتی وہ ہوتا ہے جو شیطان سے نکلا اور شیطان سے ملا ہوا اور خود شیطان ہے۔ پس عیسائیوں کے عقیدہ کے رو سے یسوع میں دو قسم کی تثلیث پائی گئی۔ ایک رحمانی اور ایک شیطانی۔ اور نعوذ باللہ یسوع نے شیطان میں ہو کر شیطان کے ساتھ اپنا وجود ملایا اور لعنت کے ذریعہ سے شیطانی خواص اپنے اندر لئے یعنی یہ کہ خدا کا نافرمان ہوا، خدا سے بیزار ہوا، خدا کا دشمن ہوا۔ اب میاں سراج الدین آپ انصاف فرمائیں کہ کیا یہ مشن جو مسیح کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کوئی روحانی یا معنوی پاکیزگی اپنے اندر رکھتا ہے؟ کیا دنیا میں اس سے بدتر کوئی اور عقیدہ بھی ہوگا کہ ایک راستباز کو اپنی نجات کے لئے خدا کا دشمن اور خدا کا نافرمان اور شیطان قرار دیا جائے؟ خدا کو جو قادر مطلق اور رحیم و کریم تھا اس لعنتی قربانی کی کیا ضرورت پڑی؟

پھر جب اس اصول کو اس پہلو سے دیکھا جائے کہ کیا اس لعنتی قربانی کی تعلیم یہودیوں کو بھی دی گئی ہے یا نہیں تو اور بھی اس کے کذب کی حقیقت کھلتی ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں انسانوں کی نجات کیلئے صرف یہی ایک ذریعہ تھا کہ اس کا ایک بیٹا ہو اور وہ تمام گنہگاروں کی لعنت کو اپنے ذمہ لے لے اور پھر لعنتی قربانی بن کر صلیب پر کھینچا جائے تو یہ امر ضروری تھا کہ یہودیوں کیلئے توریت اور دوسری کتابوں

میں جو یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں اس لعنتی قربانی کا ذکر کیا جاتا کیونکہ کوئی عقلمند اس بات کو باور نہیں کر سکتا کہ خدا کا وہ ازلی ابدی قانون جو انسانوں کی نجات کے لئے اس نے مقرر کر رکھا ہے ہمیشہ بدلتا رہے اور توریت کے زمانہ میں کوئی اور ہو اور انجیل کے زمانہ میں کوئی اور قرآن کے زمانہ میں کوئی اور ہو اور دوسرے نبی جو دنیا کے اور حصوں میں آئے ان کے لئے کوئی اور ہو۔ اب ہم جب تحقیق اور تفتیش کی نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ توریت اور یہودیوں کی تمام کتابوں میں اس لعنتی قربانی کی تعلیم نہیں ہے چنانچہ ہم نے ان دنوں میں بڑے بڑے یہودی فاضلوں کی طرف خط لکھے اور ان کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا کہ انسانوں کی نجات کے لئے توریت اور دوسری کتابوں میں تمہیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟ کیا یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خدا کے بیٹے کے کفارہ اور اس کی قربانی پر ایمان لاؤ؟ یا کوئی اور تعلیم ہے؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم بالکل قرآن کے مطابق ہے یعنی خدا کی طرف سچا رجوع کرنا اور گناہوں کی معافی چاہنا اور جذبات نفسانیہ سے دور ہو کر خدا کی رضا کے لئے نیک اعمال بجالانا اور اس کے حدود اور قوانین اور احکام اور وصیتوں کو بڑے زور اور سختی کشی کے ساتھ بجالانا یہی ذریعہ نجات ہے جو بار بار توریت میں ذکر کیا گیا جس پر ہمیشہ خدا کے مقدس نبی پابندی کراتے چلے آئے ہیں اور جس کے چھوڑنے پر عذاب بھی نازل ہوتے رہے ہیں۔ اور ان فاضل یہودیوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ اپنی مفصل چٹھیات سے مجھ کو جواب دیا بلکہ انہوں نے اپنے محقق فاضلوں کی نادر اور بے مثل کتابیں جو اس بارے میں لکھی گئی تھیں میرے پاس بھیج دیں جو اب تک موجود ہیں اور چٹھیات بھی موجود ہیں۔ جو شخص دیکھنا چاہے میں دکھا سکتا ہوں اور ارادہ رکھتا ہوں کہ ایک مفصل کتاب میں وہ سب اسناد درج کر دوں۔

اب ایک عقلمند کو نہایت انصاف اور دل کی صفائی کے ساتھ سوچنا چاہیے کہ اگر

﴿۹﴾

یہی بات سچ ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے یسوع مسیح کو اپنا بیٹا قرار دے کر اور غیروں کی لعنت اس پر ڈال کر پھر اس لعنتی قربانی کو لوگوں کی نجات کیلئے ذریعہ ٹھہرایا تھا اور یہی تعلیم یہودیوں کو ملی تھی تو کیا سبب تھا کہ یہودیوں نے آج تک اس تعلیم کو پوشیدہ رکھا اور بڑے اصرار سے اس کے دشمن رہے اور یہ اعتراض اور بھی قوت پاتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں کی تعلیم کو تازہ کرنے کے لئے ساتھ ساتھ نبی بھی چلے آئے تھے۔ اور حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ انسانوں کے سامنے توریت کی تعلیم کو بیان کیا تھا۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ یہودی لوگ ایسی تعلیم کو جو متواتر نبیوں سے ہوتی آئی بھلا دیتے حالانکہ ان کو حکم تھا کہ خدا کے احکام اور وصایا کو اپنی چوکھٹوں اور دروازوں اور آستینوں پر لکھیں اور بچوں کو سکھائیں اور خود حفظ کریں۔ اب کیا یہ بات سمجھ آ سکتی ہے یا کسی کا پاک کانشنس یہ گواہی دے سکتا ہے کہ باوجود اتنی نگہداشت کے سامانوں کے تمام فرقے یہود کے توریت کی اس پیاری تعلیم کو بھول گئے جس پر ان کی نجات کا مدار تھا۔ یہودی نہ آج سے بلکہ قدیم سے یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ توریت میں وہی باتیں ذریعہ نجات بتلائی گئی ہیں جو قرآن میں ذریعہ نجات بتلائی گئی ہیں چنانچہ قرآن شریف کے وقت میں بھی انہوں نے یہی گواہی دی اور اب بھی یہی گواہی دیتے ہیں۔ اور اسی مضمون کی ان کی چھٹیاں اور نیز کتابیں میرے پاس پہنچی ہیں۔ اگر یہودیوں کو نجات کے لئے اس لعنتی قربانی کی تعلیم دی جاتی تو کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں وہ اس تعلیم کو پوشیدہ کرتے۔ ہاں یہ ممکن تھا کہ وہ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کر کے نہ مانتے اور اس کی صلیب کو سچے بیٹے کی صلیب تصور نہ کرتے۔ اور یہ کہتے کہ وہ حقیقی بیٹا جس کی قربانی سے دنیا کو نجات ملے گی یہ نہیں ہے بلکہ آئندہ کسی زمانہ میں ظاہر ہوگا مگر یہ تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ تمام فرقے یہود کے سرے سے ایسی تعلیم سے انکار کر دیتے جو ان کی کتابوں میں موجود تھی۔ اور خدا

کے پاک نبی اس کو تازہ کرتے آئے تھے۔ یہودی اب تک زندہ موجود ہیں اور ان کے فاضل اور عالم بھی موجود ہیں اور ان کی کتابیں بھی موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو تو ان سے بالموجہ دریافت کر لے۔ کیا ایک عقلمند جو درحقیقت سچائی کی تلاش میں ہے وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ یہودیوں کی بھی اس میں گواہی لے۔ کیا یہودی وہ پہلے گواہ نہیں ہیں جو صدا ہا برسوں سے توریت کی تعلیم کو حفظ کرتے چلے آئے ہیں؟ ایک عاجز انسان کو خدا بنانا نہ اس پر پہلی تعلیموں کی گواہی نہ ان تعلیموں کے وارثوں کی گواہی نہ پچھلی تعلیم کی گواہی نہ عقل کی گواہی۔ اور اس شخص کو خدا کا بھی کہنا اور پھر شیطان کا بھی۔ کیا ان گندی اور نامعقول باتوں کو ماننا پاک فطرت لوگوں کا کام ہے!!

پھر جب اس عقیدہ کو اس پہلو سے دیکھا جائے کہ باوجودیکہ توریت کی متواتر اور قدیم تعلیم کی مخالفت کی گئی اور ایک کا گناہ دوسرے پر ڈالا گیا اور ایک راستباز کے دل کو لعنتی اور خدا سے دور اور مجبور اور شیطان کا ہم خیال ٹھہرایا گیا۔ پھر ان سب خرابیوں کے ساتھ اس لعنتی قربانی کو قبول کرنے والوں کے لئے فائدہ کیا ہوا۔ کیا وہ گناہ سے باز آ گئے یا ان کے گناہ بخشے گئے تو اور بھی اس عقیدہ کی لغویت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ سے باز آنا اور سچی پاکیزگی حاصل کرنا تو بے ادبیت خلاف واقعہ ہے کیونکہ بموجب عقیدہ عیسائیوں کے حضرت داؤد علیہ السلام بھی کفارہ یسوع پر ایمان لائے تھے لیکن بقول ان کے ایمان لانے کے بعد نعوذ باللہ حضرت داؤد نے ایک بے گناہ کو قتل کیا اور اس کی جو رو سے زنا کیا اور نفسانی کاموں میں خلافت کے خزانہ کا مال خرچ کیا۔ اور نہ تو اتک جو رو کی اور اخیر عمر تک اپنے ان گناہوں کو تازہ کرتے رہے اور ہر روز کمال گستاخی کے ساتھ گناہ کا ارتکاب کیا۔ پس اگر یسوع کی لعنتی قربانی گناہ سے روک سکتی تو بقول ان کے داؤد اس قدر گناہ میں نہ ڈوبتا۔

﴿۱۱﴾

ایسا ہی یسوع کی تین نانیاں زنا کی بُری حرکت میں مبتلا ہوئیں۔ پس ظاہر ہے کہ اگر یسوع کی لعنتی قربانی پر ایمان لانا اندرونی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے کچھ اثر رکھتا تو اس کی نانیاں ضرور اس سے فائدہ اٹھاتیں اور ایسے قابل شرم گناہوں میں مبتلا نہ ہوتیں۔ ایسا ہی یسوع کے حواریوں سے بھی ایمان لانے کے بعد قابل شرم گناہ سرزد ہوئے۔ یہودا اسکریوٹی نے تیس روپیہ پر یسوع کو بیچا اور پطرس نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ یسوع پر لعنت بھیجی اور باقی سب بھاگ گئے۔ اور ظاہر ہے کہ نبی پر لعنت بھیجنا سخت گناہ ہے۔ اور یورپ میں جو آجکل شراب خواری اور زنا کاری کا طوفان برپا ہے اس کے لکھنے کی حاجت نہیں۔ ہم اپنے کسی پہلے پرچہ میں بعض بزرگ پادری صاحبوں کی زنا کاری کا ذکر یورپ کے اخبارات کے حوالہ سے کر چکے ہیں۔ ان تمام واقعات سے بکمال صفائی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لعنتی قربانی گناہ سے روک نہیں سکی۔

اب دوسرا شق یہ ہے کہ اگر گناہ رک نہیں سکتے تو کیا اس لعنتی قربانی سے ہمیشہ گناہ بخشے جاتے ہیں۔ گویا یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ ایک طرف ایک بد معاش ناحق کا خون کر کے یا چوری کر کے یا جھوٹی گواہی سے کسی کے مال یا جان یا آبرو کو نقصان پہنچا کر اور یا کسی کے مال کو غبن کے طور پر دبا کر اور پھر اس لعنتی قربانی پر ایمان لا کر خدا کے بندوں کے حقوق کو ہضم کر سکتا ہے۔ اور ایسا ہی زنا کاری کی ناپاک حالت میں ہمیشہ رہ کر صرف لعنتی قربانی کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے قہری مواخذہ سے بچ سکتا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ ارتکاب جرائم کر کے پھر اس لعنتی قربانی کی پناہ میں جانا بد معاشی کا طریق ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ پولوس کے دل کو بھی یہ دھڑکا شروع ہو گیا تھا کہ یہ اصول صحیح نہیں ہے اسی لئے وہ کہتا ہے کہ ”یسوع کی قربانی پہلے گناہ کے لئے ہے اور یسوع دوبارہ مصلوب نہیں ہو سکتا“، لیکن اس قول سے وہ بڑی مشکلات میں پھنس گیا ہے کیونکہ اگر یہی

صحیح ہے کہ یسوع کی لعنتی قربانی پہلے گناہ کیلئے ہے تو مثلاً داؤد نبی نعوذ باللہ ہمیشہ کے جہنم کے لائق ٹھہرے گا کیونکہ اس نے اور یا کی جو رو سے بقول عیسائیوں کے زنا کر کے پھر اس عورت کو بغیر خدا کی اجازت کے تمام عمر اپنے گھر میں رکھا۔ اور وہی مریم کے سلسلہ اُمہات میں یسوع کی مقدس نانی ہے۔ علاوہ اس کے داؤد نے سو تک بیوی بھی کی جن کا کرنا بموجب اقرار عیسائیوں کے اس کو روا نہیں تھا۔ پس یہ گناہ اس کا پہلا گناہ نہ رہا بلکہ بار بار واقع ہوتا رہا اور ہر ایک دن نئے سرے اس کا اعادہ ہوتا تھا۔ پھر جبکہ لعنتی قربانی گناہ سے روک نہیں سکتی تو بے شک عام عیسائیوں سے بھی گناہ ہوتے ہوں گے جیسا کہ اب بھی ہو رہے ہیں۔ پس بموجب اصول پولوس کے دوسرا گناہ ان کا قابل معافی نہیں اور ہمیشہ کا جہنم اس کی سزا ہے۔ اس صورت میں ایک بھی عیسائی دائمی جہنم سے نجات پانے والا ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً میاں سراج الدین دور نہ جائیں اپنے حالات ہی دیکھیں کہ پہلے انہوں نے مریم کے صاحبزادے کو خدا کا بیٹا مان کر لعنتی قربانی کا ہپٹسمہ پایا اور پھر قادیان میں آ کر نئے سرے مسلمان ہوئے اور اقرار کیا کہ میں نے ہپٹسمہ لینے میں جلدی کی تھی اور نماز پڑھتے رہے اور بارہا میرے روبروئے اقرار کیا کہ کفارہ کی لغویت کی حقیقت بخوبی میرے پرکھ گئی ہے اور میں اس کو باطل جانتا ہوں اور پھر قادیان سے واپس جا کر پادریوں کے دام میں پھنس گئے اور عیسائیت کو اختیار کیا۔ اب میاں سراج الدین کو خود سوچنا چاہیے کہ جب اول وہ ہپٹسمہ پا کر عیسائی دین سے پھر گئے تھے اور قول اور فعل سے انہوں نے اس کے برخلاف کیا تو عیسائی اصول کے رو سے یہ ایک بڑا گناہ تھا جو دوسری دفعہ ان سے وقوع میں آیا۔ پس پولوس کے قول کے مطابق یہ گناہ ان کا بخشا نہیں جائے گا کیونکہ اس کے لئے دوسری صلیب کی ضرورت ہے۔

اور اگر یہ کہو کہ پولوس نے غلطی کھائی ہے یا جھوٹ بولا ہے اور اصل بات

﴿۱۳﴾

یہی ہے کہ لعنتی قربانی پر ایمان لانے کے بعد کوئی گناہ گناہ نہیں رہتا۔ چوری کرو، زنا کرو، خون ناحق کرو، جھوٹ بولو، امانت میں خیانت کرو۔ غرض کچھ کرو کسی گناہ کا مواخذہ نہیں تو ایسا مذہب ایک ناپاکی پھیلانے والا مذہب ہوگا۔ اور وقت کی گورنمنٹ کو مناسب ہوگا کہ ایسے عقائد کے پابندوں کی ضمانتیں لیوے۔ اور اگر پھر اس خیال کو دوبارہ پیش کرو کہ لعنتی قربانی پر ایمان لانے والا سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو ہم اس کا جواب پہلے دے چکے ہیں کہ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے اور ہم ابھی داؤد نبی کا گناہ۔ یسوع کی نانیوں کے گناہ اور حواریوں کے گناہ اور حضرات پادری صاحبوں کے گناہ لکھ چکے ہیں۔ اور اس بات کو تمام اہل تجربہ جانتے ہیں کہ یورپ ان دنوں میں بدکاریوں میں اول درجہ پر ہے۔ اگر فرض کے طور پر کسی کی پاک زندگی کی نظیر دی جائے تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حقیقت میں اس کی زندگی پاک ہے۔ بہتیرے بد معاش، حرام خور، زانی، دیوث، شراب خوار، خدا کے منکر بظاہر پاک زندگی دکھلا سکتے ہیں اور اندر سے ان قبروں کی طرح ہوتے ہیں جن میں بجز متعفن مردہ اور اس کی ہڈیوں کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

ماسوا اس کے یہ خیال کرنا بھی بے جا ہے کہ کسی قوم کے سارے کے سارے اپنی فطرت کی رو سے نیک یا سب کے سب فطرتاً بد معاش ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے قانون قدرت نے یہ دعویٰ کرنے کا حق ہر ایک قوم کو بخشا ہے کہ جیسے ان میں بعض لوگ فطرتاً بد اخلاق اور بد سرشت اور بد اندیش اور بد کردار ہیں ایسا ہی بمقابلہ ان کے بعض دوسرے لوگ فطرتاً دل کے غریب نیک خلق نیک چلن نیک کردار ہیں۔ اس قانون قدرت سے نہ ہندو باہر ہیں نہ پارسی نہ یہودی نہ سکھ نہ بدھ مذہب والے یہاں تک کہ چوہڑے اور چمار بھی اسی قانون میں داخل ہیں اور جیسے جیسے لوگ تہذیب اور شائستگی میں

بڑھتے ہیں اور ان کا قومی مجمع عزت اور علم اور وقار کا رنگ پکڑتا جاتا ہے اسی قدر ان کے نیک فطرت لوگ اپنی پاک زندگی اور نیک چلنی میں زیادہ ناموری حاصل کرتے ہیں اور نمایاں چمک کے ساتھ اپنا نمونہ دکھلاتے ہیں۔ اگر تمام قوموں کے بعض افراد میں فطرتاً سعادت کا مادہ نہ ہوتا تو تبدیل مذہب سے بھی وہ مادہ پیدا نہ ہو سکتا کیونکہ خدا کی فطرت میں تبدیل نہیں۔ اگر کوئی حقیقی سچائی کا بھوکا اور پیاسا ہے تو ضرور اس کو ماننا پڑے گا کہ مذہب کے وجود سے پہلے یہ خداداد تقسیم طبائع میں ہو چکی ہے کہ کسی کی فطرت میں غلبہ حلم اور محبت اور کسی کی فطرت میں غلبہ درشتی اور غضب ہے۔ اب مذہب یہ سکھلاتا ہے کہ وہ محبت اور اطاعت اور صدق اور وفا جو مثلاً ایک بت پرست یا انسان پرست مخلوق کی نسبت عبادت کے رنگ میں بجالاتا ہے ان ارادوں کو خدا کی طرف پھیرے اور وہ اطاعت خدا کی راہ میں دکھلائے۔

یہ سوال کہ مذہب کا تصرف انسانی قومی پر کیا ہے انجیل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیونکہ انجیل حکمت کے طریقوں سے دور ہے۔ لیکن قرآن شریف بڑی تفصیل سے بار بار اس مسئلہ کو حل کرتا ہے کہ مذہب کا یہ منصب نہیں ہے کہ انسانوں کی فطرتی قومی کی تبدیل کرے اور بھیڑیے کو بکری بنا کر دکھلائے بلکہ مذہب کی صرف علت غائی یہ ہے کہ جو قومی اور ملکات فطرتاً انسان کے اندر موجود ہیں ان کو اپنے محل اور موقعہ پر لگانے کے لئے رہبری کرے۔ مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لئے ہدایت کرے اور صرف ایک قوت مثلاً رحم یا عفو پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کیلئے وصیت فرمائے کیونکہ انسانی قوتوں میں سے کوئی بھی قوت بُری نہیں بلکہ افراط اور تفریط اور بد استعمالی بُری ہے اور جو شخص قابل ملامت ہے وہ صرف فطرتی قومی کی وجہ سے قابل ملامت نہیں بلکہ ان کی بد استعمالی کی وجہ سے قابل



﴿۱۵﴾

ملا مت ہے۔ غرض قسٹام مطلق نے ہر ایک قوم کو فطرتی قوی کا برابر حصہ دیا ہے اور جیسا کہ ظاہری ناک اور آنکھ اور منہ اور ہاتھ اور پیر وغیرہ تمام قوموں کے انسانوں کو عطا ہوئے ہیں۔ ایسا ہی باطنی قوتیں بھی سب کو عطا ہوئی ہیں اور ہر ایک قوم میں بلحاظ اعتدال یا افراط اور تفریط کے اچھے آدمی بھی ہیں اور برے بھی لیکن مذہب کے اثر کے رو سے کسی قوم کا اچھا بن جانا یا کسی مذہب کو کسی قوم کی شائستگی کا اصل موجب قرار دینا اس وقت ثابت ہوگا کہ اس مذہب کے بعض کامل پیروؤں میں اس قسم کے روحانی کمال پائے جائیں جو دوسرے مذہب میں ان کی نظیر نہ مل سکے۔ سو میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ خاصہ اسلام میں ہے۔ اسلام نے ہزاروں لوگوں کو اس درجہ کی پاک زندگی تک پہنچایا ہے جس میں کہہ سکتے ہیں کہ گویا خدا کی روح ان کے اندر سکونت رکھتی ہے قبولیت کی روشنی ان کے اندر ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ گویا وہ خدا کی تجلیات کے مظہر ہیں۔ یہ لوگ ہر ایک صدی میں ہوتے رہے ہیں اور ان کی پاک زندگی بے ثبوت نہیں اور نرا اپنے منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ خدا گواہی دیتا رہا ہے کہ ان کی پاک زندگی ہے۔

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ایسے شخص سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کی دعا سنتا ہے اور ان سے ہم کلام ہوتا ہے اور پیش از وقت ان کو غیب کی خبریں بتلاتا ہے اور ان کی تائید کرتا ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں اسلام میں ایسے ہوتے آئے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں یہ نمونہ دکھلانے کے لئے یہ عاجز موجود ہے مگر عیسائیوں میں یہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو انجیل کی قراردادہ نشانیوں کے موافق اپنا حقیقی ایمان اور پاک زندگی ثابت کر سکتے ہیں؟ ہر ایک چیز اپنی نشانیوں سے پہچانی جاتی ہے جیسا کہ ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور اگر پاک زندگی کا صرف دعویٰ

ہی ہے اور کتابوں کے مقرر کردہ نشان اس دعویٰ پر گواہی نہیں دیتے تو یہ دعویٰ باطل ہے۔ کیا انجیل نے سچے اور واقعی ایمان کی کوئی نشانی نہیں لکھی؟ کیا اس نے ان نشانوں کو فوق العادہ کے رنگ میں بیان نہیں کیا؟ پس اگر انجیلوں میں سچے ایمانداروں کے نشان لکھے ہیں تو ہر ایک عیسائی پاک زندگی کے مدعی کو انجیل کے نشانوں کے موافق آزمانا چاہیے۔ ایک بڑے بزرگ پادری کا ایک غریب سے غریب مسلمان کے ساتھ روحانی روشنی اور قبولیت میں مقابلہ کر کے دیکھ لو پھر اگر اس پادری میں اس غریب مسلمان کے مقابل پر کچھ بھی آسمانی روشنی کا حصہ پایا جائے تو ہم ہر ایک سزا کے مستحق ہیں۔ اسی وجہ سے میں کئی دفعہ اس بارے میں عیسائیوں کے مقابل پر اشتہار دے چکا ہوں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں اور میرا خدا گواہ ہے کہ مجھ پر ثابت ہو گیا ہے کہ حقیقی ایمان اور واقعی پاک زندگی جو آسمانی روشنی سے حاصل ہو جو اسلام کے کسی طرح مل نہیں سکتی۔ یہ پاک زندگی جو ہم کو ملی ہے یہ صرف ہمارے منہ کی لاف و گزاف نہیں اس پر آسمانی گواہیاں ہیں۔ کوئی پاک زندگی بجز آسمانی گواہی کے ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور کسی کے چھپے ہوئے نفاق اور بے ایمانی پر ہم اطلاع نہیں پاسکتے۔ ہاں جب آسمانی گواہی والے پاک دل لوگ کسی قوم میں پائے جائیں تو باقی قوم کے لوگ بظاہر پاک زندگی نما بھی پاک زندگی والے سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ قوم ایک وجود کے حکم میں ہے اور ایک ہی نمونہ سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو آسمانی پاک زندگی مل سکتی ہے۔

اسی بنا پر میں نے عیسائیوں کے لئے ایک فیصلہ کرنے والا اشتہار دیا تھا۔ پس اگر ان کو حق کی طلب ہوتی تو وہ اس طرف متوجہ ہوتے۔ اور میں اب بھی کہتا ہوں کہ عیسائیوں کو بھی ایمان اور پاک زندگی کا دعویٰ ہے اور مسلمانوں کو بھی۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں گروہوں میں سے خدا کے نزدیک کس کا ایمان مقبول اور کس کی واقعی پاک زندگی ہے۔

☆ نوٹ: اس جگہ کوئی گذشتہ قصہ پیش کرنا لغو ہے موجودہ واقعات کو بالمشابہت دکھانا چاہیے۔ منہ

﴿۱۷﴾

اور کس کا ایمان صرف شیطانی خیالات اور پاک زندگی کا دعویٰ صرف ناپینائی کا دھوکہ ہے۔ پس میرے نزدیک جو ایمان اپنے ساتھ آسمانی گواہیاں رکھتا ہے اور قبولیت کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں وہی ایمان صحیح اور مقبول ہے۔ اور ایسا ہی پاک زندگی وہی واقعی طور پر ہے جو اپنے ساتھ آسمانی نشان رکھتی ہے۔ وجہ یہ کہ اگر صرف دعویٰ ہی قبول کرنا ہے تو دنیا کی تمام قومیں یہی دعویٰ کر رہی ہیں کہ ہم میں بڑے بڑے لوگ پاک زندگی والے گذرے ہیں اور موجود ہیں بلکہ ان کے اعمال اور افعال بھی پیش کرتے ہیں جن کی اندرونی حقیقت کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ سو اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ کفارہ سے پاک ایمان اور پاک زندگی ملتی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اب میدان میں آئیں اور دعا کے قبول ہونے اور نشانوں کے ظہور میں میرے ساتھ مقابلہ کر لیں۔ اگر آسمانی نشانوں کے ساتھ ان کی زندگی پاک ثابت ہو جائے تو میں ہر ایک سزا کا مستوجب ہوں اور ہر ایک ذلت کا سزاوار ہوں۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ روحانیت کے رو سے عیسائیوں کی نہایت گندی زندگی ہے اور وہ پاک خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے ان کی اعتقادی حالتوں سے ایسا متنفّر ہے جیسا کہ ہم نہایت گندے اور سڑے ہوئے مردار سے متنفّر ہوتے ہیں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں اور اگر اس قول میں میرے ساتھ خدا نہیں ہے تو نرمی اور آہستگی سے مجھ سے فیصلہ کر لیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ہرگز وہ پاک زندگی عیسائیوں میں موجود نہیں ہے جو آسمان سے اترتی اور دلوں کو روشن کرتی ہے بلکہ جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں بعضوں میں فطرتی بھلامنس ہونا اور عام قوموں کی طرح پایا جاتا ہے۔ سو فطرتی شرافت سے میری بحث نہیں اس غربت اور شرافت کے لوگ ہر ایک قوم میں کم و بیش پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ بھنگی اور چمرا بھی اس سے باہر نہیں لیکن میرا کلام آسمانی پاک زندگی میں ہے جو خدا کی زندہ کلام سے حاصل ہوتی اور آسمان

سے اترتی اور اپنے ساتھ آسمانی نشان رکھتی ہے۔ سو یہ عیسائیوں میں موجود نہیں۔ پھر کوئی ہمیں سمجھائے کہ لعنتی قربانی کا فائدہ کیا ہوا؟

اب جبکہ اس نجات کے طریق کی تفصیل ہو چکی جو عیسائی یسوع کی طرف منسوب کرتے ہیں تو اس پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن بھی یہی لعنتی محبت اور لعنتی قربانی نوع انسان کی پاکیزگی اور نجات کے لئے پیش کرتا ہے یا کوئی اور طریق پیش کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس پلید اور ناپاک طریق سے اسلام کا دامن بالکل منزہ ہے۔ وہ کوئی لعنتی قربانی پیش نہیں کرتا اور نہ لعنتی محبت پیش کرتا ہے بلکہ اس نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اپنے وجود کی پاک قربانی پیش کریں جو اخلاص کے پانیوں سے دھوئی ہوئی اور صدق اور صبر کی آگ سے صاف کی ہوئی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے **بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ**<sup>۱</sup> یعنی جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو۔ سو وہ سرچشمہ قرب الہی سے اپنا اجر پائے گا اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم یعنی جو شخص اپنے تمام توئی کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی کے بجالانے میں سرگرم رہے سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔

یاد رہے کہ یہی اسلام کا لفظ کہ اس جگہ بیان ہوا ہے دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ**<sup>۲</sup> یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کران لوگوں کی راہ جنہوں نے

﴿۱۹﴾

تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے۔ واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے۔ اور انسان کے وجود کی علت غائی یہ ہے کہ نوع انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے۔ اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہوگا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب آفتاب کی طرف کی کھڑکی کھولی جائے تو آفتاب کی شعاعیں ضرور کھڑکی کے اندر آ جاتی ہیں ایسا ہی جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف بالکل سیدھا ہو جائے اور اس میں اور خدا تعالیٰ میں کچھ حجاب نہ رہے تب فی الفور ایک نورانی شعلہ اس پر نازل ہوتا ہے اور اُس کو منور کر دیتا ہے اور اس کی تمام اندرونی غلاظت دھو دیتا ہے۔ تب وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے اور ایک بھاری تبدیلی اس کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو پاک زندگی حاصل ہوئی۔ اس پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دنیا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۗ اٰلِ عِیْنِی جَوْشَخُصَّ اس جہان میں اندھا رہا اور خدا کے دیکھنے کا اس کو نور نہ ملا وہ اس جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ غرض خدا کے دیکھنے کے لئے انسان اسی دنیا سے حواس لے جاتا ہے جس کو اس دنیا میں یہ حواس حاصل نہیں ہوئے اور اس کا ایمان محض قصوں اور کہانیوں تک محدود رہا وہ ہمیشہ کی تاریکی میں پڑے گا۔ غرض خدا تعالیٰ نے پاک زندگی اور حقیقی نجات کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں یہی سکھلایا ہے کہ ہم بالکل خدا کے ہو جائیں اور سچی وفاداری کے ساتھ اس کے آستانہ پر گریں اور اس بدذاتی سے اپنے تئیں الگ رکھیں کہ مخلوق کو خدا کہنے لگیں اگرچہ مارے جائیں ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ آگ میں جلانے جائیں اور خدا کی ہستی پر

اپنے خون سے مہر لگائیں۔ اسی وجہ سے خدا نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ ہم نے خدا کے آگے سر رکھ دیا ہے۔ اور قانون قدرت صاف شہادت دیتا ہے کہ جو قرآن نے پاکیزگی اور حقیقی نجات حاصل کرنے کا طریق سکھایا ہے یہی طریق جسمانی عالم میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہم روز دیکھتے ہیں کہ تمام حیوانات اور نباتات میں بُری غذا کے ملنے اور اچھی غذا کے مفقود ہونے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور قدرت نے طریق انسداد یہی رکھا ہے کہ خوراک کے لئے صالح چیزیں میسر کی جائیں اور ردی کو بند کر دیا جائے مثلاً درختوں کی طرف دیکھو کہ وہ تندرست رہنے کے لئے دو خصلت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اپنی جڑوں کو زمین کے اندر دباتے چلے جاتے ہیں تا الگ رہ کر خشک نہ ہو جائیں۔ دوم یہ کہ وہ اپنی جڑوں کی نالیوں کے ذریعہ سے زمین کا پانی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور اس طرح پرنشو و نما کرتے ہیں سو یہی اصول قدرت نے انسان کے لئے رکھا ہے یعنی وہ اسی حالت میں کامیاب ہوتا ہے کہ اول صدق و ثبات کے ساتھ خدا میں اپنے تئیں مستحکم کرتا ہے اور استغفار کے ساتھ اپنی جڑوں کو خدا کی محبت میں لگاتا ہے اور پھر قوی اور عملی تو بہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکنے کے ذریعہ سے اپنے انکسار اور تذلل کی نالیوں کے ساتھ ربانی پانی اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس طرح پر ایسا پانی کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے کہ گنہ کی خشکی کو دھو ڈالتا اور کمزوری کو دور کر دیتا ہے۔

اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے

﴿۲۱﴾

علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا کیونکہ غُفْر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہوگئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدء فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہے اس لئے پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمہ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدم لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔ اسی قربانی کی خدا نے ہمیں تعلیم دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لَنْ تَسْأَلُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی تم حقیقی نیکی کو کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی تمام پیاری چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

یہ راہ ہے جو قرآن نے ہمیں سکھائی ہے اور آسمانی گواہیاں بلند آواز سے پکار رہی ہیں کہ یہی راہ سیدھی ہے اور عقل بھی اسی پر گواہی دیتی ہے۔ پس جو امر گواہوں کے ساتھ ثابت ہے اس کے ساتھ وہ امر مقابلہ نہیں کھا سکتا جس پر کوئی گواہی

نہیں۔ یسوع ناصری نے اپنا قدم قرآن کی تعلیم کے موافق رکھا اس لئے اس نے خدا سے انعام پایا۔ ایسا ہی جو شخص اس پاک تعلیم کو اپنا رہبر بنائے گا وہ بھی یسوع کی مانند ہو جائے گا۔ یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسائی مسیح بنانے کے لئے طیار ہے اور لاکھوں کو بنا چکی ہے۔

ہم نہایت نرمی اور ادب سے حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں سوال کرتے ہیں کہ اس بیچارہ ضعیف انسان کو خدا ٹھہرا کر آپ کی روحانیت کو کونسی ترقی ہوئی ہے۔ اگر وہ ترقی ثابت کرو تو ہم لینے کو طیار ہیں۔ ورنہ اے بد بخت مخلوق پرست لوگو! آؤ ہماری ترقیات دیکھو اور مسلمان ہو جاؤ۔ کیا یہ انصاف کی بات نہیں کہ جو شخص اپنی پاک زندگی اور پاک معرفت اور پاک محبت پر آسمانی شہادت رکھتا ہے وہی سچا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں صرف قصے اور کہانیاں ہیں وہ بد بخت جھوٹا اور نجاست خوار ہے۔

سوال ۲۔ اگر اسلام کا مقصد تو حید کی طرف آدمیوں کو رجوع کرنا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آغاز اسلام میں یہودیوں کے ساتھ جن کی الہامی کتابیں تو حید کے سوا اور کچھ نہیں سکھائیں۔ جہاد کیا گیا؟ یا کیوں آجکل یہودیوں یا اور تو حید کے ماننے والوں کی نجات کے لئے مسلمان ہونا ضروری سمجھا جائے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہودی توریت کی ہدایتوں سے بہت دور جا پڑے تھے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ان کی کتابوں میں تو حید باری تعالیٰ تھی مگر وہ اس تو حید سے مُنتَفِع نہیں ہوتے تھے۔ اور وہ علت غائی جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا اور کتابیں نازل ہوئیں اس کو کھو بیٹھے تھے۔ حقیقی تو حید یہ ہے کہ خدا کی ہستی کو مان کر اور اس کی وحدانیت کو قبول کر کے پھر اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضا جوئی میں



﴿۲۳﴾

مشغول ہونا اور اس کی محبت میں کھوئے جانا۔ سو عملی طور پر یہ تو حیدان میں باقی نہیں رہی تھی اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال ان کے دلوں پر سے اٹھ گئی تھی۔ وہ لبوں سے خدا خدا پکارتے تھے مگر دل ان کے شیطان کے پرستار ہو گئے تھے اور ان کے سینے دنیا پرستی اور دنیا طلبی اور مکر اور فریب میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے۔ ان میں درویشوں اور راہبوں کی پوجا ہوتی تھی اور سخت قابل شرم بے حیائی کے کام ان میں ہوتے تھے۔ ریا کاریاں بڑھ گئی تھیں۔ مکاریاں زیادہ ہو گئی تھیں اور ظاہر ہے کہ تو حید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بت ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ توریت میں اس باریک بت پرستی کی تصریح نہیں ہے مگر قرآن شریف ان تصریحات سے بھرا پڑا ہے۔ سو قرآن شریف کو نازل کر کے خدا تعالیٰ کا ایک یہ بھی منشاء تھا کہ یہ بت پرستی بھی جو دق کی بیماری کی طرح لگی ہوئی تھی لوگوں کے دلوں سے دور کرے اور اس زمانہ میں یہودی اس قسم کی بت پرستی میں غرق تھے اور توریت ان کو چھڑا نہیں سکتی تھی اس لئے کہ توریت میں یہ باریک تعلیم نہیں تھی اور نیز اس لئے کہ یہ بیماری جو تمام یہودیوں میں پھیل گئی تھی ایک پاک تو حید کے نمونہ کو چاہتی تھی جو زندہ طور پر ایک کامل انسان میں نمودار ہو۔

یاد رہے کہ حقیقی تو حید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات

وَابْتَسْتَهُ هِيَ يَهِي كِه خداتعالیٰ كو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزه سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا کوئی مُعِزُّ اور مُذِلُّ خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی تو حید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے تو حید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کواہلکة الذات اور باطلة الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے تو حید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے تو حید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خداتعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔ سو اس تو حید کو جو تینوں شعبوں پر مشتمل اور اصل مدارجات ہے یہودی لوگ کھو بیٹھے تھے۔ چنانچہ ان کی بدچلنیاں اس بات پر صاف گواہی دیتی تھیں کہ ان کے لبوں میں خدا کے ماننے کا دعویٰ ہے مگر دل میں نہیں جیسا کہ قرآن خود یہود و نصاریٰ کو ملزم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ توریت اور انجیل کو قائم کرتے تو آسمانی رزق بھی انہیں ملتا اور زمینی بھی یعنی آسمانی خوارق عادت اور قبولیت دعا اور کشوف اور الہامات جو مومن کی نشانیاں ہیں ان میں پائی جاتیں جو آسمانی رزق ہے اور زمینی رزق بھی ملتا مگر اب وہ آسمانی رزق سے بگلی بے نصیب ہیں اور زمین کا رزق بھی روجت ہو کر نہیں بلکہ رو بہ دنیا ہو کر حاصل کرتے ہیں۔ سو دونوں رزقوں سے محروم ہیں۔

﴿۲۵﴾

اب یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کی تعلیم سے بے شک ثابت ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سے لڑائیاں ہوئیں مگر ان لڑائیوں کا ابتدا اہل اسلام کی طرف سے ہرگز نہیں ہوا اور یہ لڑائیاں دین میں جبراً داخل کرنے کے لئے ہرگز نہیں تھیں بلکہ اس وقت ہوئیں جبکہ خود اسلام کے مخالفوں نے آپ ایذا دے کر یا موزیوں کو مدد دے کر ان لڑائیوں کے اسباب پیدا کئے۔ اور جب اسباب انہیں کی طرف سے پیدا ہو گئے تو غیرت الہی نے ان قوموں کو سزا دینا چاہا اور اس سزا میں بھی رحمت الہی نے یہ رعایت رکھی کہ اسلام میں داخل ہونے والا یا جز یہ دینے والا اس عذاب سے بچ جائے۔ یہ رعایت بھی خدا کے قانون قدرت کے مطابق تھی کیوں کہ ہر ایک مصیبت جو عذاب کے طور پر نازل ہوتی ہے مثلاً وبایا قحط تو انسانوں کا کائنات خود اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ وہ دعا اور توبہ اور تضرع اور صدقات اور خیرات سے اس عذاب کو موقوف کرانا چاہیں۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ رحیم خدا عذاب کو دور کرنے کے لئے خود الہام دلوں میں ڈالتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی دعائیں کئی دفعہ منظور ہو کر بنی اسرائیل کے سر سے عذاب ٹل گیا۔ غرض اسلام کی لڑائیاں سخت طبع مخالفوں پر ایک عذاب تھا جس میں ایک رحمت کا طریق بھی کھلا تھا۔ سو یہ خیال کرنا دھوکہ ہے کہ اسلام نے توحید کے شائع کرنے کے لئے لڑائیاں کیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ لڑائیوں کی بنیاد محض سزا دہی کے طور پر اس وقت سے شروع ہوئی کہ جب دوسری قوموں نے ظلم اور مزاحمت پر کمر باندھی۔

رہا یہ سوال کہ یہودیوں کو مسلمان ہونے کی ضرورت کیا تھی وہ تو پہلے سے مؤحد تھے؟ اس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں کہ توحید یہودیوں کے دلوں میں قائم نہ تھی صرف کتابوں میں تھی اور وہ بھی ناقص۔ سو توحید کی زندہ روح حاصل کرنے کی ضرورت

تھی کیونکہ جب تک توحید کی زندہ روح انسان کے دل میں قائم نہ ہو تب تک نجات نہیں ہو سکتی۔ یہودی مُردوں کی طرح تھے اور باعثِ سخت دلی اور طرح طرح کی نافرمانیوں کے وہ زندہ روح ان میں سے نکل چکی تھی۔ ان کو خدا کے ساتھ کچھ بھی میلان باقی نہیں رہا تھا اور ان کی توریت باعثِ نقصانِ تعلیم اور نیز بوجہ لفظی اور معنوی تحریفوں کے اس لائق نہیں رہی تھی جو کامل طور پر رہبر ہو سکے اس لئے خدا نے زندہ کلام تازہ بارش کی طرح اتارا اور اس زندہ کلام کی طرف ان کو بلایا تا وہ طرح طرح کے دھوکوں اور غلطیوں سے نجات پا کر حقیقی نجات کو حاصل کریں۔ سو قرآن کے نزول کی ضرورتوں میں سے ایک یہ تھی کہ تا مردہ طبع یہودیوں کو زندہ توحید سکھائے اور دوسرے یہ کہ تا ان کی غلطیوں پر ان کو متنبہ کرے اور تیسرے یہ کہ تا وہ مسائل کہ جو توریت میں محض اشارہ کی طرح بیان ہوئے تھے جیسا کہ مسئلہ حشر اجساد اور مسئلہ بقاء روح اور مسئلہ بہشت اور دوزخ ان کے مفصل حالات سے آگہی بخشے۔

یہ بات سچ ہے کہ سچائی کی تخم ریزی توریت سے ہوئی اور انجیل سے اس تخم نے ایک آئندہ کی بشارت دینے والے کی طرح منہ دکھلایا اور جیسے ایک کھیت کا سبزہ پوری صحت اور عمدگی سے نکلتا ہے اور بزبان حال خوشخبری دیتا ہے کہ اس کے بعد اچھے پھل اور اچھے خوشے ظہور کرنے والے ہیں ایسا ہی انجیل کامل شریعت اور کامل رہبر کے لئے خوشخبری کے طور پر آئی اور فرقان سے وہ تخم اپنے کمال کو پہنچا جو اپنے ساتھ اس کامل نعمت کو لایا جس نے حق اور باطل میں بکلی فرق کر کے دکھلایا اور معارفِ دینیہ کو اپنے کمال تک پہنچایا جیسا کہ توریت میں پہلے سے لکھا تھا کہ ”خدا سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے ان پر چکا“۔ !!!

یہ بات بالکل ثابت شدہ امر ہے کہ شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت

﴿۲۷﴾

میں صرف قرآن نے ہی دکھلایا ہے۔ شریعت کے بڑے حصے دو ہیں۔ حق اللہ اور حق العباد۔ یہ دونوں حصے صرف قرآن شریف نے ہی پورے کئے ہیں۔ قرآن کا یہ منصب تھا کہ تا وحشیوں کو انسان بناوے اور انسان سے بااخلاق انسان بناوے اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنائے۔ سو اس منصب کو اُس نے ایسے طور سے پورا کیا کہ جس کے مقابل پر توریت ایک گونگے کی طرح ہے۔

اور منجملہ قرآن کی ضرورتوں کے ایک یہ امر بھی تھا کہ جو اختلاف حضرت مسیح کی نسبت یہود اور نصاریٰ میں واقع تھا اس کو دور کرے۔ سو قرآن شریف نے ان سب جھگڑوں کا فیصلہ کیا جیسا کہ قرآن شریف کی یہ آیت یَعِیْنِی اِنَّ مَتَوَقِّیْكَ وَرَافِعْتَ اِلَیَّ الخ اسی جھگڑے کے فیصلہ کے لئے ہے کیونکہ یہودی لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ نصاریٰ کا نبی یعنی مسیح صلیب پر کھینچا گیا۔ اس لئے موافق حکم توریت کے وہ لعنتی ہوا اور اس کا رفع نہیں ہوا اور یہ دلیل اس کے کاذب ہونے کی ہے، اور عیسائیوں کا یہ خیال تھا کہ لعنتی تو ہوا مگر ہمارے لئے اور بعد اس کے لعنت جاتی رہی اور رفع ہو گیا اور خدا نے اپنے دہنے ہاتھ اس کو بٹھالیا۔ اب اس آیت نے یہ فیصلہ کیا کہ رفع بلا توقف ہو انہ یہودیوں کے زعم پر دائمی لعنت ہوئی جو ہمیشہ کے لئے رفع الی اللہ سے مانع ہے اور نہ نصاریٰ کے زعم پر چند روز لعنت رہی اور پھر رفع الی اللہ ہوا بلکہ وفات کے ساتھ ہی رفع الی اللہ ہو گیا۔ اور ان ہی آیات میں خدا تعالیٰ نے یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ رفع توریت کے احکام کے مخالف نہیں کیوں کہ توریت کا حکم عدم رفع اور لعنت اس حالت میں ہے کہ جب کوئی صلیب پر مارا جائے مگر صرف صلیب کے چھونے یا صلیب پر کچھ ایسی تکلیف اٹھانے سے جو موت کی حد تک نہیں پہنچتی لعنت لازم نہیں آتی اور نہ عدم رفع لازم آتا ہے کیوں کہ توریت کا منشاء یہ ہے کہ صلیب خدا تعالیٰ کی طرف سے

جرائم پیشہ کی موت کا ذریعہ ہے۔ پس جو شخص صلیب پر مر گیا وہ مجرمانہ موت مرا جو لعنتی موت ہے لیکن مسیح صلیب پر نہیں مرا اور اس کو خدا نے صلیب کی موت سے بچالیا۔ بلکہ جیسا کہ اس نے کہا تھا کہ میری حالت یونس سے مشابہ ہے ایسا ہی ہوانہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہ یسوع صلیب کے پیٹ پر اور اس کی دعا ”ایلی ایلی لما سبقتانی“ سنی گئی۔ اگر مرتا تو پیلاطوس پر بھی ضرور وبال آتا کیونکہ فرشتہ نے پیلاطوس کی جور و کویہ خیر دی تھی کہ اگر یسوع مر گیا تو یاد رکھ کہ تم پر وبال آئے گا مگر پیلاطوس پر کوئی وبال نہ آیا۔ اور یہ بھی یسوع کے زندہ رہنے کی ایک نشانی ہے کہ اس کی ہڈیاں صلیب کے وقت نہیں توڑی گئیں اور صلیب پر سے اتارنے کے بعد چھیدنے سے خون بھی نکلا اور اس نے حواریوں کو صلیب کے بعد اپنے زخم دکھلائے۔ اور ظاہر ہے کہ نئی زندگی کے ساتھ زخموں کا ہونا ممکن نہ تھا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اس لئے لعنتی بھی نہیں ہوا اور بلاشبہ اس نے پاک وفات پائی اور خدا کے تمام پاک رسولوں کی طرح موت کے بعد وہ بھی خدا کی طرف اٹھایا گیا۔ اور بموجب وعدہ انی متوفیک و ارفعک الیّ اس کا خدا کی طرف رفع ہوا۔ اگر وہ صلیب پر مرتا تو اپنے قول سے خود جھوٹا ٹھہرتا کیونکہ اس صورت میں یونس کے ساتھ اس کی کچھ بھی مشابہت نہ ہوتی۔

سو یہی جھگڑا مسیح کے بارے میں یہود اور نصاریٰ میں چلا آتا تھا جس کو آخر قرآن شریف نے فیصلہ کیا۔ پھر ابھی تک نصاریٰ کہتے ہیں کہ قرآن کے اترنے کی کیا ضرورت تھی۔ اے نادانوں! اور دلوں کے اندھو! قرآن کامل توحید لایا۔ قرآن نے عقل اور نقل کو ملا کر دکھلایا۔ قرآن نے توحید کو کمال تک پہنچایا۔ قرآن نے توحید اور صفات باری پر دلائل قائم کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت عقلی نقلی دلائل سے دیا۔ اور کشفی طور پر بھی دلائل قائم کئے۔ اور وہ مذہب جو پہلے قصہ کہانی کے رنگ میں چلا آتا تھا اس کو علمی رنگ میں دکھلایا۔ اور ہر ایک عقیدہ کو حکمت کا

﴿۲۹﴾

جامہ پہنایا اور وہ سلسلہ معارف دینیہ کا جو غیر مکمل تھا اس کو کمال تک پہنچایا۔ اور یسوع کی گردن پر سے لعنت کا طوق اتارا اور اس کے مرفوع اور سچا نبی ہونے کی شہادت دی تو کیا اس قدر فیض رسائی کے ساتھ ابھی قرآن کی ضرورت ثابت نہ ہوئی؟

یہ یاد رہے کہ قرآن نے بڑی صفائی سے اپنی ضرورت ثابت کی ہے۔ قرآن صاف کہتا ہے اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا یعنی اس بات کو جان لو کہ زمین مرگئی تھی اور اب خدانے سرے اسکو زندہ کرنے لگا ہے۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ قرآن کے زمانہ قرب نزول میں ہر ایک قوم نے اپنا چال چلن بگاڑا ہوا تھا۔ پادری فنڈل مصنف میزان الحق باوجود اس قدر تعصب کے جو اس کے رگ و ریشہ میں بھرا ہوا تھا میزان الحق میں صاف گواہی دیتا ہے کہ قرآن کے نزول کے زمانہ میں یہود و نصاریٰ کا چال چلن بگاڑا ہوا تھا اور ان کی حالتیں خراب ہو رہی تھیں اور قرآن کا آنا ان کے لئے ایک تنبیہ تھی مگر اس نادان نے باوجودیکہ یہ تو اقرار کیا کہ قرآن اس وقت آیا جبکہ یہود و نصاریٰ کا چال و چلن بہت خراب ہو رہا تھا لیکن پھر بھی یہ جھوٹا عذر پیش کر دیا کہ خدا تعالیٰ کو ایک جھوٹا نبی بھیج کر یہود و نصاریٰ کو متنبہ کرنا منظور تھا مگر یہ اللہ تعالیٰ پر تہمت ہے کیا ہم اللہ جلّ شانہ کی طرف یہ خراب عادت منسوب کر سکتے ہیں کہ اس نے لوگوں کو گمراہی اور بد چلنی میں پا کر یہ تدبیر سوچی کہ اور بھی گمراہی کے سامان ان کے لئے میسر کرے اور کروڑ ہا بندگان خدا کو اپنے ہاتھ سے تباہی میں ڈالے۔ کیا غلبہ شدائد اور مصائب کے وقت خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں یہی عادت اس کی ثابت ہوتی ہے؟ افسوس کہ یہ لوگ دنیا سے محبت کر کے کیسے آفتاب پر تھوک رہے ہیں۔ ایک ناچیز انسان کو خدا بھی کہتے ہیں اور پھر ملعون بھی۔ اور اس عظیم الشان نبی کے وجود سے انکار کر رہے ہیں کہ جو ایسے وقت میں آیا جبکہ نوع انسان مردہ کی طرح ہو رہی تھی اور پھر کہتے ہیں

﴿۳۰﴾

کہ قرآن کی ضرورت کیا تھی۔ اے غافلوا! اور دلوں کے اندھو! قرآن جیسے ضلالت کے طوفان کے وقت میں آیا ہے کوئی نبی ایسے وقت میں نہیں آیا۔ اس نے دنیا کو اندھا پایا اور روشنی بخشی اور گمراہ پایا اور ہدایت دی اور مردہ پایا اور جان عطا فرمائی تو کیا ابھی ضرورت ثابت ہونے میں کچھ کسر رہ گئی؟ اور اگر یہ کہو کہ توحید تو پہلے بھی موجود تھی قرآن نے نئی چیز کون سی دی؟ تو اس سے اور بھی تمہاری عقل پر رونا آتا ہے۔ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ توحید پہلی کتابوں میں ناقص طور پر تھی اور تم ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ کامل تھی۔ ماسوا اس کے توحید دلوں سے بکلی گم ہو گئی تھی قرآن نے اس توحید کو پھر یاد دلایا اور اس کو کمال تک پہنچایا۔ قرآن کا نام اسی لئے ذکر ہے کہ وہ یاد دلانے والا ہے۔ ذرا آنکھ کھول کر سوچو کہ کیا توریت نے جو کچھ توحید کے بارے میں بیان کیا تھا وہ ایک ایسی نئی بات تھی جو پہلے نبیوں کو اس کی خبر نہیں تھی۔ کیا یہ سچ نہیں کہ سب سے پہلے آدم کو اور پھر شیث اور نوح اور ابراہیم اور دوسرے رسولوں کو جو موسیٰ سے پہلے آئے توحید کی تعلیم ملی تھی؟ پس یہ توریت پر بھی اعتراض ہے کہ اس نے نئی چیز کونسی پیش کی۔ اے کج دل قوم خدا روز روز نیا نہیں ہو سکتا۔ موسیٰ کے وقت میں وہی خدا تھا جو آدم اور شیث اور نوح اور ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف کے وقت میں تھا۔ اور توریت نے وہی توحید کے بارے میں بیان کیا جو پہلے نبی کرتے آئے۔

اب اگر یہ سوال ہو کہ کیوں توریت نے اسی پرانی توحید کا ذکر کیا تو اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کی ہستی اور وحدانیت کا مسئلہ توریت سے شروع نہیں ہوا بلکہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ ہاں بعض زمانوں میں ترک عمل کی وجہ سے اکثر لوگوں کی نظر میں حقیر اور ذلیل ضرور ہوتا رہا ہے۔ پس خدا کی کتابوں اور خدا کے نبیوں کا یہ کام تھا کہ وہ ایسے وقتوں میں آتے رہے ہیں کہ جب اس مسئلہ توحید پر لوگوں کی توجہ کم رہ گئی ہو اور طرح طرح کے شرکوں



﴿۳۱﴾

میں وہ مبتلا ہو گئے ہوں۔ یہی مسئلہ دنیا میں ہزاروں دفعہ صیقل ہوا اور ہزاروں دفعہ پھر زنگ خوردہ کی طرح ہو کر لوگوں کی نظروں سے چھپ گیا۔ اور جب چھپ گیا تو پھر خدا نے اپنے کسی بندہ کو بھیجا تانے سرے اس کو روشن کر کے دکھلائے۔ اسی طرح دنیا میں کبھی ظلمت کبھی نور غالب آتا رہا۔ اور ہر ایک نبی کی شناخت کا یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا معیار ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس وقت آیا اور کس قدر اصلاح اس کے ہاتھ سے ظہور میں آئی۔ چاہئے کہ حق طلبی کی راہ سے اسی بات کو سوچیں اور شریروں اور متعصب لوگوں کے پرخیانہ اقوال کی طرف توجہ نہ کریں اور ایک صاف نظر لے کر کسی نبی کے حالات کو دیکھیں کہ اس نے ظہور فرما کر اس زمانہ کے لوگوں کو کس حالت میں پایا اور پھر اس نے ان لوگوں کے عقائد اور چال چلن میں کیا تبدیلی کر کے دکھلائی تو اس سے ضرور پتہ لگ جائے گا کہ کون نبی اشد ضرورت کے وقت آیا اور کون اس سے کمتر۔ نبی کی ضرورت گنہگاروں کے لئے بعینہ ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ طبیب کی ضرورت بیماروں کے لئے۔ اور جیسا کہ بیماروں کی کثرت ایک طبیب کو چاہتی ہے ایسا ہی گنہگاروں کی کثرت ایک مصلح کو۔

اب اگر کوئی اس قاعدہ کو ذہن میں رکھ کر عرب کی تاریخ پر نظر ڈالے کہ عرب کے باشندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے تو بلاشبہ وہ اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے اول درجہ پر سمجھے گا اور اسی بنا پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی ضرورت کو دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کی ضرورت سے بدیہی الثبوت یقین کرے گا مثلاً یسوع نے دنیا میں آ کر دنیا کی کس ضرورت کو پورا کیا؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے کہ اس نے کوئی ضرورت پوری کی؟ کیا یہودیوں کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کوئی بھاری تبدیلی کر دی یا اپنے حواریوں کو تزکیہ نفس میں کمال تک پہنچا دیا؟ بلکہ ان پاک اصلاحوں میں سے کچھ

بھی ثابت نہیں اور اگر کچھ ثابت ہے تو صرف یہی کہ چند آدمی طمع اور لالچ سے بھرے ہوئے اس کے ساتھ ہو گئے اور انجام کار انہوں نے بڑی قابل شرم بے وفائیاں دکھلائیں اور اگر یسوع نے خود کشی کی تو میں اس سے زیادہ ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ ایک ایسی بے وقوفی کی حرکت اس سے صادر ہوئی جس سے اس کی انسانیت اور عقل پر ہمیشہ کے لئے داغ لگ گیا۔ ایسی حرکت جس کو انسانی قوانین بھی ہمیشہ جرائم کے نیچے داخل کرتے ہیں کیا کسی عقلمند سے صادر ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس ہم پوچھتے ہیں کہ یسوع نے کیا سکھلایا اور کیا دیا؟ کیا وہ لعنتی قربانی جس کا عقل اور انصاف کے نزدیک کوئی بھی نتیجہ معلوم نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ انجیل کی تعلیم میں کوئی نئی خوبی نہیں بلکہ یہ سب تعلیم تو ریت میں پائی جاتی ہے اور اس کا ایک بڑا حصہ یہودیوں کی کتاب طالموت میں اب تک موجود ہے۔ اور یہودی فاضل اب تک روتے ہیں کہ ہماری پاک کتابوں سے یہ فقرے چرائے گئے ہیں۔ چنانچہ حال میں جو ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس آئی ہے اس نے اسی بات کا ثبوت دینے کے لئے کئی ورق لکھے ہیں اور بڑے زور سے اسناد پیش کئے ہیں کہ یہ فقرات کہاں کہاں سے چرائے گئے۔ میں نے یہ کتابیں صرف میاں سراج الدین کے لئے منگوائی تھیں مگر ان کی بد قسمتی ہے کہ وہ دیکھنے سے پہلے چلے گئے۔ محقق عیسائی اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت انجیل یہودیوں کی کتابوں کے ان مضامین کا ایک خلاصہ ہے جو حضرت مسیح کو پسند آئی لیکن بالآخر یہ کہتے ہیں کہ مسیح کے دنیا میں آنے سے یہ غرض نہیں تھی کہ کوئی نئی تعلیم لائے بلکہ اصل مطلب تو اپنے وجود کی قربانی دینا تھا یعنی وہی لعنتی قربانی جس کے بار بار کے ذکر سے میں اس رسالہ کو پاک رکھنا چاہتا ہوں۔ غرض عیسائیوں کو یہ دھوکہ لگا ہوا ہے کہ شریعت تو ریت تک مکمل ہو چکی اس لئے یسوع کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ نجات دینے کے سامان لے کر آیا

﴿۳۳﴾

اور قرآن نے ناحق پھر ایسی شریعت کی بنیاد ڈال دی جو پہلے مکمل ہو چکی تھی۔ یہی دھوکہ عیسائیوں کے ایمان کو کھا گیا ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ بات بالکل صحیح نہیں ہے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے اور نوع انسان میں خدا کے احکام عملی طور پر ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتے اس لئے ہمیشہ نئے یاد دلانے والے اور قوت دینے والے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قرآن شریف صرف ان ہی دو ضرورتوں کی وجہ سے نازل نہیں ہوا بلکہ وہ پہلی تعلیموں کا درحقیقت متمم اور مکمل ہے مثلاً تورات کا زور حالات موجودہ کے لحاظ سے زیادہ تر قصاص پر ہے اور انجیل کا زور حالات موجودہ کے لحاظ سے عفو اور صبر اور درگزر پر ہے اور قرآن ان دونوں صورتوں میں محل شناسی کی تعلیم دیتا ہے۔ ایسا ہی ہر ایک باب میں تورات افراط کی طرف گئی ہے اور انجیل تفریط کی طرف اور قرآن شریف وسط کی تعلیم کرتا اور محل اور موقعہ کا سبق دیتا ہے۔ گو نفس تعلیم تینوں کتابوں کا ایک ہی ہے مگر کسی نے کسی پہلو کو شد و مد کے ساتھ بیان کیا اور کسی نے کسی پہلو کو۔ اور کسی نے فطرت انسانی کے لحاظ سے درمیانہ راہ لیا جو طریق تعلیم قرآن ہے اور چونکہ محل اور موقعہ کا لحاظ رکھنا یہی حکمت ہے سو اس حکمت کو صرف قرآن شریف نے سکھلایا ہے۔ تورات ایک بے ہودہ سختی کی طرف کھینچ رہی ہے ☆ اور انجیل ایک بیہودہ عفو پر زور دے رہی ہے اور قرآن شریف وقت شناسی کی تاکید کرتا ہے۔ پس جس طرح پستان میں آ کر خون دودھ بن جاتا ہے۔ اسی طرح تورات اور انجیل کے احکام قرآن میں آ کر حکمت بن گئے ہیں۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا تو تورات اور انجیل اس اندھے کے تیر کی طرح ہوتیں کہ کبھی ایک آدھ دفع نشانہ پر لگ گیا اور سو دفعہ خطا گیا۔ غرض شریعت قصوں کے طور پر تورات سے آئی اور مثالوں کی طرح انجیل سے ظاہر ہوئی اور حکمت کے پیرایہ میں قرآن شریف سے حق اور حقیقت کے طالبوں کو ملی۔

☆ سختی اور نرمی اپنے اپنے زمانہ اور قوم کی موجودہ حالت کے لحاظ سے مناسب تعلیم تھی مگر حقیقی تعلیم نہیں تھی جو قابل ترک نہ ہو۔ منہ

سو توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انبیا اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صد ہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گوساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لا حاصل ہوگی۔ اور یہ بات لاف و گزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور کیونکر فیصلہ ہو پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کیلئے طیار ہیں۔ اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستر کے قریب ہوں گی وہ حقائق اور معارف شریعت اور مرتب اور منتظم درر حکمت و جواہر معرفت و خواص کلام الوہیت دکھلا سکیں جو سورہ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔ اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم ان کی درخواست پر بڑھادیں گے اور ہم صفائی فیصلہ کے لئے پہلے سورہ فاتحہ کی ایک تفسیر طیار کر کے اور چھاپ کر پیش کریں گے اور اس میں وہ تمام حقائق و معارف و خواص کلام الوہیت بہ تفصیل بیان کریں گے جو سورہ فاتحہ میں مندرج ہیں۔ اور پادری صاحبوں کا یہ فرض ہوگا کہ توریت اور انجیل اور اپنی تمام کتابوں میں سے سورہ فاتحہ کے مقابل پر حقائق اور معارف اور خواص کلام الوہیت جس سے مراد فوق العادۃ عجائبات ہیں جن کا بشری کلام میں پایا جانا ممکن نہیں پیش کر کے دکھلائیں۔ اور اگر وہ ایسا مقابلہ کریں اور تین<sup>۳</sup> منصف غیر قوموں میں سے کہہ دیں کہ وہ لطائف اور معارف اور خواص کلام

﴿۳۵﴾

الوہیت جو سورہ فاتحہ میں ثابت ہوئے ہیں وہ ان کی پیش کردہ عبارتوں میں بھی ثابت ہیں تو ہم پانسور و پبہ جو پہلے سے ان کے لئے ان کی اطمینان کی جگہ پر جمع کرایا جائے گا دے دیں گے۔

اب کیا کسی پادری کا حوصلہ ہے جو ایسا مقابلہ کرے؟ خدا کا کلام خدا کی طاقتوں سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اس کی مصنوعات عجائب قدرت سے ثابت ہوتی ہیں مثلاً آسمان پر ہزاروں ستارے ہیں۔ اب اگر کوئی بیوقوف چند ستاروں کی طرف اشارہ کر کے کہہ دے کہ ان کی کیا ضرورت ہے لہذا یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں یا چند بوٹیوں یا پتھروں یا جانوروں کا نام لے کر کہہ دے کہ ان کے وجود کے بغیر دوسری بوٹیوں وغیرہ سے کام چل سکتا ہے۔ اس لئے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو ایسا قائل بجز دیوانہ یا احمق کے اور کون ہو سکتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن ان تمام کمالات کا جامع ہے جن کی انسان کو تکمیل نفس کیلئے حاجت ہے۔ اور توریت کی قرآن کے ساتھ یہ مثال ہے کہ جیسے ایک مسافر خانہ تھا وہ بڑی بڑی آندھیوں اور زلزلوں کے باعث سے گر پڑا اور بجائے اس مسافر خانہ کے ایک اینٹوں کا ڈھیر لگ گیا اور پاخانہ کی اینٹیں باورچی خانہ میں اور باورچی خانہ کی پاخانہ میں جا پڑیں اور سب مکان زیر و زبر ہو گیا۔ پس اس سرائے کے مالک کو مسافروں کے حال پر رحم آیا۔ سو اس نے فی الفور بجائے اس مسافر خانہ کے ایک ایسا عمدہ اور آرام بخش مسافر خانہ طیار کیا جو اس پہلے سے بہتر اور مسافروں کے لئے نہایت آرام بخش مکانات اپنے اپنے قرینہ سے اس میں موجود تھے اور کسی ضرورت کے مکان کی کمی نہیں تھی اور مالک نے اس آخر الذکر مسافر خانہ کی تعمیر میں کچھ تو وہی اینٹیں پہلے مسافر خانہ کی لے لیں اور کچھ زیادہ اینٹیں اور لکڑی وغیرہ مصالح بہم پہنچایا جو عمارت کو کامل طور پر کافی ہو سکتا تھا۔ سو قرآن شریف وہی دوسرا مسافر خانہ ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھیے!!

اس جگہ یہ اعتراض بھی دور کر دینے کے قابل ہے کہ جس حالت میں حقیقی اور کامل تعلیم یہی ہے جس میں محل اور موقعہ کی رعایت اور ہر ایک نکتہ معرفت کا استیفاء کے ساتھ بیان ہو تو کیا سبب ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس سے خالی رہیں اور قرآن نے ان دونوں باتوں کو کمال تک پہنچایا۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ توریت اور انجیل کا قصور نہیں ہے بلکہ قوموں کی استعداد کا قصور ہے۔ یہودی لوگ جن سے پہلے حضرت موسیٰ کو واسطہ پڑا وہ چار سو برس تک فرعون کی غلامی میں رہے تھے اور ایک مدت دراز تک ظلم کے تحتہ مشق رہ کر عدل اور انصاف کی حقیقت سے بے خبر ہو گئے تھے۔ یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ اگر بادشاہ وقت جو مودب اور آموزگار کے حکم میں ہوتا ہے عادل ہو تو رعایا کے دل پر عدل کا پرتوہ پڑتا ہے اور طبعاً وہ بھی خلق عدل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور تہذیب اور شائستگی ان میں پیدا ہو کر عادلانہ صفات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں۔ لیکن اگر بادشاہ ظالم ہو تو رعایا بھی اس سے ظلم اور تعدی کا سبق سیکھتی ہے اور اکثر ان کی صفت عدل سے محروم ہوتی ہے۔ پس یہی حال بنی اسرائیل کا ہوا کہ وہ لوگ ایک مدت دراز تک فرعون جیسے ظالم بادشاہ کی رعایا رہ کر اور طرح طرح کے ظلم اٹھا کر عدل کی کیفیت سے بالکل غافل ہو گئے۔ سو حضرت موسیٰ کا فرض یہ تھا کہ ان کو سب سے پہلے عدل کا سبق دیں۔ اس لئے توریت میں عدل کی حفاظت کیلئے بڑے شد و مد سے آیات پائی جاتی ہیں۔ ہاں رحم کی آیات کا بھی توریت میں پتہ ملتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھو تو ایسی آیتیں بھی عدل کے حدود کی نگہداشت کیلئے اور ناجائز جذبات اور بے جا کینوں کے روکنے کیلئے بیان فرمائی گئی ہیں اور ہر جگہ اصل مدعا قوانین عدل اور انصاف کی نگہداشت ہے لیکن انجیل پڑھنے سے یہ مدعا معلوم نہیں ہوتا بلکہ انجیل میں عفو اور ترک انتقام پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور جب ہم انجیل کو تدبر اور عمیق نگاہ سے دیکھتے ہیں تو اس کے سلسلہ عبارت سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا اپنے مخاطبین کی نسبت یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ لوگ طریق مروت اور صبر اور ترک

﴿۳۷﴾

انتقام سے بالکل دور اور مبجور ہیں اور چاہتا ہے کہ ان کے ایسے دل ہو جائیں کہ انتقام لینے کے حریص نہ ہوں اور صبر اور برداشت اور غفوا اور درگزر اپنی عادت کریں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودیوں کی اخلاقی حالت میں بہت فتور آ گیا تھا اور مقدمہ بازی اور کینہ کشی میں انتہا تک پہنچ گئے تھے اور اس بہانہ سے کہ ہم قانون عدل کے حامی ہیں رحم اور درگزر کی خصلتیں بالکل ان میں سے دور ہو گئی تھیں۔ سو انجیل کی نصیحتیں قانون مختص الزمان کی طرح یا قانون مختص القوم کی طرح ان کو سنائی گئی تھیں مگر یہ واقعی قانون کی تصویر نہ تھی اس لئے قرآن نے آ کر اس کو دور کر دیا۔

جس وقت ہم قرآن کو غور سے دیکھتے ہیں اور صاف دل سے اس کے مقصد کے گہراؤ تک چلے جاتے ہیں تو ہمیں صاف دکھائی دیتا ہے کہ قرآن نے نہ تو ریت کی طرح انتقام اور سختی پر ایسا زور ڈالا ہے کہ جیسا کہ تو ریت کی لڑائیوں اور قانون قصاص سے ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ انجیل کی طرح یک دفعہ غفوا اور صبر اور درگزر کی تعلیم پر گر پڑا ہے بلکہ بار بار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتا ہے یعنی یہ حکم دیتا ہے کہ جو امر عقل اور شرع کے رو سے بہتر اور محل پر ہو اس کو بجلاؤ اور جس پر عقل اور شرع کا اعتراض ہو اور منکرات میں سے ہو اس سے دست بردار ہو جاؤ۔ سو قرآن کے دیکھنے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے قوانین اور حدود اور اوامر کو علم کے رنگ میں ہمارے دلوں میں جمانا چاہتا ہے کیونکہ وہ شخصی امر اور نہی کے زندان میں ہمیں محبوس کرنا نہیں چاہتا بلکہ اپنی پاک شریعت کو قواعد کلیہ کے طور پر بیان کر دیتا ہے۔ مثلاً وہ ایک کلام کلی کے طور پر حکم فرماتا ہے کہ تم معروف کو بجلاؤ اور منکر سے دستکش ہو جاؤ۔ سو یہ دو کلمے یعنی معروف اور منکر ایسے جامع کلمے ہیں جو شریعت کے قوانین کو علمی رنگ میں لے آتے ہیں اور اس تعلیم سے ہر ایک محل میں یہ سوچنا پڑتا ہے کہ حقیقی نیکی کیا ہے مثلاً اس وقت جو زید نے ہمارا

ایک گناہ کیا ہے تو کیا اس کو مارنا بہتر ہے یا عفو کرنا۔ اور ایک سائل جو ہم سے مثلاً ہزار روپیہ اس غرض سے مانگتا ہے کہ وہ اس روپیہ سے اپنے لڑکے کی دھوم دھام سے شادی کرے اور آتش بازی اور گانے والی عورتیں اور دوسرے باجوں کے ساتھ اپنے خاندان کے رسوم کے موافق اس رسم کو ادا کرے۔ تو گو ہم ہزار روپیہ اس کو دے سکتے ہیں مگر ہمیں امر معروف اور نہی منکر کے قاعدہ کے لحاظ سے سوچ لینا چاہیے کہ ایسی سخاوت سے ہم کس شخص کی مدد کرتے ہیں۔ غرض اسی طرح قرآن نے ہمارے دین اور دنیا کی بہبودی کے لئے ہمارے ہر ایک کار خیر میں محل اور موقع کی قید لگا دی ہے۔

اب میں میاں سراج الدین صاحب کے سوال دوم کا پورا جواب دے چکا ہوں اور میں لکھ چکا ہوں کہ اسلام نے یہودیوں کے ساتھ تو حید منوانے کیلئے لڑائیاں نہیں کیں بلکہ اسلام کے مخالف خود اپنی شرارتوں سے لڑائیوں کے محرک ہوئے۔ بعض نے مسلمانوں کے قتل کرنے کے لئے خود پہلے پہل تلوار اٹھائی۔ بعض نے ان کی مدد کی۔ بعض نے اسلام کی تبلیغ روکنے کیلئے بے جا مزاحمت کی۔ سوان تمام موجبات کی وجہ سے مفسدین کی سرکوبی اور سزا اور شرکی مدافعت کیلئے خدا تعالیٰ نے ان ہی مفسدوں کے مقابل پر لڑائیوں کا حکم کیا۔ اور یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک اس وجہ سے مخالفوں سے لڑائی نہیں کی کہ اس وقت تک پوری جمعیت حاصل نہیں ہوئی تھی یہ محض ظالمانہ اور مفسدانہ خیال ہے۔ اگر صورت حال یہ ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تیرہ برس تک ان ظلموں اور خونریزیوں سے باز رہتے جو مکہ میں ان سے ظہور پذیر ہوئے اور پھر آپ منصوبہ کر کے یہ تجویز نہ کرتے کہ یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دینا چاہیے اور یا وطن سے نکال دینا چاہیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی بغیر حملہ مخالفین کے مدینہ کی طرف چلے جاتے تو ایسی بدظنیوں کی کوئی جگہ بھی ہوتی لیکن یہ



﴿۳۹﴾

واقعہ تو ہمارے مخالفوں کو بھی معلوم ہے کہ تیرہ برس کے عرصہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی ہر ایک سختی پر صبر کرتے رہے اور صحابہ کو سخت تاکید تھی کہ بدی کا مقابلہ نہ کیا جائے چنانچہ مخالفوں نے بہت سے خون بھی کئے اور غریب مسلمانوں کو زد و کوب کرنے اور خطرناک زخم پہنچانے کا تو کچھ شمار نہ رہا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے لئے حملہ کیا۔ سو ایسے حملہ کے وقت خدا نے اپنے نبی کو شتر اعدا سے محفوظ رکھ کر مدینہ میں پہنچا دیا اور خوشخبری دی کہ جنہوں نے تلوار اٹھائی وہ تلوار ہی سے ہلاک کئے جائیں گے۔ پس ذرا عقل اور انصاف سے سوچو کہ کیا اس روئداد سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جمعیت لوگوں کی ہوگئی تو پھر لڑائی کی نیت جو پہلے سے دل میں پوشیدہ تھی ظہور میں آئی؟ افسوس ہزار افسوس کہ تعصب مذہبی کے رو سے عیسائی دین کے حامیوں کی کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ مدینہ میں جا کر جب مکہ والوں کے تعاقب کے وقت بدر کی لڑائی ہوئی جو اسلام کی پہلی لڑائی ہے تو کون سی جمعیت پیدا ہوگئی تھی۔ اس وقت تو کل تین سو تیرہ آدمی مسلمان تھے اور وہ بھی اکثر نوجوان نوجوان تھے۔ پس سوچنے کا مقام ہے کہ کیا اس قدر آدمیوں پر بھروسہ کر کے عرب کے تمام بہادروں اور یہود اور نصاریٰ اور لاکھوں انسانوں کی سرکوبی کیلئے میدان میں کسی کا لگنا عقل فتویٰ دے سکتی ہے؟!!! اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لگنا ان تدبیروں اور ارادوں کا نتیجہ نہیں تھا جو انسان دشمنوں کے ہلاک کرنے اور اپنی فتح یابی کیلئے سوچتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کم سے کم تیس چالیس ہزار فوج کی جمعیت حاصل کر لینا ضروری تھا اور پھر اسکے بعد لاکھوں انسانوں کا مقابلہ کرنا۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ یہ لڑائی مجبوری کے وقت خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوئی تھی نہ ظاہری سامان کے بھروسہ پر۔

اس جگہ ایک اور اعتراض کو دفع کرنا بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مدارجات

﴿۲۰﴾ توحید اور اعمالِ صالحہ ہیں جو خدا کی محبت اور خوف سے ظہور پذیر ہوں تو یہودیوں کو کیوں اسلام کی طرف بلایا گیا کیا یہودیوں میں ایک بھی ایسا آدمی باقی نہیں رہا تھا جو عملی طور پر توحید کا پابند اور خدا کی اطاعت کا جُور اپنی گردن پر رکھتا ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت اکثر یہود اور نصاریٰ فاسق تھے جیسا کہ قرآن شریف صاف گواہی دیتا ہے کہ **وَ أَكْثَرُهُمْ فَسِقُونَ**۔ پس جبکہ اکثر لوگ ان میں فاسق تھے جنہوں نے عملی طور پر توحید کے آداب اور اعمالِ صالحہ کو چھوڑ دیا تھا اس لئے خدا کے رحم نے ان کی اصلاح کیلئے اپنی سنتِ قدیمہ کے موافق یہی تقاضا کیا کہ ان کی طرف رسول بھیجے۔ پھر اگر فرض بھی کر لیں کہ ان میں کوئی شاذ و نادر مؤحد اور صالح تھا۔ سو وہ خدا کے رسول سے سرکش رہ کر صالح نہ رہا اور جبکہ ادنیٰ گناہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے تو پھر کیوں کر باور کیا جائے کہ خدا کے رسول کی نافرمانی کرنے والا اور اس سے عداوت رکھنے والا پاک دل رہ سکتا ہے؟

سوال-۳۔ قرآن میں انسان اور خدا کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں اور خدا کی انسان کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں کونسی آیتیں ہیں جن میں خاص محبت یا حب کا فعل استعمال کیا گیا ہے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لا شریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کے رو سے بھی اس کو واحد لا شریک ٹھہراؤ جیسا کہ کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** جو ہر وقت مسلمانوں کو ورد زبان رہتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ **الہ**۔ **ولاہ** سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ یہ کلمہ نہ توریت نے سکھلایا اور نہ انجیل نے۔ صرف قرآن نے سکھلایا۔ اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا تمغہ ہے۔

﴿۳۱﴾

یہی کلمہ پانچ وقت مساجد کے مناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے جس سے عیسائی اور ہندو سب چڑتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرنا ان کے نزدیک گناہ ہے۔ یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللّٰہ کے نہیں۔ پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز پھر مغرب کو بھی یہی آواز اور پھر عشاء کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے!!؟

پھر بعد اس کے لفظ اسلام کا مفہوم بھی محبت پر ہی دلالت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے آگے اپنا سر رکھ دینا اور صدق دل سے قربان ہونے کے لئے طیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے۔ اسلام کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جان فشرنی کا طریق سکھایا ہے۔ دنیا میں اور کونسا دین ہے جس کے بانی نے اس کا نام اسلام رکھا ہے؟ اسلام نہایت پیارا لفظ ہے اور صدق اور اخلاص اور محبت کے معنی کوٹ کوٹ کر اس میں بھرے ہوئے ہیں۔ پس مبارک وہ مذہب جس کا نام اسلام ہے۔ ایسا ہی خدا کی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ یعنی ایماندار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے فَادْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ<sup>۱</sup> یعنی ان کو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہہ دے کہ میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے یعنی جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کرے۔ اور پھر ایک جگہ فرمایا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو تو الگ ہو جاؤ جب تک خدا تعالیٰ فیصلہ کرے اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا<sup>۲</sup> یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اس کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکرگذاری چاہتے ہیں۔

غرض قرآن شریف ایسی آیتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں لکھا ہے کہ اپنے قول اور فعل کے رو سے خدا کی محبت دکھلاؤ اور سب سے زیادہ خدا سے محبت کرو لیکن اس سوال کی یہ دوسری جز کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ خدا بھی انسانوں سے محبت کرتا ہے؟ پس واضح ہو کہ قرآن شریف میں یہ آیات بکثرت موجود ہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خدا نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خدا صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں کہ جو شخص کفر اور بدکاری اور ظلم سے محبت کرتا ہے خدا اس سے بھی محبت کرتا ہے بلکہ اس جگہ اس نے احسان کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ<sup>۳</sup> یعنی تمام دنیا پر رحم کر کے ہم نے تجھے بھیجا ہے۔ اور عالمین میں کافر اور بے ایمان اور فاسق اور فاجر بھی داخل ہیں اور ان کے لئے رحم کا دروازہ اس طرح پر

☆ خدا کی محبت انسان کی محبت کی طرح نہیں جس میں یہ داخل ہے کہ جدائی سے درد اور تکلیف ہو بلکہ خدا کی محبت سے مراد یہ ہے کہ وہ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ایسا پیش آتا ہے جیسا کہ محبت پیش آتا ہے۔ منہ

﴿۴۳﴾

کھولا کہ وہ قرآن شریف کی ہدایتوں پر چل کر نجات پاسکتے ہیں۔ میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت انسانوں سے اس قسم کی بیان نہیں کی گئی کہ اس نے کوئی اپنا بیٹا بدکاروں کے گناہوں کے بدلہ میں سولی دلوادیا اور ان کی لعنت اپنے پیارے بیٹے پر ڈال دی۔ خدا کے بیٹے پر لعنت نعوذ باللہ خود خدا پر لعنت ہے کیونکہ باپ اور بیٹا دونہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ لعنت اور خدائی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں پھر یہ بھی سوچو کہ خدا نے دنیا کے بدکاروں سے یہ کیسی محبت کی کہ نیک کو مارا اور برے سے پیار کیا۔ یہ ایسا خلق ہے جس کی کوئی راستباز پیروی نہیں کر سکتا۔

اور اس سوال کی تیسری جز یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ انسان انسان کے ساتھ محبت کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن نے اس جگہ بجائے محبت کے رحم اور ہمدردی کا لفظ لیا ہے کیونکہ محبت کا انتہا عبادت ہے اس لئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے اور نوع انسان کے لئے بجائے محبت کے خدا کے کلام میں رحم اور احسان کا لفظ آیا ہے کیونکہ کمال محبت پرستش کو چاہتا ہے اور کمال رحم ہمدردی کو چاہتا ہے۔ اس فرق کو غیر قوموں نے نہیں سمجھا اور خدا کا حق غیروں کو دیا۔ میں یقین نہیں رکھتا کہ یسوع کے منہ سے ایسا مشرکانہ لفظ نکلا ہو بلکہ میرا گمان ہے کہ پیچھے سے یہ مکروہ الفاظ انجیلوں میں ملا دیئے گئے ہیں اور پھر ناحق یسوع کو بدنام کیا گیا۔ غرض خدا کی پاک کلام میں بنی نوع کے لئے رحم کا لفظ آیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ<sup>۱</sup> وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ<sup>۲</sup> یعنی مومن وہ ہیں جو حق اور رحم کی وصیت کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَائِي ذِي الْقُرْبَىٰ<sup>۳</sup> یعنی خدا کا حکم یہ ہے کہ تم عام لوگوں کے ساتھ عدل کرو اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم احسان کرو اور

☆ محبت کا لفظ جہاں کہیں باہم انسانوں کی نسبت آیا بھی ہو اس سے درحقیقت حقیقی محبت مراد نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم کی رو سے حقیقی محبت صرف خدا سے خاص ہے۔ اور دوسری محبتیں غیر حقیقی اور مجازی طور پر ہیں۔ منہ

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم بنی نوع سے ایسی ہمدردی بجالاؤ جیسا کہ ایک قریبی کو اپنے قریبی کے ساتھ ہوتی ہے۔

اب سوچنا چاہیے کہ اس سے زیادہ دنیا میں اور کون سی اعلیٰ تعلیم ہوگی جس میں تمام بنی نوع کے ساتھ نیکی کرنا صرف احسان کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ درجہ جوش طبعی بھی بیان کر دیا جس کا نام ایفاء ذی القربى ہے کیونکہ احسان کرنے والا اگرچہ احسان کے وقت ایک نیکی کرتا ہے مگر جزا اور پاداش کا خواہاں ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ کبھی منکر احسان اور کافر نعمت پر ناراض بھی ہو جاتا ہے۔ اور کبھی جوش میں آ کر اپنا احسان بھی یاد دلاتا ہے مگر طبعی جوش سے نیکی کرنا جس کو قرآن نے ذوی القربى کی نیکی کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ یہ درحقیقت آخری درجہ نیکی کا ہے جس کے بعد اور کوئی مرتبہ نیکی کا نہیں کیونکہ ماں کی نیکی بچہ کے ساتھ اور اس کا رحم ایک طبعی جوش ہے اور ناکارہ شیرخوار سے کوئی شکر گزاری مطلوب نہیں۔

یہ تین درجے بنی نوع کی حق گزاری کے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں۔ اب جب ہم توریت اور انجیل کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ایماناً کہنا پڑتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں اس اعلیٰ درجہ کی حق گزاری سے خالی ہیں۔ بھلا ہم ان دونوں کتابوں سے اس تیسرے درجہ کی کیا توقع رکھیں۔ ان میں تو پہلا اور دوسرا درجہ بھی کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا کیونکہ جس حالت میں توریت صرف یہودیوں کے لئے نازل ہوئی ہے اور حضرت مسیح بھی صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجے گئے ہیں تو ان کو دوسروں سے کیا غرض اور کیا تعلق تھا تا ان کی نسبت عدل اور احسان کی ہدایتیں بیان کی جاتیں۔ لہذا وہ تمام احکام بنی اسرائیل تک ہی محدود رہے اور اگر محدود نہیں تھے تو کیوں

﴿۳۵﴾

یسوع نے باوجودیکہ ایک عورت کے نالہ و فریاد کرنے کی آواز سنی اور اس کی عاجزانہ درخواست اس تک پہنچی تو پھر بھی یسوع نے اس پر رحم نہ کیا اور کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ یسوع نے خود دوسروں کے لئے جو بنی اسرائیل سے خارج تھے رحم اور ہمدردی میں کوئی عملی نمونہ نہ دکھلایا تو کیوں کر امید کی جائے کہ یسوع کی تعلیم میں دوسری قوموں پر رحم کرنے کا حکم ہے۔ یسوع نے تو صاف کہہ دیا کہ میں دوسری قوموں کے لئے بھیجا ہی نہیں گیا۔ تو اب ہم کیا امید رکھ سکتے ہیں کہ یسوع کی تعلیم میں غیر قوموں پر رحم کرنے کے لئے کچھ ہدایتیں ہیں۔ نہیں بلکہ یسوع کی تعلیم کا رخ صرف یہودیوں کی طرف ہے۔ اور یسوع خود اپنے تئیں اس بات کا مجاز نہیں سمجھتا کہ دوسری قوموں کی نسبت کچھ ہدایتیں بیان فرمائے۔ پھر وہ کیوں کر عام طور پر رحم کی تعلیم دے سکتا تھا اور اگر انجیل میں یسوع کے اس کلمہ کے مخالف کہ میری تعلیم اور ہمدردی یہود تک محدود ہے کوئی اور کلمہ لکھا بھی گیا ہو تو بلاشبہ وہ کلمہ الحاقی ہوگا کیونکہ تناقض جائز نہیں۔

اسی طرح توریت کے پیش نظر بھی صرف یہودی تھے اور توریت کی تعلیم کا بھی تمام پرواز یہودیوں کے سروں تک ہے لیکن وہ قانون جو عام عدل اور احسان اور ہمدردی کے لئے دنیا میں آیا۔ وہ صرف قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا<sup>۱</sup> یعنی کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں۔ اور پھر فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ<sup>۲</sup> یعنی ہم نے تمام عالموں پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔





﴿۳۷﴾

غیر عورتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچانا پڑتا ہے۔ شراب اور ہر ایک نشے سے اپنے تئیں دور رکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے مواخذہ سے خوف کر کے حقوق عبادت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ہر ایک سال میں برابر تیس یا اسی روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ رکھنا پڑتا ہے اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادت کو بجالانا پڑتا ہے۔ پھر جب ایک بد بخت جو پہلے مسلمان تھا عیسائی ہو گیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اتار لیتا ہے۔ اور سونا اور کھانا اور شراب پینا اور اپنے بدن کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور یک دفعہ تمام اعمال شاقہ سے دستکش ہو جاتا ہے اور حیوانوں کی طرح بجز اکل و شرب اور ناپاک عیاشی کے اور کوئی کام اس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر یسوع کے گذشتہ بالا فقرہ کے یہی معنی ہیں کہ میں تمہیں آرام دوں گا تو بیشک ہم قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت عیسائیوں کو اس چند روزہ سفلی زندگی میں بوجہ اپنی بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے یہاں تک کہ ان کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ کبھی کی طرح ہر ایک چیز پر بیٹھ سکتے ہیں اور وہ خنزیر کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز کرتے ہیں اور مسلمان سور سے مگر یہ بلا نوش دونوں ہضم کر جاتے ہیں۔ سچ ہے۔ ”عیسائی باش ہر چہ خواہی بکن“۔ سور کو حرام ٹھہرانے میں تو ریت میں کیا کیا تا کیدیں تھیں یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا ہے کہ ”تم اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو“۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک کلمے ہیں تو سوروں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف گواہی دیتا ہے کہ سور پلید ہے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مناسبت شرط ہے۔

غرض عیسائیوں کا آرام جو ان کو ملا ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا آرام ہے۔

لیکن روحانی آرام جو خدا کے وصال سے ملتا ہے اس کے بارے میں تو میں خدا کی دُہائی دے کر کہتا ہوں کہ یہ قوم اس سے بالکل بے نصیب ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردے اور ان کے دل مردہ اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سچے خدا سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک عاجز انسان کو جو ہستی ازلی کے آگے کچھ بھی نہیں ناحق خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں برکات نہیں۔ ان میں دل کی روشنی نہیں۔ ان کو سچے خدا کی محبت نہیں بلکہ اس سچے خدا کی معرفت بھی نہیں۔ ان میں کوئی بھی نہیں ہاں ایک بھی نہیں جس میں ایمان کی نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ اگر ایمان کوئی واقعی برکت ہے تو بے شک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں مگر کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں؟ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔ دیکھو قرآن کریم نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے۔ ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ ایماندار کے شامل حال آسمانی تاثیریں ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔ اٹھو عیسائیو! اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بیشک ذبح کر دو ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

الَّرَّاقِمُ

میرزا غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپورہ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء

## ترجمہ فارسی عبارات

صفحہ ۳

- اے قوم خدائے قادر کے نشانات دیکھو آنکھ کھول کر تیری آنکھ کے سامنے ایک عظیم الشان نشان ہے  
 - اُس کی طرف اپنا رخ کر کہ اگر وہ قبول کر لے تو منہ چمک اٹھے گا ورنہ یہ روئے سیاہ سوسے بھی بدتر ہے  
 - تو زمین و آسمان کے بادشاہ سے کیوں منہ پھیرتا ہے اگر اس کا غضب تجھے پکڑ لے تو کون تجھے پناہ اور  
 مدد دے سکتا ہے

- چاند سورج زمین و آسمان آگ اور پانی سب اس عزت والے دوست کے قبضہ میں قیدی ہیں  
 - سب فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہیں انبیاء کی جان اور دل خون ہے اور خوف دامنگیر ہے  
 - جنت اور جلانے والا دوزخ اُس کے خوف سے کانپتے ہیں اے ناچیز کیڑے تیری ہستی ہی کیا ہے اور  
 تیری منزلت ہی کیا ہے

- تو خدا تعالیٰ سے کب تک یہ جنگ و جدل کرتا رہے گا۔ توبہ کر توبہ تاکہ وہ تیری خطائیں معاف کر دے  
 - میں اگر یاری کی نظر میں کوئی درجہ رکھتا ہوں تو تیری بدگوئی اور تکفیر سے مجھے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے  
 - لعنت وہ ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہو بداصل لوگوں کی لعنت محض یہودہ شور ہے  
 - اے بھائی دین کا راستہ بہت مشکل راستہ ہے۔ خاک ہو جا خاک تاکہ پھر تجھے اکسیر بنا دیں  
 - اگر تو تکبر سے روگردانی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا میں اس کے پاس سے آیا ہوں اور بطور نذیر تجھے  
 سمجھاتا ہوں

- وہ خدا جس سے مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں اس نے مجھ پر تجلی کی ہے اگر تو عقلمند ہے تو مجھے قبول کر

صفحہ ۱۴

- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے محمد کی کان میں ایک عجیب وغریب لعل ہے  
 - دل اُس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے  
 - میں اُن نالایقوں کے دلوں پر تعجب کرتا ہوں جو محمد کے دسترخوان سے منہ پھیرتے ہیں

- دونوں جہان میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو
- خدا اُس شخص سے سخت بیزار ہے جو محمدؐ سے کینہ رکھتا ہو
- خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو محمدؐ کے دشمنوں میں سے ہو
- اگر تو نفس کی بد مستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمدؐ کے مستانوں میں سے ہو جا
- اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمدؐ کا مدح خواں بن جا
- اگر تو اُس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اُس کا عاشق بن جا کیونکہ محمدؐ ہی خود محمدؐ کی دلیل ہے
- میرا سر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان رہتا ہے
- رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ میں محمدؐ کے نورانی چہرے پر فدا ہوں
- اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جاوے تو پھر بھی میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا
- دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کہ مجھ میں محمدؐ کے ایمان کا رنگ ہے
- دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے محمدؐ کے حسن و احسان کو یاد کر کے
- اُس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمدؐ کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے
- میں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا میں تو صرف محمدؐ کے مدرسہ کا پڑھا ہوا ہوں
- اور کسی محبوب سے مجھے واسطہ نہیں کہ میں تو محمدؐ کے ناز و ادا کا مقبول ہوں
- مجھے تو اسی آنکھ کی نظر مہر درکار ہے۔ میں محمدؐ کے باغ کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا
- میرے زنجی دل کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کہ اسے تو ہم نے محمدؐ کے دامن سے باندھ دیا ہے
- میں طائرانِ قدس میں سے وہ اعلیٰ پرندہ ہوں جو محمدؐ کے باغ میں بسیرا رکھتا ہے
- تو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا اے محمدؐ تجھ پر میری جان فدا ہو
- اگر اس راہ میں سو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی افسوس رہے گا کہ یہ محمدؐ کی شان کے شایاں نہیں
- اس جوان کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمدؐ کے میدان میں کوئی بھی (مقابلہ پر) نہیں آتا
- اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر
- خدا کے اس راستہ کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے تو محمدؐ کے آل اور انصار میں ڈھونڈ

- خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمدؐ کی شان نیز محمدؐ کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے

- اگرچہ کرامت اب مفقود ہے مگر تو آ اور اسے محمدؐ کے غلاموں میں دیکھ لے

صفحہ ۳۱

- اے سلامتی والے شخص تیرے لئے سلامتی ہے

صفحہ ۳۲

- اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے

جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

صفحہ ۳۸

- اگر اس مدت میں یعنی چالیس دن تک ہم سے کوئی نشان ظہور میں آ جائے اور ان سے کچھ بھی ظہور میں

نہ آئے پس یہی دلیل ہمارے صادق ہونے کی اور ان کے کاذب ہونے کی ہوگی

- اگر یہی لاف و گراف اور یہی شیخی ہے تو ایسے سوخنی شیخوں سے شیخ نجدی (شیطان) بہتر ہے

صفحہ ۷۸

- اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے

جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

صفحہ ۹۰، ۹۱

بخدمت جناب مرزا صاحب عالی مراتب، مجموعہ محاسن بیکراں مستحج اوصاف بے پایاں مکرم معظم

برگزیدہ خدائے احد جناب مرزا غلام احمد صاحب مَنَّعَ اللّٰهُ النَّاسَ بِبِقَائِهِ وَ سَرَّنِيْ بِبِلِقَائِهِ وَ اَنْعَمِهِ

بِسَالِيْتِهِ۔ اس سلام کے بعد جو از روئے اسلام مسنون ہے اور کامل شوق اور اس دعا کے بعد کہ آپ کا نام

روشن ہو اور آپ کا مرتبہ بلند ہو یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ وہ مکتوب جس سے محبت کی بو آتی ہے اور جو

کامل مہربانیوں سے بھرا ہوا ہے مع اس کتاب کے جو آنجناب نے بھیجی تھی پہنچا جس نے تازہ خوشی کے چہرہ

کو بے نقاب کر دیا اور بے حد خوشی کا موجب ہوا۔ پس پوشیدہ نہ رہے کہ یہ خاکسار اپنی فطرت کے تقاضا

کے مطابق شروع سے ہی جھگڑوں میں پڑنے اور مباحثات میں قدم رکھنے سے گریزاں رہا ہے اور جہاں

تک ہو سکتا ہے اپنے آپ کو بے فائدہ نزاع کے طوفان میں داخل ہونے سے بچاتا ہے اور چونکہ اکثر لوگوں کو حرص و ہوا کی موافقت نے طلبِ حق سے دور رکھا ہوا ہے اور تعصب نے تحقیق کے راستوں پر جہالت کی خاک ڈالی ہوئی ہے اس لئے باتوں کی حقیقت تک پہنچے بغیر اور کاموں کے انجام کو دیکھے بغیر شور و غل مچاتے ہیں اور اسی جہالت کے غبار کو جو دشمنی کی ہوس سے اٹھائے ہوئے ہیں اپنے سر پر ڈالتے ہیں۔ ورنہ اعمال کا ثمرہ صحیح نیت پر موقوف ہے اور کنایات اپنی دلالت میں تصریح سے بڑھ کر رسا ہیں۔ یہ بات مخفی نہ رہے کہ آج کل کچھ علماء وقت نے مجھ سے جواب طلبی کی ہے کہ کیوں ایک ایسے شخص کو (یعنی آنجناب کو) جو با تفاق علماء ایسا ویسا ثابت ہو چکا ہے نیک مرد قرار دیتے ہیں اور کس وجہ سے ان کے ساتھ حسن ظنی رکھتے ہیں کیونکہ ان کی تحریر کامل جوش سے بھری ہوئی تھی اور ان کے الفاظ کی ترکیب اپنے اندر بجلی جیسی تڑپ رکھتی تھی مگر اس خیال سے کہ ان کے مضامین ان کے دلوں کے گواہ ہیں اور ہر شخص کی نیت خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور کسی شخص پر بدگمانی کرنا نیک آدمیوں کا طریق نہیں۔ اور بغیر تحقیق کے کسی کو منافق یا نفس کا مطیع جاننا مناسب نہیں۔ اس فقیر پر ان کے طریق پر بدگمانی گراں گزرتی ہے کیونکہ اگر وہ نیک نیت رکھتے ہیں تو ان کی غلطی خطائی الاجتہاد سے مشابہ ہوگی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے محبت نیوش کان جوں جوں آنمکر کی مساعی سے آگاہی کے ذخیرہ سے بہرہ مند ہوتے ہیں میرا محبت شعار دل اس اخلاص میں اور بھی بڑھ گیا ہے کہ جو پہلے رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی سبب بہتر پیدا ہو جائے اور مبارک گھڑی ظاہر ہو جائے کہ جس سے جسمانی دوری کا پردہ اور فاصلہ کی لسانی کا نقاب درمیان سے اٹھ جائے اور اگر آپ وہ مضمون جو جلسہ مذاہب میں پیش فرمایا تھا میرے پاس بھیج کر مسرور کریں تو احسان ہوگا۔ والسلام مع اکرام فضائل اور کمالات کے مراتب رکھنے والے مولوی نور الدین صاحب و صاحبزادہ سراج الحق صاحب بھی سلام شوق مطالعہ فرمائیں۔

الراقم

فقیر غلام فرید چشتی نظامی از مقام چاڑھاں شریف

مہر ۲۷/ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۴ ہجریہ نبویہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
بخدمت حضرت مخدوم وکرم الشیخ الجلیل الشریف السعید جی فی اللہ غلام فرید صاحب کان اللہ معہ ورضی  
عنه وارضاه۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد نامہ نامی وصیفہ گرامی افتخار پہنچا جو گونا گوں مسرت کا باعث ہوا۔ بتقاضائے آیت کریمہ  
اِنَّ لَاجِدٍ رِّیْحٍ یُّوسَفُّ لَوْلَا اَنْ نُّقَنَّدُوْنَ (کہ یقیناً میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں خواہ تم مجھے مجنون  
ہی قرار دو) کئی ہزار علماء و صلحاء میں سے آنخندوم کے کلمات طیبات سے مجھے آشنائی کی خوشبو آئی ہے۔ خدا کا  
شکر ہے کہ یہ سرزمین ایسے مردانِ حق سے خالی نہیں جو کلمہ حق کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت  
سے نہیں ڈرتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے نور اور حضرت عزت سے دانائی رکھتے ہیں۔ پس ان کی پاک فطرت صحیحہ  
ان کو حق کی طرف کھینچے رکھتی ہے اور اثباتِ حق میں روح القدس ان کی تائید فرماتی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ ان امور کا مصداق ہم نے آنخندوم کو پایا ہے۔ اے برادرِ مکرم مشائخ وقت کا اس عاجز کی  
طرف رجوع بہت کم ہے۔ اور ہر طرف فتنے برپا ہیں۔ اس سے قبل حبیبی فی اللہ حاجی منشی احمد جان صاحب  
لدھیانوی کہ جو کتاب طب روحانی کے مؤلف ہیں نے بکمال محبت و اخلاص اس عاجز سے مریدی کا تعلق قائم  
کر لیا ہے اور بعض نا اہل مریدوں نے ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنائیں کہ اتنی بڑی بزرگی اور  
شہرت رکھنے والا کہاں جا پڑا۔ جب ان کی ان باتوں کی اُن (حضرت منشی احمد جان) کو اطلاع ہوئی تو آپ  
نے اپنے معتقدوں کو ایک مجلس میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے وہ چیز (حقیقت) دیکھی ہے جو  
تم نہیں دیکھتے ہو۔ پس اگر آپ مجھ سے قطع تعلق چاہتے ہو تو بہت اچھا۔ مجھے خود ان تعلقات کی پروا نہیں  
ہے۔ اُن کی ان باتوں سے بعض اہل دل مرید رو پڑے۔ اور ایسا اخلاص پیدا کیا جو اس سے پہلے وہ نہ رکھتے  
تھے اور مجھ سے ملاقات کے وقت بتایا کہ میرے ساتھ یہ عجیب معاملہ پیش آیا ہے کہ میں نے پختہ ارادہ کیا تھا  
کہ اگر وہ مجھ کو چھوڑتے ہیں تو میں بھی ان کو ترک کر دوں گا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ظاہر ہوا کہ انہوں نے  
قسم کھائی کہ اب وہ ایسی خدمات کے ساتھ آئیں گے کہ اس سے پہلے جن کا نشان نہیں تھا۔ اس بزرگِ مرحوم

نے مراجعت حج کے بعد وفات پائی۔ انہوں نے اپنے اعضاء اور وابستگان کو بار بار یہی نصیحت فرمائی کہ اس عاجز کے ساتھ میدی کا تعلق رکھے رہیں گے اور حج کے ارادہ کے وقت مجھے لکھا کہ مجھے بڑی حسرت ہے کہ میں نے آپ کے زمانہ سے بہت ہی کم وقت پایا اور عمر ادھر ادھر کے کاموں میں ضائع ہو گئی اور اولاد اور تمام مرد اور عورتیں کہ جوان کے اعضاء تھے نے ان کی وصیت پر عمل کیا اور خود اس عاجز کے سلسلہ بیعت سے منسلک ہو گئے۔ چنانچہ لمبے عرصہ سے اس بزرگ کی اولاد نے لدھیانہ سے ترک سکونت کر لی ہے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ میرے پاس قادیان میں رہ رہے ہیں۔ اور ایک اور بزرگ صاحبِ عَلم ہیں جنہوں نے میری نسبت خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی مجلس میں میرے بارہ میں شہادت دی اور میری طرف وہ مکتوب تحریر کیا جو ضمیمہ انجام آتھم میں آئٹھم کی نظر سے گزر رہا ہوگا۔ لیکن ابھی اس عاجز کی جماعت اس تعداد کو نہیں پہنچی کہ جو میرے خدا نے مجھ پر منکشف فرمائی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب تک میری جماعت آٹھ ہزار سے دو تین سو کم یا زیادہ ہوگی۔

اے مخدوم و مکرم یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے اور اس قادر کے ہاتھوں اس کی بناء ہے کہ جو ہمیشہ کار ہائے عجائب دکھاتا ہے۔ وہ اپنے کار و بار کے بارہ میں پوچھا نہیں جاتا کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ وہ مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے خوف سے آسمان و زمین کانپتے ہیں اور اس کی ہیبت سے ملائکہ لرزاں ہوتے ہیں اور اس نے اپنے الہام میں میرا نام آدم رکھا اور فرمایا۔ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَاخْلَفْتُ اِدَمَ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ میں بھی اَتَجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا کے اعتراض کا مورد بنوں گا۔ پس جو کوئی مجھ کو قبول کرتا ہے وہ فرشتہ ہے نہ انسان اور جو سرکشی کرتا ہے ابلیس ہے نہ آدمی۔ یہ قول خدا کا فرمودہ ہے نہ میرا۔ پس ان لوگوں کو مبارک ہو جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھتے اور جنہوں نے مجھے اختیار کیا ہے اور مجھے تکلیف نہیں دیتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ آنخدوم نے جو نقل مضمون جلسہ مذاہب طلب فرمایا تھا اس میں توقف کا سبب یہ ہوا کہ میں منتظر تھا کہ مضمون میں سے ایک مطبوعہ حصہ مجھے پہنچتا تا آپ کی خدمت میں بھجواؤں۔ چنانچہ آج اس کا ایک حصہ پہنچا کہ آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ اسی طرح آئندہ بھی جس جس طرح پہنچے گا انشاء اللہ خدمت میں روانہ کروں گا۔ اس مضمون کی مقبولیت اس سے ظاہر ہے کہ سرکاری اخبارات کہ جو ہنجر سے کوئی سروکار نہیں رکھتے اور صرف



وہ خبریں لکھتے ہیں کہ جو عظمت رکھتی ہیں۔ اس مضمون کی تعریف اس رنگ میں کی ہے کہ حد اعجاز تک پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ رسول ملٹری لکھتا ہے کہ جب یہ مضمون پڑھا گیا تو تمام لوگوں پر جویت کا عالم طاری ہو گیا اور بالاتفاق لکھا کہ تمام مضامین پر یہی مضمون غالب رہا۔ بلکہ لکھا کہ دیگر مضامین اس کے مقابل پر کچھ چیز نہ تھے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس واقعہ سے پہلے ہی خدا نے اپنے کلام اور الہام سے مجھ کو اطلاع بخشی۔ اور میں نے بھی پیش از وقت اس اعلام الہی کو بذریعہ اشتہار مشتہر کر دیا تھا۔ پس اس واقعہ کی عظمت نُورٌ عَلٰی نُورٌ ہو گئی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

آنمکرم نے علماء کے شکوہ و شکایت کے بارہ میں جو تحریر فرمایا ہے اس بارہ میں کیا کہیں اور کیا لکھیں؟ میرا اور ان کا مقدمہ آسمان پر ہے۔ پس اگر میں کاذب ہوں اور حضرت باری عزہ اسمہ کے علم میں مفتری اور میرا دعویٰ کذب، خیانت اور دجل ہے اس صورت میں میرا خدا سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں اور جلد تر مجھ کو جڑ سے اکھاڑ دے گا اور میری جماعت کو منتشر کر دے گا کیونکہ وہ مفتری کو ہرگز امن کی حالت میں نہیں رہنے دیتا لیکن اگر میں اُس سے اور اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کے حکم سے آیا ہوں اور میں اپنے کاروبار میں کوئی خیانت نہیں رکھتا تو کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ایسے میری تائید کرے گا کہ جیسے قدیم سے صادقوں کی تائید اس کی سنت چلی آئی ہے۔ اور میں ان لوگوں کی لعنت سے نہیں ڈرتا۔ لعنت وہ ہے جو آسمان سے گرتی ہے اور جب آسمان سے لعنت نہیں ہے تو مخلوق کی لعنت ایک سہل امر ہے کہ کوئی راستہ از اس سے محفوظ نہیں رہا لیکن آنخدوم کے لئے حضرت عزت میں دعا کرتا ہوں کہ محض اپنی فطرت کی سعادت سے اس عاجز کے مخالفوں کو دور کرے۔ پس اے عزیز خدا تیرے ساتھ ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاۃِ اور تجھ پر دنیا اور آخرت میں احسان فرمائے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے محبوب بندوں میں داخل فرمائے۔ آمین

صفحہ ۹۴

- اے صدق و صفا میں اس زمانہ کے یگانہ انسان تیرے ساتھ وہ ذات ہو جس کا نام خدا ہے
- تجھ پر اُس بار قدیم کی رحمتوں کی بارش ہو اور تجھ میں اس محبوب ازلی کا نور چمکتا رہے
- اے نیک خصلت انسان تجھ سے میری جان راضی ہے اس قحط الرجال میں میں نے تجھ کو ہی ایک مرد پایا ہے

- دراصل حقیقی انسان کم ہوتے ہیں اگرچہ دیکھنے میں سب آدمی ہی نظر آتے ہیں
- اے وہ کہ میری محبت کا رُخ تیری طرف ہے مجھے تیرے کوچہ سے انس کی خوشبو آتی ہے
- ان لوگوں میں سے کسی نے بھی ہماری طرف رُخ نہ کیا اے نیک نصیب انسان یہ بات تیری قسمت میں ہی تھی
- یہ لوگ تو ہر وقت مجھے لعنت سے یاد کرتے ہیں اور ظلم و جفا سے مجھے دکھ دیتے رہتے ہیں

صفحہ ۹۵

- یار کی نظر میں کوئی شخص صدیق قرار نہیں پاتا جب تک وہ غیروں کی نظر میں زندیق نہ ہو
- انہوں نے مجھے کافر دجال اور لعنتی کہا اور ہر کینہ میرے قتل کے لئے گھات میں بیٹھ گیا
- ان باز یگروں کو دیکھ کہ کس طرح اچھلتے ہیں یہ حسد کے مارے اپنی جان سے ہی کھیلتے ہیں
- کسی مومن کو کافر ٹھہرانا سمجھ دار آدمی کے نزدیک بڑے خطرہ کی بات ہے
- کیونکہ جو تکفیر ناحق کی جاتی ہے وہ تکفیر کرنے والے کے سر پر ہی واپس پڑتی ہے
- وہ بے وقوف جو مخفی کفر میں غرق ہے وہ اوروں کے کفر پر ناحق بیہودہ عمل مچاتا ہے
- اگر اُسے اپنے باطنی کفر کی خبر ہوتی تو اپنے آپ کو ہی بہت بُرا سمجھتا
- جب سے لوگوں نے مجھے اپنی قوم سے کاٹ دیا ہے تب سے انہوں نے میرے کافر بنانے میں کتنی کتنی کوششیں کی ہیں
- ہر شخص کے روبرو افترا پردازیاں کیں اور خیانت کے ساتھ خوب باتیں بنائیں
- تاکہ کوئی تو اس افترا کی وجہ سے پھسل جائے اور بھولا آدمی مجھے کافر سمجھنے لگے
- انہوں نے ہمارے راستے میں فتنے کھڑے کیے اور عیسائیوں کے ساتھ ساز باز کی
- جہل و عداوت کی وجہ سے مجھے کافر کہا۔ کاش دنیا میں اتنا اندھا کوئی نہ ہو
- بخل و نادانی نے تعصب کو بڑھایا اور کینہ بھڑک کر ان کی دونوں آنکھیں نکال لے گیا
- ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ محمد مصطفیٰ ہمارے امام اور پیشوا ہیں
- ہم ماں کے پیٹ سے اسی دین میں پیدا ہوئے اور اسی دین پر دنیا سے گزر جائیں گے
- خدا کی وہ کتاب جس کا نام قرآن ہے ہماری شراب معرفت اُسی جام سے ہے

- وہ رسول جن کا نام محمد ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے  
 - اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور جان کے ساتھ ہی  
 باہر نکلے گی

- وہی خیر المرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی تکمیل اُس پر ہوگی  
 - جو بھی پانی ہے وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے  
 - جو وحی والہام ہم پر نازل ہوتا ہے وہ ہماری طرف سے نہیں وہیں سے آتا ہے  
 - ہم ہر روشنی اور ہر کمال اُسی سے حاصل کرتے ہیں محبوب ازلی کا وصل بغیر اُس کے ناممکن ہے  
 - اس کے ہر ارشاد کی پیروی ہماری فطرت میں ہے جو بھی اُس کا فرمان ہے اُس پر ہمارا پورا ایمان ہے

صفحہ ۹۶

- فرشتوں کے متعلق اور آخرت کے حالات کے متعلق جو کچھ اُس رب العباد کے پیغمبر نے فرمایا  
 - وہ سب خدائے واحد کی طرف سے ہے (اور) اس کا منکر لعنت کا مستحق ہے  
 - اس کے معجزے سب کے سب سچے اور درست ہیں ان کا منکر خدا کی لعنت کا مورد ہے  
 - پہلے سب نبیوں کے معجزے جن کا ذکر صاف اور واضح طور پر قرآن میں ہے  
 - اُن سب پر بدل و جان ہمارا ایمان ہے جو انکار کرتا ہے وہ بد بختوں میں سے ہے  
 - اُس نورانی کتاب سے ایک قدم بھی دور رہنا ہمارے نزدیک کفر و زیاں اور ہلاکت ہے  
 - لیکن ذلیل لوگوں کو قرآن کی حقیقت کی خبر نہیں ہر ایک دل اس کے بھیدوں سے واقف نہیں ہے  
 - جب تک طالب حق پاک باطن نہیں ہوتا اور جب تک اس یارِ بے مثال کا عشق اس کے دل میں جوش  
 نہیں مارتا

- تب تک کوئی قرآنی اسرار کو کیونکر سمجھ سکتا ہے۔ نور کے سمجھنے کے لئے بہت سا نور باطن ہونا چاہیے  
 - یہ میری بات نہیں بلکہ قرآن نے بھی یہی فرمایا ہے کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے پاک ہونے کی شرط ہے  
 - اگر ہر شخص قرآن کو (خود ہی) سمجھ سکتا تو خدا نے تطہر کی شرط کیوں زاید لگائی  
 - نور کو وہی شخص سمجھتا ہے جو خود نور ہو گیا ہو اور سرکشی کے حجابوں سے دور ہو گیا ہو

- یہ سب اندھے جو میری تکفیر کر رہے ہیں۔ یقیناً قرآن کے نور سے بے خبر ہیں
- اور اس کلام کے اسرار سے ناواقف ہیں۔ یہودہ گو۔ ناقص اور خام ہیں
- اُن کے ہاتھ میں ہڈی سے بڑھ کر کچھ نہیں اور اُن کے سر میں دوراندیش عقل نہیں ہے
- وہ خود مُردہ ہیں اور اُن کا فہم بھی مُردار ہے۔ وہ عشق اور معشوق دونوں سے محروم ہیں
- الغرض قرآن ہمارے دین کی بنیاد ہے وہ ہمارے غمگین دل کو تسلی دینے والا ہے
- فرقان کا نور خدا کی طرف کھینچتا ہے اس سے خدا کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں
- ہم اُس معشوق سے اپنی آنکھیں کیونکر بند کر سکتے ہیں اس کے چہرہ جیسا خوبصورت اور کوئی چہرہ کہاں ہے
- میرا منہ اُس کے منہ کے نور کی وجہ سے چمک اٹھا میرے دل نے جو کچھ بھی پایا اسی کے فیض سے پایا
- جس قدر میری آنکھیں اُس کے حسن کو جانتی ہیں کوئی نہیں جانتا۔ میری جان کمالات کے اس سورج پر

قربان ہے

- ایسا ہی عشق مجھے مصطفیٰ کی ذات سے ہے میرا دل ایک پرندہ کی طرح مصطفیٰ کی طرف اڑ کر جاتا ہے
- جب سے مجھے اس کے حسن کی خبر دی گئی ہے میرا دل اس کے عشق میں بے قرار رہتا ہے

صفحہ ۹۷

- میں اُس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں اگر کوئی اُسے دل دے تو میں اُس کے مقابلہ پر جان نثار کر دوں
- وہی روح پرور شخص تو میرا ساقی ہے جو ہمیشہ جامِ شراب سے مجھے سرشار رکھتا ہے
- یہ میرا چہرہ اس کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا اور میرے مکان اور کوچہ سے اُس کی خوشبو آ رہی ہے
- از بسکہ میں اُس کے عشق میں غائب ہوں۔ میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں
- میری روح اس کی روح سے غذا حاصل کرتی ہے اور میرے گریباں سے وہی سورج نکل آیا ہے
- احمد کی جان کے اندر احمد ظاہر ہو گیا اس لئے میرا وہی نام ہو گیا جو اُس لاثانی انسان کا نام ہے
- اُس کے عشق میں میں عزت و جاہ سے مستغنی ہو گیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا اور سر سے ٹوٹی گر پڑی
- مجھ پر یہ افترا کہ میں اُس درگاہ سے روگرداں ہوں۔ فاسق لوگوں کا یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے
- کیا میرے جیسا شخص اپنے اُس چاند سے منہ پھیر سکتا ہے؟ دشمن کے اس خیال پر خدا کی لعنت ہو

- میں تو وہ ہوں کہ اُس سردار کی راہ میں تو میرا سر خاک اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھے گا
- اگر اُس محبوب کی گلی میں تلوار چلے تو میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو اپنی جان قربان کرے گا
- اگر دشمن کے نزدیک یہی کفر ہے تو وہ بڑا خوش نصیب ہے جو میری طرح کا کافر ہے
- ان لوگوں نے مجھے کافر دجال اور لعنتی کہا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کونسا دین و ایمان ہے
- ان کی طبیعتیں پتھر کی طرح سخت ہیں۔ ان کے پہلو میں اگر دل ہے۔ تو دکھاؤ وہ کہاں ہے
- ان لوگوں کا کام ہر وقت افترا پر دازی ہے اور حرص و ہوا ہر دم ان کی رفتی ہے
- ان کے دل خباثوں سے پُر ہیں اور ان کے باطن شراشرتوں سے۔ نیک نیتی ان سے بہت دور ہے
- جب دل میں نیک نیتی ہوتی ہے تو وہ صدق کے پھول پر بلبل کی طرح گرتا ہے
- اور شراشرتوں پر کمر نہیں باندھتا۔ وہ پوشیدہ بھیدوں کے جاننے والے سے ڈرتا ہے
- لیکن یہ بے باکی اور بے شرمی اور افترا پر افترا
- یہ ایمانداروں اور پرہیزگاروں کا کام نہیں ہے۔ نہ یہ پاک دل بزرگوں کی خصلت ہے
- وہ جو ہر وقت اپنی خواہشوں کا غلام ہے میں کیونکر جانوں کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے
- انہوں نے اپنے تئیں نیک خیال کر رکھا ہے۔ افسوس ان لوگوں نے کیسا غلط سمجھا ہے
- نفس کی پیروی اور خدا سے روگردانی بس یہی بد بختوں کی نشانی ہے

صفحہ ۹۸

- جس کے دل میں اس طرح کی گندگی ہے اگر اُس میں ایمان کی بو بھی ہو تو پھر میں کافر ہوں
- میں نے ان لوگوں کے سامنے وہ کتاب پڑھی جو ریب اور شک سے پاک ہے (یعنی قرآن)
- نیز اس رسول کی حدیثیں بھی پیش کیں جو بفضل خدا استباز ہے اور لغو گوئی سے پاک ہے
- لیکن ان کا ارادہ ہی حق قبول کرنے کا نہ تھا۔ بھیڑیے کے آگے بھیڑ کارونا فضول ہے
- انہوں نے مجھے کافر کہا اور منہ پھیر لیا اور یقین کر لیا کہ گویا انہوں نے میرا دل چیر کر دیکھ لیا ہے
- انہی کے بارے میں اُس شاہ دین نے کیا خوب فرمایا ہے کہ یہ لوگ دل کے کافر ہیں اور ظاہر کے مومن
- ان کی زبان پر قرآن ہے مگر ان کے سینوں میں دنیا کی محبت۔ تکبر اور عداوتیں ہیں

- دین کی سمجھ کا دعویٰ بھی صرف لاف و گزاف ہے کیونکہ ہر جنگ کے وقت انہوں نے پیٹھ دکھائی ہے
- یہ وہ جاہل ہیں جو عربی زبان سے ناواقف ہیں نیز قرآن اور اُس کے باریک بھیدوں سے بھی
- جب ان کا تکبر اپنے کمال کو پہنچ گیا تو خدا کی غیرت نے اُن کے پردے پھاڑ دیئے
- شمر نابکار کی طرح یہ لوگ دین کے دشمن ہیں اور دین زین العابدین کی طرح بیمار اور کمزور ہے
- میرا بدن کانپ جاتا ہے اور جان و دل لرز جاتے ہیں جب میں ان کی خیانتیں دیکھتا ہوں
- انہوں نے بہت مکر کئے اور اب بھی کر رہے ہیں تاکہ ہمارے کام کے نظام کو درہم برہم کر دیں
- لیکن وہ بات جو آسمان کی طرف سے ہے اس پر حاسدوں کے حسد سے کیونکر زوال آسکتا ہے
- میں کیا چیز ہوں ان کی لڑائی تو اس خدا کے ساتھ ہے جس کے دونوں ہاتھوں سے یہ باغ اور یہ محل تیار ہوا ہے
- جو شخص خدائی کاروبار میں دخل انداز ہوتا ہے وہ دراصل خدا سے جنگ کرنے کھڑا ہوتا ہے
- ہم تو فانی لوگ ہیں اور ہمارا تیر خدا کا تیر ہے اور ہمارا شکار دراصل خدا کا شکار ہے
- صادق تو اُس یکتا کی پناہ میں ہوتا ہے اور خدا کا ہاتھ اُس کی آستین میں چھپا ہوا ہوتا ہے
- جو شخص دشمنی کی وجہ سے خدا کے ساتھ لڑتا ہے وہ شیطان لعین کی طرح اپنی ہی جڑ اکھیڑتا ہے
- بہت سے لوگ بلعم کی طرح ہیں جن کا کام موسیٰ کے ہاتھوں تہس نہس ہو جاتا ہے
- میں ابر بہار کی طرح وقت پر آیا ہوں اور میرے ساتھ خدا کی مہربانیوں کے سینکڑوں نشانات ہیں
- آسمان میرے لیے نشان برساتا ہے اور زمین بھی ہر دم یہی کہتی ہے کہ وقت یہی ہے
- میری تائید میں یہ دو گواہ کھڑے ہیں پھر بھی یہ بیوقوف میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں

صفحہ ۹۹

- ہائے افسوس یہ لوگ عجب طرح کے اندھے اور بہرے ہیں سینکڑوں نشان دیکھتے ہیں پھر بھی غافل گزر جاتے ہیں

- یہ اس قدر کیوں اونچے اڑتے ہیں (یعنی اتنے متکبر کیوں ہیں) شاید اُس بے مثل ذات کے منکر ہیں
- وہ خدا تو جب کسی پر مہربانی کرتا ہے تو اُسے زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے
- اپنے فضل، لطف اور کرم سے اُسے عزت بخشتا ہے سورج اور چاند کو اس کے سامنے سجدہ میں گراتا ہے

- میں نے اپنے پاس سے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ خدا کے حکم کی پیروی کی ہے
- یہ خدا کا کام ہے نہ کہ انسان کا کمر اس کا دشمن اُس عادل خدا کا دشمن ہے
- وہ خدا جس نے اس عاجز کو منتخب کیا ہے اس کی رحمت ہماری گلی میں برسی ہے
- جب میں مر گیا تو مرنے کے بعد میرا محبوب آ گیا۔ جب میں فنا ہو گیا تو اُس کا چہرہ مجھ پر ظاہر ہو گیا
- دلبر کے عشق کی رُو زوروں پر تھی۔ وہ غالب آ گئی اور ہمارا سب سامان بہا کر لے گئی
- میرے پاس اعمال کا ذخیرہ نہیں بلکہ عشق جوش میں آیا اور اس سے یہ سب کام ہو گئے
- میرے لئے نیستی ہی خدا کا طور بن گئی جب خودی جاتی رہی تو خدا کا نور آ گیا
- میں نے اسی کی طرف اپنا رخ پھیر لیا کیونکہ دیکھنے کے لائق وہی چہرہ ہے اور ہر مبارک دل اُسی کی طرف مائل ہے
- دونو جہان میں اُس کی طرح کا کوئی چہرہ کہاں ہے؟ اور اُس کے کوچہ کے سوا اور کوئی کوچہ کہاں ہے؟
- وہ لوگ جو اُس کے کوچہ سے غافل ہیں وہ گلیوں کے کتوں سے بھی زیادہ ذلیل ہیں
- مخلوقات اور دنیا سب شور و شر میں مبتلا ہے مگر اُس کے عاشق اور ہی عالم میں ہیں
- وہ عالم جس شخص سے پوشیدہ رہا۔ اُس اندھے اور بد بخت نے دنیا میں آ کر دیکھا ہی کیا؟
- صادقوں پر خدا کا راستہ پانا آسان ہے جو خدا کو ڈھونڈتا ہے تو اُس کا دامن اُس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے
- جو بھی صدق و صفا کے ساتھ اس کا وصل چاہتا ہے اُس کے لئے آسمانوں کا خدا وصل کا راستہ کھول دیتا ہے
- یار کی نظر سچوں کو پہچان لیتی ہے مگر اور چالاکی یہاں کام نہیں دیتی
- دوست کے وصل کے لئے صدق درکار ہے جو بغیر صدق کے اسے ڈھونڈتا ہے وہ بیوقوف ہے
- خدا کے حضور صدق کو اختیار کرنے والا آخر کار اپنی وفا کی برکت سے اُسے پالیتا ہے
- سینکڑوں بند دروازے صدق کی وجہ سے کھل جاتے ہیں کھویا ہوا دوست صدق کی وجہ سے واپس آ جاتا ہے
- سچوں کی یہی علامت ہے کہ محبوب کی خاطر ان کی جان ہتھیلی پر ہوتی ہے
- دلبر کی صورت پر ان کی ٹھنکی لگی ہوتی ہے اور لوگوں کی تعریف اور مذمت سے وہ بے خبر ہوتے ہیں
- عقبیٰ کا معاملہ اعمال سے وابستہ ہے وہ دل نجات پا گئے جو خدا کے لئے زخمی ہوئے

- باتیں بنانے سے یہ کام نہیں چلتا خدا کو پانے کے لئے صدق درکار ہے
- عالموں نے اپنے علم کو بت بنایا ہوا ہے اور وہ صبح شام بت پرستی میں مشغول ہیں
- اگر خشک علم پر ہی دین کا مدار ہوتا تو ہر نالایق انسان دین کا محرم راز ہوتا
- ہمارا یا تو باطن پر نظر رکھتا ہے تو اپنی کسی اور خوبی پر نازاں نہ ہو
- وہ بارگاہ نہایت اونچی اور عالی شان ہے اُس کے وصل کے لئے بہت آہ و زاری کرنی چاہیے
- زندگی مرنے اور انکسار اور گریہ و زاری میں ہے جو گر پڑا وہی آخر (زندہ ہو کر) اٹھے گا
- جب تک درد کا معاملہ جان لینے تک نہ پہنچے تب تک اُس کی آہ و فریاد درجائاں تک نہیں پہنچتی
- جو خودی کو ترک کرتا ہے وہ خدا کو پالیتا ہے وصل کیا چیز ہے اپنے نفس سے الگ ہو جانا
- لیکن نفس کو مارنا آسان کام نہیں۔ مرنا اور خودی کا چھوڑنا برابر ہے
- جب تک ہماری جان پر وہ ہوانہ چلے جو ہماری ہستی کے ذرہ تک کو اڑالے جائے
- تب تک اُس مصنوعی گرد و غبار میں وہ حسین چہرہ کس طرح دیکھا جاسکتا ہے
- جب تک ہم اپنے خدا پر قربان نہ ہو جائیں اور جب تک اپنے دوست کے اندر محو نہ ہو جائیں
- جب تک ہم اپنے وجود سے علیحدہ نہ ہو جائیں اور جب تک سینہ اُس کی محبت سے بھر نہ جائے
- جب تک ہم پر لاکھوں موتیں وارد نہ ہوں تب تک ہمیں اُس محبوب کی طرف سے نئی زندگی کب مل سکتی ہے
- جب تک اپنے سارے بال و پر نہ جھاڑ ڈالے تب تک اس راہ کے پرندے کے لئے اڑنا مشکل ہے
- بد قسمت ہے وہ شخص جس کا وقت برباد ہو گیا یا رناراض ہو گیا اور دشمنوں کا دل خوش ہوا
- مجھے داناؤں کی عقلمندی سے انکار نہیں ہے مگر یہ یار کے وصل کا راستہ نہیں
- جب تک عشق اور سودا اور جنون نہ ہو تب تک وہ بے مثال محبوب اپنا جلوہ نہیں دکھاتا
- چونکہ وہ عزت والا محبوب پوشیدہ ہے تو ہر شخص یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ (اس سے ملنے کے لیے) اختیار کرتا ہے
- لیکن عقل والوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے تو انہوں نے بہ تکلف خدا کے چہرہ کو اور بھی چھپا دیا ہے
- پہلے پردوں پر اور پردے ڈال دیئے مقصد نزدیک تھا مگر اُسے اور دور کر دیا



- ہم لوگ جنہوں نے اُس کے دیدار سے اپنا چہرہ روشن کیا ہے ہم نے تو اُسے عشق اور فنا کے راستہ سے پایا ہے
- اُس خدا کے لئے جب ہم نے اپنی خودی ترک کر دی تو ہماری فنا کے نتیجہ میں بقا ظاہر ہو گئی
- اس راستے میں زیادہ تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی وہ صرف جان مانگتا ہے اور اُس کا دینا مشکل نہیں ہے
- اگر وہ خود اپنے فضل و کرم سے مجھے نہ بلاتا۔ تو خواہ میں کتنی ہی کوششیں کرتا سب بے فائدہ تھیں

صفحہ ۱۰۱

- اُس نے ایک نظر سے اس فقیر کو بادشاہ بنا دیا اور ہمارے لمبے راستہ کو مختصر کر دیا
- اُس محبوب نے خود اپنا راستہ میرے لئے کھولا۔ میں یہ بات اس طرح جانتا ہوں جیسے باغبان پھول کو
- جو میرے زمانہ میں مجھ سے جدا رہتا ہے تو وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتا ہے
- محبوب کے نور سے میرا سینہ بھر گیا میرے آئینہ کا صیقل اسی کے ہاتھ نے کیا
- میرا وجود اُس یا رازلی کا وجود بن گیا اور میرا کام اُس دلدار قدیم کا کام ہو گیا
- چونکہ میری جان میرے یار کے اندر مخفی ہو گئی اس لئے یار کی خوشبو میرے گلزار سے آنے لگی
- ہماری چادر کے اندر خدا کا نور ہے وہ دلبر میرے گریبان میں سے نکلا
- احمد آ خرزماں میرا نام ہے اور میرا جام ہی (دنیا کے لئے) آخری جام ہے
- راہِ خدا کے طالب کو خوشخبری ہو کہ اُسے خدا نے کامیابی کا یہ زمانہ دکھایا
- جس کسی کا دوست اس کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے تو وہ کسی واقف سے اس کی خبر پوچھتا ہے
- اور جو کسی معشوق کا طلب گار ہوتا ہے تو اُسے ایک ہی جگہ پر کب چین آتا ہے
- وہ ہر طرف دیوانہ وار دوڑتا ہے تاکہ شاید یار کا چہرہ کہیں نظر آ جائے
- جس کی جان میں دلبر کا عشق سما گیا ہے تو دوست کے فراق میں اُس کا دل ہاتھ سے نکل نکل جاتا ہے
- عاشقوں کے لئے صبر اور آرام کہاں! اور معشوق کے چہرے سے روگردانی کہاں؟
- جسے دوست کے منہ سے محبت ہوتی ہے اُسے تو دن رات اُس کے چہرہ کا ہی خیال رہتا ہے
- اگر اتفاقاً اُس سے جدائی ہو جائے تو اس کے جان و تن میں جدائی ہو جاتی ہے
- یار کے بغیر اُس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اُس پر زندگانی کو تلخ کر دیتا ہے

- پھر جب وہ اُس کا حسن اور اُس کا چہرہ دیکھتا ہے تو بے حواسوں کی طرح اُس کی طرف دوڑتا ہے
- اور یہ کہہ کر دیوانہ وار اس کے دامن کو پکڑ لیتا ہے کہ اے دوست میرا دل تیری جدائی میں خون ہو گیا
- اگر ایسا صدق کسی کے دل میں ہو تو وہ بلبل کی طرح پھول کو اپنا ٹھکانا بنا لیتا ہے
- اگر تو بے شمار چیخوں اور آہوں کے ساتھ گر پڑے تو پھر ضرور کوئی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے
- (یہ خیال کر کہ) روشن سورج سے منہ پھیر لینا کہ میں اپنے اندر سے آپ ہی روشنی پیدا کر لوں گا
- یہی تو نامرادی کے آثار ہوا کرتے ہیں بدبختی کی جز تکبیر اور خامی ہے
- اس خیال نے ایک جہان کو اندھا کر رکھا ہے اور اسے گمراہی کے کنوئیں میں سر کے بل ڈال دیا ہے
- پیاسے کو پانی کی طرف دوڑنا چاہیے جس نے صدقِ دل سے تلاش کی اُس نے آخر کار مقصود کو پالیا

صفحہ ۱۰۲

- وہ آدمی عقلمند ہے جو یار کی گلی ڈھونڈتا ہے اور روئے یار کی خاطر اپنی عزت ڈبوتا ہے

- وہ خاک بن جاتا ہے کہ ہوا اُسے لے اڑے اور فنا ہو جاتا ہے تاکہ کوئی اُسے راستہ دکھائے

- خدا کی مہربانی کے بغیر کام ادا ہو رہتا ہے عقلمند ہی اس بات کو جانتا ہے۔ والسلام

یہ سب باتیں جو اس عاجز کے قلم سے نکلی ہیں حال سے ہیں نہ قال سے اور دلی جوش سے ہیں نہ تکلفات سے۔ اب بہتر ہے زحمت کم کی جائے (آپ کی سردردی کی تکلیف کو کم کروں) جو ہمارے دل میں ہے۔ خدا آپ کے دل میں الہام کرے۔ دل کو دل سے راہ پیدا ہو جائے۔ مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین اور صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی کی طرف سے السلام علیکم۔ مولوی صاحب آنکرم کے ذکر خیر میں اکثر رطب اللسان رہتے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایک مختصر صحبت میں آنکرم سے دلی محبت اور اخلاص اس قدر زیادہ ہے کہ انہوں نے آپ کے اس خارق امر کا ذکر کئی مرتبہ کیا ہے۔ آنحضرت نے مجھے ایک درود شریف پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اسی رات میں زیارت سے مشرف ہوا۔ والسلام

الراقم خاکسار

غلام احمد از قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بخدمت آنجناب کہ جو معانی سے پوری آگاہی رکھتے ہیں اور جو معارف کا مخزن ہیں جن کی نگاہ حقائق کو دیکھنے والی ہے اور جو شریعت سے باخبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کا پشت پناہ ہے غیر اللہ کو چھوڑ کر اسی کی طرف متوجہ ہیں اور جو خدائے بے نیاز سے تائید یافتہ ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب جو بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ خدائے یگانہ آنجناب کو سلامت رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمیں جناب سے جو کہ تمام نفوس اور تمام جہان کے روح رواں ہیں ملاقات کا شوق اتنا زیادہ ہے جتنے کہ آپ کے اخلاق کریمانہ زیادہ ہیں اور اس مجاہد فی سبیل اللہ کی محبت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اس سخی ذات کا جو بخل سے پاک ہے بڑا احسان ہے کہ اس فقیر کے اوقات کو بے حد مہربانی سے ظاہر و باطن کی عافیت کی راہوں پر چلا رکھا ہے اور ہماری دعا اور مقصود ہے کہ خدائے عزیز آپ جیسے پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ خصائل انسان کا مؤید رہے اور محبت اور پیار کے چمکتے ہوئے موتیوں کی لڑی اور صداقت و اتحاد کے درخشندہ جواہر کا ہار یعنی جناب کا وہ خط جو سراپا اخلاص اور صفا کے مواد سے بھرا ہوا ہے اور جو راستی اور سچی محبت کے ذخیروں سے لبریز ہے اس نے ہمیں اپنے کریمانہ ورود سے مشرف فرمایا اور ہمیں بے حد مسرت بخشی۔ اے معاملہ کے سمندروں میں غوطہ لگانے والے اس فقیر نے آپ کے الفت آمیز الفاظ اور مسرت بخش معانی اور حیرت انگیز معارف سے ایک ایسا ذخیرہ حاصل کیا ہے جس سے دل بے حد محفوظ ہوا اور جلسہ اعظم مذاہب لاہور کا مضمون جو آنجناب نے ارسال فرمایا ہے باوجود ایک بیش قیمت حقائق کی (روحانی) غذا ہونے کے (اس کے مضمون کو) حیرت انگیز طریق سے ادا کیا گیا ہے جس نے سامعین کے دل موہ لیے۔ دعا ہے کہ آنجناب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عتاب نواز نشات اور کرم فرمائیوں سے اس قسم کے مجاہدات کی توفیق پاتے رہیں۔ اور فقیر کو مسرت بخش حالات کی آگاہی کا طالب سمجھ کر اپنے اعلیٰ رسائل اور بلند پایہ مکاتیب تحریر فرما کر مسرور فرماتے رہا کریں۔

۴ شوال المکرم ۱۳۱۴ ہجریہ قدسیہ۔

الراقم فقیر

غلام فرید الجشتی النظامی۔ سجادہ نشین از چاچڑاں شریف

صفحہ ۱۱۳

- رسولوں پر ابلاغ واجب ہے اور بس

صفحہ ۱۱۴

- کسی کو پکڑو تو مضبوطی سے پکڑو

صفحہ ۱۲۳

- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے محمد کی کان میں ایک عجیب وغریب لعل ہے

- دل اُس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے

- میں اُن نالایقوں کے دلوں پر تعجب کرتا ہوں جو محمد کے دسترخوان سے منہ پھیرتے ہیں

- دونوں جہان میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمد کی سی شان و شوکت رکھتا ہو

- خدا اُس شخص سے سخت بیزار ہے جو محمد سے کینہ رکھتا ہو

- خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو محمد کے دشمنوں میں سے ہو

- اگر تو نفس کی بد مستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمد کے مستانوں میں سے ہو جا

- اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو نہ دل سے محمد کا مدح خواں بن جا

- اگر تو اُس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اُس کا عاشق بن جا کیونکہ محمد ہی خود محمد کی دلیل ہے

- میرا سر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد پر قربان رہتا ہے

- رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ میں محمد کے نورانی چہرے پر فدا ہوں

- اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جاوے تو پھر بھی میں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا

- دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کہ مجھ میں محمد کے ایمان کا رنگ ہے

- دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے محمد کے حسن و احسان کو یاد کر کے

- اُس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمد کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے

- میں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا میں تو صرف محمد کے مدرسہ کا پڑھا ہوا ہوں

- اور کسی محبوب سے مجھے واسطہ نہیں کہ میں تو محمد کے ناز واداکا مقبول ہوں

- مجھے تو اسی آنکھ کی نظر مہر درکار ہے۔ میں محمد کے باغ کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا

- میرے زخمی دل کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کہ اسے تو ہم نے محمد کے دامن سے باندھ دیا ہے

- میں طائرانِ قدس میں سے وہ اعلیٰ پرندہ ہوں جو محمدؐ کے باغ میں بسیرا رکھتا ہے  
 - تو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا اے محمدؐ تجھ پر میری جان فدا ہو  
 - اگر اس راہ میں سو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی افسوس رہے گا کہ یہ محمدؐ کی شان کے شایاں نہیں  
 - اس جوان کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمدؐ کے میدان میں کوئی بھی (مقابلہ پر) نہیں آتا  
 - اے نادان اور گمراہ دشمن ہو شیار ہو جا اور محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر  
 - خدا کے اس راستہ کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے تو محمدؐ کے آل اور انصار میں ڈھونڈ  
 - خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمدؐ کی شان نیز محمدؐ کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے  
 - اگرچہ کرامت اب مفقود ہے مگر تو آ اور اسے محمدؐ کے غلاموں میں دیکھ لے  
 صفحہ ۱۲۴

- دلبر کا چہرہ طالبوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ سورج میں بھی چمکتا ہے اور چاند میں بھی  
 - لیکن وہ حسین چہرہ غافلوں سے پوشیدہ ہے سچا عاشق چاہیے تاکہ اُس کی خاطر نقاب اٹھائی جائے  
 - اُس کا مقدس دامن تکبر سے ہاتھ نہیں آتا اس کے لئے کوئی راہ سوائے انکساری درد اور بے قراری کے  
 نہیں ہے

- اُس محبوب ازلی کا راستہ بہت خطرناک ہے اگر تجھے جان کی سلامتی چاہیے تو خود روی کو ترک کر دے  
 - نا اہل لوگوں کی عقل اُس کے کلام کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی جو خودی کا تارک ہو اسی کو وہ صحیح راستہ ملتا ہے  
 - قرآن کو سمجھنے کا مسئلہ اہل دنیا سے حل نہیں ہو سکتا، اس شراب کا مزہ وہی جانتا ہے جو اس شراب کو پیتا ہے  
 - اے وہ شخص جسے باطنی انوار کی کچھ خبر نہیں، تو جو کچھ بھی ہمارے حق میں کہے ناراضگی کا موجب نہیں  
 - ہم نے نصیحت اور خیر خواہی کے طور پر یہ باتیں کہی ہیں تاکہ وہ خراب زخم اس مرہم سے اچھا ہو جائے  
 - انکار دعا کے مرض کا علاج دعا ہی سے کر جیسے ہمارے وقت شراب کا علاج شراب سے ہی کیا جاتا ہے  
 - اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعاؤں میں اثر ہے تو دکھاؤ کہاں ہے پس میری طرف دوڑنا کہ میں تجھے سورج  
 کی طرح دعا کا اثر دکھاؤں

- خبردار خدا کی قدرتوں کے بھیدوں کا انکار نہ کر بات ختم کر اور ہم سے دعائے مستجاب دیکھ لے

صفحہ ۱۳۵

- اے دوست ہمیں ادھار سے کچھ غرض نہیں اگر تجھ میں ہمت ہے تو نقد حاضر کر

صفحہ ۱۳۶

- خدا کرے اس کمینے کا دل کبھی خوش نہ ہو جس نے دنیا کی خاطر دین کو برباد کر لیا

صفحہ ۱۴۹

- میرے سامنے کسی بادشاہ کا ذکر نہ کر کیونکہ میں تو ایک اور دروازہ پر امیدوار پڑا ہوں

- وہ خدا جو دنیا کو زندگی بخشنے والا ہے اور بدیع اور خالق اور پروردگار ہے

- کریم و قادر ہے اور مشکل کشا ہے، رحیم ہے، محسن ہے اور حاجت روا ہے

- میں اس کے دروازہ پر آ پڑا ہوں کیونکہ مثل مشہور ہے کہ دنیا میں ایک کام میں سے دوسرا کام نکل آتا ہے

- جب وہ یار و وفادار مجھے یاد آتا ہے تو ہر رشتہ دار اور دوست مجھے بھول جاتا ہے

- میں اُسے چھوڑ کر کسی اور سے کس طرح دل لگاؤں کہ بغیر اُس کے مجھے چین نہیں آتا

- دل کو میرے زخمی سینے میں نہ ڈھونڈو کہ ہم نے اُسے ایک محبوب کے دامن سے باندھ دیا ہے

- میرا دل دلبر کا تخت ہے اور میرا سر یار کی راہ میں قربان ہے

- میں کیا بتاؤں کہ مجھ پر اُس کا فضل کس طرح کا ہے کیونکہ اس کا فضل تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے

- میں اُس کی مہربانیوں کو کیوں کر گنوں کہ اُس کی مہربانیاں تو حد شمار سے باہر ہیں

- مجھے اُس دلبر سے ایسا تعلق ہے کہ کسی کو بھی اس معاملہ کی خبر نہیں

- میں اُس کے دروازے پر اس طرح روتا ہوں جس طرح بچہ پیدا ہوتے وقت حاملہ عورت روتی ہے

- میرا وقت اُس کے عشق سے بھر پور ہے۔ واہ کیا اچھا وقت ہے اور کیا عمدہ زمانہ ہے!

- اے یار کے گلزار تیرے کیا کہنے! تو نے تو مجھے دنیا کے باغ و بہار سے بے پروا کر دیا

صفحہ ۱۵۰

- طاقتور تو اپنا علم ظاہر کرتا ہے مگر جاہل یہ سمجھتا ہے کہ وہ غالب آ گیا ہے

- اے مخلصانِ جماعت اور دوستوں کے گروہ! خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ موسم کی گرمی کی تکالیف اور سفر کی مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے میرے پاس قادیان میں اس غرض سے پہنچے ہوتا جشنِ جوہلی کی تقریب کے موقع پر اپنے بھائیوں کے اجتماع کے ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر بجالاؤ اور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے لئے دنیا و دین کی خیر کے لئے دعا کرو میں جانتا ہوں کہ ان تکالیف کا سبب اور یہ کہ اس جلسہ کے انعقاد کے لئے تم نے باہم چندہ فراہم کیا تا کہ آپ جلسہ کی کارروائی کو عمل میں لاؤ۔ ان سب چیزوں کا سبب اخلاص اور محبت کے سوا کچھ نہیں۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو ان تکالیف کا اجر دے جو تم نے محض اس کی رضا کے حصول کے لئے برداشت کی ہیں۔ اے دوستو! تم جانتے ہو کہ ہم نے قیصرہ ہند کے اس پر سعادت دور میں کیا کیا آرام پائے ہیں اور پارہے ہیں اور کس قدر امن و عافیت میں اپنی زندگی گزاری ہے اور گزار رہے ہیں۔ پس انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اس ملکہ مبارکہ کے لئے تہہ دل سے دعا کریں کیونکہ جو کوئی بھی اپنے محسنوں کا شکر ادا نہیں کرتا گویا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس میں یہ دعائیں کرتا ہوں آپ آئین کہیں۔ اے قادر و توانا خدا! تو اس ملکہ سے نیکی کا ایسا سلوک کر جیسا کہ اس نے ہم سے کیا اور ظالموں کے شر سے اسے محفوظ رکھ۔ اے قادر و توانا خدا! اس کے تخت کے پائے ہمیشہ اونچے رکھ اور مشکل امور میں اسے کامیابی عطا کر اور دنیا و دین حوادث سے اسے محفوظ رکھ اور اس کی عمر اور زندگی میں برکت دے۔ اے قادر و توانا خدا! اس کے دل میں اسلام کو داخل کر اور اسے اور اس کی اولاد کو مسیح کی پرستش سے جو کہ عاجز بندہ ہے نجات بخش اور مشرکوں کے گروہ سے اس کو باہر لے آ کہ سب قدرت تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے قادر و توانا! اسے اس وقت تک وفات نہ دے جب تک کہ اسلام کے سیدھے رستے پر ثابت قدم نہ ہو جائے۔ اے ربِ جلیل!

ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ آمین

صفحہ ۳۷۳

- عیسائی ہو جا پھر جو چاہے کر

# ترجمہ فارسی رقوم

صفحہ ۸۵ تا ۸۷

۱۰ روپے	۵	۵ روپے	صبر	۲ روپے	لحمہ
ایک روپیہ	عبر	۵ روپے	صبر	۲ روپے	لحمہ
۵ روپے	صبر	۱۲ روپے	یہ	۵۰ روپے	مہ
۱۵ روپے	صبر	۵۰ روپے	مہ	۵۰ روپے	مہ
۱۵ روپے	یہ	۱۸ روپے	یہ	۵۰ روپے	مہ
۱۰ روپے	۵	۲۰ روپے	عہ	ایک روپیہ	عبر
ایک روپیہ	عبر	۱۵ روپے	صبر	۵ روپے	صبر
۸ آنے	۸	۲ روپے	عہ	۱۰ روپے ۲ آنے	ما بعد
۱۰ روپے	۵	۲ روپے	عہ	۲ روپے	عہ
ایک روپیہ	عبر	۱۰ روپے	عہ	۲۰ روپے	عہ
ایک آنہ	۱	۲ روپے	عہ	۱۰ روپے	عہ
۲ آنے	۲	ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ	عبر
ایک روپیہ	عبر	۲ روپے	عہ	۵ روپے	صبر
۶ روپے	۶	۵ روپے	صبر	ایک روپیہ ۱۲ آنے	عہ
۳ روپے	۳	۲ روپے	عہ	ایک روپیہ	عبر
۵ روپے	صبر	ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ ۲ آنے	عہ
۲ روپے	عہ	ایک روپیہ	عبر	۵ روپے	صبر
ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ	عبر	۵ روپے	صبر
۲ آنے	۲	۵ روپے	صبر	ساڑھے ۱۲ آنے	۱۲
ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ	عبر	۱۲۰ روپے	ما بعد
۲۰ روپے	۲۰	۱۰ روپے	عہ	ایک روپیہ	عبر
ایک روپیہ	عبر	۳ روپے	۶	۸ آنے	۸
۵ روپے	صبر	ایک روپیہ	عبر	۳ روپے ۲ آنے	۳
ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ	عبر	ایک روپیہ ۲ آنے	۳
		ایک آنہ	۱		



۸ آنے	۸	۵ روپے	صبر	سواسات آنے	۷
۱۵ روپے	۷	ایک روپیہ	عذر	۵ روپے	صبر
۷ روپے	۷	۵ روپے	صبر	ایک روپیہ	عذر
۴ روپے	اللہ	۲۰ روپے	۷	۴ روپے	اللہ
۵ روپے	صبر	۵ روپے	صبر	۲ روپے	عذر
۵ روپے	صبر	۳ روپے	۷	۲ آنے	۲
۲ روپے	عذر	۳ روپے	۷	ایک روپیہ	عذر
۲ روپے	عذر	۲ روپے	عذر	۵ روپے	صبر
۵ روپے	صبر	ایک روپیہ	عذر	۳ روپے	۷
۲ روپے	عذر	۲ روپے	عذر	۱۰ روپے	۷
۲ روپے	عذر	۳ روپے	۷	ایک روپیہ آنے	عذر
۳ روپے	۷	۵ روپے	صبر	۷ روپے	اللہ
۲ روپے	عذر	ایک روپیہ	عذر	۲ روپے	عذر
۲ روپے	عذر	۲ روپے	عذر	۳ روپے	۷
ایک روپیہ	عذر	۵ روپے آنے	اللہ	ایک روپیہ	عذر
۲ روپے	عذر	۳ روپے	۷	۲ روپے	عذر
۵ روپے	صبر	۵ روپے	صبر	۴ آنے	۴
۲ روپے	عذر	۲۵ روپے	۷	ایک روپیہ	عذر
۲ روپے	عذر	۲ روپے	عذر	۴ روپے	اللہ
۳۰ روپے	۷	۴ روپے	اللہ	۵ روپے	صبر
۵ روپے	صبر	۱۰ روپے	۷	۲۵ روپے	۷
ایک روپیہ	عذر	۱۰ روپے آنے	۷	۲ روپے	عذر
۵ روپے	صبر	۱۲ آنے	۱۲	ایک روپیہ	عذر
۱۰ روپے	اللہ	۲ آنے	۲	۲ آنے	۲
۲ روپے	عذر	ایک روپیہ	عذر	۲ روپے	عذر
ایک روپیہ	عذر	۵ روپے	صبر	۲ روپے	عذر

نمبر	نام	سکونت	رقم چندہ	ترجمہ
۱	حضرت اقدس جناب میرزا غلام احمد صاحب مہدی و میخ موعود رئیس قادیان۔ معہ اہل بیت	قادیان	۱۵۰	۵۱ روپے
۲	حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی	//	۵۰	۵ روپے
۳	مولوی عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ	۳۰	۳ روپے
۴	مولوی برہان الدین صاحب	جہلم	.	آدھ آنہ
۵	مولوی محمد احسن صاحب	امردہ ہاٹل مراد آباد	۳۰	۳ روپے
۶	حکیم فضل الدین صاحب معہ ہر دو قبائل	بھیرہ	۱۰	۱۰ روپے
۷	خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج	لاہور	۵۰	۵ روپے
۸	مفتی محمد صادق صاحب بھیروی کلرک اکوئٹنٹ جنرل	//	۲۰	۲ روپے
۹	میرزا ایوب بیگ صاحب بی اے کلاس لاہور کالج معہ قبیلہ خود	کلا نور	۲۰	۲ روپے
۱۰	خلیفہ رجب الدین صاحب تاجر برنج	لاہور	۴۰	۴ روپے
۱۱	حکیم محمد حسین صاحب	//	۱	ایک روپیہ
۱۲	خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے رنیر کالج ریاست جموں	//	۲۰	۲ روپے
۱۳	حکیم فضل الہی صاحب	//	۵۰	۵ روپے
۱۴	منشی مولانا بخش صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	۱	ایک روپیہ
۱۵	منشی نبی بخش صاحب // // //	لاہور	۳۰	۳ روپے
۱۶	منشی محمد علی صاحب // // //	//	۱	ایک روپیہ
۱۷	منشی محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر اور نیشنل کالج	//	۵۰	۵ روپے
۱۸	شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر رخت	//	۲۵	۲۵ روپے
۱۹	منشی کرم الہی صاحب مہتمم مدرسہ نصرت اسلام	//	۴۰	۴ آنے
۲۰	میاں محمد عظیم صاحب کلرک دفتر ریلوے	لاہور	۸۰	۸ آنے
۲۱	حافظ فضل احمد صاحب معہ فرزند	//	۱	ایک روپیہ

۲۲	حافظ علی احمد صاحب	//	عہد	ایک روپیہ
۲۳	شیخ عبداللہ صاحب نو مسلم منصرم شفا خانہ انجمن حمایت اسلام	//	۸	۸ آنے
۲۴	علی محمد صاحب طالب علم بی اے کلاس کالج	//	.	آدھ آنے
۲۵	منشی عبدالرحمن صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	صبر	۵ روپے
۲۶	منشی معراج الدین صاحب جنرل ٹھیکہ دار	//	عہد	۱۰ روپے ۳ آنے
۲۷	منشی تاج الدین صاحب کلرک دفتر ریلوے	//	صبر	۵ روپے
۲۸	شیخ دین محمد صاحب	//	۸	۸ آنے
۲۹	حکیم شیخ نور محمد صاحب نو مسلم	//	عہد	ایک روپیہ
۳۰	حکیم محمد حسین صاحب پروفیسر کراخانہ رفیق الصحت	//	عہد	ایک روپیہ
۳۱	تاج الدین صاحب طالب علم مدرسہ اسلامیہ	//	.	آدھ آنے
۳۲	عبداللہ صاحب	//	.	آدھ آنے
۳۳	مولا بخش صاحب پٹولی	//	عہد	ایک روپیہ
۳۴	قاضی غلام حسین صاحب بھیروی طالب علم آرٹ سکول	//	۸	۸ آنے
۳۵	حاجی شہاب الدین صاحب	//	لحد	۴ روپے
۳۶	چراغ الدین صاحب وارث میاں محمد سلطان	//	عہد	۲ روپے
۳۷	احمد الدین صاحب ڈوری باف	//	عہد	ایک روپیہ
۳۸	جمال الدین صاحب کاتب	//	عہد	ایک روپیہ
۳۹	محمد اعظم صاحب کاتب	//	۸	۸ آنے
۴۰	سیف الملوک صاحب	//	عہد	ایک روپیہ
۴۱	میاں سلطان صاحب ٹیلر ماسٹر	//	صبر	۳ روپے
۴۲	میاں غلام محمد صاحب کلرک چھاپہ خانہ	//	عہد	ایک روپیہ
۴۳	مظفر الدین صاحب	//	عہد	۲ روپے
۴۴	خواجہ محی الدین صاحب تاجر پشیمینہ	//	عہد	ایک روپیہ
۴۵	محمد شریف صاحب طالب علم اسلامیہ کالج	//	۸	۸ آنے
۴۶	عبداللہ صاحب - اسلامیہ کالج	لاہور	عہد	ایک روپیہ

۴۷	عبدالجمید صاحب	//	۸	آ۸ آنے
۴۸	غلام محی الدین صاحب جلد بند رسول ملٹری گزٹ	//	معہ	۷ روپے
۴۹	تاج الدین صاحب	//	عہ	ایک روپیہ
۵۰	بشیر احمد صاحب	//	۴	آ۴ آنے
۵۱	نذیر احمد صاحب	//	۴	آ۴ آنے
۵۲	ڈاکٹر کرم الہی صاحب	//	صہ	۵ روپے
۵۳	شیر محمد خان صاحب طالب العلم بی اے کلاس	//	عہ	ایک روپیہ
۵۴	غلام محی الدین صاحب طالب علم بی اے کلاس	//	صہ	۵ روپے
۵۵	شیر علی صاحب	// // //	عہ	ایک روپیہ
۵۶	صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی ابن حضرت شاہ حبیب الرحمن صاحب مرحوم سجادہ نشین چہار قطب ہانسوی حال وارد قادیان	سرسا وہ	.	آدھ آنے
۵۷	قاضی محمد یوسف علی صاحب نعمانی معہ اہل بیت سارجنٹ پولس ریاست جنید۔ اولاد حضرت امام اعظم صاحب شیخ فیض اللہ صاحب خالدی القریشی نائب داروغہ	تو سام ضلع حصار	عہ	۱۰ روپے
۵۸	سیدنا صر نواب صاحب دہلوی پنشنر	قادیان	عہ	ایک روپیہ
۵۹	میر محمد اسماعیل صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور	//	عہ	۲ روپے
۶۰	محمد اسماعیل صاحب سرساوی طالب علم	//	.	آدھ آنے
۶۱	شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم	//	.	آدھ آنے
۶۲	شیخ عبدالرحمن صاحب	// //	.	آدھ آنے
۶۳	شیخ عبدالعزیز صاحب	// //	.	آدھ آنے
۶۴	خدا یار صاحب	// //	.	آدھ آنے
۶۵	گلاب الدین صاحب لوئی باف	//	.	آدھ آنے
۶۶	اسماعیل بیگ صاحب پریسمین	//	.	آدھ آنے
۶۷	امام الدین صاحب	//	.	آدھ آنے
۶۸	صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی	قادیان	.	آدھ آنے

آدھ آنہ	.	//	صاحبزادہ منظور محمد صاحب	۷۰
آدھ آنہ	.	//	صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب	۷۱
آدھ آنہ	.	کھیوال ضلع جہلم	مولوی عبدالرحمن صاحب	۷۲
۹ روپے	لعر	ڈنگہ ضلع گجرات	سید نصیحت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر	۷۳
۴ روپے	لعر	سیالکوٹ	سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ اوّل	۷۴
ایک روپیہ	عمر	//	حکیم محمد الدین صاحب نقل نویس صدر	۷۵
ایک روپیہ	عمر	//	مثنیٰ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر	۷۶
۱۲ آنے	۱۲	//	شیخ فضل کریم صاحب عطار	۷۷
آدھ آنہ	.	//	غلام محی الدین صاحب تاجر چوب	۷۸
آدھ آنہ	.	قادیاں	شیخ حسین بخش خیاط	۷۹
آدھ آنہ	.	//	عبداللہ صاحب	۸۰
آدھ آنہ	.	//	عبدالرحمن صاحب	۸۱
آدھ آنہ	.	//	حافظ احمد اللہ خان صاحب	۸۲
آدھ آنہ	.	//	کرم داد صاحب	۸۳
آدھ آنہ	.	سیالکوٹ	سید ارشاد علی صاحب طالب علم	۸۴
۱ روپیہ ۸ آنے	عمر	ریاست پٹیالہ	مولوی محمد عبداللہ خان صاحب وزیر آبادی مدرس کالج	۸۵
ایک روپیہ	عمر	//	حافظ نور محمد صاحب سارجنٹ پلٹن نمبر ۴	۸۶
ایک روپیہ	عمر	//	محمد یوسف صاحب خراٹی	۸۷
آدھ آنہ	.	//	حافظ ملک محمد صاحب	۸۸
۴ آنے	۴	//	عبدالحمید صاحب طالب علم	۸۹
آدھ آنہ	.	//	محمد اکبر خان صاحب سنوری	۹۰
۳ روپے	سے	ریاست جموں	خلیفہ نور الدین صاحب تاجر کتب	۹۱
۲ روپے	عمر	//	اللہ دتا صاحب	۹۲
۲ روپے	عمر	//	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	۹۳
۵ روپے	عمر	امر تسر	میاں نبی بخش صاحب رفوگر	۹۴
۳ روپے	سے	امر تسر	محمد اسماعیل صاحب تاجر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیہ	۹۵

۹۶	میاں محمد الدین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	عمر	ایک روپیہ
۹۷	میاں الہی بخش صاحب - محلہ ماشکیاں	گجرات	عمر	ایک روپیہ
۹۸	میاں چراغ الدین صاحب کٹڑہ ابلو والیہ	امرتر	عمر	۲ روپے
۹۹	منشی روڈا صاحب نقشہ نویس عدالت	ریاست پورتھلہ	عمر	۲ روپے
۱۰۰	منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس	//	عمر	۲ روپے
۱۰۱	منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر	گورداسپور	معد	۷ روپے
۱۰۲	نواب خاں صاحب	جموں	عمر	ایک روپیہ
۱۰۳	میاں عبدالحق صاحب رفوگر	امرتر	۸	۸ آنے
۱۰۴	شیخ عبدالحق صاحب ٹھیکہ دار	لدھیانہ	عمر	ایک روپیہ
۱۰۵	محمد حسن صاحب عطار	//	عمر	ایک روپیہ
۱۰۶	منشی محمد ابراہیم صاحب تاجر لنگی گہرون	//	عمر	ایک روپیہ
۱۰۷	مستری حاجی عصمت اللہ صاحب	//	عمر	ایک روپیہ
۱۰۸	قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار شکر م	//	عمر	۵ روپے
۱۰۹	مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب امام مسجد صدر	سیالکوٹ	عمر	ایک روپیہ
۱۱۰	عبدالعزیز خاں طالب علم بن عبدالرحمن خان صاحب اتالیق سردار ایوب خان صاحب	راولپنڈی	.	آدھ آنے
۱۱۱	شیخ نور احمد صاحب مالک مطبخ ریاض ہند	امرتر	.	آدھ آنے
۱۱۲	شیخ ظہور احمد صاحب سنگساز مطبخ	//	.	آدھ آنے
۱۱۳	میرزا رسول بیگ صاحب	کلا نوز ضلع گورداسپور	.	آدھ آنے
۱۱۴	حافظ عبدالرحیم صاحب	بٹالہ	عمر	ایک روپیہ
۱۱۵	ڈاکٹر فیض قادر صاحب	//	عمر	۲ روپے
۱۱۶	شیخ محمد جان صاحب تاجر	وزیر آباد	عمر	۵ روپے
۱۱۷	منشی نواب الدین صاحب ماسٹر	دینانگر	.	آدھ آنے
۱۱۸	خلیفہ اللہ دتا صاحب	//	.	آدھ آنے
۱۱۹	میاں خدا بخش صاحب خیاط	چھوکر ضلع گجرات	.	آدھ آنے
۱۲۰	مولوی حافظ احمد الدین صاحب - چک سکندر	ضلع گجرات	.	آدھ آنے

آدھ آنہ	.	گوجرانوالہ	۱۲۱	میاں احمد الدین صاحب امام مسجد قلعہ دیدار سنگھ
ایک روپیہ	عمر	سیکھواں	۱۲۲	میاں جمال الدین صاحب پشینہ باف
۴ روپے	للعمر	گورداسپور	۱۲۳	محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار
۱ روپیہ ۸ آنے	عمر	سیالکوٹ	۱۲۴	ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے مدرس
آدھ آنہ	.	بنالہ	۱۲۵	میاں باغ حسین صاحب
ایک روپیہ	عہ	//	۱۲۶	میاں نبی بخش صاحب پاندہ
۵ روپے	عمر	//	۱۲۷	چودھری شفیق نبی بخش صاحب نمبردار
آدھ آنہ	.	ضلع جہلم	۱۲۸	مولوی خان ملک صاحب کھیواں
ایک روپیہ	عمر	ضلع گورداسپور	۱۲۹	میاں خیر الدین صاحب پشینہ باف سیکھواں
ایک روپیہ	عمر	بنالہ //	۱۳۰	حکیم محمد اشرف صاحب
آدھ آنہ	.	ضلع جالندھر	۱۳۱	شیخ غلام محمد صاحب طالب علم
آدھ آنہ	.	قادیان	۱۳۲	حافظ غلام محی الدین صاحب جلد ساز
ایک روپیہ	عمر	سیکھواں	۱۳۳	میاں امام الدین صاحب پشینہ باف
آدھ آنہ	.	ضلع گورداسپور	۱۳۴	اللہ دین صاحب - بٹھیاں
۲ روپے	عمر	کپورتھلہ	۱۳۵	شیخ عبدالرحیم صاحب ملازم ریاست
۲ روپے	عمر	جموں	۱۳۶	شیخ محمد الدین صاحب بوٹ فروش
۸ آنے	۸	//	۱۳۷	محمد شاہ صاحب ٹھیکہ دار
آدھ آنہ	.	ضلع گورداسپور	۱۳۸	نظام الدین صاحب دوکاندار تھہ غلام نبی
آدھ آنہ	.	//	۱۳۹	امام الدین صاحب // //
آدھ آنہ	.	//	۱۴۰	شیخ فقیر علی صاحب زمیندار //
آدھ آنہ	.	//	۱۴۱	شیخ شیر علی صاحب //
آدھ آنہ	.	//	۱۴۲	شیخ چراغ علی صاحب //
آدھ آنہ	.	//	۱۴۳	شہاب الدین صاحب دوکاندار //
آدھ آنہ	.	ضلع گورداسپور	۱۴۴	منشی عبدالعزیز پٹواری سیکھواں
آدھ آنہ	.	//	۱۴۵	میاں قطب الدین صاحب خیاط بدھچھ

۱۴۶	میاں سلطان احمد طالب علم	گجرات	آدھ آنہ
۱۴۷	شیخ امیر بخش - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپورہ	آدھ آنہ
۱۴۸	سید نظام شاہ صاحب بازید چک	//	آدھ آنہ
۱۴۹	حافظ محمد حسین صاحب ڈنگہ	ضلع گجرات	آدھ آنہ
۱۵۰	بابو گل حسن صاحب کلرک دفتر ریلوے	لاہور	ایک روپیہ
۱۵۱	حافظ نور محمد صاحب - فیض اللہ چک	ضلع گورداسپورہ	آدھ آنہ
۱۵۲	حسن خاں صاحب ملازم توپخانہ ریاست	کپورتھلہ	آدھ آنہ
۱۵۳	مرزا جھنڈا بیگ - پیرووال	ضلع گورداسپورہ	آدھ آنہ
۱۵۴	محمد حسین طالب علم - مدہ	ضلع امرتسر	آدھ آنہ
۱۵۵	میاں محمد امیر - کنڈ	تحصیل خوشاب	آدھ آنہ
۱۵۶	غلام محمد طالب علم	امرتسر	آدھ آنہ
۱۵۷	محمد اسماعیل - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپورہ	آدھ آنہ
۱۵۸	شیخ قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر	ضلع جہلم	ایک روپیہ
۱۵۹	میاں غلام حسین نانائی ڈیرہ حضرت اقدس	قادیان	۸ آنے
۱۶۰	شیخ مولانا بخش صاحب تاجر چرم - ڈنگہ	ضلع گجرات	۳ روپے
۱۶۱	قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ	ضلع گوجرانوالہ	ایک روپیہ
۱۶۲	عبداللہ سوداگر برنج	لاہور	آدھ آنہ
۱۶۳	مولوی حافظ کرم الدین صاحب - پوڑان والہ	ضلع گجرات	ایک روپیہ
۱۶۴	حافظ احمد الدین خیاط - ڈنگہ	//	۸ آنے
۱۶۵	عبادت علی شاہ سوداگر - ڈوڈہ	ضلع گورداسپورہ	آدھ آنہ
۱۶۶	محمد خان صاحب نمبردار - جسر وال	ضلع امرتسر	۳ روپے
۱۶۷	میاں علم الدین صاحب - کالوسائی	ضلع گجرات	آدھ آنہ
۱۶۸	میاں کرم الدین صاحب - ڈنگہ	//	ایک روپیہ
۱۶۹	شیخ احمد الدین صاحب //	//	آدھ آنہ
۱۷۰	میاں احمد الدین صاحب //	//	آدھ آنہ
۱۷۱	میاں محمد صدیق صاحب پشیمینہ باف	سیکھواں	۸ آنے



۱۷۲	میاں صادق حسین صاحب	ریاست پٹیالہ	عمر	ایک روپیہ
۱۷۳	مولوی فقیر جمال الدین صاحب سیدوالہ	ضلع منگمری	.	آدھ آنہ
۱۷۴	مولوی عبداللہ صاحب ٹھٹھہ شیرکا	//	.	آدھ آنہ
۱۷۵	میاں عبدالعزیز طالب علم	قادیاں	.	آدھ آنہ
۱۷۶	میاں عبداللہ - تھہ غلام نبی	ضلع گورداسپور	.	آدھ آنہ
۱۷۷	مہر الدین صاحب خاناماں - لالہ موسیٰ	ضلع گجرات	عمر	۲ روپے
۱۷۸	کرم الدین صاحب خاناماں	//	عمر	۲ روپے
۱۷۹	امام الدین صاحب پٹواری - لوچپ	ضلع گورداسپور	عمر	ایک روپیہ
۱۸۰	فضل الہی صاحب نمبردار - چک فیض اللہ	//	عمر	ایک روپیہ
۱۸۱	غلام نبی صاحب	//	عمر	ایک روپیہ
۱۸۲	چراغ الدین معمار - موضع منڈی کراں	//	.	آدھ آنہ
۱۸۳	قاضی نعمت علی صاحب - خطیب پٹالہ	//	عمر	ایک روپیہ
۱۸۴	احمد علی صاحب نمبردار چک وزیر	//	عمر	ایک روپیہ
۱۸۵	امام الدین صاحب - تھہ غلام نبی	//	.	آدھ آنہ
۱۸۶	میاں فقیر دری باف - چک فیض اللہ	//	.	آدھ آنہ
۱۸۷	میاں امیر دری باف	//	.	آدھ آنہ
۱۸۸	شیخ برکت علی دوکاندار	//	.	آدھ آنہ
۱۸۹	برکت علی صاحب پٹواری	//	.	آدھ آنہ
۱۹۰	میاں امام الدین	//	.	آدھ آنہ
۱۹۱	سید امیر حسین چک بازید	//	.	آدھ آنہ
۱۹۲	شیخ فیروز الدین صاحب	//	.	آدھ آنہ
۱۹۳	شیخ شیر علی	//	.	آدھ آنہ
۱۹۴	شیخ عطا محمد صاحب	//	.	آدھ آنہ
۱۹۵	سید محمد شفیع صاحب	//	.	آدھ آنہ
۱۹۶	عمر چوکیدار	//	.	آدھ آنہ
۱۹۷	مولوی امیر الدین صاحب - محلہ خوجہ والہ	گجرات	.	آدھ آنہ

۱۹۸	مستری محمد عمر	جموں	آدھ آنہ
۱۹۹	سید وزیر حسین صاحب - بازید چک	ضلع گورداسپور	آدھ آنہ
۲۰۰	مہر اللہ شاہ	//	آدھ آنہ
۲۰۱	سلطان بخش	//	آدھ آنہ
۲۰۲	منشی عبدالعزیز صاحب عرف وزیر خان سب اوور سیر	بلب گڈہ	ایک روپیہ
۲۰۳	نور محمد صاحب -	ضلع منٹگمری	آدھ آنہ
۲۰۴	عبدالرشید -	//	آدھ آنہ
۲۰۵	مولوی احمد الدین صاحب امام مسجد - نامدار	ضلع لاہور	آدھ آنہ
۲۰۶	حافظ معین الدین صاحب	قادیان	آدھ آنہ
۲۰۷	عبدالمجید صاحب	کپورتھلہ	آدھ آنہ
۲۰۸	محمد خان صاحب	//	۲ روپے
۲۰۹	مولوی محمد حسین صاحب - بھاگورائین	//	۲ روپے
۲۱۰	نظام الدین	//	آدھ آنہ
۲۱۱	فیض محمد نجار	سیالکوٹ	آدھ آنہ
۲۱۲	سید گوہر شاہ صاحب پھیروچی	ضلع گورداسپور	آدھ آنہ
۲۱۳	حکیم دین محمد طالب علم	قادیان	آدھ آنہ
۲۱۴	شیخ فضل الہی صاحب چٹھی رسان	//	۲ آنے
۲۱۵	سلطان محمد صاحب - بکرالہ	ضلع جہلم	آدھ آنہ
۲۱۶	اللہ دیا صاحب کبوا	ضلع امرتسر	آدھ آنہ
۲۱۷	سید عالم شاہ صاحب موضع سید ملو	ضلع جہلم	آدھ آنہ
۲۱۸	مستری حسن الدین صاحب	سیالکوٹ	آدھ آنہ
۲۱۹	میراں بخش صاحب چوڑی گر	بٹالہ	آدھ آنہ
۲۲۰	مہر سانوں صاحب سیکھواں	ضلع گورداسپور	ایک روپیہ
۲۲۱	حکیم جمال الدین صاحب تاجر	قادیان	ایک روپیہ
۲۲۲	محمد اسماعیل صاحب طالب علم	//	آدھ آنہ
۲۲۳	محمد اسحاق صاحب	//	آدھ آنہ

۲ روپے	حج	ضلع ہوشیار پور	ہریانہ	عبداللہ خان صاحب	۲۲۴
آدھ آنہ	.	ضلع گورداسپور	بیل چک	کریم بخش مستری	۲۲۵
آدھ آنہ	.	قادیان		مرزا بوٹا بیگ	۲۲۶
آدھ آنہ	.	//		مرزا احمد بیگ	۲۲۷
آدھ آنہ	.	بنالہ		محمد حیات صاحب	۲۲۸
آدھ آنہ	.	//		نور محمد ملازم ڈاکٹر فیض قادر صاحب	۲۲۹
آدھ آنہ	.	امر تسر		شیخ غلام محمد صاحب تاجر	۲۳۰
آدھ آنہ	.	بنالہ		برکت علی صاحب بچہ بند	۲۳۱
آدھ آنہ	.	//		غلام حسین صاحب لکھ زئی	۲۳۲
آدھ آنہ	.	جہلم		رحیم بخش صاحب شانہ گر	۲۳۳
آدھ آنہ	.	ضلع سیالکوٹ		شیخ غلام احمد صاحب امام مسجد بھڑیال	۲۳۴
آدھ آنہ	.	//		شیخ اسمعیل امام مسجد	۲۳۵
آدھ آنہ	.	ریاست جموں		شیخ کریم بخش صاحب کابنہ چک	۲۳۶
آدھ آنہ	.	//		شیخ چراغ الدین صاحب	۲۳۷
آدھ آنہ	.	ضلع گورداسپور	تتلا	میاں کنوتیلی	۲۳۸
ایک روپیہ	عمر	سیالکوٹ		شیخ مولا بخش صاحب تاجر بوٹ	۲۳۹
آدھ آنہ	.	قادیان		مرزا نظام الدین	۲۴۰
آدھ آنہ	.	انبالہ		سید عبدالعزیز صاحب	۲۴۱
۵ روپے	عمر	ضلع گجرات		مولوی فضل الدین صاحب - کھاریاں	۲۴۲
۱۰ روپے	عمر	ضلع شاپور		مولوی فضل الدین صاحب - خوشاب	۲۴۳
۲ روپے	حج	ضلع ڈیرہ دون		حافظ رحمت اللہ صاحب - کرن پور	۲۴۴
۲ روپے	حج	جہلم		نور الدین صاحب نقشہ نویس بارگ ماسٹری	۲۴۵
ایک روپیہ	عمر	ریاست پٹیالہ		میاں عبداللہ صاحب پٹواری سنوری	۲۴۶
۳ روپے	عمر	دہلی		میاں عبدالعزیز صاحب محرر دفتر نہر جن غربی	۲۴۷
۲۰ روپے	عمر	قصور		ڈاکٹر بوٹے خاں صاحب اسٹنٹ سرجن	۲۴۸
ایک روپیہ	عمر	راولپنڈی		مولوی محمد حسین مدرسہ اسلامیہ	۲۴۹

۲۵۰	مولوی خادم حسین صاحب - اسلامیہ سکول	راولپنڈی	عہ	ایک روپیہ
۲۵۱	بابو اللہ دین صاحب فائرس محکمہ روشنی	//	عہ	ایک روپیہ
۲۵۲	سید عنایت علی شاہ صاحب	لدھیانہ	عہ	۲ روپے آنے
۲۵۳	منشی غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولس	نارووال	عہ	۱۰ روپے
۲۵۴	مولوی علم الدین صاحب	//	عہ	۲ روپے
۲۵۵	منشی محرم علی صاحب محرر سارجنٹ پولس	//	عہ	۲ روپے
۲۵۶	بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دینہ	ضلع جہلم	لہ	۴ روپے
۲۵۷	منشی اللہ داتا صاحب	سیالکوٹ	لہ	۲۱ روپے
۲۵۸	منشی فتح محمد صاحب بزدار پوسٹ ماسٹر لئیہ	ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	عہ	ایک روپیہ
۲۵۹	شیخ غلام نبی صاحب دوکاندار	راولپنڈی	عہ	۱۰ روپے
۲۶۰	منشی مظفر علی صاحب برادر مولوی محمد احسن صاحب امروہی	ڈیرہ دون	عہ	ایک روپیہ
۲۶۱	میاں احمد حسین صاحب ملازم میاں محمد حنیف سوداگر	//	عہ	ایک روپیہ
۲۶۲	مولوی محمد یعقوب صاحب	//	عہ	ایک روپیہ
۲۶۳	منشی علی گوہر خاں صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر	جالندھر	عہ	ایک روپیہ
۲۶۴	منشی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس کالک ریلوے	انبالہ چھاونی	عہ	۵ روپے
۲۶۵	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مالک مطبع شعلہ طور	بٹالہ	عہ	ایک روپیہ
۲۶۶	بابو محمد افضل صاحب ملازم ریلوے مباحثہ	ملک افریقہ	عہ	ایک روپیہ
۲۶۷	چودھری محمد سلطان صاحب والد مولوی عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ	عہ	۲ روپے
۲۶۸	سید حامد شاہ صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر بہادر	//	عہ	۲ روپے
۲۶۹	سید حکیم حسام الدین صاحب رئیس	//	عہ	ایک روپیہ
۲۷۰	فضل الدین صاحب زرگر	//	عہ	ایک روپیہ
۲۷۱	حکیم احمد الدین صاحب	//	عہ	۵ روپے
۲۷۲	شیخ نور محمد صاحب کلاہ ساز	//	عہ	ایک روپیہ
۲۷۳	محمد الدین صاحب پٹواری - ترگڑی	ضلع گوجرانوالہ	عہ	ایک روپیہ
۲۷۴	سید نواب شاہ صاحب مدرس	سیالکوٹ	عہ	ایک روپیہ
۲۷۵	سید چراغ شاہ صاحب	//	عہ	ایک روپیہ

۲۷۶	چودھری نبی بخش صاحب سارجنٹ پولس	سیالکوٹ	عمر	ایک روپیہ
۲۷۷	محمد الدین صاحب	//	۴۰	۴ آنے
۲۷۸	محمد الدین صاحب جلد ساز	//	۸	۸ آنے
۲۷۹	اللہ بخش صاحب	//	۴۰	۴ آنے
۲۸۰	شادی خاں صاحب سوداگر	//	عمر	ایک روپیہ
۲۸۱	چودھری الہ بخش صاحب	//	عمر	ایک روپیہ
۲۸۲	چودھری فتح دین صاحب	//	عمر	ایک روپیہ
۲۸۳	اللہ رکھا صاحب شالباغ	بنالہ	عمر	ایک روپیہ
۲۸۴	کرم الہی صاحب کانسٹیبل	لدھیانہ	عمر	ایک روپیہ
۲۸۵	پیر بخش صاحب	//	عمر	۲ روپے
۲۸۶	منشی الہ بخش صاحب	سیالکوٹ	عمر	ایک روپیہ
۲۸۷	کرم الدین صاحب - بھپال والہ	//	لحصہ	۴ روپے
۲۸۸	منشی کرم الہی صاحب ریکارڈ کلرک	پٹیالہ	صبر	۵ روپے
۲۸۹	مرزانیاز بیگ صاحب ضلع ارنہر - رشیدہ	ضلع ملتان	صبر	۵ روپے
۲۹۰	اللہ دتا صاحب شالباغ	بنالہ	عمر	ایک روپیہ
۲۹۱	ڈاکٹر عبدالکیم خان صاحب	ریاست پٹیالہ	عمر	۲ روپے
۲۹۲	عزیز اللہ صاحب سر ہندی براج پوسٹ ماسٹر	نادون	عمر	ایک روپیہ
۲۹۳	نواب خان صاحب تحصیلدار	جہلم	عمر	۱۰ روپے
۲۹۴	عبدالصمد صاحب ملازم نواب خان صاحب موصوف	//	عمر	ایک روپیہ
۲۹۵	مولوی نور محمد صاحب موکل	ضلع لاہور	عمر	ایک روپیہ
۲۹۶	سید مہدی حسن صاحب پنیسال نویس چوکی لوہلہ	//	۳	۳ آنے
۲۹۷	مولوی شیر محمد صاحب ججن	ضلع شاہ پور	۸	۸ آنے
۲۹۸	بابوناب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سکول دینانگر	ضلع گورداسپور	عمر	۲ روپے
۲۹۹	والدہ خیر الدین سیکھواں	//	۴۰	۴ آنے
۳۰۰	رحیم بخش صاحب محرر اصطلب	سنگرور	صبر	۵ روپے
۳۰۱	قاری محمد صاحب امام مسجد	جہلم	عمر	۲ روپے

۳۰۲	شرف الدین صاحب - کوٹلہ فقیر	ضلع جہلم	عمر	ایک روپیہ
۳۰۳	علم الدین صاحب	//	عمر	ایک روپیہ
۳۰۴	مولوی محمد یوسف صاحب سنور	پٹیالہ	عمر	۱ روپیہ ۱۳ آنے
۳۰۵	احمد بخش صاحب	//	عمر	۱ روپیہ ۱۳ آنے
۳۰۶	محمد ابراہیم صاحب	//	عمر	۱ روپیہ ۱۳ آنے
۳۰۷	امام الدین پٹواری	//	عمر	ایک روپیہ
۳۰۸	غلام نبی عرف نبی بخش - فیض اللہ چک	ضلع گورداسپور	عمر	ایک روپیہ
۳۰۹	نشی احمد صاحب محرر باڑہ سرکاری	پٹیالہ	عمر	ایک روپیہ
۳۱۰	مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس	//	۴۰	۴ آنے
۳۱۱	شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی	//	عمر	ایک روپیہ
۳۱۲	مستری احمد الدین صاحب	بھیرہ	لحد	۴ روپے
۳۱۳	مستری اسلام احمد	//	عما	۲ روپے
۳۱۴	میاں فیاض علی صاحب	کیورتھلہ	عما	۲ روپے
۳۱۵	میاں صاحب دین صاحب کھاریاں	ضلع گجرات	عما	۲ روپے
۳۱۶	میاں عالم دین حجام	بھیرہ	۴۰	۴ آنے
۳۱۷	بابو کریم الہی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ معرفت شیخ رحمت اللہ صاحب	لاہور	صبر	۵ روپے
۳۱۸	بابو غلام محمد صاحب	لدھیانہ	لحد	۴ روپے

# انڈیکس

روحانی خزانہ جلد نمبر ۱۲

زیرنگرانی

سید عبد الحی

- آیات قرآنیہ ..... ۳
- الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ..... ۴
- مضامین ..... ۶
- اسماء ..... ۱۶
- مقامات ..... ۲۳
- کتابیات ..... ۲۶





# آيات قرآنية

## ترتيب بلحاظ سورة

٣٣٥	من كان في هذه اعمى..... (٤٣)	الفاتحة	٣٢٢	اهدنا الصراط المستقيم (٢)
	الانبياء			
٣٦٨، ٣٤١	وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (١٠٨)	البقرة	٣٢٢	بلى من اسلم وجهه لله... (١١٣)
	يُس		٣٦٤	والذين امنوا اشد حبا لله.. (١٦٦)
٥	فقالوا انا اليكم مرسلون (١٥)		٣٦٤	فاذكروا الله كذكرم اباءكم (٢٠١)
	المؤمن		١٠٤	ولا تكتموا الشهادة..... (٢٨٢)
١٥٤، ١١٢	وان يك صادقا..... (٢٩)	آل عمران		
	الشورى		٣٤٢	قل ان كنتم تحبون الله..... (٣٢)
٢٨٢	جزوا سيئة سيئة مثلها..... (٣١)		٣٥٣	يا عيسى انى متوفيك..... (٥٦)
	الواقعة		٣٣٤	لن تنالوا البر..... (٩٣)
٣٢	لا يمسه الا المطهرون.. (٨٠)	المائدة		
	الحديد		٣٤٢	قد جاءكم من الله نورٌ (١٦)
٣٥٥	اعلموا ان الله يحيى الارض (١٨)	الانعام		
	الجمعة		٣٦٨، ٣٦٤	قل ان صلاتى..... (١٦٣)
٣١	واخرين منهم لما يلحقوا بهم (٢)	الاعراف		
	الجن		٢٩	ان الذين اتخذوا العجل... (١٥٣)
٦٠	فلا يظهر على غيبه احداً... (٢٨، ٢٤)		٤٠	والذين عملوا السيئات ثم تابوا... (١٥٢)
	الدهر		٣٤١	قل يا ايها الناس انى رسول الله... (١٥٩)
	ويطعمون الطعام على حبه... (١٠، ٩)	التوبة		
	الفجر		٣٦٦	واكثرهم فاسقون (٨)
٣٢٩	يايتها النفس المطمئنة... (٢٨ تا ٣١)	يوسف		
	البلد		٩١	انى لاجد ريح يوسف... (٩٥)
٣٦٩	وتواصوا بالمرحمة... (١٨)	النحل		
	البينة		٣٦٩	ان الله يامر بالعدل والاحسان.. (٩١)
٣١	فيها كتب قيمة (٢)	بنى اسراءيل		
	العصر		٣٢٨	لاتنرزا زرة وزراخرى... (١٦)
٣٦٩	تواصوا بالحق (٢)		١٥٣	لاتقف ماليس لك به علم.. (٣٤)

## الهامات

### حضرت مسيح موعود عليه السلام

ستعرف يوم العيد والعيد اقرب	٩٣	اتجعل فيها من يفسد فيها
١٢٥، ٢٨، ٢٥	٩٣، ٤٥	اردت ان استخلف فخلقت ادم
٤٩		اصحاب الصفة وما ادراك ما اصحاب
سلام عليك يا ابراهيم.....	٢١	الصفة
عجل جسده له خوار...		اطلع الله على همه وغمه.... ١٥٢، ١٥١، ٦٠ ح
١١٩، ١١٨، ح ٢٦، ١٥	٢٢	الا ان نصر الله قريب.....
١١٩	٨٣	الارض والسماء معك كما هو معي
فتح الولي فتح وقربناه نجياً....	١٢٩	الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم
٤٢	١١، ٤٨، ٥٢، ٢٢، ح ٣١	١١
٩٣		اليس الله بكاف عبده.....
٦٤، ١٠	٤٤	انا فتحنا لك فتحاً مبيناً
٢٢	٤٦، ٤٢	انت مبارك في الدنيا والآخرة
٤٢	٤٥	انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق
كتب الله لاغلبين انا ورسلي	٤٢	انت وجيه في حضرتي.....
٣٠	٤٣	انك باعيننا يرفع الله ذكرك
لم يكن الذين كفروا.....	٣٠، ٣٩	ان هذا الا قول البشر.....
٣٣، ٥٠، ٤٦	٤٣	اني رافعك الي.....
٤٩	٥٦	تبت يدا ابي لهب وتب
مبارك ومبارك وكل امر مبارك...	١٥٩	توبى توبى فان البلاء على عقبك
واذ يمكر بك الذي كفر او قدلى	٤٤	حجة الله القادر.....
١٣٠، ح ٣٠	٤١	رب انى كيف تحى الموتى.....
٤٣		
وسع مكانك		
١٣		
وعدنى ربي واستجاب دعائى.....		
٤٥		
وقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها		
١٢٩		
ولن ترضى عنك اليهود		

۴۲	هو الذی ارسل رسوله بالهدی... اردو	۷۵	وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث . يا احمد فاضت الرحمة على شفقتك ۴۰ ح يا عيسى انى متوفيك ورافعك الى
۳۴	پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار	۴۳، ۲۳ ح، ۷۸، ۱۳۱	
۴۴	دنیا میں ایک نذیر آیا.....	۷۰	يا مسيح الخلق عدوانا
۷۷	سلطان احمد مختار	۸۰	يا ولى الله كنت لا اعرفك
۱۰	لوگ تجھ کو گمراہ اور جاہل..... آدمی خیال کریں گے	۶۶	يتم نعمته عليك ليكون اية للمؤمنين
۱۳۲، ۳۴، ۳۱ ح	میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا.....	۷۶	ياحى الدين وقيم الشريعة .....
۸۰	وہ تجھے بہت برکت دے گا.....	۷۹، ۷۸	ياخوفونك من دونه ائمة الكفر ..
	فارسی	۷۹	يظل ربك عليك وبعينك ..
۷۸، ۳۴	بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید	۳۳	ينصرک الله من عنده .....
۳۱	سلامت بر تو اے مرد سلامت	۶۶	ينصرک رجال نوحى اليهم
		۷۴	ينقطع اباءك ويبدء منك



# مضامین

اردو	الف
۲۸۷ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں عدالت کی زبان	آریہ
۲۸۸ ملکہ معظمہ کے لیے اردو زبان میں دعا	۳۹ آریہ قوم میں میں نے خدا کا خوف نہیں پایا
استغفار	ان کا عقیدہ کہ ہزار ہا برس سے الہام پر مہر لگ چکی ہے ۱۰۷
۳۳۰، ۳۳۹ استغفار کے معنی	لیکھرام کے قتل میں آریوں کے لیے سبق ح ۳۷
۳۳۷، ۳۳۶ استغفار قرآن میں دو معنی پر آیا ہے	آریوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے سینتیس پیشگوئیاں ۸۱ تا ۳۵
استقامت	بدگمانی اور ضرر رسانی کیلئے پوشیدہ کوششیں ح ۳۱
۳۳۵ ہر ایک چیز کی وضع استقامت	لیکھرام کے قتل کو سازش قرار دینا ۲۹ تا ۲۵
اسلام	حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرنے کی خفیہ سازش کی ح ۴۷ تا ۴۴
۳۶۶ کلمہ اسلام کا تمغہ ہے	پیشگوئی لیکھرام سے آریوں کا بطلان ثابت کیا ۱۲
۲۶۱ تا ۲۵۶ کوئی مذہب اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں	لیکھرام سے عذاب ٹل جانے کی دعا کی تحریک ۱۵
۳۳۱، ۳۳۰ مذہب کا تصرف انسانی قوی پر کیا ہے	آریہ قسم کے ذریعہ فیصلہ کروا سکتے ہیں ۶۴، ۶۳
۳۳۲ قرآن نے اسلام کا نام استقامت بھی رکھا ہے	لیکھرام کے غم میں روئے ۶۱
اسلام نے اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی کیا علامت	برپا کردہ فتنے کے ساتھ فتح کا نمایاں نشان ۱۲۸
۳۳۱ بیان کی ہے	پیشگوئی لیکھرام اسلام اور آریہ کے امتحان
۳۳۲ پاکیزگی کے لیے کیا کیا جائے	صدق و کذب کا معیار ہے ۱۰۷
۳۳۶، ۳۳۵ حقیقی نجات کیسے مل سکتی ہے	حضرت مسیح موعودؑ کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۸۲، ۸۱
۸۲ اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں	لیکھرام کے قتل کے بعد آریوں کے خیالات ۲۵ تا ۲۰
پیشگوئی لیکھرام اسلام اور آریہ کے امتحان	حضرت مسیح موعودؑ کا آریہ صاحبان کے لیے دعا کرنا ۶۲
۱۰۷ صدق و کذب کا معیار ہے	

۱۲۹	لکھنوام کی موت سے اسلام کا بول بالا ہوا
۳۶۷	اسلام کا مفہوم محبت پر دلالت کرتا ہے
۳۷۳، ۳۷۲	اسلام میں مشقت ہے پھر دائمی آرام ہے
	مسح موعود کے وقت تمام ماتیں ہلاک ہو جائیں گی
۴۲ ح	مگر اسلام۔ اس حدیث کا مطلب
۱۲	خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب
	تمام دینیوں پر مسح موعود کے ہاتھ سے اسلام
۴۳، ۴۲	کا غلبہ ہوگا
۲۸۱	تعلیم کی رو سے اسلام کے دو حصے
	مسح سے بڑھ کر بانی اسلام نے محبت اور قربانی کے
۳۲۸ تا ۳۲۷	مشن کو کس طرح ظاہر کیا
	اگر توحید پھیلا تا ہی اسلام کا مقصد ہے تو یہود
۳۶۶ تا ۳۶۸	کے ساتھ جہاد کیوں کیا
	<b>اشتہار</b>
۱۴	۲۰ فروری ۱۸۹۳ء
۱۳	لکھنوام کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق اشتہار
۱۰۳	ایک ہزار روپے بطور انعام
۱۴۷	سیالکوٹ کے مجزوب کی گواہی بصورت اشتہار
	<b>اعتراض</b>
	ہر دفعہ عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی
۶۲، ۵۸	جاتی ہیں؟
۱۶۴ تا ۱۵۰	عبدالحق غزنوی کے مخالفانہ اشتہار کا جواب
	اس اعتراض کا جواب کہ اشتہار دیا کہ لڑکا پیدا ہوگا
۱۵۸، ۱۵۷	جبکہ لڑکی پیدا ہوئی
	اس اعتراض کا جواب کہ احمد بیگ کا داماد پیشگوئی
۱۵۹	کے مطابق مرانہیں بلکہ اب تک زندہ ہے
	لکھنوام کی پیشگوئی مفید نہیں اس اعتراض کا جواب ۱۶ تا ۱۹
	اس اعتراض کا جواب کہ خسوف و کسوف کا نشان قیامت
۱۶۰	کو ظاہر ہوگا
	اس اعتراض کا جواب کہ قرآن نے حقیقی تعلیم پیش کی
۳۶۲	تو توریت اور انجیل اس سے کیوں خالی رہیں
	اس اعتراض کا جواب کہ لکھنوام کو کسی مرید کے
۲۷ تا ۲۵	ذریعے مراد دیا ہے
	اس اعتراض کا جواب کہ لکھنوام کے مرنے کو ہندو
۳۸ ح	ذلت کی نظر سے نہیں دیکھتے
	<b>اللہ تعالیٰ</b>
۶۴	خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن بلا تا ہے
۱۶۶	ہمیشہ کے لئے حی و قیوم صرف وہ اکیلا خدا ہے
۲۰۴	اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں
	چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو زمین پر
۸۳	پھیلا دیا
۱۹۷	اولیاء کے حوالے سے اللہ کی عادت
۳۶۶	کلمہ لا الہ الا اللہ توریت اور انجیل نے نہیں سکھایا
۳۶۸، ۳۶۷	اللہ سے محبت کے متعلق قرآنی آیات
	حقیقی راحت خدا کے اقرار اور اس کی محبت و اطاعت
۳۲۹	میں ہے
۳۵۱ تا ۳۴۹	حقیقی توحید کیا ہے

۲۹۸	ملکہ معظمہ کے لیے دعا و آمین انگریزی زبان میں	۳۷۰ تا ۳۶۸	خدا کا اپنے بندوں سے محبت کرنا
۲۸۷	انگریزی زبان	ح ۱۵۵	اللہ تعالیٰ کا فر کو مہلت دیتا ہے
	<b>ایمان</b>	۳۴۰	خدا کی پیدا کردہ فطرت میں تبدیلی نہیں ہوتی
۳۴۳	صحیح اور مقبول ایمان کیا ہے؟	ح ۱۱۷، ح ۱۱۵، ۱۱۷	خیر الما کرین کے لغوی معنی
۳۷۴	ایمان برکت ہے اس کی نشانیوں کا بیان		<b>الہام</b>
۳۵۰	مومن کی نشانیاں	۳۷۴	ایمان دار کو الہام ملتا ہے
۳۷۴	ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں		مسح موعود علیہ السلام پر ہونے والے الہامات
	<b>ب-پ-ت</b>	۶، ۵، ۱	جو اس جلد میں مذکور ہیں
	<b>بنی اسرائیل</b>		<b>انسان</b>
۳۶۲	چار سو برس تک فرعون کے غلام رہے	۳۴۵	وجود انسان کی علت غائی
	توریت اور انجیل کے احکامات بنی اسرائیل تک محدود تھے		نوع انسان کے لئے بجائے محبت کے خدا کے کلام
۳۷۱، ۳۷۰		۳۷۱ تا ۳۶۹	میں رحم اور احسان کا لفظ آیا ہے
۱۲۱، ۱۲۰، ۷۰	چھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے طاعون پھیلی	۳۲۹	انسانی جان کا نام روح رکھا گیا
۲۶۳، ۳۵۱	موسیٰ کی دعاؤں سے کئی دفعہ عذاب ٹل گیا	۳۴۰	خدا کی پیدا کردہ فطرت میں تبدیلی نہیں ہوتی
	<b>پشتو</b>		<b>انگریز</b>
	اردو اور فارسی میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال	۲۸۳ تا ۲۸۲	گورنمنٹ انگریزی کا شکر ادا کرنے کی وجہ
۲۸۷	کا نشان ہے	۲۶۹	انگریزوں سے کئی وحشیانہ حالتیں رو بہ اصلاح ہو گئیں
	<b>پنجابی</b>	۲۶۴، ۲۳	امن بخش گورنمنٹ
۲۸۷	ہماری مادری زبان ہے	۲۲	گورنمنٹ اہل کتاب ہے
	<b>پیشگوئی</b>	۲۷۱، ۲۷۰	آپ کے خاندان کی خدمات
۱۱۱	نبوت کا بڑا اثبوت پیشگوئیاں ہیں	۲۵۳	قیصرہ ہند کی خدمت میں عریضہ
	جو پیشگوئی خدا کے نام پر کی جائے اور پوری ہو جائے	۲۶۷، ۲۶۶	قیصرہ ہند کے لیے دعا
۱۱۲	وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے	۲۹۸ تا ۲۸۵	جلسہ احباب بر تقریب جشن جوہلی

تفسیر	بعض پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں انسانوں کا ذرہ
خیر الما کرین میں مکر لطیف اور مخفی تدبیر کو کہتے ہیں	۱۱۷
من کان فی ہذہ اعمیٰ کی تفسیر	۳۲
رحمة للعالمین یعنی تمام دنیا پر رحمت (عالمین میں)	۱۳۳
کافر بے ایمان اور فاسق و فاجر بھی داخل ہیں)	۱۱۲
توبہ	۳۶۸
توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے	۱۶۲
توحید	حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے اثبات کے لئے حضرت
حقیقی توحید کیا ہے	۱۶۲
اسلام نے توحید کی باریک تعلیم دی	۸۱ تا ۳۵
سب نبی توحید بیان کرتے آئے ہیں	۶۰ تا ۵۰
جلسہ مذاہب	احمد بیگ کی پیشگوئی کے حوالے سے اعتراض
جلسہ اعظم مذاہب میں غلبہ کی پیشگوئی خدا کی گواہی	۱۵۹
تھی	۷۱
جماعت احمدیہ	حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی پیشگوئی
اگر یہ انسان کا فضل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا	۵۷
ہماری جماعت نہایت نیک چلن پر بیہزار لوگ ہیں	۲۵
جہاد	۲۸
پہلے تلوار اٹھانا خدا کا مقصد نہ تھا	۶۷
بعض وحشی مسلمان ظالمانہ خونریزیوں کا نام جہاد	۲۸
رکھتے ہیں	۲۸۰
جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح	۳۳۳
بعض پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں انسانوں کا ذرہ	۳۲
دخل نہیں ہوتا اور بعض میں ہوتا ہے	۱۳۳
پیشگوئیوں کے ظہور کے وقت کو پوشیدہ رکھنا	۱۱۲
وعید کی پیشگوئیوں میں عذاب کا تخلف جائز ہے	۱۶۲
آنحضرت ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لئے حضرت	۸۱ تا ۳۵
مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں دکھلائی گئیں	۶۰ تا ۵۰
حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں ظاہر ہونے والی سینتیس	۱۵۹
پیشگوئیوں کا بیان جو پوری ہوئیں	۷۱
آہٹم کی پیشگوئی	۵۷
احمد بیگ کی پیشگوئی کے حوالے سے اعتراض	۲۵
حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی پیشگوئی	۲۸
حضرت مسیح موعودؑ کا اپنی پیشگوئی کے حوالے سے	۶۷
مخالفوں کو قسم کھانے کی دعوت دینا	۲۸
لیکھرام کی ہلاکت کی تاریخ تک بتادی گئی	۶۷
لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہونے پر خوشی اور درد بھی	۲۸
جلسہ اعظم مذاہب میں غلبہ کی پیشگوئی	۶۷
تبلیغ	۲۸
سر سید کو تبلیغ کرنے کی وجہ	۵۸
قیصرہ ہند کو تبلیغ اسلام	۲۵۵، ۲۵۳
مثلیث	۲۸
کشفاً بتایا گیا کہ حضرت مسیح اس عقیدہ سے متنفر تھے	۲۷۳
ماضی میں موحد عیسائی کی بحث میں کامیابی	۲۷۸
عیسائیوں کے عقیدہ کی رو سے یسوع میں دو قسم کی	۲۸۰
مثلیث پائی گئی	۳۳۳

اس عقیدہ کا رد کہ خسوف و کسوف کا نشان	۲۶۶ تا ۲۶۳	اسلامی جہاد کی جڑ کیا تھی
قیامت کو ظاہر ہوگا نہ اب	۲۶۴	مفسدوں کو بطور سزا لڑائی کا حکم تھا
۱۶۰	۳۵۱	لڑائی کی ابتدا اسلام کی طرف سے نہیں ہوئی
	۳۶۶ تا ۳۳۸	یہود کے ساتھ جہاد کرنے کی وجہ
		<b>چیلنج</b>
	۱۶۴، ۱۶۳	فصیح و بلیغ عربی لکھنے کا چیلنج
		<b>حدیث</b>
ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں	۳۷۴	ہذا خلیفۃ اللہ المہدی کی آسمان سے آواز
ملکہ و کٹوریہ کے لیے دعا	۲۸۴	آنے سے مراد
		۱۰
<b>ڈائمنڈ جوہلی</b>		۶
بر تقریب جشن جوہلی بغرض دعا و شکر	۲۹۸ تا ۲۸۵	ہو افضل من بعض الانبیاء
اسمائے حاضرین جلسہ ڈائمنڈ جوہلی	۳۱۳ تا ۳۰۱	زمین سے آواز آئیگی کہ آل عیسیٰ حق پر ہے ....
جلسہ جوہلی شصت سالہ ملکہ والی انگلستان و ہند	۲۵۳	۱۱
دعا بغرض شکر گزاری بر موقعدہ دور برطانیہ کی ڈائمنڈ		۳۱
جوہلی چھ زبانوں میں	۲۹۸ تا ۲۸۸	حدیث کے بعض مقامات بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں
		مسح موعود کے وقت تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر
<b>س-ش</b>		اسلام۔ اس حدیث کا مطلب
		ح ۴۲
		<b>ختم نبوت</b>
		عربوں میں لفظ ”رسول“ کا بکثرت استعمال
		نبوت کے حقیقی معنوں میں رسول کریم کے بعد نہ کوئی نیا
		نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا
		ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے
		طور پر بند نہیں سمجھتے
		<b>خسوف و کسوف</b>
		یہ نشان بطور پیشگوئی ظاہر ہو کر حضرت مسیح موعودؑ
		کی صداقت پر گواہ ہوا
		۶۷
		۲۶



۲۶۲ نزول عذاب کے وقت رجوع طبعی امر ہے

### عربی

۲۸۷ ام اللسنہ اور خدا کی بولی

۲۹۰ ملکہ معظمہ کے لیے دعا عربی زبان میں

### عیسائیت

۲۵۶ کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں

۳۳۷، ۳۳۶ لعنتی قربانی گناہ سے روک نہیں سکتی

پولوس نے کہا ”یسوع کی قربانی پہلے گناہ کے لئے ہے اور

یسوع دوبارہ مصلوب نہیں ہو سکتا“

۳۳۹ تا ۳۳۷ حقیقی نجات کے لیے خدا کے ہو جائیں

۳۳۸، ۳۲۷ قرآن لعنتی قربانی پیش نہیں کرتا

۳۳۶ کیا کفارہ پر ایمان لانیوالا گناہ سے بچ گیا ہے

اگر نجات کفارہ کے ذریعہ ملتی ہے تو اس کا ذکر پہلی کتب

۳۳۴، ۳۳۳ میں ہونا چاہیے تھا

۳۳۳ لعنت شیطان سے مخصوص ہے

۶۵، ۶۴ ملعون کسے کہتے ہیں

۳۳۱ کفارہ کے عقیدہ کا شہتیر لعنت ہے

۲۷۴ تین دن تک یسوع لعنت کے مفہوم کا مصداق رہا

حضرت مسیح موعودؑ کو کشفاً بتایا گیا کہ حضرت مسیح اس

۲۷۳ عقیدہ سے متنفر تھے

۸۲، ۸۱ پادری حضرت مسیح موعودؑ کا مقابلہ نہیں کر سکتے

۳۷۴ تا ۳۲۵ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

۲۶۰ قرآن کی باتوں پر بے جا اعتراض

اس سوال کا جواب کہ مسیح نے جو کلمات استعمال کیے

کہ میں روشنی ہوں۔ میں تمہیں آرام دوں گا وغیرہ

۳۷۴ تا ۳۷۲ کیا بانی اسلام نے بھی استعمال کیے ہیں؟

اس سوال کا جواب کہ مسیح سے بڑھ کر بانی اسلام نے محبت

اور قربانی کے مشن کو کس طرح ظاہر کیا

۳۲۸ تا ۳۲۷

### شریعت

۳۲۹، ۳۲۸ اسلام نے توحید کی باریک تعلیم دی

۳۵۳ شریعت کے دو بڑے حصے حق اللہ اور حق العباد

۳۶۳ شریعت کے قوانین کو عملی رنگ میں لانے والے دو کلمے

۳۷۴، ۳۷۳ سور کی حرمت دائمی ہے

### شیعہ

۱۸۴ صحابہ کو کافر قرار دیتے ہیں

۱۸۰ تا ۱۷۸ حضرت علی کی طرف نفاق منسوب کرتے ہیں

۱۸۶، ۱۸۵ حضرت علی کے مقام کی تحقیر کرتے ہیں

۱۸۵ اہمات المؤمنین کو لعنت سے یاد کرتے ہیں

آنحضرت ﷺ کے روضہ کے ارد گرد دونوں خلفاء کی

۱۸۴ قبریں رہنے دینا ان کو سچا سمجھنے کی طرف اشارہ ہے

## ع-غ

### عذاب

۶۰ ڈرنے والے کے عذاب میں تاخیر ہو جاتی ہے

رجوع عذاب دنیوی کو ضرورتاً خیر میں ڈال دیتا ہے

۱۶۰ ح جب تک کوئی کافر یا منکر بے باک اور شوخ ہو کر اسباب

ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک اللہ تعذیب کے طور پر

۱۵۵ ح اس کو ہلاک نہیں کرتا

۳۵۶ تا ۳۵۳ قرآن کے اترنے کی ضرورت

۳۵۵ قرآن نے اپنی ضرورت پیش کی ہے

۳۵۹ قرآن وسطیٰ تعلیم دینے کے لیے آیا ہے

۳۶۱ قرآن تمام کمالات کا جامع ہے

۳۶۱، ۳۶۰ معارف کے بیان میں قرآن کا مقابلہ نہیں ہو سکتا

۳۶۱ توریت کی قرآن کے ساتھ مثال

۳۲۸، ۳۲۷ قرآن لعنتی قربانی پیش نہیں کرتا

۴۱ قرآن اصلاح کامل اور تزکیہ اتم کے لیے آیا ہے

۳۷۱ تا ۳۶۹ بنی نوع کی حق گزاری کے لیے تین درجے

۳۶۴، ۳۶۳ احکامات علمی رنگ میں بیان کرنا

۲۸۳ قرآن اور انجیل کی تعلیم کا موازنہ

۳۱۸ جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے

اس سوال کا جواب کہ قرآن نے خدا اور بندے کے تعلق محبت کے بارے میں کونسی آیتیں استعمال کی ہیں

۳۷۱ تا ۳۶۶ اس سوال کا جواب کہ قرآن نے حقیقی تعلیم پیش کی

۳۶۲ تو توریت اور انجیل اس سے کیوں خالی رہیں

۲۶۰ پادریوں کے قرآن پر بے جا اعتراضات

**کفارہ (نیز دیکھئے عیسائیت)**

۳۳۷، ۳۳۶ لعنتی قربانی گناہ سے روک نہیں سکتی

پولوس نے کہا ”یسوع کی قربانی پہلے گناہ کے لئے ہے اور یسوع دوبارہ مصلوب نہیں ہو سکتا“

۳۳۹ تا ۳۳۷

۳۳۶، ۳۳۵ حقیقی نجات کے لیے خدا کے ہو جائیں

۳۲۸، ۳۲۷ قرآن لعنتی قربانی پیش نہیں کرتا

۲۱۲ براہین احمدیہ میں ان کے فتنوں کی خبر دی

۵۰ لیکچرارام کی موت عیسائیوں کے لیے کھلا نشان ہے

۳۰ عیسائی پادریوں کے فتنہ کا ذکر براہین میں

۳۷۴، ۳۷۳ بے قیدی خدا سے دور لے جاتی ہے

۳۶۷ اسلام کے کلمہ سے چڑتے ہیں

۶۶ سعادت مند عیسائی اسلام میں داخل ہوں گے

۳۵۳ قرآن نے یہود نصاریٰ کا اختلاف دور کیا

۳۵۱ ان سے لڑائی کی ابتدا اسلام کی طرف سے نہیں ہوئی

۳۵۰ انجیل کو قائم کرتے تو آسمانی رزق بھی انہیں ملتا

۳۴۴، ۳۴۳ عیسائیوں کو قبولیت دعا کے مقابلہ کے لئے بلانا

۳۳۹، ۳۳۸ حواری مسیح گناہوں کے مرتکب ہوئے

۶۵ قدیم طبی کتب میں مرہم عیسیٰ کا ذکر موجود ہے

## ف-ق-ک-گ

### فتنہ

۱۲۶ فتنہ لفظ کی تعریف

۱۳۶ تا ۱۲۹ براہین میں تین فتنوں کا ذکر

**قرآن کریم**

۲۵۹ کوئی مذہب اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں

۳۴۴، ۳۴۱ قرآن میں اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی علامت

۳۴۷، ۳۴۶ قرآن میں استغفار دو معنی پر آیا ہے

۳۴۹، ۳۴۸ اسلام نے حقیقی توحید کی باریک تعلیم دی

۳۵۲ قرآن کے نزول کی ضرورت

۳۵۳ یہود و نصاریٰ کے اختلاف کو دور کیا

۳۷۱ تا ۳۶۹	انسان کا انسان سے محبت کرنا مجازی محبت ہے	۳۳۶	کیا کفارہ پر ایمان لانے والا گناہ سے بچ گیا ہے
۳۷۱ تا ۳۶۶	محبت الہی سے متعلقہ آیات		اگر نجابت کفارہ کے ذریعہ ملتی ہے تو اس کا ذکر پہلی کتب
	<b>محدث</b>	۳۳۲، ۳۳۳	میں ہونا چاہیے تھا
۵	محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے	۳۳۳	لعنت شیطان سے مخصوص ہے
	<b>مذہب</b>	۶۵، ۶۴	ملعون کسے کہتے ہیں
۲۶۱ تا ۲۵۷	کوئی مذہب اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں	۳۳۱	کفارہ کے عقیدہ کا شہتیر لعنت ہے
۲۶۲، ۲۵۶	سچے اور جھوٹے مذہب میں امتیاز		حضرت مسیح موعود کو کشفاً بتایا گیا کہ حضرت مسیح اس
۳۲۰	مذہب کا تصرف انسانی قومی پر کیا ہے؟	۲۷۳	عقیدہ سے متفرقت تھے
۲۵۷	مشرک کا نہ تعلیم والے مذاہب کے پھیلنے کی وجہ		<b>گناہ</b>
	<b>مرہم عیسیٰ</b>	۳۲۸	گناہ کسے کہتے ہیں
۶۵	قدیم طبی کتب میں مرہم عیسیٰ کا ذکر موجود ہے	۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸	گناہ سے بچنے کے تین طریق
	<b>مسجد مبارک</b>	۳۳۶	کیا کفارہ پر ایمان لانے والا گناہ سے بچ سکتا ہے
			<b>گوسالہ سامری</b>
۷۹	مبارک و مبارک و کل امر مبارک بیجعل فیہ	۱۲۱، ۱۲۰	اس کی عبادت کی وجہ سے قوم میں طاعون پھیلی
	<b>مسلمان</b>	۱۲۱، ۱۱۹	لیکھرام کا نام گوسالہ سامری رکھنے میں راز
۶۳	مسلمانوں کا کام		<b>ل-م-ن</b>
۲۶۵	مسلمانوں میں خونی مہدی کا تصور پایا جاتا ہے		<b>لعنت</b>
۱۶	لیکھرام کی پیشگوئی مسلمانوں کے لیے بھی نشان	۲۷۵، ۲۷۴	لعنت کا حقیقی مفہوم
	لیکھرام کی پیشگوئی ہندوؤں اور مسلمانوں کے	۳۳۳، ۳۳۱	کفارہ کے عقیدہ کا شہتیر لعنت ہے
۱۲	درمیان آسمانی فیصلہ	۶۴	ملعون کسے کہتے ہیں
۳۷۳، ۳۷۲	مسلمان کے لیے اس دنیا میں مشقت اٹھانا ہے		<b>محبت</b>
۲۲۸	مخالف علماء پر اتمام حجت	۳۲۹، ۳۲۷	محبت الہی گناہ کا حقیقی علاج ہے
	<b>مفتری</b>	ح ۳۶۸	خدا کی محبت سے مراد
۲۶۲، ۲۵۶	مفتری کو خدا ترقی نہیں دیتا		

۲۵۸ تا ۲۵۶	جھوٹے مدعی نبوت کو مہلت نہیں ملتی	مولوی	حضرت مسیح موعودؑ کو مولویت کے لفظ سے قدیم سے
	<b>نجات</b>		نفرت ہے
۳۳۷	مسئلہ نجات کے متعلق قرآنی ہدایت	۱۶۲	
۳۳۵ تا ۳۳۳	کفارہ نجات کا ذریعہ نہیں	۲۳۹، ۲۳۸	مخالف علماء پر اتمامِ حجت
۳۳۴	نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم		<b>مہدی</b>
	نجات کے بارے میں توریت اور قرآن کی تعلیم ایک	۲۶۶، ۲۶۵	مسلمانوں میں خونِ مہدی کا تصور پایا جاتا ہے
۳۳۶ تا ۳۳۴	جیسی ہے	۷	کوئی خونِ مہدی یا عازمی مسیح ظہور نہ کرے گا
۳۳۴	سچی پاکیزگی کے لیے اسلام کی تعلیم	۸۴	مہدی تلوار لے کر نہیں آئے گا
۳۳۶، ۳۳۵	حقیقی نجات کے لیے خدا کے ہو جائیں	۱۰	مہدی کی مخالفت پیشگوئیوں میں موجود ہے
۳۵۱ تا ۳۳۹	حقیقی توحید جس سے نجات ملے کیا ہے	۷۵	مہدی پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا
۱۵۷	اقرار لسانِ معاد کی نجات کے لئے شرط ہے		<b>نبوت</b>
	<b>وہی</b>		کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں
	<b>وفات مسیح</b> (نیز دیکھئے اسماء میں عیسیٰ کے تحت)	۲۵۶	جو بھیجا گیا ہے اس کو مرسل یا رسول ہی کہیں گے
	یا عیسیٰ انہی متوفیک کے الفاظ الہاماً حضرت	۵	محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے
	مسیح موعودؑ کے لیے۔ اس سے وفات مسیح کا ثبوت	۱۹۷	نبی ابتداء میں دکھ دیے جاتے ہیں
۶۵	انجیل سے مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت ہے	۳۵۷، ۳۵۷	نبی ضرورت کے وقت آئے
۶۶	مرہم عیسیٰ مسیح کا صلیب سے بچ جانے کا ثبوت	۳	خدا کا ذب کو نبیوں والی عزت نہیں دیتا
	<b>وید</b>	۲۵۸، ۲۵۷	جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا
	لیکھرام کی پیشگوئی سے ثابت ہوا کہ وید خدا کی طرف	۲۶۱	سچے نبی کیساتھ تائیدات کا سلسلہ
	سے نہیں ہیں	۱۱۱	نبوت کا بڑا ثبوت پیشگوئیاں ہیں
۱۲	<b>ہمدردی</b>		نبوت کے حقیقی معنوں میں رسول کریمؐ کے بعد نہ کوئی نیا
	انسان کا انسان سے ہمدردی کا تعلق ہوتا ہے	۵	نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا
۳۷۱ تا ۳۶۹	حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد مخلوق کی ہمدردی ہے		ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے
۲۵۳		۶، ۵	طور پر بند نہیں سمجھتے

۳۳۵ تا ۳۳۳	یہود کو کفارہ کی تعلیم نہیں دی گئی	ہندو مذہب
۲۱۲	یہود کے فتنہ کی خبر براہین میں موجود تھی	کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں
	قرآن پر وہ اعتراض کیے جن کو وہ خود توریت میں صحیح	۳۶۷
۲۶۰	مان چکے ہیں	اسلام کے کلمہ سے چڑتے ہیں
۴۹	یہود اور ہندو مکذیب میں ایک ہیں	۳۳۹
	حضرت عیسیٰ کے خلاف یہود کا فتنہ دو حصوں پر	لیکھرام کے قتل کے بعد مسیح موعود کو قتل کرنے کی سازش
ح ۴۵	مشتمل ہے	۲۷ تا ۳۴
	نصاری کے ساتھ یہود کے اختلاف کو قرآن نے	یہود سے مشابہت اختیار کی
۳۵۳	دور کیا	اخبارات میں بیانات دے کر حضرت مسیح موعود کے
۳۵۱	لڑائیوں میں ابتدا اسلام کی طرف سے نہیں ہوئی	۴۵ تا ۴۷ ح
۳۵۰	یہود توریت کو قائم کرتے تو آسمانی رزق بھی ملتا	خلاف حکومت کو فروخت کیا
۳۴۹، ۳۴۸	یہود میں حقیقی توحید کی تعلیم نہیں تھی	۵۰
۶	فقہیوں کی نظر میں حضرت عیسیٰ کا فر تھے	۵۰
۳۳۹	ہر قوم میں بعض فطرتاً بد اخلاق اور بعض نیک ہوتے ہیں	۶۱
		لیکھرام کے غم میں ہندو روئے
		۶۳
		ہندوؤں میں نفرت ایک بجل کی نشانی ہے
		۱۲
		لیکھرام کی پیشگوئی سے ثابت ہوا کہ وید خدا کی
		طرف سے نہیں ہیں
		یہودیت
		کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں



## اسماء

احمد الدین مستری بھیرہ	الف
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳	آدم علیہ السلام
احمد الدین مولوی امام مسجد نارندار ضلع لاہور	توحید کی تعلیم دی
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹	ابراہیم علیہ السلام
احمد الدین میاں قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ	ابراہیم سلیمان کمپنی مدراس
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
احمد الدین میاں ڈنگہ ضلع گجرات	ابوبکر رضی اللہ عنہ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷	ابولہب
احمد اللہ خان صاحب	احمد الدین حافظ خیاط ڈنگہ گجرات
احمد اللہ خان حافظ قادیان	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴	احمد الدین حافظ مولوی چک سکندر گجرات
احمد بیگ مرزا (والد محمدی بیگم)	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶
ان کی موت کی پیشگوئی پوری ہوئی ۷۲، ۳۶، ۳۵	احمد الدین حکیم سیالکوٹ
ان کے داماد کے زندہ رہنے کے حوالے سے ایک	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہیں تھے مگر چندہ دیا ۳۱۱
اعتراض کا جواب	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
احمد بیگ مرزا قادیان	احمد الدین ڈوری باف لاہور
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲
احمد جان صوفی رضی اللہ عنہ۔ لدھیانہ	احمد الدین شیخ ڈنگہ گجرات
مؤلف کتاب طب روحانی	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

۳۵۶	اسحق علیہ السلام حضرت اسلام احمد مستری۔ بھیرہ	۳۱۱	احمد حسین میاں ڈیرہ دون ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
۳۱۳	اسلمعلیل بیگ۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	۱۲۱	احمد خان سرسید ان کے رسالہ الدعا والاستجابة کا جواب
۳۰۳	اسلمعلیل شیخ امام مسجد۔ سیالکوٹ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۱۲۵ تا ۱۲۱	لیکھرام کی پیشگوئی کو بطور نمونہ دعائے مستجاب پیش کیا
۳۱۰	افتخار احمد لدھیانوی صاحبزادہ۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۵۷	حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو قسم کھانے کی دعوت دی حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو سخت صدمہ پہنچنے کی
۳۰۴	اکبر علی مرحوم ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۶	پیشگوئی فرمائی
۸۶	ان کے پوتے نے چندہ دیا اکبر علی شاہ۔ موجیانوالہ ضلع گجرات	۵۸	سرسید کو تبلیغ کرنے کی وجہ
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے الہ بخش چوہدری۔ سیالکوٹ		احمد علی شیخ چک بازید
۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا الہ بخش منشی۔ سیالکوٹ	۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا الہ دین صاحب بابو۔ راولپنڈی		احمد علی نمبردار چک وزیر ضلع گورداسپور
۳۱۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا الہی بخش میاں۔ گجرات	۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا اللہ بخش۔ سیالکوٹ		احمد منشی محرر پٹیالہ
۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	۳۱۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
			اختر لونی جنرل
			آپ نے نسکھوں کے خلاف نواب محمد علی خان کے
		۳۱۵	خاندان کی مدد کی
			ارشاد علی سید۔ ڈنگھ
		۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
			ارشاد علی سید۔ سیالکوٹ
		۳۰۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
			اسحق اسلمعلیل سیٹھ۔ بنگلور
		۸۵	چندہ دہندگان میں نام درج ہے

امام الدین پٹواری۔ ضلع گورداسپور	اللہ دتا۔ ریاست جموں
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴
امام الدین پٹواری۔ حلقہ لوچپ	اللہ دتا خان منشی۔ سیالکوٹ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے مگر چندہ دیا ۳۱۳	چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷
امام الدین صاحب دکاندار۔ تہہ غلام نبی	اللہ دتا صاحب جموں
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶
امام الدین شیخووال۔ قریب قادیان	اللہ دتا خلیفہ۔ دینانگر
چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵
امام الدین صاحب۔ سیکھوال	اللہ دتا شالباہ۔ بٹالہ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۲
امام الدین میاں۔ چک فیض اللہ گورداسپور	اللہ دتا ولد نور محمد کبہوہ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴
امیر الدین مولوی۔ محلہ خوجہ والہ گجرات	اللہ دیا کبہوہ۔ امرتسر
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹
امیر بخش شیخ۔ تہہ غلام نبی گورداسپور	اللہ دین۔ بٹھیاں ضلع گورداسپور
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶
امیر حسین سید۔ چک بازید	اللہ رکھا شال باہ۔ بٹالہ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۲
امیر شیخ تہہ غلام نبی۔ ضلع گورداسپور	اللہ ودھایا۔ پنڈی بٹھیاں
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴
امیر علی شاہ سید۔ سیالکوٹ	امام الدین۔ قادیان
چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳
	لکھنوام نے انہیں اپنا منصف مقرر کیا ۱۱۴



<p>بشارت میاں۔ منی پور چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴ اندر من مراد آبادی</p>
<p>بشمیر داس انکے حوالے سے پیشگوئی کہ مقدمہ میں اسے سزا ہوگی ۳۹ تا ۳۷</p>	<p>حضرت مسیح موعودؑ کے مقابل پر آنے سے اعراض کیا ۱۵ اور یاہ</p>
<p>بشیشو داس ایم آر اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ قتل کرنے کے حوالے سے لکھا ج ۲۵</p>	<p>اس کی بیوی کے حوالے سے حضرت داؤد پر الزام ۳۳۸ ایوب بیگ مرزا</p>
<p>حضرت بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ آپ کی پیدائش کی پیشگوئی بیان کی گئی جو پوری ہوئی ۳۶</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱ ڈا۔ پ۔ ت۔ باغ حسین میاں۔ بٹالہ</p>
<p>بوٹا بیگ مرزا۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۰</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶ بدھ</p>
<p>بوٹا۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۴</p>	<p>بڑھا۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴ برکت علی۔ بٹالہ</p>
<p>بوڑے خان ڈاکٹر۔ قصور چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۰ برکت علی پٹواری۔ چک فیض اللہ</p>
<p>پطرس (حواری) مسیح پر تین مرتبہ لعنت بھیجی ۳۳۷</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸ برکت علی شیخ دکاندار۔ چک فیض اللہ</p>
<p>پولوس ضرورت کے وقت مسیح نے قسم کھائی ۱۵۲</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸ حضرت برہان الدین جہلمی رضی اللہ عنہ</p>
<p>ان کے ایک فقرہ کا بیان جس سے کفارہ پر مزید اعتراضات پیدا ہوئے ۳۳۷ تا ۳۳۹</p>	<p>ملکہ کی اطاعت کے حوالے سے پنجابی میں تقریر کی ۲۸۸ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱</p>

## پیر بخش لدھیانہ

## جمال الدین شخوواں

- ۳۱۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے مگر چندہ دیا ۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
- پیلاطوس (فلسطین کارومی گورنر) جمال الدین کاتب۔ لاہور
- ۲۷۷ یہودیوں کے رعب سے بے گناہ یسوع کو نہ چھوڑا ۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
- اس پر کوئی وبال نہ آنا مسیح کے صلیب سے زندہ بچ جمال الدین میاں۔ سیکھوان گورداسپور
- ۳۵۴ جانے کا ثبوت ہے ۳۰۶ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- تاج الدین کلرک۔ لاہور جھنڈا بیگ مرزا۔ پیرووال گورداسپور
- ۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- تاج الدین طالب علم۔ لاہور چراغ الدین صاحب بابو۔ لیہ
- ۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
- تاج الدین نشی۔ لاہور چراغ شاہ سید۔ سیالکوٹ
- ۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
- ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- چراغ الدین شیخ۔ ریاست جموں چراغ الدین شیخ۔ ریاست جموں
- ۲۸۸ جمال الدین ۳۱۰ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات معمار۔ گورداسپور
- ۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۳۰۸ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- جمال الدین حکیم۔ قادیان چراغ الدین میاں۔ امرتسر
- ۳۰۹ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
- جمال الدین صاحب خواجہ۔ جموں چراغ علی صاحب۔ تمہ غلام نبی
- ۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
- جمال الدین صاحب خواجہ۔ لاہور چراغ علی شیخ۔ گورداسپور
- ۳۰۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

### خدا یار۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

نھیلت علی شاہ سید تھانیدار۔ ڈنگلہ ضلع گجرات

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

### خیر الدین۔ سیکھواں

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

ان کی والدہ نے بھی چندہ دیا ۳۱۲

### د۔ ڈ۔ ر۔ ز

### دالچی لالچی صاحب سیٹھ۔ بمبئی

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

### داؤد علیہ السلام حضرت

داؤد بادشاہ نبی اللہ کے ممالک مقبوضہ میں سے مسیح کے زمانہ

میں ایک گاؤں بھی باقی نہ رہا تھا ۲۷۲

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ کفارہ مسیح پر ایمان لائے

تھے پھر بھی قتل کے مرتکب ہوئے ۳۳۶

### دلپ سنگھ

ان کے بارے میں پیشگوئی پوری ہوئی ۳۷

### دیارام حکیم

لیکھرام کے خط میں ان کا ذکر ۱۱۳

### دیانند۔ پنڈت۔ بانی آریہ سماج

اس نے اس ملک میں شرارتیں پھیلائیں ۱۲

### حضرت حامد علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

### سید حسام الدین صاحب حکیم۔ سیالکوٹ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

### حسن الدین مستری۔ سیالکوٹ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹

### حسن خان صاحب۔ کپورتھلہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

### حسین بخش صاحب

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

### حسین بخش شیخ خیاط۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴

### حیات خان سردار رنج

ایک مقدمہ میں آپ کی مخلصی کی پیشگوئی کی گئی ۳۶

### خادم حسین مولوی۔ راولپنڈی

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

### خان ملک مولوی۔ جہلم

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

### خدا بخش مرزا (اتالیق نواب صاحب مالیر کوٹلہ)

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

### خدا بخش میاں خیاط۔ گجرات

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵

۶۴	دہریت بجل اور تعصب کی بدبو چھوڑ گئے ہیں
۳۹	اس کی موت کی خبر حضرت مسیح موعودؑ کو بتادی گئی
	<b>دین محمد حکیم طالب علم۔ قادیان</b>
۳۰۹	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>دین محمد شیخ۔ لاہور</b>
۳۰۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>دین محمد۔ قادیان</b>
۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>دین محمد مولوی</b>
۱۱۳	حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام لیکھرام کے پاس لے گئے
	<b>ڈگلس ایم ڈبلیو ڈبلیو کیشنر ضلع گورداسپور</b>
	حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ڈاکٹر کلارک والا مقدمہ خارج کیا
	<b>رام چندر راجہ</b>
۲۷	بڑے ادتار تھے
	<b>رجب الدین خلیفہ۔ لاہور</b>
۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>رحمت اللہ حافظ۔ کرن پور</b>
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
	<b>رحمت اللہ شیخ۔</b>
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>رحیم بخش شانہ گر۔ جہلم</b>
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>رحیم بخش محرر۔ سنگرور</b>
۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
	<b>رستم علی منشی۔ گورداسپور</b>
۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>رسول بیگ مرزا۔ گورداسپور</b>
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>رشید احمد گنگوہی</b>
۵۷	پیشگوئیوں کے حوالے سے قسم کھانے کی دعوت
	<b>رشید الدین صاحب خلیفہ</b>
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
	<b>رکن الدین احمد صاحب شاہ</b>
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
	<b>روڑا صاحب منشی۔ کپورتھلہ</b>
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	<b>روشن دین۔ بھیرہ</b>
۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۶۷	زین الدین ابراہیم۔ بمبئی
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
	<b>س۔ ش</b>
	<b>سراج الدین</b>
۳۷۴ تا ۳۳۵	آپ کے چار سوالوں کے جوابات
	قادیان آئے اور عیسائی سے مسلمان بن گئے اور
۳۳۸	پھر دوبارہ عیسائی ہو گئے
	<b>سراج الحق صاحب جمالی نعمانی حضرت</b>
	حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ گمناہی اور شہرت کے گواہ ۷۷۴ ح

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

شرف الدین کوٹلہ فقیر۔ جہلم

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳

شرف دین۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴

شریعت لالہ۔ قادیان ۱۱۷

ان کے بھائی کے حوالے سے ایک پیشگوئی ۳۷ تا ۳۹ ح

شریعت کے واقعہ میں مبالغہ نہیں ۳۹ ح

دق کے مرض میں مبتلا ہوا پھر دعا سے ٹھیک ہوا ۶۲

شریف احمد رضی اللہ عنہ حضرت صاحبزادہ

پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوئے ۳۷

شمس الدین محمد ابراہیم۔ بمبئی

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

شہاب الدین شمس الدین۔ بمبئی

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

شہاب الدین دکاندار۔ تھہ غلام نبی

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

شہادت علیہ السلام ۳۵۶

شیر علی رضی اللہ عنہ حضرت

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

شیر علی شیخ۔ تھہ غلام نبی

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات جمع کرنے کی طرف توجہ ۱۲۸ ح

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

سرور خان جمعدار۔ منی پور۔ آسام

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

سعد اللہ نو مسلم۔ لدھیانوی

۹ پیشگوئی کو مخفی کرنا چاہتا تھا

سلطان احمد میاں۔ گجرات

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

سلطان بخش۔ گورداسپور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹

سلطان محمد۔ بکرالہ ضلع جہلم

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹

سلطان محمود مولوی۔ مدراس

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

سلطان میاں۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۰۲

سمند خان صاحب سردار۔ جموں

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

شاد بیخان صاحب۔ سیالکوٹ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۲

شاہدین اسٹیشن ماسٹر دینہ۔ جہلم

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

شیر علی شیخ - چک بازید گورداسپور

۳۰۸ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

شیر علی - لاہور

۳۰۶ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

شیر محمد بکھر

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

شیر محمد خان - لاہور

۳۰۳ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

شیر محمد مولوی - شاہپور

۳۱۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا

ص - ض - ط - ظ

صاحب دین میاں - کھاریاں

۳۱۳ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے مگر چندہ دیا

صادق حسین میاں - پٹیالہ

۳۰۸ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

صالح محمد حاجی اللہ رکھاسیٹھ - مدراس

۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

صدر الدین - قادیان

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

ضیاء الدین صاحب قاضی - قاضی کوٹ

۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

ظفر احمد نشی - کپورتھلہ

۳۰۵ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

ظہور احمد شیخ - امرتسر

۳۰۵ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

ظہور علی مرحوم شیخ

۸۵ ان کے بچوں کی طرف سے چندہ

ع - غ

عالم دین میاں - بھیرہ

۳۱۳ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا

عالم شاہ سید - جہلم

۳۰۹ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

عباد اللہ ڈاکٹر

۳۲۴ محمود کی آئین کو طبع کرایا

عباد اللہ شیخ - پٹیالہ

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

عبادت علی شاہ - ڈوڈھ ضلع گورداسپور

۳۰۷ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

عبداللہ طالب علم - لاہور

۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

عبداللہ آتھم

آتھم کی پیشگوئی کے حوالے سے عیسائی فتنہ کا ذکر

۲۱۲، ۵۳، ۵۲، ۳۰ ح

براہین میں موجود ہے

۶۰ تا ۵۰ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو گئی

۱۲۷ ح پیشگوئی میں رجوع کی شرط موجود تھی

۲۰۷ آتھم نے رجوع کر لیا تھا

۳۰۲	عبداللہ شیخ - لاہور	۲۱،۲۰	رجوع کا ثبوت
۳۰۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۱۵۶	الہام میں رجوع کی شرط میں اس کی فطرتی خاصیت کی طرف اشارہ ہے
۳۰۲	عبداللہ - قادیان	۲۱۰	ڈرنے کی وجہ سے موت میں تاخیر ڈال دی گئی
۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۲۲،۲۱	پیشگوئی تین طور سے پوری ہوئی
۱۶۳	عبداللہ مولوی - ٹھٹھہ شیر کا ضلع منگمری	۹	آہتمم کی پیشگوئی چار پہلو سے پوری ہوئی
۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۱۱	آہتمم کو دو طور کی موت دی گئی
۱۶۳	عبداللہ مولوی عربی پروفیسر	۱۵۱	آہتمم کے معاملہ میں خدا کی جمالی صفات کا نمونہ
۳۱۰	عبداللہ میاں سنوری - پٹیالہ	۱۵۰ تا ۱۶۳ ح	آہتمم کے حالات خلاصہ بیان کیے گئے
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۷	پیشگوئی میں عظیم الشان غیب کی خبر
۳۰۸	عبداللہ میاں - تھہ غلام نبی	۷ تا ۶	پیشگوئی بطور نشان ظاہر ہو کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان بنی
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۷	ڈرنے والے دل کے لئے عذاب کی پیشگوئی میں تاخیر ہو جاتی ہے
۳۱۴	عبداللہ ولد خلیفہ رجب دین - لاہور	۶۰	اکسانے کے باوجود نانش نہ کر کے پیشگوئی کو سچا ثابت کر دیا
۲۰۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۵۳، ۱۴۷ ح	پیشگوئی کی تکذیب کی بڑی وجہ اسلام کی ذلت ظاہر کرنا
۱۷۲	حضرت مسیح موعود پر الزام لگائے	۲۱۰	یاقرد غزنی ابن آتم سل عشیرتہ
۲۱۹	حضرت مسیح موعود کی طرف سے دعوت مبالغہ پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے کے حوالے سے قسم کھانے کی دعوت	۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۵۷	عبداللہ الحق شیخ - لدھیانہ	۳۱۰	عبداللہ خان - ہریانہ ضلع ہوشیار پور
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۳۱	عبداللہ الحق غزنوی	۸۷	عبداللہ سوداگر - لاہور
۱۶۴ تا ۱۶۱	اس نے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے میں پیش قدمی کی	۸۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۱۶۴ تا ۱۶۱	عربی دانی کے حوالے سے حضرت مسیح موعود پر الزام	۸۷	عبداللہ شیخ - پٹیالہ
			چندہ دہندگان میں نام درج ہے

حضرت مسیح موعودؑ پر جھوٹے الزامات لگائے ۱۷۵، ۱۷۴	۲۰۴
اس نے تکبر کیا	۲۰۰
گالیاں دیتا ہے مگر مباحثہ نہیں کرتا	۲۱۰
یا فرد غزنی این آتم سل عشیرتہ	۱۶۴ تا ۱۵۰
ہل مات او تلفیہ حیا بین احباب	۸۵
اس کے شائع کردہ اشتہار کا جواب	۳۰۳
عبدالحمق کراچی والا لدھیانہ	۳۱۲
عبدالحمق لاہوری	۸۷
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں نہ حاضر تھے مگر چندہ دیا	۳۰۶
عبدالحکیم خان ڈاکٹر۔ پیٹالہ	۳۰۵
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے لیکن چندہ دیا	۳۰۶
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۳
عبدالحمید طالب علم۔ پیٹالہ	۸۵
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۵
عبدالخالق۔ امرتسر	۸۷
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۴
عبدالخالق میاں۔ لدھیانہ	۸۵
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۵
عبدالرحمن صاحب حافظ۔ لیہ	۸۶
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۴
عبدالرحمن خیاط۔ قادیان	۸۵
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۹
عبدالرحمن سیٹھ مدراسی	۸۷
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۱۲
آپ نے صحابہ کے رنگ میں محبت پیدا کر لی	
عبدالرحمن شیخ۔ قادیان	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحمن ششی صاحب۔ لاہور	
مہمان خانہ و چاہ کی تیاری میں چندہ دیا	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحمن مولوی۔ جہلم	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحمن نو مسلم جاندھری	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحیم حافظ۔ پٹالہ	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحیم شیخ۔ کپورتھلہ	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحیم شیخ نو مسلم۔ قادیان	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالرحیم ملا غزنی	
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	
ان کی اہلیہ نے بھی چندہ دیا	
عبدالرحیم ششی۔ تارگھر منی پور	
چندہ دہندگان میں نام درج ہے	
عبدالرشید۔ سیدوالا	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	
عبدالصمد۔ جہلم	
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے مگر چندہ دیا	



۲۸۸	حضرت عبدالکریم رضی اللہ عنہ صاحب سیالکوٹی ملکہ کی اطاعت کے بارے میں تقریر کی	۸۷	عبدالصمد شیخ معلم سنوری چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۸۵	عبدالعزیز پٹواری شیخ خواں چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۸۷	ان کی والدہ کی طرف سے چندہ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ سیالکوٹ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۹	عبدالحمید۔ کپورتھلہ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۸۷	ان کی اہلیہ نے بھی چندہ دیا عبدالعزیز خان۔ راولپنڈی ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۳	عبدالحمید۔ لاہور ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۵	عبدالعزیز سید۔ انبالہ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۲۱۹	حضرت مسیح موعود کی طرف سے دعوت مبالغہ عزیز اللہ منشی سرہندی پوسٹ ماسٹر نادون ضلع کانگڑہ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۱۰	عبدالعزیز شیخ۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۸۷	عزیز اللہ صاحب نادون ضلع کانگڑہ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے مگر چندہ دیا	۳۰۳	عبدالعزیز منشی۔ بلب گڈہ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۱۲	عصمت اللہ مستری۔ لدھیانہ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۹	عبدالعزیز منشی۔ سیالکوٹ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۵	عطا محمد بابو۔ سیالکوٹ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۴	عبدالعزیز میاں۔ قادیان ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۸۷	عطا محمد صاحب شیخ۔ چک بازید گورداسپور چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۸	عبدالعزیز میاں۔ محرم۔ دہلی ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۸۶	عطا محمد مرزا داواگرامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳۱۰	عبدالغفار مستری چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۲۵۶	۲۵۶	۸۷	۸۷

## عظیم بخش حافظ

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

علم الدین مولوی۔ نارووال

۳۱۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا

علم الدین میاں۔ گجرات

۳۰۷ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

جامع فضائل

۱۸۲

آپ نے آنحضرت ﷺ کے روضہ کے اردگرد دونوں خلفاء

کی قبریں رہنے دیں گویا وہ ان کو سچا سمجھتے تھے

۱۸۴ شیعہ حضرت علیؑ کے مقام کی تحقیر کرتے ہیں

۱۸۶، ۱۸۵ شیعہ آپ کی طرف نفاق منسوب کرتے ہیں

۱۸۰ تا ۱۷۸ علی احمد حافظ۔ لاہور

۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

علی خواجہ قاضی۔ لدھیانہ

۳۰۵ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

علی گوہر خان۔ جالندھر

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

۳۱۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا

علی محمد طالب علم۔ لاہور

۳۰۲ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۸۰

عمر چوکیدار۔ چک بازید ضلع گورداسپور

۳۰۸ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

## عمر الدین صاحب مستری جموں

۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

عنایت اللہ صاحب

۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

عنایت علی شاہ سید۔ لدھیانہ

۳۱۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے اور چندہ دیا

عید اولہ شادی۔ قادیان

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

عیسیٰ علیہ السلام

۲۷۳، ۲۷۲ خدا کے نہایت نیک بندوں میں سے ہیں

۳۷۱ آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے

حضرت مسیح موعودؑ پر کشفاً ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح

کفارہ اور تثلیث کے عقائد سے متنفر ہیں

۳۵۴، ۳۵۳ مسیح صلیب سے بچ گئے تھے

اللہ نے آپ کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت سے بری کیا

۴۴، ۴۳ یہودی آپ کو مصلوب نہ کر سکے

۲۷۸، ۲۷۷ یسوع کی بریت کے تین ذرائع

۶ یہودی فقیہوں کی نظر میں آپ کافر تھے

۱۵۲ ضرورت کے وقت آپ نے قسم بھی کھائی

۴۸ ح باعینسی انی متوفیک سے وفات مسیح کا ثبوت

۴۵ ح حضرت عیسیٰ کے خلاف یہود کے فتنہ کے دو حصے

۴۹ ایلی ایلی لما سبقتنی

مسیح سے بڑھ کر بانی اسلام نے محبت اور قربانی کے مشن

۳۲۸، ۳۲۷ کو ظاہر کیا

## غلام احمد مرزا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

### بعثت

۲۵۶	آپ کو عربی زبان میں اعجازی بلاغت و فصاحت
۲۵۳	آپ کو مقصد
ح ۷	کس لیے مامور ہوئے
۴۳، ۴۲	آپ کے ہاتھ سے اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا
۴۸ تا ۴۳	آپ کا نام عیسیٰ رکھنے میں حکمت
۱۶۷	مجھے فیص خلافت دیا گیا ہے (مسح موعود)
ح ۴۲	آپ کے الہامات میں بکثرت نبی اور رسول کے لفظ موجود ہیں
۵	آپ کو بکثرت نشانات خدا کی طرف سے ملے
۷۷	حجة الله القادر
۲۳۶	آپ کی تلوار دروغلوئی کی جز کاٹ دیتی ہے
۳۵۰	قرآنی حقائق کو سمجھنے میں آپ کو ہر روح پر غلبہ دیا گیا ہے
۷۷، ۷۶	خدا کا آپ پر اپنی رضا مندی ظاہر کرنا
۳۰، ۲۹	ہر ایک نوع انسان سے آپ کو ہمدردی ہے
۱۷۸	یک دفعہ نور آپ کے دل پر ڈالا گیا
۸۳	چودہویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو زمین پر پھیلا دیا
۲۶۶، ۲۶۵	خونی مہدی کے عقیدہ کا رد
۲۶۲	آپ نے جہاد کے مسئلہ کی اصلاح کی
۸۴	یہ خونریزی کا زمانہ نہیں
۷۳	بلند مراتب والے سچے دل سے آپ کی تعریف کریں گے
۱۶۲	آپ کو مولویت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے
۱۶۴، ۱۶۳	فصح و بلیغ عربی لکھنے کا چیلنج

## اعجاز و صداقت

۴۰، ۳۹	دی گئی
۱۶۲	آپ کو فصاحت بطور اعجاز دی گئی
۲۲۳ تا ۲۲۱	انسی صدوق مصلح متردم
۶۰، ۵۹	اگر یہ انسان کا فعل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا
۳	خدا کا کذب کو پاک نبیوں والی عزت نہیں دیتا
ح ۴۲	مسح موعود کے وقت تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی
ح ۴۲	مگر اسلام۔ اس حدیث کا مطلب
۱۰۴ تا ۸۸	خواجہ غلام فرید کے خطوط جن میں آپ کی تصدیق کی گئی ہے
۲۵۸، ۲۵۷	خدا جھوٹے کو مہلت نہیں دیتا
۳۷، ۳۴، ۳۳، ۳۲	عیسائیوں کو مقابلہ کی دعوت
۳۵۰	مومن کی نشانیاں
۸۲، ۸۱	آپ کے خوارق پانچ ہزار کے قریب ہیں
	آپ کو ایسی نعمتیں دی جائیں گی جو مومنوں کے لئے نشان ہوگی
۶۶	نشان ہوگی
۶۶	خدا کا قول اور فعل بطور نشان عطا ہوا
۱۴۸، ۱۴۷	آپ کی صداقت میں ایک مجزوب کی گواہی
۱۶۰	خسوف و کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا
۲۷۳	میری توجہ سے کشفاً حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہو سکتی ہے
	<b>پیشگوئیاں</b>
	جو پیشگوئی خدا کے نام پر کی جائے اور پوری ہو جائے
۱۱۲	وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے
	آدم، مریم اور احمد ناموں سے تین واقعات آئندہ کی طرف اشارہ ہے
۷۶	کی طرف اشارہ ہے

ہندواخباروں کا آپ کے خلاف پراپیگنڈہ ۲۷ تا ۲۵ ح

پیشگوئیوں کے حوالے سے مخالفوں کو قسم کھانے کی دعوت ۵۷

اپنی پیشگوئیوں کے بیان میں اگر میں نے کمی بیشی کی ہے تو اس کی سزا

مجھے بھگتنی پڑے گی والا مذہب کو خدا بے سزا نہیں چھوڑے گا ۶۳

یا عیسیٰ انہی متوفیک الہام کا پورا ہونا ۲۳

### مخالفت

آپ کی مخالفت کا ذکر بطور پیشگوئی موجود تھا ۷۱

احادیث میں مہدی کی مخالفت کا ذکر ۱۰

تین موقعوں پر تین فتنے برپا ہوئے ۱۳۶ تا ۱۲۶

خدا کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی ۸۲، ۸۱

مجھ کو کافر کہنا آسان نہیں ۶

مخالفوں کے لیے ایک نشان ۱۸۷، ۱۸۷

آپ کے مخالف یہودی بجائے ہندو ہیں ۲۳ ح

مولوی محمد حسین کو انعامی چیلنج ۱۳۷ تا ۱۳۱

مقدمہ کلارک میں آپ کی بریت ہوئی ۲۱

عبدالحق غزنوی کے مخالفانہ اشتہار کا جواب ۱۶۴ تا ۱۵۰

مخالف علماء پر اتمام حجت ۲۴۸، ۲۴۹

### اصحاب

ایک نشان یہ ملا کہ جانثار کرنے والے اصحاب طے ۱۷۰

ہماری جماعت میں نہایت نیک چلن لوگ ہیں ۲۷

زیادہ تر تو تعلیم یافتہ رجوع کرنے والے ہیں ۱۸

آپ کی تحریروں کو محفوظ رکھنے کی طرف صحابہ کی توجہ ۱۳۸ ح

### متفرق

قیصرہ کی حکومت کا شکر یہ ادا کرنا ۲۸۲ تا ۲۸۴

قیصرہ ہند کو اپنے دعوے کی تصدیق کے لیے ایک سال

تک نشان دکھلانے کا وعدہ ۲۷ ح

آنحضرت کی نبوت کے اثبات کے لئے آپ کی

پیشگوئیاں دکھلائیں ۱۶۲

آپ کی تائید میں ظاہر ہونے والی پیشگوئیاں ۸۱ تا ۳۵

تعرف بین الناس ۷۴

آپ کی مجلس میں لوگوں کے بکثرت آنے کی پیشگوئی ۷۳

رجوع خلق کی پیشگوئی آپ کے حق میں پوری ہوئی ۴۲

اپنی عمر کے بارے میں پیشگوئی ۸۱

ینقطع اباءک ویبدء منک اس پیشگوئی میں

آپ سے دو وعدے ۷۴

اس عاجز کو مفسد ٹھہرانے کی پیشگوئی ۷۵

عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیتے ۶۶

بطور پیشگوئی ظاہر ہونے والے نشان ۷۷ تا ۷۱

آپ کی تائید میں آہٹم اور لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہوئی ۱۹ تا ۱۹

آہٹم کی پیشگوئی چار پہلو سے پوری ہوئی ۹ ح

لیکھرام کی متعلق اشتہار شائع کیا ۱۶ تا ۱۴

لیکھرام کو مقابل پر پیشگوئی کرنے کی دعوت ۱۷

عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کرنے کی وجہ ۵۸

نہایت رعناک تصویر والا کشف ۷۷

آپ کے اور لیکھرام کے درمیان طے ہونے والا

معاہدہ ۱۱۸، ۱۱۷

لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہونے سے درد بھی اور خوشی بھی ۲۸، ۲۹

واقعہ لیکھرام کے بعد ایک گروہ کا جماعت کے ساتھ

شامل ہونے کی پیشگوئی ۶۱، ۶۲

غلام فرید صاحب چشتی سجادہ نشین چاچڑاں شریف  
حضرت مسیح موعودؑ کی ان سے خط و کتابت ہوئی ان  
کے تین خطوط کا متن

۱۰۲ تا ۸۸

غلام قادر صاحب تمہ غلام نبی

۸۶

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام قادر۔ قادیان

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۴

غلام محمد صاحب امرتسر

۸۶

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام محمد بابو۔ لدھیانہ

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں نہ حاضر تھے لیکن چندہ دیا

۳۱۳

غلام محمد۔ ڈیرہ بابا نانک

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۴

غلام محمد شیخ۔ امرتسر

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۰

غلام محمد شیخ طالب علم۔ جالندھر

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۶

غلام محمد طالب علم۔ امرتسر

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۷

غلام محمد ماسٹر۔ سیالکوٹ

۸۷

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۶

غلام محمد میاں۔ لاہور

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۲

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۱

کشف کے ذریعے یسوع سے ملنے والا پیغام

۲۷۶ تا ۲۷۴

قیصرہ ہند کو پہنچایا

۵۸

آپ کا سر سید احمد خان کو تبلیغ کرنے کی وجہ

غلام احمد شیخ۔ سیالکوٹ

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۰

غلام الہی مستری۔ بھیرہ

۸۷

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام حسین صاحب۔ دینہ

۸۶

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام حسین قاضی بھیروی

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۲

غلام حسین لکھ زئی۔ بٹالہ

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۰

غلام حسین میاں نان بابی ڈیرہ حضرت اقدس

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۰۷

غلام حیدر نشی۔ نارووال

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں نہ حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۰

غلام رسول خان۔ غازی پور

۸۷

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام رسول صاحب سوداگر کلکتہ

۸۶

چندہ دہندگان میں نام درج ہے

غلام غوث۔ قادیان

ڈاکٹر جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

۳۱۴

## ف-ق

فتح دین چوہدری۔ سیالکوٹ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۲

فتح دین کہار۔ ڈلہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴

فتح محمد خان۔ بزداریہ ڈیرہ غازی خان

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

فرعون

یہودیوں کو چار سو برس تک غلام بنا کر رکھا ۳۶۲

فضل احمد حافظ۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے اور چندہ دیا ۳۰۲

فضل احمد صاحب مفتی۔ جموں

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

فضل الہی حکیم۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱

فضل الہی شیخ چٹھی رسان۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹

فضل الہی صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸

فضل الدین حکیم۔ بھیرہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱

غلام محی الدین بابو۔ جالندھر

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

غلام محی الدین تاجر چوب۔ سیالکوٹ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴

غلام محی الدین حافظ۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

غلام محی الدین طالب علم۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

غلام محی الدین۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

غلام محی الدین مولوی مدرس نور محل

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

غلام مرتضیٰ مرزا

والد گرامی حضرت مسیح موعودؑ ۲۵۶

دربار گورنری میں کرسی نشین تھے ۲۷۰

گورنمنٹ انگریزی کی نظر میں وفادار ۴

غلام مصطفیٰ مولوی۔ پٹالہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے اور چندہ دیا ۳۱۱

غلام نبی شیخ۔ راولپنڈی

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے اور چندہ دیا ۳۱۱

غلام نبی عرف نبی بخش۔ فیض اللہ چک

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳

غلام نبی گورداسپورہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸

فقیر محمد۔ فیض اللہ چک۔ گورداسپور	فضل الدین زرگر۔ سیالکوٹ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴	۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
فقیر محمد مجذوب۔ سیالکوٹ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱
حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت میں گواہی دی ۱۴۸، ۱۴۷	فضل الدین صاحب قاضی
فقیر میاں دروی باف چک فیض اللہ	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	فضل الدین صاحب قاضی کوٹ
فنڈل پادری مصنف میزان الحق	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
قرآن کے نزول کے زمانہ میں یہود و نصاریٰ کا چال	فضل الدین مولوی۔ خوشاب
چلن بگڑا ہوا تھا (مصنف کا اعتراف) ۲۵۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱
فیاض علی میاں۔ کپورتھلہ	فضل الدین مولوی کھاریاں گجرات
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۰۱
فیروز الدین شیخ۔ چک بازید گورداسپور	مرزا فضل بیگ صاحب۔ قصور
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
فیض اللہ شیخ۔ ریاست ناہ	۳۲۵ فضل دین
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۰۳	فضل دین صاحب بھیروی حکیم
فیض علی پیر۔ منی پور	۸۵ ان کی اہلیہ نے چندہ دیا
۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	فضل کریم شیخ عطار۔ سیالکوٹ
فیض قادر ڈاکٹر۔ بنالہ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵	فضل کریم صاحب عطار۔ جموں
فیض محمد نجار۔ سیالکوٹ	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹	فقیر جمال الدین۔ سیدوالانگٹھری
قادر بخش لدھیانہ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸
۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	فقیر علی شیخ۔ تھہ غلام نبی۔ گورداسپور
	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶

## قربان علی مستری۔ کلکتہ

۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

## قطب الدین صاحب مولوی۔ ضلع جہلم

۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

## قیصر روم ثالث

موحد عیسائی اور تثلیث کے ماننے والے عیسائیوں

۲۷۹،۲۷۸ کے درمیان مباحثہ کروایا

## قیصر ہند (نیز دیکھئے وکٹوریہ ملکہ برطانیہ)

۲۹۸ تا ۲۸۵ گورنمنٹ کی شکرگزاری میں دعائیہ اجلاس

۲۷۵ انتظامی امور کے حوالے سے ملکہ کی تعریف

۲۷۵،۲۷۴ عیسائی عقائد کو درست کرنے کی درخواست

۲۶۷،۲۶۶ قیصر ہند کے لئے دعا

۲۵۳ آپ کی خدمت میں ایک نوشتہ ہدیہ شکرگزاری تحریر کیا گیا

## ک۔گ

## کرشن راجہ

۲۷ بڑے اوتار تھے

## کرم الہی منشی

۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے

## کشن سنگھ

۱۱۳ لکھنؤ ام کے خطوط میں اس کا ذکر

## کھیون خواجہ۔ قادیان

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

## گلاب الدین صاحب منشی رہتاسی

۸۵،۸۴ ان کی نظم کا ذکر

## گل محمد مرزا۔ قادیان

۲۵۶ پڑا دادا گرامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۷۰ اپنی ریاست میں خود مختار رئیس تھے

## لبھا ڈوگر کارا

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

## لبھو

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

## لسو۔ قادیان

۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا

## لکھرام

۱۳ وعدنی ربی واستنجاہ دعائی

۱۶ تا ۱۳ لکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۹ تا ۱۶ اس اعتراض کا جواب کہ لکھرام کی پیشگوئی مفید نہیں

۱۹ تا ۱۶ پیشگوئی حضرت محمد ﷺ کی عزت ظاہر کرنے کے

## لیے ہوئی

۲۵ ہلاکت کی تاریخ تک بتادی گئی

ح ۱۲۵ چھ مارچ کودن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا

۲۹،۲۸ پیشگوئی پوری ہونے سے درد بھی ہوا اور خوشی بھی

۲۹ شبہ دور کرنے کے لئے قسم کھانے کی دعوت

ح ۴۶ الہام میں اس کا نام عجل رکھا گیا

۷۸،۷۷ لکھرام کو عجل سے نسبت دینے کی وجہ

۱۲۱،۱۱۹ لکھرام کا نام گوسالہ سامری رکھنے میں راز

۱۱۱،۱۱۰ پیشگوئی کی تکذیب اسلام کی تکذیب ہے

۱۱۰ لکھرام نے خود نشان دکھانے کی شرط لکھی تھی



۵۶، ۷۱ تا ۶۷	پیشگوئی لیکھرام بطور نشان ظاہر ہوئی	۱۰۷	پیشگوئی اسلام اور آریوں کے صدق و کذب کا معیار ہے
۶۱	ہندو اور آریہ لیکھرام کے غم میں روئے	۵۳	براہین میں مذکور تین فتنوں میں سے ایک فتنہ
۱۲۹	لیکھرام تمام آریوں کو مار گیا	۵۰	پیشگوئی کے متعلق سترہ برس قبل خبر دی گئی
۱۶	پیشگوئی مسلمانوں کے لیے بھی نشان ہے	۵۰	لیکھرام کی موت ایک کھلا نشان
	لیکھرام کی نسبت دوسری پیشگوئی کرامات الصادقین		عیسائیوں کے اس اعتراض کا جواب کہ لیکھرام کے
۱۱۹	میں درج ہے	ح ۳۸	مرنے کو ہندو ذلت کی نظر سے نہیں دیکھتے
۱۱۸، ۱۱۷	لیکھرام کے ساتھ طے ہونے والے معاہدے کی تفصیل		بعض اخباروں نے لیکھرام کے قتل کی وجہ ایک عورت
ح ۱۱۵	لیکھرام نے فیصلہ خود خیر الما کرین کی طرف منسوب کیا	ح ۳۸، ح ۳۳، ۳۲	بتایا
ح ۱۱۴	لیکھرام کا عربی سے نابلد ہونے کا ایک ثبوت	۳۴	لیکھرام حق کے اظہار کا فدیہ تھا
۱۱۸ تا ۱۱۳	پیشگوئی سے پہلے ہونے والی خط و کتابت کا بیان		اس اعتراض کا جواب کہ لیکھرام کو کسی مرید کے ذریعے مروا
۵۴	مارٹن کلارک ڈاکٹر	۲۷ تا ۲۵	دیا ہے
	حضرت محمد ﷺ	۱۱	واقعہ لیکھرام ایک فتح عظیم
۱۲	خدا کے پاک رسول		لیکھرام کی پیشگوئی سے آریوں کا جھوٹا اور اسلام کا سچا
۳۷۲	آپ ایک نور تھے	۱۲	ہونا ثابت ہوتا ہے
۳۵۷	آپ کی قوت قدسی تمام نبیوں سے اول درجہ پر ہے	۱۹	لیکھرام کی ہلاکت کا حتمی اعلان کر دیا گیا تھا
۳۵۸، ۳۵۷	آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے	۱۶ تا ۱۴	پیشگوئی کے اشتہار کی اشاعت
۳۶۵	آپ کے زمانہ میں یہود حقیقی توحید پر عمل پیرا نہ تھے	۱۸۷، ۱۸۶	مخالفوں کے لیے ایک نشان
۸۲	آپ کے وجود سے تمام انبیاء کا وجود ثابت ہوا	۱۵۱	لیکھرام کی ہلاکت میں خدا کی جلالی صفات کا نمونہ دکھایا گیا
۱۶	آپ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے لیکھرام ہلاک ہوا	۱۳۶ تا ۱۲۶	فتنہ لیکھرام کا ذکر براہین احمدیہ میں مذکور تھا
۱۹	لیکھرام کی ہلاکت آپ کی عزت ظاہر کرنے کیلئے تھی	۱۲۲، ۱۲۱	برکات الدعا کے ٹائٹل پر پیشگوئی
۳۲۸ تا ۳۲۷	مسح سے بڑھ کر محبت اور قربانی کو ظاہر کیا	۱۲۳ تا ۱۲۱	لیکھرام کا قتل ہونا مقدر تھا
	آپ کے اثبات نبوت کے لیے خدا نے پیشگوئیاں		الاے دشمن نادان و بے راہ بترس از تیغ بران محمد ۱۲۳، ۱۲۲
۱۶۲	دکھلائیں	ح ۶۹، ۶۸	لیکھرام کی موت کے متعلق تفصیل بتادی گئی تھیں
۳۶۴	لڑائیوں کا حکم کیوں دیا گیا	۱۲۱ تا ۱۱۹، ۶۸	گوسالہ سامری کے الفاظ اختیار کرنے میں حکمت

۳۰۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد ابراہیم - سنور پٹیالہ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳
	محمد اکبر خان سنوری - پٹیالہ	محمد ابراہیم منشی تاجر - لدھیانہ	
۳۰۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵	
	محمد اکرم صاحب مولوی جموں	محمد احسن امروہی صاحب سید	
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۸۵
	محمد الدین اپیل نوٹس - سیالکوٹ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۰۱	
۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد اسماعیل صاحب - امرتسر	
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۸۶
	محمد الدین پٹواری - ترگڑی گوجرانوالہ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵	
۳۱۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	محمد اسماعیل طالب علم - قادیان	
	محمد الدین پٹواری - گجرات	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹	
۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد اسماعیل - قادیان	
	محمد الدین جلد ساز - سیالکوٹ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳	
۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	محمد اسماعیل منشی - انبالہ چھاؤنی	
	محمد الدین - جموں	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱	
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد اشرف حکیم - پٹالہ	
	محمد الدین حکیم - سیالکوٹ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶	
۳۰۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد اعظم کاتب - لاہور	
	محمد الدین شیخ بوٹ فروش - جموں	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲	
۳۰۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد افضل بابو - ملک افریقہ	
	محمد الدین کنشٹیبل پولیس - سیالکوٹ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱	
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد اکبر - پٹالہ	
	محمد امیر میاں - خوشاب	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۸۷
۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا		

۳۱۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	محمد جان صاحب شیخ وزیر آبادی	۸۵	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین طالب علم۔ امرتسر	۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۵	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین عطار۔ لدھیانہ	ح ۶۹	محمد حسین بٹالوی کو مقابلہ کے لیے قصیدہ لکھا
۳۰۹	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین مولوی۔ کپورتھلہ	۸۱، ۸۰، ح ۱۳۰	اس کا نام فرعون رکھا گیا جو بالآخر ایمان لے آتا ہے
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین مولوی۔ راولپنڈی	۱۳۵	میری دشمنی میں یہ اسلام پر حملہ کرنا چاہتے ہیں
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حیات۔ بٹالہ	ح ۶۹	حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک قصیدہ میں اسکو بھی مخاطب کیا ہے
۳۱۰	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حیات خان	۷۵، ۵۶، ۵۵	تکفیر کا فتنہ برپا کیا
۲۸۵	وآس پریزیڈنٹ جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند	محمد حیات خان	۵۳، ۳۰	اس کے فتنہ کا ذکر براہین احمدیہ میں ہے
۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد خان۔ کپورتھلہ	۱۲۸	اس کے برپا کردہ فتنہ کی نظیر مشکل سے ملتی ہے
۳۰۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد خان شیر۔ لاہور	۱۱۱	اس نے شائع کیا کہ لیکھرام کی پیشگوئی جھوٹی نکلی
۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین حافظ۔ ڈنگہ گجرات	۵۷	پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے کے حوالے سے اسے قسم کھانے کی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے دعوت
۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین حکیم۔ لاہور	۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	محمد حسین حکیم۔ لاہور	۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	محمد سراج الدین صاحبزادہ	۳۰۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۹۱	محمد سلطان (والد مولوی عبدالکریم صاحب)۔ سیالکوٹ	محمد حسین شیخ مراد آبادی۔ پٹیالہ	۸۷	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۱۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا			

محمد عظیم میاں۔ لاہور	محمد سید صاحب ملازم پولیس۔ سیالکوٹ
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲	۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
نواب محمد علی خان صاحب	محمد شاہ ٹھیکیدار۔ جموں
ان کے خط کی نقل	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۱۶ تا ۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶
محمد علی صاحب سید۔ قلعہ سوہا سنگھ	محمد شریف طالب علم۔ لاہور
۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲
محمد علی نشی۔ لاہور	محمد شفیع سید۔ چک بازید گورداسپور
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸
محمد علی نشی۔ لاہور (ایم اے پروفیسر)	محمد شیخ۔ قادیان
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۴
محمد علی واعظ	محمد صادق مفتی۔ بھیروی رضی اللہ عنہ
آپتھم کی پیشگوئی کے حوالے سے اعتراض کیا ۸	۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
محمد عمر	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۱
حضرت مسیح موعود کا پیغام لے کر لیکچر ام کے پاس گئے ۱۱۳	محمد صادق صاحب مولوی۔ جموں
محمد قاری صاحب امام مسجد جہلم	۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۲	محمد صدیق صاحب شیخو اں قریب قادیان
محمد عمر مستری۔ جموں	۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹	محمد صدیق میاں۔ سیکھواں
محمد یعقوب مولوی۔ ڈیرہ دون	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱	محمد عبداللہ خان مولوی وزیر آبادی
محمد یوسف۔ پٹیالہ	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴
ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴	

### معین الدین حافظ۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹

ملاو اول۔ لالہ

حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے دق کے مرض سے شفا ملی ۶۲

ملک محمد حافظ۔ پٹیالہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴

منظور احمد صاحبزادہ پیر لدھیانوی۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴

مہتمم کتاب خانہ ۱۴۸

موسیٰ علیہ السلام حضرت ۶۸ ح

توحید کی تعلیم دی ۳۵۶

چار سو برس تک غلام رہنے والی قوم سے واسطہ پڑا ۳۶۲

اسلامی جہاد موسیٰ کی لڑائیوں سے زیادہ معقول ہے ۲۶۲

آپ کی دعا سے کئی دفعہ بنی اسرائیل سے عذاب ٹل گیا ۳۵۱، ۲۶۳

کئی لاکھ انسانوں کے سامنے تورات کی تعلیم بیان کی ۳۳۵

موسیٰ سیٹھ۔ منی پورا آسام

چندہ دہندگان میں نام درج ہے۔ ۸۷

مولیٰ بخش بوٹ فروش۔ سیالکوٹ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۰

مولیٰ بخش صاحب تاجر چرم ڈنگلہ گجرات

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

مولیٰ بخش۔ لاہور

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲

### محمد یوسف علی قاضی۔ توسام ضلع حصار

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۳

محمد یوسف قاضی۔ قاضی کوٹ گوجرانوالہ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

محمد یوسف مولوی۔ سنور پٹیالہ

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳

محمود حسن خان صاحب پٹیالہ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۵

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۳

محی الدین خواجہ۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷

۳۳۸

مریم علیہا السلام

مسیح اللہ شاہ جہانپوری شیخ

چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۶

مظفر دین۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲

مظفر علی منشی۔ ڈیرہ دون (برادر محمد احسن امروی)

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱

مظہر قیوم صاحبزادہ لدھیانوی۔ قادیان

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۴

معراج الدین منشی۔ لاہور

ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۲

۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا	۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	نبی بخش چوہدری۔ سیالکوٹ		مولیٰ بخش منشی کلرک۔ لاہور
۳۰۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
	نبی بخش منشی۔ لاہور		مہدی حسن سیدی۔ لاہور
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
	نمبردار بٹالہ		مہدی حسین بمبئی
۳۰۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۸۵	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
	نبی بخش رفوگر امرت سر		مہر الدین۔ لالہ موسیٰ گجرات
۸۶	ان کی اہلیہ نے بھی چندہ دیا	۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	نبی بخش میاں۔ امرتسر		مہر اللہ۔ شاہ ڈوڈاں گورداسپور
۳۰۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا		مہر ساون شیخوہاں۔ گورداسپور
	نبی بخش میاں۔ بٹالہ	۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۳۰۶	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۹	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	نبی بخش صاحب جموں منشی		مہر علی شیخ رئیس ہوشیار پور
۸۶	چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۶	ان پر مصیبت آنے کی پیشگوئی کی گئی
	تھو۔ قادیان		میاں امیر دری باف۔ چک فیض اللہ
۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۸	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	شیخ نجفی صاحب		میراں بخش
۱۷۲، ۱۶۰	ایک مخالف یہ نام ظاہر کر کے سامنے آیا	۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
	نفسانی طمع کی وجہ سے مقابلہ پر آیا		میراں بخش چوڑی گر۔ بٹالہ
۱۹۷ تا ۱۹۵	چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ	۳۰۹	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
ح ۳۸	نذیر احمد۔ لاہور		ن۔ و۔ ہ۔ ی
۳۰۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا		ناصر نواب سید دہلوی۔ قادیان
	نذیر حسین دہلوی	۳۰۳	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۵۶، ۵۵	حضرت مسیح موعودؑ کے مخالف		

<p>نواب شاہ سید۔ سیا لکوٹ</p>	<p>بانی مہمانی قنتہ تکفیر ۷۵،۸۰</p>
<p>۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے</p>	<p>حضرت مسیح موعودؑ کے الہام میں اس کا نام ہامان ہے ۳۱ ح</p>
<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۱</p>	<p>حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے پیشگوئیوں کے پورانہ ہونے کے حوالے سے قسم کھانے کی دعوت ۵۷</p>
<p>نواز شاہ۔ ڈنگہ</p>	<p>نظام الدین بھاگورائیں۔ کپورتھلہ</p>
<p>۳۱۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۹</p>
<p>نور احمد شیخ۔ امرتسر (مالک مطیع ریاض ہند)</p>	<p>نظام الدین دکاندار۔ تھہ غلام نبی</p>
<p>۳۰۵ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷</p>
<p>نور احمد درویش</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۶</p>
<p>۸۷ چندہ دہندگان میں نام درج ہے</p>	<p>نظام الدین مستری</p>
<p>حضرت حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ</p>	<p>چندہ دہندگان میں نام درج ہے ۸۷</p>
<p>۹۱</p>	<p>نظام الدین مرزا۔ قادیان</p>
<p>۳۰۱ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۱۰</p>
<p>۲۸۸ ملکہ معظمہ کی اطاعت کے بارے میں تقریر</p>	<p>نظام شاہ سید۔ بازید چک</p>
<p>خلیفہ نور الدین صاحب جموں</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۷</p>
<p>۸۵ چندہ دہندگان میں نام درج ہے</p>	<p>نعمت علی قاضی خطیب ہٹالہ۔ گورداسپور</p>
<p>۳۰۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۸</p>
<p>نور الدین نقشہ نویس۔ جہلم</p>	<p>نواب الدین بابوصاحب</p>
<p>۳۱۰ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۲</p>
<p>نور محمد</p>	<p>نواب الدین منشی۔ دینا نگر</p>
<p>۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵</p>
<p>۳۱۰ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>نواب خان تحصیلدار۔ جہلم</p>
<p>نور محمد صاحب حافظ پٹیالہ</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا ۳۱۲</p>
<p>۸۶ چندہ دہندگان میں نام درج ہے</p>	<p>نواب خان۔ جموں</p>
<p>۳۰۴ ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا</p>	<p>ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا ۳۰۵</p>

۸۶	وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۰۷	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۰۹	وزیر حسین سید۔ بازید چک گورداسپور ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا	۳۰۹	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۲۵۵، ۲۵۳	وکٹوریہ۔ قیصرہ ہند اس کو تبلیغ کرنے کی وجہ	۳۱۴	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۲۹۸، ۲۸۵	تقریب جشن جوہلی بغرض تشکر اساء حاضرین جلسہ ڈائمنڈ جوہلی	۳۰۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر تھے اور چندہ دیا
۳۱۳، ۳۰۱	جلسہ جوہلی شصت سالہ ملکہ والی انگلستان و ہند		
۳۵۳	ہامان نذیر حسین دہلوی کا الہامی نام	۳۱۱	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
ح ۳۱	یشوع بن نون اسلامی جہادیشوع کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدہ ہیں	۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
۳۵۶	یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت	۲۵۵	آنحضرتؐ نے نوشیرواں کے زمانہ پر فخر کیا تھا
۳۵۶	یوسف میاں سنوری چندہ دہندگان میں نام درج ہے	۳۵۶	نوح علیہ السلام حضرت توحید کی تعلیم دی
۸۷	یونس علیہ السلام حضرت یسوع کی حالت یونس کے مشابہ	۱۱۳	نہال چند پنڈت لکھنؤ ام کے خط میں اس کا ذکر
۲۵، ۳۵۳	آپ کی قوم سے عذاب ٹل گیا یہودا (مسیح کا ایک حواری)	۸۶	مرزا نیاز بیگ صاحب۔ ملتان چندہ دہندگان میں نام درج ہے
۲۶۳	کفارے کے بعد تیس روپیہ پر یسوع کو بیچا	۳۱۲	ڈائمنڈ جوہلی کے جلسے میں حاضر نہ تھے لیکن چندہ دیا
۳۳۷			



# مقامات

۸۷، ۸۶، ۸۵	پٹیلہ ریاست
۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۰، ۳۰۸، ۳۰۴	
۱۲۸، ۱۱۳، ۵۶، ۵۴، ۴۲	پشاور
۲۸۴، ۲۷۰، ۱۲۷، ۵۹، ۵۶، ۲۳، ۱۲	پنجاب
۲۵۶	حضرت مسیح موعودؑ پنجاب کے معزز خاندان سے تھے
۳۷	دلپ سنگھ پنجاب آنے میں ناکام رہے گا
	پنڈو ادنیٰ خان ضلع جہلم
۲۳	آریہ کی مخالفانہ کاروائیوں کے متعلق خط موصول ہوا
۳۱۴	پنڈی بھٹیاں
۳۰۷	پوڑاں والہ ضلع گجرات
۳۰۷	پیر والہ ضلع گجرات
۳۱۲	تتلا والہ سیالکوٹ
۳۱۱	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۳۰۳	توسام ضلع حصار
۳۱۴، ۸۷	تھہ غلام نبی (قریب قادیان)
	ج۔ج۔ح۔د۔ڈ۔ر
۳۱۱، ۳۰۶، ۸۷	جالندھر
۳۰۷	جسر والہ ضلع امرتسر
۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۸۶، ۸۵	جموں ریاست
۳۰۱، ۸۶، ۸۵	جہلم
۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۷، ۳۰۶	
۳۱۴، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷	چک بازید
۸۶	چکراتہ
۳۰۶	چک سکندر ضلع گجرات
۳۱۳، ۳۰۸، ۳۰۷، ۸۶	چک فیض اللہ
۲۵۹	چین

## الف

۳۱۱	افریقہ
۱۲۸، ۵۴	الہ آباد
۱۲۷، ۸۶، ۵۴، ۲۶، ۲۳، ۱	امرتسر
۳۲۴، ۳۱۷، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۷، ۳۰۵، ۳۰۴	
۷۲۱	آہنم کے ساتھ مباحثہ ہوا
۱۲۹	ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی پر مباحثہ ہوا
۳۰۱	امروہا
۲۷۹	امریکہ
۳۱۱، ۳۱۰	انبالہ
۲۵۳، ۲۸۰، ۲۵۴	انگلستان

## ب۔پ۔ت

۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۶، ۳۰۵، ۸۷، ۸۶، ۲۳	بٹالہ
	برطانیہ
۲۶۴	امن بخش گورنمنٹ
۸۷	بکھر
۸۷، ۸۵	بلانی ضلع گجرات
۳۰۹	بلب گڈہ
۱۲۸، ۸۷، ۸۶، ۶۷، ۵۴، ۲۶، ۲۳	بسپتی
۸۵	بنگلور
۳۳	بہاولپور
۳۱۲	بھپال والہ ضلع سیالکوٹ
۳۱۰	بھڑیاں ضلع سیالکوٹ
۳۱۳، ۳۰۱، ۸۷	بھیرہ
۳۱۰	بیل چک ضلع گورداسپور

۸۷	غازی پور
۲۵۹	فارس
	فیروز پور
۵۳	آہتم نے پیشگوئی کے بعد یہاں خلوت اختیار کی

## ق-ک-گ

۱۳۹، ۱۱۳، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۴۲، ۶، ۱	قادیان
۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۸، ۲۸۴، ۲۵۱	
۳۷، ۳۳۸، ۳۲۵، ۳۱۶، ۳۱۴، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸	
۳۱۳، ۳۰۱	اسمائے حاضرین جلسہ ڈائمنڈ جوبلی بمقام قادیان
۸۷، ۸۶	قاضی کوٹ
۳۱۰، ۸۷، ۸۶	قصور
۸۷، ۸۶	قلعہ سو بھانگہ
۸۶	کانپے چک جموں
۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۸۷، ۸۵	کپورتھلہ ریاست
۳۱۳، ۳۰۹	
۳۱۰	کرن پور ضلع ڈیرہ دون
۸۵	کراچی (کراچی)
۳۰۵، ۳۰۱	کلا نور
۱۲۸، ۸۷، ۵۶، ۵۴، ۲۲	کلکتہ
۳۱۳، ۳۰۷	کوئٹہ فقیر ضلع جہلم
۳۱۳، ۳۱۰	کھاریاں ضلع گجرات
۳۰۶، ۳۰۲	کھیوال ضلع جہلم
۳۰۵، ۳۰۴، ۸۷، ۸۶، ۸۵	گجرات
۳۱۳، ۳۱۰، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶	
۳۱۱، ۳۰۷، ۳۰۶	گوچرانوالہ

لکھرام کے قتل کے بعد یہاں جلسہ ہوا اور حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرنے کے لیے خفیہ اجتماعیں قائم ہوئیں

۳۰۵	چھو کر ضلع گجرات
۵۶، ۶۷	حیدرآباد
۳۱۰، ۳۰۷	خوشاب
۸۷	دانا پور
۳۱۲، ۳۰۵	دینانگر ضلع گورداسپور
۳۱۱، ۸۷، ۸۶	دینہ ضلع جہلم
۳۱۰، ج ۴۶	دہلی
۳۱۴، ۳۰۷، ۳۰۴، ۸۶	ڈنگہ ضلع گجرات
۳۰۷	ڈوڈہ ضلع گورداسپور
۳۱۱، ۸۷	ڈیرہ اسماعیل خان
۳۱۱، ۳۱۰	ڈیرہ دون
۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۵	راولپنڈی

## س-ش

۸۶	سچانپور کانگرہ
۳۱۲	سنگرور
۳۱۳	سنور
۳۰۴، ۳۰۱، ۸۷، ۸۶، ۳۳	سیالکوٹ
۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۶، ۳۰۵	
۳۱۲	سید والا
۳۰۹، ۳۰۷، ۳۰۶، ۸۶	سیکھوان ضلع گورداسپور
۳۱۲، ۳۱۰	شاہ پور
۲۸۵، ۸۵	شملہ
۸۷، ۸۶، ۸۵	شیخوپورہ

## ع-ف

۵۹	عرب
	بلاد عرب میں براہین احمدیہ پہنچ چکی تھی



## کتابیات

۳۶۷، ۳۶۶	انجیل نے قرآن جیسا کلمہ نہیں سکھلایا	آفتاب ہند
۳۷۱، ۳۷۰	انجیل کے احکامات بنی اسرائیل تک محدود تھے	حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرنے کے حوالے سے لکھا ح ۴۵
۳۷۱، ۳۷۰	بنی نوع کی حق گزاری کی اعلیٰ تعلیم موجود نہیں	آئینہ کمالات اسلام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۳۶۱، ۳۶۰	انجیل سورۃ فاتحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی	لیکھرام کی پیشگوئی مفصل لکھی ہے ۱۲۳، ۱۶۵، ۱۴
	اس اعتراض کا جواب کہ قرآن نے حقیقی تعلیم پیش کی تو	ابزور (OBSERVOR)
۳۶۲	توریت اور انجیل اس سے کیوں خالی رہیں	سول ملٹری گزٹ نے خبر دی کہ مضمون بالارہا ۳۷، ۳۳
۶۵	مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت سے بری رکھا	۲۰
	انوار الاسلام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	لیکھرام کے قتل کو سازش قرار دیا ح ۴۷
۶۱، ۶۰	اس میں آتھم کے رجوع کی پیشگوئی شائع کی گئی	استفتاء (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۶	انیس ہند میرٹھ	اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت کیا تھی ۱۰۸، ۱۰۷
۳۵	لیکھرام کے قتل کو سازش قرار دیا	اگر لیکھرام کا قتل اتفاقی امر تھا تو کیا ہرنہی کی پیشگوئی
ح ۱۶۰	بائبل	بھی اتفاقی ہے ۱۱۱
	براہین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	الدعاء والاستجابت (سید احمد خان کارسالہ)
۷۵، ۴۶، ۴۰، ۳۹، ۳۴، ۳۳، ح ۲۳	بشمبر داس کے متعلق کشف تحریر کیا	اس میں استجابت دعا سے انکار کیا گیا ۱۲۱
۳۹۳، ۳۷	براہین احمدیہ میں تین فتنوں کا ذکر	انجام آتھم (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۳۶، ۱۲۹، ۵۹، ح ۳۱، ۳۰	سترہ برس قبل تمام ملک بلاد عرب میں اشاعت	محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کر کے شعر کہے گئے ح ۶۹
۵۹	حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کا ذکر	انجیل
۷۱	سترہ برس قبل لیکھرام کی پیشگوئی کی خبر دی	انجیل کی تعلیم توریت میں بھی پائی جاتی تھی ۳۵۸
۳۰	آتھم کے قصہ کے بارے میں خبر تھی	انجیل اور قرآن کی تعلیم کا موازنہ ۲۸۲
۲۲، ۲۱		انجیل مذہب کا انسانی قومی پر تصرف نہیں بتاتی ۳۴۰
		انجیل میں غنوا اور صبر اور درگزر پر زور ہے ۳۶۲، ۳۵۹

۳۶۷، ۳۶۶	توریت نے قرآن جیسا کلمہ نہیں سکھایا	۹	عیسائیوں کے مکر کے حوالے سے پیشگوئی پوری ہوئی
۳۷۱	توریت کے احکامات بنی اسرائیل تک محدود تھے	۲۵، ۱۹، ۱۶	برکات الدعاء (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۳۷۱، ۳۷۰	بنی نوع کی حق گزاری کی اعلیٰ تعلیم موجود نہیں		سر سید کے رسالہ الدعاء والا استجابت کے جواب
۳۷۴، ۳۷۳	سور کی حرمت دائمی ہے	۱۲۴، ۱۲۱	میں لکھا گیا رسالہ
	کفارہ کی تعلیم کا ذکر توریت میں ہونا چاہیے تھا		پنجاب سا چار اخبار کا نام
۳۳۵ تا ۳۳۳		۲۶، ۲۵، ۲۴	لکھرام کی پیشگوئی کو سازش قرار دیا
۳۳۳	نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم	ح ۳۸، ۲۳	پیسہ اخبار
۲۵	جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہو سکتی	۳۷، ۳۳، ۳۲	خبر دی کہ مضمون بالا رہا
	اس اعتراض کا جواب کہ قرآن نے حقیقی تعلیم پیش		حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرنے کیلئے آریوں کی پوشیدہ کوششوں کا ذکر ۳۱ ح
۳۶۲	کی تو توریت اور انجیل اس سے کیوں خالی رہیں		تاریخ ریسمان پنجاب مرتبہ سر لیبیل گریفن
۶۵	توریت گواہی دیتی ہے کہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے	۴	اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کا ذکر
ح ۶۸	گوسالہ سامری عید کے دن نیست و نابود کیا گیا		تحفہ قیصریہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۷۰	گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی	۲۸۴، ۲۵۳	ہدیہ شکر گزاری بخد مت قیصرہ ہند....
۱۲۱	پچھڑے کو معبود بنانے کے سبب لوگوں پر مری بھیجی		توریت
۱۱۹	ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کی عید ہے	۳۵۲	سچائی کی ختم ریزی توریت سے ہوئی
۳۵۲	خدا سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا.....	۱۱۱	نبوت کا بڑا ثبوت صرف پیشگوئیاں ہیں
۴۳	جو لکڑی پر لٹکا یا جائے وہ لعنتی ہے	۳۳۶ تا ۳۳۴	نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم
	حجۃ اللہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۳۵۷، ۳۵۶	پرانی توحید کو لوگ حقیر سمجھنے لگے
۱۴۰	یہ کتاب اسرار ربانیہ اور محاسن ادب پر مشتمل ہے	۳۴۹	باریک بت پرستی کی تصریح نہیں کی
۱۴۰	تین چار ماہ تک اس جیسی کتاب پیش کرنے کا چیلنج	۳۶۰	توریت سورۃ فاتحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی
۱۷۲	یہ رسالہ مفسرین پر حجت قائم کرنے کیلئے ہے	۳۶۱	توریت کی قرآن کے ساتھ مثال
۲۴۹، ۲۴۸	یہ کتاب کذب علماء کے لیے آخری وصیت	۳۵۹	توریت کا زور قصاص پر ہے
	دارقطنی	۳۶۲	عدل کی حفاظت کے لیے آیات پائی جاتی ہیں
۱۶۰	خسوف و کسوف کی پیشگوئی درج ہے		

صداق الاخبار بہاولپور	درۃ الاسلام (غزنیوں کا ایک اخبار)
۳۷، ۳۳	۱۵۵
خبردی کہ مضمون بالا رہا	آہٹھم کی پیشگوئی کے حوالے سے اعتراض کیا
طالب موت	رہبر ہند
۳۵۸	۴۵
یہودی کہتے ہیں کہ انجیل طالب موت سے بنائی گئی	کہتے ہیں کہ ”ہندو قادیان والے کو قتل کرائیں گے“
کرامات الصادقین (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	سماچار پنجاب
۶۸، ۴۱، ۱۳	۱۲۰
لیکھرام کے حوالے سے سازش کا الزام لگایا	لیکھرام کے حوالے سے سازش کا الزام لگایا
۱۳	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
لیکھرام کے بارے میں الہام درج ہے	(تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
مخبر ہند	۳۲۷
خبردی کہ مضمون بالا رہا	سراج الدین کے چار سوالوں کے جواب
۳۷، ۳۳	سراج منیر (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
محمود کی آئین	لیکھرام کے مرنے سے پہلے جو پیشگوئیاں پوری
۳۳۲ تا ۳۱۹	۱۰۸
حمد و ثنا سی کو جو ذرات جاودانی	ہوئیں ان کو لکھا گیا ہے
مشیر ہند	سراج الاخبار
خبردی کہ مضمون بالا رہا	۳۷، ۳۳
میزان الحق پادری فنڈل کی کتاب	خبردی کہ مضمون بالا رہا
قرآن کے نزول کے وقت یہود و نصاریٰ کی حالت ۳۵۵	سرمہ چشم آرمیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
نور الحق رسالہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۳۵، ۳۴
صاحبزادہ شریف احمد کے حوالے سے پیشگوئی	کشف میں خون کا نشان دکھلایا گیا
وزیر ہند سیالکوٹ	سماچار لاہور
خبردی کہ مضمون بالا رہا	۳۵
۳۷، ۳۳	لیکھرام کے قتل کو سازش قرار دیا
	سبزا شہنار (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
	۳۶ ح
	بلا توقف لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی